الہٰی! نسل امامت میں ہے عجب تاثیر
ہر ایک ان میں ہے یکساں صغیر ہو کہ کبیر
عجب نہیں کہ نظر بندی مصور نے
پلٹ پلٹ کے دکھائی ہو ایک ہی تصویر

مولانا مختار احمد قیصرؒ گوپال پوری

آرامگاہ جان و دل بوتراب ہے
فرش زمیں پہ عرش بریں کا جواب ہے
آغوش کربلا میں نہیں روضۂ حسینؑ
خاک شفا پہ قلب رسالتمآبؐ ہے

مولانا یوشع فیضیؒ زنگی پوری

الٰہی عنایات

ترجمہ:

کامل الزیارات

مؤلف:

محدث ابن قولویہ قمی

(متوفی ۳۶۸ھ)

مترجم:

سید شجاعت حسین رضوی گوپال پوری

ممتاز الافاضل۔ واعظ

الرسول پبلیکیشنز

گوپال پور باقر گنج سیوان بہار

Presented by Ziaraat.Com

سلسلۂ مطبوعات، الرسول پبلیکیشنز

Name of the Book : **ILAHI ENAYAT** Translation of **KAMIL-UL-ZEYARAT**
Name of Author : Mohaddith Ibn-e-Qaulawiya Qumi
Translated by : Syed Shujaat Hussain Rizvi Gopalpuri
Published by : **Al-Rasool Publications**
Gopalpur, Baqar Ganj- 841286, Siwan (Bihar)
Edition : 1431AH / 2010AD
Pages : 520
Price : 300/-

نام کتاب : **الٰہی عنایات ترجمہ کامل الزیارات**
مؤلف : محدث ابن قولویہ قمی
مترجم : سید شجاعت حسین رضوی گوپال پوری، ممتاز الافاضل، واعظ
سنہ اشاعت : ۱۴۳۱ ہجری قمری / ۲۰۱۰ عیسوی
مطبع : نیوروبی پرنٹنگ پریس، دہلی
تعداد : ۱۰۰۰
صفحات : ۵۲۰
قیمت : -/300 روپے
ناشر : **الرسول پبلیکیشنز**
گوپال پور۔ باقر گنج۔ ۸۴۱۲۸۶، سیوان (بہار)

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

والدہ مرحومہ (طیبہ خاتون بنت مولانا سید مختار احمد قیصرؒ گوپال پوری سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ کجھوہ، بہار) کے نام جن کی آغوش میں آنکھیں کھولیں اور نانی مرحومہ (محمودہ خاتون بنت آیت اللہ سید ناظر حسنؒ سابق مدرس اعلیٰ مدرسۂ ایمانیہ بنارس) کے نام جنھوں نے تربیت دینے کے ساتھ ساتھ غمِ حسین (ع) میں نکلے اپنے آنسوؤں کو ہمیشہ میری پیشانی پر مَلا۔

شجاعت

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

یہ کتاب (الٰہی عنایات ترجمۂ کامل الزیارات) جناب غلام علی ویرجی صاحب مقیم دوبئی کے خصوصی تعاون سے زیورِ طبع سے آراستہ ہورہی ہے، اس تعاون کے لئے ادارہ، موصوف کا شکرگزار ہے۔

سید حسین احمد رضوی
جنرل سکریٹری
الرسول پبلی کیشنز
گوپال پور، باقر گنج، سیوان، بہار

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

فہرست مطالب

انتساب		۳
فہرست مطالب		۵
مقدمہ		۱۱
باب۱	رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی زیارتوں کا ثواب	۲۵
باب۲	زیارت رسولؐ خدا کا ثواب	۲۷
باب۳	زیارت رسولؐ خدا اور وہاں کی دعائیں	۳۳
باب۴	مسجد النبیؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۰
باب۵	حضرت حمزہ اور دیگر شہداء کی زیارت	۴۲
باب۶	مدینہ کے مشاہدۂ مشرفہ کی فضیلت اور ان کی زیارتوں کا ثواب	۴۵
باب۷	قبر رسولؐ خدا سے وداع	۴۸
باب۸	مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کا ثواب	۴۹
باب۹	قبر امیر المومنینؑ	۵۹
باب۱۰	امیر المومنینؑ کی زیارت کا ثواب	۶۶
باب۱۱	زیارت امیر المومنینؑ، اس کا طریقہ اور وہاں کی دعا	۶۸
باب۱۲	ذکر وداع قبر امیر المومنین	۷۵
باب۱۳	آب فرات کے پینے اور اس سے غسل کرنے کی فضیلت	۷۶
باب۱۴	امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے رسولؐ خدا کی محبت	۸۱

Presented by Ziaraat.Com

6

باب۱۵ امام حسنؑ اور دیگر ائمہ بقیعؑ کی زیارتیں ۸۶
باب۱۶ جبرئیل کا قتل امام حسینؑ کی خبر دینا ۸۹
باب۱۷ جبرئیل کا رسولؐ خدا کو قتل حسینؑ کی خبر دینا اور آپ کو قتل گاہ کی مٹی دیکھانا ۹۴
باب۱۸ قتل حسینؑ اور آپ کے قاتلین سے الٰہی انتقام سے متعلق آیتیں ۹۸
باب۱۹ انبیاءؑ کا قتل حسینؑ سے باخبر ہونا ۱۰۱
باب۲۰ ملائکہ کا قتل حسینؑ سے باخبر ہونا ۱۰۳
باب۲۱ قاتل حسینؑ پر خدا اور انبیاء کی لعنتیں ۱۰۵
باب۲۲ رسولؐ خدا کا قتل حسینؑ کی خبر دینا ۱۰۶
باب۲۳ شہادت امام حسینؑ کے متعلق حضرت علیؑ کا ارشاد ۱۱۱
باب۲۴ قتل حسینؑ کی وجہ سے دیگر شہروں میں رونما ہونے والے عجائب وغرائب ۱۱۸
باب۲۵ قاتل حسینؑ اور قاتل یحییٰؑ سے متعلق حدیثیں ۱۱۹
باب۲۶ امام حسینؑ پر ساری مخلوقات کا گریہ کرنا ۱۲۲
باب۲۷ حسینؑ بن علیؑ پر ملائکہ کا گریہ ۱۲۸
باب۲۸ امام حسینؑ اور یحییٰؑ بن زکریاؑ پر آسمان وزمین کا گریہ ۱۳۶
باب۲۹ حسینؑ بن علیؑ پر جنوں کے نوحے ۱۴۳
باب۳۰ کبوتروں کا قاتل حسینؑ پر لعنت کرنا ۱۵۱
باب۳۱ امام حسینؑ پر اُلوؤں کا نوحہ وماتم ۱۵۲
باب۳۲ حسینؑ بن علیؑ پر گریہ کرنے کا ثواب ۱۵۳
باب۳۳ غم حسینؑ میں شعر پڑھنے اور رونے رلانے کا ثواب ۱۶۰
باب۳۴ پانی پینے کے بعد حسینؑ کو یاد کرنے اور آپ کے قاتل پر لعنت بھیجنے کا ثواب ۱۶۴
باب۳۵ علیؑ بن الحسینؑ کا حسینؑ بن علیؑ پر گریہ ۱۶۵

Presented by Ziaraat.Com

باب۳۶ حسینؑ قتیل عبرہ ہیں جب بھی مومن یاد کرے گا تو روئے گا ۱۶۶
باب۳۷ حسینؑ، سید الشہداء ہیں ۱۶۸
باب۳۸ انبیاءؑ کا حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کرنا ۱۷۱
باب۳۹ ملائکہ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا ۱۷۴
باب۴۰ زائر حسینؑ کے لئے رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ، جناب فاطمہؑ اور ائمہؑ کی دعائیں ۱۷۷
باب۴۱ زائر حسینؑ کے لئے ملائکہ کی دعائیں ۱۸۱
باب۴۲ ملائکہ کی نمازوں کا ثواب زائر حسینؑ کے نام ۱۸۴
باب۴۳ امام حسینؑ اور ائمہ معصومینؑ کی زیارت ہر مومن و مومنہ پر واجب ہے ۱۸۵
باب۴۴ امام حسینؑ کی خود زیارت کرنے یا دوسروں کو زیارت کے لئے بھیجنے کا ثواب ۱۸۷
باب۴۵ خوف کے عالم میں زیارت حسینؑ کا ثواب ۱۹۱
باب۴۶ زیارت حسینؑ میں انفاق کرنے کا ثواب ۱۹۴
باب۴۷ زیارت حسینؑ کے لئے جاتے وقت لے جانے والی مکروہ چیزیں ۱۹۷
باب۴۸ زائر حسینؑ کو انجام دینے والے امور ۱۹۹
باب۴۹ سواری یا پیادہ زیارت حسینؑ کا ثواب اور خدا کا زائر سے گفتگو کرنا ۲۰۱
باب۵۰ زائر حسینؑ پر خدا کی عنایتیں ۲۰۶
باب۵۱ زیارت حسینؑ کے ایام، زائر کی عمر میں شمار نہیں ہوتے ۲۰۸
باب۵۲ زائر حسینؑ، رسولؐ خدا، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کے جوار میں ہوں گے ۲۰۸
باب۵۳ زائر حسینؑ، سب سے پہلے داخل بہشت ہوں گے ۲۱۰
باب۵۴ معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۱۰
باب۵۵ رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ اور جناب فاطمہؑ کی محبت میں زیارتِ حسینؑ کا ثواب ۲۱۵
باب۵۶ عشقِ حسینؑ میں زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۱۷

Presented by Ziaraat.Com

باب ۵۷ اجر الٰہی کی خاطر زیارتِ حسینؑ کرنے کا ثواب ۲۲۰
باب ۵۸ زیارت حسینؑ، برترین عمل ہے ۲۲۳
باب ۵۹ زیارت حسینؑ، زیارت خدا کے مانند ہے ۲۲۵
باب ۶۰ زیارت حسینؑ اور زیارت ائمہؑ، زیارت رسولؐ خدا کے برابر ہے ۲۲۹
باب ۶۱ زیارت حسینؑ عمر و رزق میں زیادتی اور ترک زیارت ان میں کمی کی باعث ہے ۲۳۰
باب ۶۲ زیارت حسینؑ، گناہوں کو مٹا دیتی ہے ۲۳۳
باب ۶۳ زیارت حسینؑ، عمرہ کے برابر ہے ۲۳۷
باب ۶۴ زیارت حسینؑ، حج کے برابر ہے ۲۴۰
باب ۶۵ زیارت حسینؑ، حج و عمرہ کے برابر ہے ۲۴۳
باب ۶۶ زیارت حسینؑ، کئی حج کے برابر ہے ۲۴۹
باب ۶۷ زیارت حسینؑ، عتق رقبہ کے برابر ہے ۲۵۴
باب ۶۸ زوّار حسینؑ، شفاعت کریں گے ۲۵۵
باب ۶۹ زیارت حسینؑ، غم کو برطرف اور حوائج برآوردہ کرتی ہے ۲۵۸
باب ۷۰ روز عرفہ زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۶۲
باب ۷۱ عاشور کے دن زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۶۸
باب ۷۲ نیمہ شعبان میں زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۷۵
باب ۷۳ رجب میں زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۸۰
باب ۷۴ عید اور عرفہ کے علاوہ دنوں میں زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۸۱
باب ۷۵ فرات میں غسل کرنے کے بعد زیارت حسینؑ کا ثواب ۲۸۳
باب ۷۶ غسل زیارت حسینؑ واجب نہیں ہے ۲۸۷
باب ۷۷ فرشتوں کا زائر حسینؑ کا استقبال، عیادت اور تا قیامت استغفار کرنا ۲۸۹

Presented by Ziaraat.Com

باب۷۸ زیارت حسینؑ کے ترک کے نقصانات ۲۹۴
باب۷۹ امام حسینؑ کی زیارتیں ۲۹۷
باب۸۰ قبر حسینؑ کے پاس نماز پڑھنے کا طریقہ ۳۴۳
باب۸۱ حرم حسینی اور دیگر مشاہدۂ مشرفہ میں واجبی نماز کا قصر ہونا اور مستحبی نماز ۳۴۵
باب۸۲ قبر حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھنا ۳۴۷
باب۸۳ حرم حسینؑ میں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے ... ۳۵۰
باب۸۴ زیارت وداع امام حسینؑ ۳۵۲
باب۸۵ زیارتِ حضرت عباس ۳۵۵
باب۸۶ وداع حضرت عباسؑ ۳۵۷
باب۸۷ قبر شہداء سے وداع ۳۵۸
باب۸۸ کربلا اور زیارت حسینؑ کی فضیلت ۳۵۸
باب۸۹ حائر حسینی کی فضیلت ۳۶۵
باب۹۰ دعا کے لئے خدا کی محبوب ترین جگہ حائر حسینی ہے ۳۶۷
باب۹۱ قبر حسینؑ کی مٹی خاک شفا ہے ۳۶۸
باب۹۲ قبر حسینؑ کی مٹی، خاک شفا بھی ہے اور باعث امان بھی ۳۷۴
باب۹۳ قبر حسینؑ کی مٹی کہاں سے اور کیسے اٹھائی جائے ۳۷۶
باب۹۴ خاک شفا کھاتے وقت پڑھی جانے والی دعا ۳۸۲
باب۹۵ بجز خاک شفا، ہر مٹی کا کھانا حرام ہے ۳۸۳
باب۹۶ دور سے زیارت حسینؑ کا طریقہ ۳۸۵
باب۹۷ قبر حسینؑ کی زیارت کا ترک کرنا جفا ہے ۳۸۹
باب۹۸ امیر و غریب کے لئے ہر سال زیارت حسینؑ کی تعداد ۳۹۳

Presented by Ziaraat.Com

۱۵

باب۹۹ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارت کا ثواب ۴۰۰
باب۱۰۰ امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارتیں ۴۰۴
باب۱۰۱ امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب ۴۰۶
باب۱۰۲ امام علی رضاؑ کی زیارت ۴۱۲
باب۱۰۳ سامراء میں امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ کی زیارتیں ۴۱۷
باب۱۰۴ ائمہ معصومینؑ کی زیارت ۴۱۹
باب۱۰۵ مومن کی زیارت کی فضیلت اور طریقۂ زیارت ۴۲۳
باب۱۰۶ معصومہؑ قم کی زیارت کی فضیلت ۴۳۰
باب۱۰۷ شہرِ رے میں شاہ عبدالعظیم حسنیؑ کی زیارت کی فضیلت ۴۳۱
باب۱۰۸ نادر زیارتیں ۴۳۱
ثمرات، عصارۂ کامل الزیارات ۴۴۵

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

زیارت، کامل الزیارات، ابن قولویہؒ

زیارت

دیدار کی غرض سے کسی کے پاس جانے کو زیارت کہتے ہیں خواہ جس کا دیدار کرنا ہے اس کی طرف قلبی جھکاؤ ہو یا نہ ہو، لیکن شرعاً اس لفظ کا اطلاق اس وقت ہوگا جب زائر (زیارت کرنے والا) مزور (جس کی زیارت کر رہا ہے) کی خدمت میں اس کی تعظیم و تکریم میں قلبی جھکاؤ کے ساتھ حاضری دے، خواہ مزور زندہ ہو یا اس دنیا سے کوچ کر گیا ہو۔

قبر نبیؐ کی زیارت کے مستحب ہونے پر تو فریقین (شیعہ وسنی) کا اتفاق ہے، کیونکہ آنحضرتؐ نے مختلف الفاظ میں اپنی قبر کی زیارت کرنے کی دعوت دی ہے مثلاً فرمایا: ''جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی'' (۱) ''جس نے قصد وارادہ کے ساتھ میری زیارت کی قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہوگا'' (۲) ''جس نے مدینہ میں میری زیارت کی اس کی میں

۱۔ کامل الزیارات، باب ۲ حدیث ۱۲، کافی، ج ۴، ص ۵۴۸، علل الشرائع، ص ۴۶۰، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۳۸، تہذیب، ج ۶، ص ۱۴، المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۰۱، حدیث ۲۸۹، سنن بیہقی، ج ۵، ص ۲۴۶، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج ۲، ص ۱۹۵، نسیم الریاض فی شرح الشفا، ج ۳، ص ۲۷۸، کنوز الحقائق، ج ۲، ص ۱۰۸۔

۲۔ کامل الزیارات، باب ۲، حدیث ۱۱، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۳، سنن دار قطنی، ج ۲، ص ۲۷۸، حدیث ۱۹۳، وفاء الوفاء، ج ۴، ص ۱۳۴۳، شعب الایمان، ج ۳، ص ۴۸۸، حدیث ۴۱۵۲، مختصر تاریخ ابن عساکر، ج ۲، ص ۴۰۶، مشکاۃ المصابیح، ج ۲، ص ۱۲۸، حدیث ۲۷۵۵۔

Presented by Ziaraat.Com

شفاعت کروں گا'' (۱)، علمائے اہلسنت نے حضرت علیؑ سے اس حدیث کو بھی نقل کیا ہے: ''جس نے میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کیا''۔ (۲)

اس طرح کی بہت ساری حدیثیں ہیں جو صحاح و مسانید میں نقل ہوئی ہیں جن میں پیغمبرؐ اسلام نے زیارت کی ترغیب وتشویق دلائی ہے، بلکہ اس موضوع پر علمائے اہلسنت نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، جن میں سبکی کی سب سے مشہور کتاب ''شفاء السقام'' ہے جس میں انہوں نے زیارت کے جائز ہونے پر حدیث کے متواتر ہونے کو ثابت کیا ہے۔ اس کے علاوہ سیرتوں، اجماع اور عقل سے بھی زیارت کا جواز بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے، اور جب ایسا ہے تو اس عمل کے مقابلے میں بے حسب ونسب روایتوں کا سہارا لے کر یہ کہنا کہ مردے تک کچھ پہنچتا نہیں ہے عقلمندی کی بات نہیں ہے، کیونکہ اگر سلام ان تک نہیں پہنچ سکتا ہوتا تو پھر قرآن کیوں کہتا: ''**سلام علی ابراهیم**'' (۳)، ''**سلام علی موسیٰ و هارون**'' (۴) ''**سلام علی آل یاسین**'' (۵) اس لئے کہ ابراہیم وموسیٰ وہارون علیہم السلام، قرآن کے نازل ہونے سے سینکڑوں سال پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔

زیارت کے فائدے کی بازگشت زائر (زیارت کرنے والے) کی طرف بھی ہوتی ہے اور مزور (جس کی زیارت کی جائے) کی طرف بھی۔ زیارت سے زائر کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ موت کو یاد رکھے اور موت کی یاد شہوات نفسانیہ کے لئے موت کا باعث بنتی ہے، اسباب غفلت کا قلع قمع کر دیتی ہے، خدا کے دیئے ہوئے

۱۔ کامل الزیارات، باب ۲، حدیث ۱۶، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۲، سنن دار قطنی، ج ۲، ص ۲۷۸، حدیث ۱۹۴، وفاء الوفاء، ج ۴، ص ۱۳۴۲۔

۲۔ شرف المصطفیٰ، ص ۴۲۱، ۴۶۶، مختصر تاریخ ابن عساکر، ج ۲، ص ۴۰۶، الدرۃ الثمینۃ، ص ۳۹۷، شفاء السقام، ص ۳۹، الروض الفائق، ص ۳۰۸، وفاء الوفاء، ج ۴، ص ۱۳۴۷، کنوز الحقائق، ج ۲، ص ۱۰۸۔

۳۔ صافات، آیت نمبر ۱۰۹۔

۴۔ صافات آیت نمبر ۱۲۰۔

۵۔ صافات آیت نمبر ۱۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

وعدوں کے ذریعے قلب کو قوت دیتی ہے، ہوا و ہوس کی بیخ کنی کرتی ہے، آتش حرص کو خاموش کر دیتی ہے اور دنیا کو نگاہوں میں حقیر بنا دیتی ہے، اور اگر مزور مومن صالح ہو تو اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ نفس کا بدن سے اسی طرح ربط رہتا ہے جس طرح سفر کے بعد مسافر کا اپنے گھر سے تو زائر، مزور سے اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کرتا رہتا ہے جیسا کہ میر داماؒد نے ''قبسات'' میں امام فخر الدین رازی کی کتاب ''مبادی عالیہ'' سے نقل کیا ہے کہ ارسطو کے مرنے کے بعد جب ان کے شاگردوں کو کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو وہ ارسطو کی قبر کی زیارت کے لئے آتے تھے اور وہاں بیٹھ کر اس مسئلہ پر مباحثہ کرتے تھے اور اس حکیم کامل کے اثر روحانیت سے ان کی مشکل رفع ہو جاتی تھی۔ ملا صدراؒ کو بھی جب بھی کوئی علمی مشکل درپیش ہوتی تھی تو قم سے تھوڑے فاصلے پر واقع کہک سے جہاں ان کا قیام تھا، حرم حضرت معصومہ قم میں حاضری دے کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور ان کی علمی مشکل حل ہو جاتی تھی۔

اس طرح کے واقعات کتابوں میں کثرت کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں۔ تو جب ان کی زیارت کی جائے جن کی زیارت تقرب الٰہی کا باعث ہو جیسے زیارتِ امیر المومنینؑ میں ہے ''معبود تیرے رسولؐ کے بھائی کی زیارت کر کے تجھ سے نزدیک ہو رہا ہوں'' (۱) زیارتِ امام حسینؑ میں ہے ''معبود میں نے تیری طرف رخ کیا ہے پس مجھ سے اپنا رخ نہ موڑ'' (۲) زیارتِ امام علی رضاؑ میں ہے ''معبود میں اپنی سرزمین سے تیرے پاس آیا ہوں'' (۳) اور ان سے طلب حاجت کی جائے تو پھر کیا کچھ نہیں ملے گا۔ اگر اہل ہوئے تو بہت کچھ ان کے در سے ملے گا۔ اسی وجہ سے آیت اللہ سید عبد الاعلیٰؒ سبزواری نے زیارت کے استحباب پر ایک عقلی دلیل، یہ پیش کی ہے کہ:

''اس میں شک نہیں کہ اولیاء اور اہل سعادت جو دنیا میں خیر و برکت کے باعث تھے اور زندگی میں لوگ ان سے ملاقات کر کے بہت زیادہ برکتیں اکٹھا کرتے تھے، ان کے مرنے کے بعد بھی ان کا سلسلہ منقطع نہیں

۱۔ کامل الزیارات، باب ۱۱، حدیث ۲، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۵۸۸۔

۲۔ کامل الزیارات، باب ۷۹، حدیث ۱۶، تہذیب، ج ۶، ص ۵۷، ۵۶۔

۳۔ کامل الزیارات، باب ۱۰۲، حدیث ۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ہوتا بلکہ ان میں اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ معدن خیر اور فیض الٰہی سے ملحق ہونے اور عالم مادہ سے ان کے نفوس کے جدا ہو جانے سے ان کے نفوس کی طاقت وقدرت بڑھ جاتی ہے، لہٰذا عقل حکم کرتی ہے کہ انسان ان کی زیارت کر کے ان کی برکتوں سے استفادہ کرے اور کوشش کرے کہ ان سے محروم نہ ہونے پائے، بلکہ عام مومنین کی قبروں کی زیارت پر اسی طرح ثواب عظیم ملے گا جس طرح اس کی زندگی میں زیارت کرنے پر ملتا تھا، لہٰذا اس ثواب کے حصول میں کوشش کرنی چاہئے اور اس سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ زیارت، ایک مومن کا دوسرے مومن کے حق کی ادائیگی ہے خواہ حیات میں ہو یا مرنے کے بعد، لہٰذا حکم عقل کے مطابق اس سلسلے میں اقدام کرنا چاہئے''۔(۱)

مزور (جس کی زیارت کی جائے) اگر عام مومن کی قبر ہو تو زیارت کرنا صاحب قبر کے انس کا باعث بنتا ہے، چنانچہ جب اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ مزور اپنے زائر کو پہچانتا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بلکہ جب تک وہ اس کی قبر کے پاس رہتا ہے اس وقت تک وہ اس سے مانوس رہتا ہے، اور جب وہ اس کی قبر سے رخصت ہوتا ہے تو یہ رخصتی اس کے لئے وحشت کا باعث بنتی ہے۔(۲)

ائمہ معصومینؑ کی زیارتوں سے جہاں معنوی فائدہ پہنچتا ہے وہیں دنیاوی فائدے بھی نصیب ہوتے ہیں، غم واندوہ دور ہوتے ہیں اور ان کی جگہ خوشیاں لے لیتی ہیں، رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور عمریں بڑھتی ہیں، زائر زندہ رہتا ہے تب بھی سعید ہے اور مرتا ہے تب بھی سعید کیونکہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ان سب کے ساتھ خدا اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ ان سب پر شاہد متعدد روایتیں ہیں جو اسی کتاب میں موجود ہیں، بلکہ ابن قولویہؒ نے ان سے متعلق خاص باب قائم کئے ہیں جن میں ان کی مناسبت سے حدیثیں پیش کی ہیں۔

ان سب کے علاوہ، زیارت اظہار عشق کا نام ہے انسان کو جس سے عشق ہوتا ہے اس کے پاس بھی جانا چاہتا ہے اور اس سے طولانی گفتگو بھی کرنا چاہتا ہے۔ جب خدا نے جناب موسیٰؑ سے پوچھا تمہارے داہنے

۱۔ مہذب الاحکام، ج۱۵، ص۳۴۔

۲۔ کامل الزیارات، باب ۱۰۵، حدیث ۸۔

Presented by Ziaraat.Com

ہاتھ میں کیا ہے تو جواب دیا یہ میرا عصا ہے جس پر سہارا کرتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے درختوں کی پتیاں جھاڑتا ہوں اور اس میں دوسرے بھی فوائد میرے لئے ہیں (طٰہٰ آیت ۱۸) اس آیت میں خدا نے موسیٰ سے صرف اتنا پوچھا تھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے مگر انہوں نے تفصیلی جواب دیا اس میں شاید راز یہ ہو کہ معشوق سے عاشق جتنی طولانی گفتگو کرتا ہے اتنا ہی محظوظ ہوتا ہے۔ زیارت میں یہ دونوں فائدے نصیب ہوتے ہیں معشوق سے جسمانی لحاظ سے قریب بھی ہوتا ہے اور زیارات ماثورہ کے نورانی الفاظ یا اپنے دل کی بات کہہ کر احساس مسرت بھی کرتا ہے۔

کامل الزیارات

ائمہ معصومینؑ کی زیارتیں چونکہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں اس لئے علماء نے اس بارے میں متعدد کتابیں لکھی ہیں، مگر سب سے قدیمی اور معتبر کتاب ''کامل الزیارات'' ہے اس کتاب میں مؤلف نے سب سے زیادہ روایتیں اپنے والد محمد بن جعفر سے نقل کی ہیں جن کا بزرگ راویان شیعہ میں شمار ہوتا ہے اور ان کی قبر قم میں مدرسہ آیت اللہ گلپایگانی کے سامنے ہے اور اپنے بھائی علی بن محمد بن جعفر سے روایت کی ہے جن کا شمار معتمد محدثین میں ہوتا ہے۔ اس کتاب سے شیخ طوسیؒ نے تہذیب میں، شیخ حر عاملیؒ نے وسائل الشیعہ میں، علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں اور دیگر مستند محدثین نے اپنی کتابوں میں حدیثیں نقل کی ہیں۔ آغا بزرگ تہرانی اس کے متعلق لکھتے ہیں:

''نجاشی نے اس کتاب کو ''الزیارات'' کے نام سے اور شیخ طوسیؒ نے الفہرست میں ''جامع الزیارات'' کے نام سے ذکر کیا۔ ہے لیکن ''کامل الزیارات'' کے نام سے مشہور ہے جو شیخ الاقدم ابوالقاسم جعفر بن محمد بن موسیٰ بن قولویہ قمی متوفی ۳۶۷ھ یا ۳۶۸ھ کی تالیف ہے'' (۱)

خود ابن قولویہ اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس کتاب میں صرف ائمہ معصومینؑ کی حدیثیں نقل کی گئی ہیں کیونکہ ان کے بعد پھر کسی اور کی حدیث کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کتاب میں جتنی حدیثیں ہیں وہ سب کے سب غیر معروف افراد سے نقل نہیں ہوئی

۱۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، ج ۱۷، ص ۲۵۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ہیں (یعنی معتبر ذرائع سے نقل ہوئی ہیں) اس کتاب کا نام "کامل الزیارات" رکھا ہے جس میں زیارتوں کی فضیلت اور ثواب کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں متعدد ابواب قائم کئے گئے ہیں کہ ہر باب کسی خاص عنوان سے متعلق ہے اور اس میں اسی عنوان سے متعلق حدیثیں پیش کی گئی ہیں تا کہ مطالعہ کرنے والے کو مطالب کے سمجھنے میں آسانی ہو"۔ (۱)

جب اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے گا تو چند سوالات ذہن میں پیدا ہوں گے:

۱۔ معصومینؑ کی زیارتوں خاص طور سے زیارت امام حسینؑ کی پاداش اتنی کیوں ہے؟

۲۔ زیارتوں کی پاداش میں حج کو پیمانہ کیوں بنایا گیا ہے؟

۳۔ مقدار پاداش میں اختلاف کیوں ہے؟

۴۔ جب زیارتوں سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد کیا واجبات پر عمل اور محرمات سے اجتناب کی ضرورت ہے؟

معصومینؑ کی زیارتوں خاص طور سے زیارت امام حسینؑ کی پاداش کے بارے میں ملا فیض کاشانی لکھتے ہیں:

"حج وعمرہ اور پیغمبرؐ کی معیت میں جنگ کرنے کے اجر سے زیادہ اجر زیارت امام حسینؑ میں ہونے کی علت یہ ہے کہ زیارت حسینؑ ان ساری چیزوں کے قبول کرنے کا باعث بنتی ہے جو پیغمبرؐ پر نازل ہوئی تھیں اور رسولؐ اسلام کے سرور و خوشنودی کی موجب ہوتی ہے اور آپ (امام حسینؑ) سے ارتباط، اہلبیتؑ کی ہر فرد سے اتصال، ولایت و امامت سے تجدید عہد اور ان کے امر کے احیاء کی سبب بنتی ہے۔

اس کے علاوہ عام مومن کی زیارت عبادت الٰہی اور مسرت نبویؐ کی باعث ہے، کیونکہ خدا کے نزدیک اس کا بلند مرتبہ ہے۔ تو جو عصمت الٰہی کے سائے میں پلا بڑھا ہو، ہر رجس و پلیدگی سے دور ہو، مومنوں کا امام اور پارساؤں کا مقتدا ہو، جو باب اللہ اور خدا اور بندۂ خدا کے درمیان واسطہ ہو یقیناً اس کا مرتبہ بہت بلند ہوگا اور اس کی زیارت کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔

مزید برآں کہ ائمہؑ کا مدفن (حرم) ان کی ارواح کے حضور کی جگہ ہے، وہ زائرین کی زیارت و اعمال کا

۱۔ مقدمہ مولف کتاب کامل الزیارات۔

Presented by Ziaraat.Com

مشاہدہ کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ہزاروں خیر و برکت شامل حال ہوتی ہے، زیارتوں میں کچھ ایسے ہی راز پوشیدہ ہیں جو حج وعمرہ اور پیغمبرؐ اسلام کے ہم رکاب ہو کر جنگ کرنے میں نہیں ہیں، اگر چہ ان میں راہ وسفر کی خستگی، مرگ وشہادت اور ہجرت و پریشانی ہے، لیکن وہ صرف الٰہی عبادت، دعوت ربوبی کی اجابت اور رسولؐ اسلام کی مسرت کا باعث ہے، لیکن دیگر اور چیزیں جو اہلبیتؑ کی زیارتوں میں پوشیدہ ہیں وہاں نظر نہیں آتیں، اس کے علاوہ یہ (حج وعمرہ وغیرہ) وہ عبادتیں ہیں جن کو ہر مدعی اسلام انجام دے سکتا ہے خواہ ناصبی ہی کیوں نہ ہو، جب کہ زیارت وہی کرے گا جو ولایت کا اعتقاد رکھتا ہوگا، امامت پر ایمان رکھتا ہوگا اور ان کے مقام ومنزلت کی معرفت رکھتا ہوگا ولو اس کی معرفت ناقص اور کامل نہ ہوگی پھر بھی یہ سب خدا کی نظر میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں"۔(۱)

پاداش سے عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، زیارتوں کی پاداش میں حجوں کو پیمانہ بنانے کی علت یہ ہے کہ حج، افضل اعمال ہے کیونکہ خدا نے اس کی اپنی طرف نسبت دی ہے "و للناس حج البیت ...." لہذا وہ عمل بھی افضل ہوگا جس کی پاداش وہ قرار پا رہا ہے، لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اگر ایک زیارت کا اجر وثواب کئی حج ہوں تو اس سے حج واجب ساقط ہو جائے گا، ورنہ پیغمبرؐ اسلام حضرت علیؑ سے نہیں فرماتے کہ اے ابوالحسن خدا نے تمہاری اور تمہاری اولاد کی قبروں کو جنت کا ایک ٹکڑا بنایا ہے، تمہاری قبروں کی زیارت کا ثواب ان ستر حجوں کے برابر ہے جو حج واجب کے بعد کئے گئے ہوں۔ بلکہ جب چھٹے امام نے زیارت حسینؑ کی جزا متعدد حج بتائے تو پوچھنے والے نے پوچھا کہ پھر تو حج کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تو حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ حِج واجب ساقط نہیں ہوتا، یہ سارا اجر و پاداش اس کو ملے گا جو حج واجب کر چکا ہو، اب مجبوری کی وجہ سے مستحبی حج نہ کر پائے تو زیارت حسینؑ کرلے اس کو زیارت کا بھی ثواب مل جائے گا اور حج کا بھی۔

اجر و پاداش میں اختلاف کی علت کے بارے میں ملا فیض کاشانی لکھتے ہیں:

"زیارتوں کے ثواب کی مقدار میں روایتوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے کہ بعض روایتوں میں ایک حج و

۱۔ وافی، ج۱۴، ص۱۴۸۲، ذیل حدیث ۱۴۵۷۴۔

Presented by Ziaraat.Com

عمرہ کے برابر، بعض روایتوں میں بیس حج وعمرہ یا سوحج وعمرہ یا ہزار حج وعمرہ کے برابر قرار دیا گیا یا مختلف دیگر ثواب کا ذکر ہوا ہے، اس کی علت یہ ہے کہ بعض روایتوں میں معرفت امامؑ یا زیارت کی معرفت میں اختلاف کی وجہ سے اجر میں فرق بیان کیا گیا ہے، بعض روایتوں میں اخلاص نیت میں تفاوت کی وجہ سے پاداش میں تفاوت بتایا گیا ہے اور بعض روایتوں میں عمل کی انجام دہی میں سہولت ودشواری کی بناء پر اختلافِ اجر کا ذکر ہوا ہے''۔(۱)

متعدد روایتوں میں اس کا بھی ذکر ہے کہ زیارت کی وجہ سے زائر کے تمام گناہ معاف کردئے جائیں گے خواہ زیادہ ہوں یا کم، جس کے ظاہری معنی یہ ہوئے کہ پھر نہ واجبات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے نہ ہی محرمات سے اجتناب کی۔ مگر ایسا نہیں ہے، کیونکہ پھر تو سارے تکالیف شرعیہ عبث، سارے اوامر ونواہی بیکار اور سارے مواعظ ونصائح لغو ہوجائیں گے۔ تو پھر معصومینؑ نے ایسا کیوں فرمایا؟ غور کرنے پر اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ جب کسی امر خیر کی طرف کسی کو شوق دلایا جاتا ہے تو اس عمل کے محض فضائل بیان کئے جاتے ہیں گرچہ اس کے قیود وشرائط ہوتے ہیں مگر انہیں اس لئے بیان نہیں کیا جاتا کہ محرکات عمل مخاطب کے دل پر پوری طرح اثر انداز ہوسکیں، اس لئے کہ ان کا بیان کردینا محرکاتِ عمل کے اثر کو کمزور بنانے کا باعث بن سکتا ہے، اسی وجہ سے پیغمبر اسلامؐ نے آغاز تبلیغ میں صرف اتنا فرمایا: ''قولو لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحوا'' یعنی ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہو نجات پاجاؤ گے اور اقرار رسالت کا ذکر نہیں کیا، جب کہ بغیر اقرار رسالت کے نجات محال ہے۔ آنحضرتؐ نے ایسا اس لئے کیا کہ وہ موقع ذکر شرائط کا نہ تھا، مگر جب امام علی رضا علیہ السلام کو موقع ملا اور آپ نے نیشاپور میں مشہور حدیث ''کلمۃ لا الٰہ حصنی ....'' ارشاد فرمائی تو اس کے فوراً بعد فرمایا: '' بشرطھا وشروطھا و انا من شروطھا'' یعنی صرف کلمہ لا الٰہ کافی نہیں ہے اس کے ساتھ کچھ شرائط ہیں اور میں انہیں میں سے ایک ہوں۔

زیارت اور دیگر اعمال کی فضیلت سے متعلق جو حدیثیں نظر آتی ہیں وہ بظاہر مطلق معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت میں وہ مشروط ومقید ہوتی ہیں۔ اگر ان شرائط کی حتی الامکان رعایت کی جائے تب پورا اثر مرتب ہوگا۔

۱۔ الوافی، ج۱۴، ص۱۴۸۳۔ باب ۱۸۹ فضل زیارۃ ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام۔

Presented by Ziaraat.Com

ابن قولویہؒ

ابو القاسم جعفر بن موسیٰ بن قولویہ قمی کی جلالت علمی، وثاقت اور فقہ وحدیث میں تبحر پر سب کا اتفاق ہے۔ نجاشی اپنی رجال میں لکھتے ہیں:

''ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ جن کے والد سعد بن عبداللہ کے خاص شاگردوں میں تھے، فقہ وحدیث کے اجلۂ علماء اور ثقات میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور بھائی سے اور ان دونوں نے سعد سے روایت کی ہے..... ہمارے استاد ابوعبداللہ (شیخ مفیدؒ) نے فقہ پڑھنے کے لئے ان کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ ان کے کمالات، وثاقت اور فقاہت کی جن الفاظ میں تعریف کی جاتی ہے ان سے وہ مافوق تھے۔ ان کی بڑی اہم تالیفات ہیں جن میں اکثر کو میں (نجاشی) نے ابوعبداللہ (شیخ مفیدؒ) اور حسین بن عبیداللہ سے پڑھی ہیں''۔(۱)

تقریباً یہی عبارت علامہ حلیؒ کی کتاب میں ہے۔(۲) شیخ طوسی لکھتے ہیں:

''جعفر بن محمد بن قولویہ قمی جن کی کنیت ابو القاسم ہے ثقہ ہیں، ان کی تصنیفات کی تعداد ابواب فقہ کی تعداد کے برابر ہے۔ ان کی روایتوں اور کتابوں کی فہرست کو ہم سے علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا جن میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان مفید (شیخ مفید)، حسین بن عبیداللہ اور احمد بن عبدون وغیرہ ہیں''۔(۳)

ابن طاؤس نے شیخ مفید سے ان کے ثقہ، فقیہ اور امین ہونے کو نقل کیا ہے(۴) نجاشی کے بقول شیخ مفید نے ابن قولویہ کو شیخ صدوق کہا ہے ''اخبرنی الشیخ الصدوق ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ...''(۵)

تذکرہ کی جس کتاب پر نظر ڈالی جائے مثلاً امل الآمل، ریاض العلماء، روضات الجنات، رجال ابن داوَد

۱۔ رجال نجاشی، ص۱۲۳، نمبر۳۱۸۔
۲۔ خلاصۃ الاقوال، ص۸۸ نمبر۱۸۹۔
۳۔ فہرست شیخ طوسی، ص۱۰۹، نمبر۱۴۱۔
۴۔ اقبال الاعمال، ج۱، ص۳۴۔۳۳۔
۵۔ رجال نجاشی، ص۴۴۶، نمبر۱۲۰۸۔

Presented by Ziaraat.Com

طبقات اعلام الشیعہ فی القرن الرابع اور اعیان الشیعہ وغیرہ تو اس میں ابن قولویہ کی جلالت علمی کی مدح وثنا ہوئی ہے۔ مورخین نے ایک واقعہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کی خبر امام زمانہؑ نے دی تھی۔ وہ لکھتے ہیں:

''۳۳۹ھ میں آپ حج کے ارادے سے نکلے کیونکہ اس سال قرامطہ(۱) ،حجر اسود نصب کرنے والے تھے جس کو بائیس سال پہلے یہاں سے اٹھالے گئے تھے ،آپ نے اس وقت اس لئے ارادہ کیا تھا تاکہ حجر اسود کے نصب کے وقت امام زمانہؑ کی زیارت کرلیں ،مگر جب بغداد پہنچے تو مریض ہوگئے اور اتنی سکت نہیں تھی کہ سفر کو جاری رکھ سکیں ،چنانچہ اپنے نائب کو ایک رقعہ دے کر بھیجا اور کہا جو شخص حجر اسود نصب کرے اس کو یہ رقعہ دے دینا ،اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ کیا اس مرض کی وجہ سے مرجائیں گے یا ابھی زندہ رہیں گے۔ جب وہ شخص مکہ پہنچا اور حجر اسود نصب ہونے کا دن آیا تو بھیڑ کی وجہ سے رکن سے نزدیک نہ ہوسکا ،چنانچہ خادم کو کچھ دے کر اس جگہ کے قریب پہنچا ،اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ جو شخص بھی حجر اسود نصب کرنا چاہتا ہے اس کے بدن میں رعشہ پڑ جاتا ہے اور وہ زمین پر گر جاتا ہے کہ اتنے میں ایک خوبصورت چہرہ ظاہر ہوا اور اس نے حجر اسود کو اٹھا کر اس جگہ نصب کردیا ،یہ دیکھ کر مجمع میں شور وغل ہونے لگا اور آنے والا جس راستے سے آیا تھا اسی طرف واپس جانے لگا ،میں مجمع کو چیرتے ہوئے اس کے پیچھے دوڑا اور جب اس تک پہنچا تو سوائے اس کے کوئی اور وہاں نہیں تھا ،اس نے کہا جو چیز تمہارے پاس ہے مجھے دیدو ،میں نے وہ رقعہ حوالے کیا ،مگر وہ دیکھے بغیر بولا جاکر (ابن قولویہ سے) کہہ دینا کہ اس بیماری میں موت نہیں آئے گی آج سے تیسویں سال تمہارا انتقال ہوگا''۔(۲)

۱۔ قرامطہ ،اسماعیلیوں کا ایک فرقہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد محمد بن اسماعیل بن جعفر امام ہیں اور وہی امام قائم مہدیؑ ہیں جو زندہ ہیں۔ وہ ۳۱۷ھ میں مکہ سے بغیر اجازت حجر اسود اٹھا کر لے گئے تھے اور ۳۳۹ھ میں بائیس سال کے بعد حجر اسود کو اس کی جگہ نصب کرنے والے تھے۔ تاریخ کامل ،ج ۷،ص ۲۳۴، البدایۃ والنھایۃ، ج ۱۱،ص ۲۲۳، العبر ،ج ۱،ص ۳۲۸، النجوم الزاہر ،ج ۱۳،ص ۳۰۔

۲۔ فوائد رضویہ ،ص ۸۷، الخرائج والجرائح ،ج ۱ص ۴۷۵ ،باب ۱۳، حدیث ۱۷، کشف الغمہ ،ج ۲،ص ۵۰۲، بحار الانوار، ج ۵۲،ص ۵۸، ج ۹۹،ص ۲۲۶، اثبات الھداۃ، ج ۷،ص ۳۴۶، مدینۃ المعاجز،ص ۶۱۴ نمبر ۹۳، فرج المھموم،ص ۲۵۵۔

Presented by Ziaraat.Com

غالباً اسی مماثلت کی وجہ سے شیخ مفید نے ابن قولویہ کو شیخ صدوق سے تعبیر کیا ہے۔ خدا کا شکر کہ اس نے اس جاہل کو ایسے جلیل القدر محدث کی اس عظیم المرتبت کتاب کے ترجمے کی توفیق عنایت فرمائی اس کتاب کے ترجمے کا آغاز کاظمین میں مؤلف کی قبر کے پاس کیا تھا اور ترجمے کے لئے نشر الفقاہۃ قم سے شائع ہونے والی تحقیق شدہ کامل الزیارات کا انتخاب کیا۔ اس میں موجود سارے حوالے اس سے نقل کیا ہے۔ انشاءاللہ آئندہ متنِ زیارات وادعیہ کا بھی ترجمہ کروں گا۔

میں شکر گزار ہوں جناب غلام علی ویرجی صاحب مقیم دوبئ کا جنہوں نے اس نفیس کتاب کی اشاعت پر اپنے قلبی میلان کا اظہار کیا نیز برادر محترم محقق جناب سید محمد رضا شوشتری صاحب کا جنہوں نے موصوف کی نیابت میں اس کی اشاعت کے مقدمات کی فراہمی میں جدوجہد کی۔ حجج اسلام سید معراج مہدی رضوی اور سید کرار حسین رضوی سلمھما اللہ کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تصحیح میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

اس کتاب کی اشاعت کی اجازت صرف تین اداروں کو ہے دارالزہراؑ قم، مؤسسہ المجتبیٰ کراچی پاکستان اور الرسول پبلیکشنز گوپال پور بہار ہندوستان کو۔

پاکستان میں نورالانوار ترجمہ عبقات الانوار اور میری دوسری کتابیں میری اجازت کے بغیر چھپی ہیں جس سے میں راضی نہیں ہوں۔ وہاں یہ وبا ایسی پھیلی ہے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہی ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہاں دین کے نام پر بے دینی کا مظاہرہ ہوتا ہے اور اس پر افتخار بھی کیا جاتا ہے۔

اساتیذ ومشائخ

۱۔ آپ کے والد محمد بن قولویہ، ۲۔ آپ کے بھائی علی بن محمد بن قولویہ، ۳۔ ابوعلی احمد بن ادریس بن احمد اشعری قمی، ۴۔ ابوعلی احمد بن علی بن مہدی، ۵۔ ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن علی ناقد، ۶۔ احمد بن محمد بن حسن بن سہل، ۷۔ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم، ۸۔ حسن بن زبرقان طبری، ۹۔ حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ، ۱۰۔ ابوعبداللہ حسین بن علی بن زعفرانی، ۱۱۔ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن عامر بن عمران بن ابی بکر اشعری قمی، ۱۲۔ حکیم بن داؤد بن حکیم، ۱۳۔ ابوعیسیٰ عبید اللہ بن فضل بن محمد، ۱۴۔ ابوالحسن علی بن حاتم بن ابی حاتم قزوینی، ۱۵۔ ابوالحسن بن علی حسین سعد آبادی، ۱۶۔ ابوالحسن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی، ۱۷۔ علی بن محمد

Presented by Ziaraat.Com

بن یعقوب بن اسحاق بن عمار صیرفی، ۱۸۔القاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم ہمدانی، (ہمدان میں امام زمانہ کے وکیل تھے ان سے پہلے ان کے باپ اور دادا وکیل تھے) ۱۹۔محمد بن احمد بن ابراہیم، ۲۰۔ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد حسین زعفرانی عسکری، ۲۱۔ابوالفضل محمد بن احمد بن ابراہیم، ۲۲۔ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحاق بن عمار، ۲۳۔ابوالقاسم محمد بن جعفر بن محمد بن حسن قرشی بزاز، ۲۴۔محمد بن حسن بن ولید شیخ وفقیہ قم، ۲۵۔محمد بن حسن بن علی بن مہز یار، ۲۶۔محمد بن حسین بن مت جوہری، ۲۷۔محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری قمی، ۲۸۔محمد بن عبدالمومن مؤدب قمی، ۲۹۔ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن فاقد، ۳۰۔ابوعلی محمد بن ہمام بن سہیل کاتب بغدادی، ۳۱۔ثقۃ الاسلام شیخ کلینی، ۳۲۔ابومحمد ہارون بن موسیٰ بن احمد بن سعید، ۳۳۔احمد بن اصفہبند، ۳۴۔احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ، ۳۴۔ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشی۔نمبر ا سے ۳۲ تک کے مشائخ سے کامل الزیارات میں نقلِ روایت کیا ہے۔

تلامیذ اور آپ سے روایت کرنے والے

۱۔احمد بن عبدون، ۲۔احمد بن محمد بن عیاش، ۳۔حسین بن احمد بن مغیرہ، ۴۔حسین بن عبیداللہ غضائری، ۵۔حیدر بن محمد بن نعیم سمرقندی، ۶۔ابوالحسن علی بن بلال مہلبی، ۷۔محمد بن محمد بن نعمان مفید (شیخ مفید)، ۸۔ابن عزور، ۹۔محمد بن سلیم صابونی۔

تالیفات

یوں تو تذکرہ نگاروں نے آپ کی تالیفات کی تعداد ابواب فقہ کے برابر بتائی ہیں اس رو سے ان کی تالیفات کم از کم ۴۸ ہوئیں، لیکن جن کے نام نجاشی اور شیخ طوسی نے ذکر کئے ہیں انہیں نقل کر رہا ہوں:

کتاب الصلاۃ، کتاب الصداق، کتاب بیان حل الحیوان من محرمہ، کتاب قسمۃ الزکاۃ، کتاب الحج، کتاب القضاء و آداب الاحکام، کتاب الشہادات، کتاب العقیقہ، کتاب النساء، کتاب مدارۃ الجسد، کتاب قیام اللیل، کتاب الورد، کتاب العدد فی شہر رمضان، کتاب الرد علی ابن داؤد فی عدد شہر رمضان، کتاب یوم و لیلۃ، کتاب تاریخ الشہور والحوادث فیہا، کتاب النوادر۔

Presented by Ziaraat.Com

وفات

شیخ طوسی نے سال وفات ۳۶۸ھ لکھا ہے(۱) لیکن علامہ حلی نے ۳۶۹ھ (۲)۔ غسل وکفن کے بعد کاظمین میں امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی قبر کے پاس کے حجرے میں آپ کو دفن کیا گیا، آپ ہی کے پہلو میں آپ کے شاگرد شیخ مفید بھی دفن ہیں۔

والسلام
سید شجاعت حسین رضوی
گوپال پور، باقر گنج
سیوان، بہار

۱۔ رجال طوسیؒ، ص ۴۵۸، تحقیق محمد صادق آل بحر العلوم۔
۲۔ خلاصۃ الاقوال، ص ۸۸، نمبر ۱۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

26

Presented by Ziaraat.Com

27

باب ۱

رسول خداؐ، امیر المومنین، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کی زیارتوں کا ثواب

ح ۱۔ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی فقیہ (مؤلف کتاب) کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ بن ابو خلف اشعری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں محمد بن خالد برقی سے انہوں نے قاسم بن یحیٰ سے انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے اور انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسین بن علی علیہما السلام رسول خداؐ کی آغوش میں بیٹھے تھے، آپ نے اپنا سر اٹھایا اور رسول خداؐ سے کہا اے بابا! جو آپ کی وفات کے بعد آپ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "یا بنی من اتانی زائراً بعد موتی فله الجنة و من اتیٰ اباک زائراً بعد موته فله الجنة و من اتیٰ اخاک زائراً بعد موته فله الجنة و من اتاک زائراً بعد موتک فله الجنة" اے بیٹے جو شخص میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا اس کی جزا جنت ہے، اور جو تمہارے باپ (علیؑ) کے مرنے (شہادت) کے بعد ان کی زیارت کرے گا اس کی جزا جنت ہے اور جو تمہارے بھائی (حسنؑ) کے مرنے (شہادت) کے بعد اس کی زیارت کرے گا اس کی جزا جنت ہے، اور جو تمہارے مرنے (شہادت) کے بعد تمہاری زیارت کرے گا اس کی جزا جنت ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے سعد بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے عثمان بن عیسی سے انہوں نے معلیٰ بن ابو شہاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے رسول خداؐ سے دریافت کیا کہ جو آپ کی زیارت کرے گا اس کی

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۲۹، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۲۰، ۴۰، المقنعہ، ص ۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

کیا جزا ہے؟ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "یا بنی من زارنی حیا او میتا او زار اباک او زار اخاک او زارک کان حقّا علیّ ان ازوره یوم القیامة حتیٰ اخلصه من ذنوبه "اے بیٹے جو میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا یا جو تمہارے باپ کی زیارت کرے گا یا تمہارے بھائی کی زیارت کرے گا یا تمہاری زیارت کرے گا، تو مجھ پر واجب ہے کہ قیامت کے دن اس کی زیارت کو جاؤں اور اس کو اس کے گناہوں کے عذاب سے نجات دلاؤں۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ اور محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے محمد بن علی سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "یا علی من زارنی فی حیاتی او بعد مماتی ،او زارک فی حیاتک او بعد موتک ،او زار ابنیک فی حیاتهما اوبعد موتهما ضمنت له یوم القیامة ان اخلصّه من اهوالها و شدائدها، حتی اصیّره معی فی درجتی " اے علی جو شخص میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے یا تمہاری زندگی میں یا تمہارے مرنے کے بعد تمہاری زیارت کرے یا تمہارے بیٹوں کی زندگی میں یا ان کے مرنے کے بعد ان کی زیارت کرے تو میں ضمانت لیتا ہوں کہ اس کو قیامت کے دن کی وحشت اور اس کی سختیوں سے نجات دلاؤں گا اور وہ میرا ہم درجہ ہو جائے گا۔(۲)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے بعض محدثین سے کہ جن میں احمد بن ادریس اور محمد بن یحیی ہیں اور انہوں نے العمر کی بن علی سے انہوں نے یحیی سے (یہ دونوں امام محمد تقیؑ کے خادم تھے) اور انہوں نے بعض محدثین شیعہ کے توسط سے مرفوعاً امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من زارنی او زار احداً من ذریتی زرته یوم القیامة فانقذته من اهوالها" جو میری زیارت کرے یا میری ذریت میں سے کسی کی زیارت کرے تو قیامت کے دن میں اس کی زیارت کروں گا اور اس

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۲۶، کافی، ج ۴، ص ۵۴۸، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۴۵، ثواب الاعمال، ص ۱۰۷، امالی صدوق، ص ۵۷، علل الشرائع، ص ۴۶۰، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴، بشارۃ المصطفیٰ نمبر ۴۹۵۔

۲۔ کافی، ج ۴، ص ۵۷۹، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۴۶۔

Presented by Ziaraat.Com

دن کے ہولناک ماحول سے اس کو نجات دلاؤں گا۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہز یار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد حسن سے انہوں نے اپنے والد علی بن مہز یار سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے معلّی بن ابو شہاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حسین بن علی علیہما السلام نے رسول خداؐ سے دریافت کیا: اے بابا جو شخص آپ کی زیارت کرے اس کی جزا کیا ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا: "یا بنی من زارنی حیا او میتا او زار اباک او زار اخاک او زارک کان حقا علیّ ان ازوره یوم القیامة فاخلّصه من ذنوبه" اے بیٹے جو شخص میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے یا تمہارے بھائی کی زیارت کرے یا خود تمہاری زیارت کرے تو اس کا حق مجھ پر بنتا ہے کہ بروز قیامت میں اس کی زیارت کروں اور اس کے گناہوں کے عذاب سے نجات دلاؤں۔(۲)

باب ۲
زیارت رسول خداؐ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے آبان سے انہوں نے سدوسی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من اتانی زائراً کنت شفیعه یوم القیامة" جو شخص میری زیارت کو آئے گا، قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔(۳)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابن ابی نجران سے روایت کی ہے۔ ابن ابی نجران کا کہنا ہے کہ میں نے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۲۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۳۱۔ ۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۱۔
۳۔ کافی، ج ۴، ص ۵۴۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴ تھوڑے اختلاف سے قرب الاسناد، ص ۶۵، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں، یہ بتایئے جو شخص اپنے قصد و ارادے سے صرف رسول خداؐ کی زیارت کو جائے اور کوئی اور مقصد نہ ہو تو اس کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا: "له الجنة" اس کی پاداش جنت ہے۔(۱)

ح۳۔ ہمارے اساتذہ کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحیٰی سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن حکیم سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے روایت کی ہے۔ ابن ابی نجران کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام (ابو جعفر ثانی) سے دریافت کیا: جو شخص صرف قبر نبیؐ کی زیارت کے لئے جائے اس کی پاداش کیا ہے؟ فرمایا: "له الجنة" جنت ہے۔(۲)

ح۴۔ ہمارے مشائخ (استاد حدیث) کی ایک جماعت نے مذکورہ سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا جو شخص صرف زیارت رسول خداؐ کے لئے جائے، کوئی اور اس کا مقصد نہ ہو اس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا: "یدخله الله الجنة ان شاء الله" انشاءاللہ خدا اس کو جنت میں جگہ دے گا۔(۳)

ح۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے ابوبکر حضرمی سے روایت کی ہے، حضرمی کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا کہ استطاعت بھر زیادہ سے زیادہ جتنی نمازیں پڑھ سکتے ہو پڑھو، اور فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ تم نے جب چاہا اس عمل کو انجام دے دیا (کیونکہ اس کے لئے توفیق شرط ہے اور کار خیر کے لئے موانع بہت زیادہ ہیں لہذا ایسے مواقع کو غنیمت شمار کرو) پھر حضرتؑ نے فرمایا: کیا تم قبر نبیؐ کی زیارت کے لئے آتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا: "اما انه یسمعک من قریب و یبلغه عنک اذا کنت نائیا" حقیقت یہ ہے کہ حضرتؐ قریب سے تمہاری

۱۔ کافی، ج۴، ص۵۴۸، تہذیب الاحکام، ج۶، ص۳، بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۱۴۳، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۳۳۳۔

۲۔ بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۱۴۳۔

۳۔ بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۱۴۳۔

Presented by Ziaraat.Com

آواز سنتے ہیں اور اگر دور سے زیارت پڑھو تو اس کو آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔(۱)

ح ۶۔ حمیری نے اپنی سابق اسناد سے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے عامر بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ عامر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے ساربان (اونٹ کے مالک) کو دو یا تین دینار اضافی دیئے ہیں تا کہ وہ مجھے مدینہ پہنچا دے۔ حضرتؑ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، اس طرح تم نے قبر نبیؐ کی زیارت کر لی، حقیقت یہ ہے کہ "انہ یسمعک من قریب و یبلغہ عنک من بعید" آنحضرتؐ نے قریب سے تمہاری زیارت کی آواز سنی اور اگر تم دور سے زیارت پڑھتے تو وہ بھی آپ تک پہنچائی جاتی۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے روایت کی ہے، ابن ابی نجران کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں بتائیے جو شخص صرف زیارت قبر نبیؐ کے لئے جائے کوئی اور قصد نہ ہو تو اس کی کیا جزا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "یدخلہ اللہ الجنة ان شاء اللہ" انشاءاللہ اس کو خدا داخل بہشت کرے گا۔(۳)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے چند محدثین سے نقل کیا ہے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے روایت کی ہے۔ ابن ابی نجران کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں بتائیے جو اپنے قصد و ارادے سے صرف زیارت قبر نبیؐ کے لئے آئے اس کی کیا پاداش ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "له الجنة" جنت ہے۔(۴)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے علی بن محمد بن بندار سے انہوں نے ابراہیم بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے اور انہوں نے ابو جعفر اسلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من اتی مکة حاجاً و لم یزرنی بالمدینة جفوته

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۸۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۳۸۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۸۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۳۹۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۳۔ ۴۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۳۔

Presented by Ziaraat.Com

یوم القیامة ،ومن زارنی زائراً وجبت له شفاعتی و من وجبت له شفاعتی وجبت له الجنة ،و من مات فی احد الحرمین مکة او المدینة لم یعرض الی الحساب و مات مهاجراً الی اللّٰه ،و حشر یوم القیامة مع اصحاب بدر" جوشخص حج کرنے مکہ آئے اور مدینہ جا کر میری زیارت نہ کرے اس کو قیامت کے دن میں نظر انداز کردوں گا۔اور جو میری زیارت کے لئے آئے گا اس کی میں شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔اور جو مکہ یا مدینہ میں مر جائے اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا اور وہ مہاجر الی اللہ محسوب ہوگا اور قیامت کے دن اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا۔(۱)

ح ۱۰۔مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے آبان سے انہوں نے سدوسی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:"من اتانی زائراً کنت شفیعه یوم القیامة" جو میری زیارت کرنے آئے گا قیامت میں اس کی میں شفاعت کروں گا۔

ح ۱۱۔مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے طفیل بن مالک نخعی سے انہوں نے ابراہیم بن ابو یحییٰ مدنی سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: "من زارنی فی حیاتی او بعد موتی کان فی جواری یوم القیامة" جو شخص میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہوگا۔(۲)

ح ۱۲۔حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے سلیمان بن عمر نخعی سے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۰،ص۱۴۰، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۳۳۴، کافی ج۴،ص۵۴۸، علل الشرائع ،ص۴۶۰، من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲،ص۳۳۸، تہذیب الاحکام، ج۶،ص۴۔

۲۔ بحارالانوار، ج۱۰۰،ص۱۴۳۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من زارنی بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی، و کنت له شهیداً و شافعاً یوم القیامة" جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور قیامت کے دن میں اس کا شاہد اور شفیع ہوں گا۔(۱)

ح ۱۳۔ حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے سدوسی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من اتانی زائراً کنت له شفیعاً یوم القیامة" جو میری زیارت کے لئے آئے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

ح ۱۴۔ حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے انہوں نے زید بن ابوزید ہروی سے اور انہوں نے قتیبہ بن سعید سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من اتانی زائراً فی المدینة محتسباً کنت له شفیعاً یوم القیامة" جو ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کرنے آئے گا قیامت کے دن اس کی میں شفاعت کروں گا۔

ح ۱۵۔ مجھ سے میرے اساتیذ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے اور ان دونوں نے مسلمہ سے انہوں نے بعض محدثین کے توسط سے ابن ابی نجران سے نقل کیا ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جو رسول خداؐ کی زیارت کے لئے جائے اس کا کیا اجر ہے؟ جواب دیا: "یدخله الله الجنة" خدا اس کو داخل بہشت کرے گا۔(۲)

ح ۱۶۔ مجھ سے میرے اساتیذ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد (محمد) سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابان سے انہوں نے سدوسی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من اتانی زائراً کنت شفیعه یوم القیامة" جو میری زیارت کرنے آئے گا قیامت کے دن اس کی میں شفاعت کروں گا۔(۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۲۔ ۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۳۔ ۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۷۔ مجھ سے ابوالفضل محمد بن احمد بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن محمد بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن محمد اشعث سے انہوں نے ابوالحسن موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے باپ (اسماعیل) سے انہوں نے اپنے باپ (امام موسیٰ کاظمؑ) سے انہوں نے اپنے باپ (امام) جعفرؑ بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ (امام محمد باقرؑ) سے اور انہوں نے (چوتھے امام) علی بن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من زار قبری بعد موتی کان کمن هاجر الیّ فی حیاتی ،فان لم تستطیعوا فابعثوا الیّ السلام فانه یبلغنی" جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ،اگر میری زیارت کرنے نہ آسکو تو دور ہی سے مجھ کو سلام کرلو وہ مجھ تک پہنچ جائے گا۔(۱)

ح ۱۸۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے معلّی بن ابوشہاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے رسول خداؐ سے پوچھا: بابا جو آپ کی زیارت کرے گا اس کی کیا پاداش ہوگی؟ فرمایا: "یا بنیّ من زارنی حیا او میتاً کان حقا علیّ ان ازوره یوم القیامة،و اخلصه من ذنوبه" بیٹا جو میری زندگی میں یا میری وفات کے بعد میری زیارت کرنے آئے گا تو مجھ پر واجب ہے کہ قیامت کے دن اس کی زیارت کو میں جاؤں اور اس کو اس کے گناہوں کے عذاب سے نجات دلاؤں۔(۲)

میرے والد نے مجھ سے انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے اور انہوں نے حسین بن سعید سے ان کے اسناد سے اسی حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۹۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے جمیل بن صالح سے اور انہوں نے فضل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ

۱۔ المقنعہ ص ۷۱،تہذیب الاحکام،ج ۶،ص ۳،بحار الانوار،ج ۱۰۰،ص ۱۴۴،وسائل الشیعہ،ج ۱۴،ص ۳۳۷۔

۲۔ بحار الانوار،ج ۱۰۰،ص ۱۴۱۔

Presented by Ziaraat.Com

نے فرمایا: "ان زیارة قبر رسول الله تعدل حجة مع رسول الله مبروراً" قبر رسولؐ خدا کی زیارت اس حج مقبول کے برابر ہے جو آنحضرتؐ کے ساتھ کیا جائے۔(۱)

ح ۲۰۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے اور انہوں نے صالح بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ زید شحام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ رسول خداؐ کی جو شخص زیارت کرے اس کی کیا پاداش ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "کمن زار اللّٰه فی عرشه" وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے (گویا) عرش پر خدا کی زیارت کی۔(۲)

باب۳

زیارت رسول خداؐ اور وہاں کی دعائیں

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب، صفوان اور ابن ابی عمر سے اور ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مدینہ میں داخل ہو تو پہلے غسل کرو پھر قبر نبیؐ پر آؤ اور آپ کو سلام کرو پھر قبر کے داہنی طرف جو ستون ہے وہاں اس طرح کھڑے ہو کہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں کاندھا قبر کی طرف اور داہنا کاندھا منبر کی طرف ہو، کیونکہ یہیں حضرتؐ کا سر مبارک ہے اور پھر کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ ورَسُولُهُ، وأَشْهَدُ أَنَّكَ رسولُ اللّٰه، وَأَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالاتِ

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۳۵۔

۲۔ کافی، ج ۴، ص ۵۸۸، المقنعہ ص ۷۱، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴، بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۳۵۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن چونکہ زائر قبر نبیؐ اجر عظیم کا مالک ہوگا اس لئے اس کو اس طرح تشبیہ دی گئی، گویا اس کو اللہ نے آسمان کی طرف بلند کر کے عرش سے اس کو قریب کیا ہے جس کو ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں اور ملائکہ مقربین اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس حدیث سے مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ خدا کا جسم ہے جس کو زائر دیکھے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وجاهَدْتَ في سَبِيلِ الله، وعَبَدْتَ الله حَتَّى أتاكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وأدَّيْتَ الَّذي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَأنَّكَ قَدْ رَؤُفتَ بِالْمُؤمِنِينَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكافِرِينَ فَبَلَغَ اللهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ. اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلالَةِ. أللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتِكَ وَصَلَواتِ مَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعِبادِكَ الصّالِحِينَ وأنْبِيائِكَ الْمُرْسَلِينَ، وَأهْلِ السَّمٰواتِ وَالْأرَضِينَ، ومَنْ سَبَّحَ لِرَبِّ الْعالَمِينَ مِنَ الْأوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَنَبِيِّكَ وأمِينِكَ، وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ، وَصَفِيِّكَ وَصَفْوَتِكَ وَخاصَّتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ. أللّٰهُمَّ وأعطِهِ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ. أللّٰهُمَّ إنَّكَ قُلْتَ: ﴿...وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوّاباً رَحِيماً﴾ وَإنِّي أتَيتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِراً تائِباً مِنْ ذُنُوبِي، وَإنِّي أتَوَجَّهُ إلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، يا مُحَمَّدُ إنِّي أتَوَجَّهُ إلى اللهِ رَبِّي وَرَبِّكَ بِكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي.

اگر کوئی حاجت ہو تو قبر کو کاندھے کے پیچھے قرار دے کر قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو بلند کرو اور خدا سے حاجت طلب کرو، انشاءاللہ وہ پوری کرے گا۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر پر (مذکورہ بالا) دعا پڑھ لو تو منبر کے پاس آؤ اور دو نچلے زینے کو پکڑو اور اپنے رخسار اور آنکھوں کو اس

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۰، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۴۲، کافی، ج ۴، ص ۵۵۰، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۳۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۵۔

Presented by Ziaraat.Com

پر ملو، اس سے آنکھوں کو شفا ملتی ہے۔ منبر کے پاس کھڑے ہو کر خدا کی حمد وثنا کرو اور پھر حاجت طلب کرو، اس لئے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے: منبر اور میری قبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اس منبر کے چار پائے جنت میں ہیں۔ پھر مقام نبی پر جاؤ اور جتنی نمازیں چاہو پڑھو، اور جب مسجد میں داخل ہو تو محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھو اور جب اس سے خارج ہو تو بھی ایسا ہی کرو، اور مسجد النبی میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھو۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہز یار سے انہوں نے اپنے والد علی بن مہز یار سے انہوں نے علی بن حسین بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے علی بن جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے بھائی (ساتویں امام) موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے (ساتویں امام کے) جد (امام محمد باقر) علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ (چوتھے امام) علی بن الحسین علیہما السلام قبر نبیؐ کے پاس کھڑے ہو کر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے "اشهد انک قد بلغت رسالات ربک" (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام الٰہی کو پہنچا دیا) اس کے بعد جو دعا کرنی ہوتی تھی دعا کرتے تھے اور پھر قبر کے نزدیک چھوٹے سبز پتھر پر ٹیک دیتے ہوئے اس طرح قبر سے لپٹتے تھے کہ پشت، قبر کی طرف ہوتی تھی اور رخ قبلہ کی طرف اور یہ دعا پڑھتے تھے: (۲)

أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَلجَأْتُ أَمْرِي، وَإِلىٰ قَبْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ أَسْنَدْتُ ظَهْرِي وَالْقِبْلَةَ الَّتِي رَضِيتَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ اسْتَقْبَلْتُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ لاَ أَمْلِكُ لِنَفْسِي خَيْرَ مَا أَرْجُو لَهَا وَلاَ أَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا أَحْذَرُ عَلَيْهَا وَأَصْبَحَتِ الْأُمُورُ بِيَدِكَ وَلاَ فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ﴿...إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ أَللّٰهُمَّ أَرْدُدْنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَادَّ لِفَضْلِكَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُبَدِّلَ اسْمِي وَأَنْ تُغَيِّرَ جِسْمِي أَوْ تُزِيلَ

۱۔ کافی، ج ۴، ص ۵۵۳، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۴۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۵۔

۲۔ کافی، ج ۴، ص ۵۵۱، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۴۲، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۱۔

Presented by Ziaraat.Com

نِعْمَتَكَ عَنّي. أَللّٰهُمَّ زَيِّنّي بِالتَّقْوىٰ وَجَمِّلْني بِالنِّعَمِ وَاغْمُرْني بِالْعافِيَةِ وَارْزُقْني شُكْرَ الْعافِيَةِ.

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران اور حسین بن سعید اور دیگر افراد سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے محمد بن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابن مسعود کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ جب قبر رسول خداؐ پر پہنچے تو اپنے ہاتھوں کو قبر پر رکھا اور فرمایا: "اسئل اللّٰہ الذی اجتباک و اختارک و ھداک و ھدی بک، ان یصلی علیک" پھر فرمایا: "ان اللّٰہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما"(۱)

ح ۵۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابراہیم بن ابوالبلاد سے روایت کی ہے۔ ابراہیم کا کہنا ہے کہ مجھ سے امام علی رضا علیہ السلام نے پوچھا: تم کس طرح نبی پر سلام بھیجتے ہو؟ میں نے جواب دیا جیسا آپ کے ذریعے ہم کو معلوم ہوا ہے، فرمایا: کیا اس سے بہتر طریقہ تم کو بتاؤں؟ میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں ضرور بتایئے۔ حضرتؑ نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر میرے سامنے اس کی قرائت کی اور فرمایا: جب بھی قبر رسولؐ پر جانا اس (زیارت) کو پڑھنا۔(۲)

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ خاتَمُ النَّبِيّينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ في سَبيلِ رَبِّكَ، وَعَبَدْتَهُ حَتّىٰ أَتاكَ الْيَقينُ، وَأَدَّيْتَ الَّذي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَجِيِّكَ وَأَمينِكَ وَصَفِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، أَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ. أَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۲، کافی، ج ۴، ص ۵۵۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۴۴۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۲۔

Presented by Ziaraat.Com

وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمٰا سَلَّمتَ عَلىٰ نُوحٍ فِي الْعٰالَمِينَ، وَامْنُنْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمٰا مَنَنْت عَلىٰ مُوسىٰ وَهٰارُونَ، وَبٰارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ محمدٍ كَمٰا بٰارَكْتَ عَلىٰ إبْرٰاهِيْمَ وَآلِ إبْرٰاهِيمَ إنَّكَ حَميدٌ مَجِيدٌ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَرَحَّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرٰامِ، وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرٰامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقٰامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرٰامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرٰامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرٰامِ، بَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنّي السَّلاٰمَ.

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن یعقوب کلینیؒ نے بیان کیا انہوں نے چند محدثین سے انہوں نے سہل بن زیاد سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن ابونصیر سے روایت کی ہے۔ احمد کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب قبر رسول خداؐ پر پہنچیں تو کس طرح آپ کو سلام کریں؟ حضرت نے جواب دیا اس طرح سلام کرو۔(۱)

اَلسَّلاٰمُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا أَمِينَ اللهِ. أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجٰاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَبَدْتَهُ مُخْلِصاً حَتّىٰ أَتٰاكَ الْيَقِينُ، فَجَزٰاكَ اللهُ أَفْضَلَ مٰا جَزىٰ نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مٰا صَلَّيْتَ عَلىٰ إبْرٰاهِيم وَآلِ إبْرٰاهِيمَ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

ح ۷۔ محمد بن یعقوب نے اپنی اسناد سے سہل سے انہوں نے علی بن حسان سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، خلیفہٴ وقت ہارون رشید، عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن یحییٰ مدینہ میں تھے۔ ایک مرتبہ سب کے سب قبر نبیؐ پر پہنچے، ہارون نے امامؑ سے کہا آپ پہلے آنحضرت کو سلام کیجیے، امامؑ نے انکار کیا تو ہارون نے سلام کیا اور ایک کنارے کھڑا ہو گیا، پھر عیسیٰ بن جعفر نے امام سے سلام کرنے کو کہا مگر آپ کے انکار کرنے پر اس نے سلام کیا اور ہارون کے پاس کھڑا ہوا، پھر امام موسیٰ کاظمؑ

۱۔ کافی، ج۴، ص۵۵۲، تہذیب الاحکام، ج۶، ص۶، بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۱۵۵، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۳۴۳۔

Presented by Ziaraat.Com

آگے بڑھے اور اس طرح آنحضرت کو سلام کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَةَ، أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي اصْطَفَاكَ وَاجْتَبَاكَ وَهَدَاكَ وَهَدَى بِكَ، أن يُصَلِّيَ عَلَيْكَ.

یہ سن کر ہارون نے عیسیٰ سے کہا تم نے سنا (امام موسیٰ کاظمؑ نے) کیا کہا، عیسیٰ نے جواب دیا ہاں سنا، ہارون نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ واقعاً آپ (امام موسیٰ کاظمؑ) ہی کے باپ ہیں۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (حسن) سے اور انہوں نے اپنے باپ علی بن مہزیار سے انہوں نے علی بن حسین علوی بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی (امام موسیٰ کاظمؑ) سے انہوں نے اپنے والد (امام جعفر صادقؑ) سے اور انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقرؑ) سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے باپ علیؑ بن الحسینؑ، قبر نبیؐ پر کھڑے ہو کر آپ کو سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آپ نے پیغام الٰہی کو پہنچا دیا "اشهد انک قد بلغت رسالات ربک" پھر آپ دعا مانگتے تھے اور پھر اپنے کو قبر نبیؐ کے نزدیک چھوٹے سبز پتھر پر اس طرح ٹیک دیتے تھے کہ پشت قبر کی طرف ہوتی تھی اور چہرہ قبلہ کی طرف اور اس دعا کو پڑھتے تھے:(۲)

أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَلْجَأْتُ أَمْرِي، وَإِلىٰ قَبْرِ مُحَمَّدٍﷺ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ أَسْنَدْتُ ظَهْرِي وَالْقِبْلَةَ الَّتِي رَضِيتَ لِمُحَمَّدٍﷺ اسْتَقْبَلْتُ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ لاَ أَمْلِكُ لِنَفْسِي خَيْرَ مَا أَرْجُو لَهَا وَلاَ أَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا أَحْذَرُ عَلَيْهَا وَأَصْبَحَتِ الْأُمُورُ كُلُّهَا بِيَدِكَ وَلاَ فَقِيرٌ أَفْقَرُ مِنِّي ﴿...إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ أَللّٰهُمَّ ارْدُدْنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَادَّ لِفَضْلِكَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُبَدِّلَ اسْمِي أَوْ تُغَيِّرَ جِسْمِي أَوْ

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۸، ص ۱۳۶، ج ۱۰۰، ص ۱۵۵، کافی، ج ۴، ص ۵۵۳، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۴۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۳۔

۲۔ کافی، ج ۴، ص ۵۵۱، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۴۲، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۱۔

Presented by Ziaraat.Com

تُزِيلَ نِعْمَتَكَ عَنِّي. أَللّٰهُمَّ زَيِّنِّي بِالتَّقْوٰى وَجَمِّلْنِي بِالنِّعَمِ وَاغْمُرْنِي بِالْعَافِيَةِ وارْزُقْنِي شُكْرَ الْعَافِيَةِ.

ح ۹۔ مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے ابوعبداللہ زکریا مومن سے اور انہوں نے ابراہیم بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ مجھے رسول خداؐ پر مختصر سلام کرنے کی تعلیم دیجئے، حضرتؑ نے فرمایا: جب قبر پر پہنچو تو کہو: (۱)

أَسأَلُ اللهَ الَّذِي انْتَجَبَكَ وَاصطَفَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدٰى بِكَ، أن يُصَلِّيَ عَلَيْكَ صَلاةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً.

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور یعقوب بن یزید اور موسیٰ بن عمر سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے۔ احمد کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کس طرح قبر رسول خداؐ پر سلام کریں، فرمایا: اس طرح کہو: (۲)

أَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَبْدِاللهِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ. أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَبَدْتَهُ حَتّىٰ أَتَاكَ الْيَقِينُ، فَجَزَاكَ اللهُ أَفْضَلَ مَا جَزىٰ نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِهِ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أفضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيمَ وآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۵۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۹۳۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴
مسجد النبیؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے عمرو بن سعید سے اور انہوں نے مصدق بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ عمار بن موسیٰ ساباطی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا مسجد النبی میں نماز پڑھنا شہر مدینہ میں نماز پڑھنے جیسا ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: "**لا، لان الصلاة في مسجد رسول اللّه صلى الله عليه و آله وسلم بالف صلاة و الصلاة المدينة مثل الصلاة في سائر الامصار**" نہیں۔ اس لئے کہ مسجد النبیؐ میں ایک نماز کا پڑھنا ایک ہزار نماز کے برابر ہے، جب کہ شہر مدینہ میں نماز کا پڑھنا اور شہروں میں نماز پڑھنے کی طرح ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی اشعری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن قاسم بجلی سے انہوں نے ان سے جنہوں نے ان سے نقل کیا تھا اور انہوں نے مرازم سے نقل کیا ہے کہ انہوں (مرازم) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسجد النبیؐ میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، حضرتؑ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ "**صلاة في مسجدي تعدل الف صلاة في غيره، و صلاة في المسجد الحرام تعدل الف صلاة في مسجدي**" میری مسجد (مسجد النبیؐ) میں نماز پڑھنا دوسری جگہ ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے اور مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے کے مساوی ہے۔ پھر فرمایا: اللہ نے مکہ کو دوسری جگہوں پر فضیلت دی اور اس کے بعض حصے کو بعض حصے پر افضلیت عنایت کی اور فرمایا: "**و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلى**" (بقرہ/۱۲۵) نیز فرمایا: اللہ نے ایک گروہ کو دوسروں پر فضیلت دی اور دوسروں کو ان کی پیروی کرنے کا حکم دیا اور اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ان سے محبت کرنے کا دستور دیا۔ (۲)

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۲۵۴، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۸۱۔ ۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۲۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۳۔ مجھ سے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے اپنے والد اسماعیل سے انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے ابو صامت سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "صلاۃ فی مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم تعدل عشرۃ الاف صلاۃ" مسجد النبیؐ میں ایک نماز پڑھنا دس ہزار نماز کے برابر ہے۔(۱)

ح۴۔ مجھ سے میرے مشائخ (اساتذہ) کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ اور ابن ابی عمیر اور فضالہ بن ایوب سے اور ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے فرمایا: "اکثر من الصلاۃ فی مسجد رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ سلم فانہ(صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم) قال: صلاۃ فی مسجدی ھذا کالف صلاۃ فی مسجد غیرہ الا المسجد الحرام،فان الصلاۃ فی المسجد الحرام تعدل الف صلاۃ فی مسجدی" مسجد النبیؐ میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھو کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے: میری مسجد میں نماز پڑھنا مسجد الحرام کو چھوڑ کر دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے، اس لئے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے کے مساوی ہے۔(۲)

ح۵۔ محمد بن حسن نے محمد بن حسن صفار سے اور انہوں نے سلمہ سے نقل کیا ہے،اور مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا اور انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے علی بن سیف سے اور انہوں نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے۔ جمیل کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ "صلاۃ فی مسجدی تعدل الف صلاۃ فی غیرہ" میری مسجد میں ایک نماز کا پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔(۳)

۱۔ کافی، ج۴،ص ۵۵۶، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص ۲۸۱۔ ۲۔ تہذیب، ج۶،ص ۱۴، وسائل الشیعہ، ج۵،ص ۲۸۰۔
۳۔ وسائل الشیعہ، ج۵،ص ۲۸۲، تہذیب الاحکام، ج۶،ص ۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۶۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے اور انہوں نے عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت کی ہے، عمار کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مسجد النبی میں پڑھی جانے والی نماز، کیا شہر مدینہ میں پڑھی جانے والی نماز کے مانند ہے، حضرتؑ نے جواب دیا نہیں، کیونکہ مسجد النبی میں پڑھی جانے والی ایک نماز، ایک ہزار نماز کے برابر ہے جبکہ شہر مدینہ میں پڑھی جانے والی نماز اور شہروں میں پڑھی جانے والی نماز کے مانند ہے۔ (۱)

ح ۷۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز کا پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے۔ (۲)

ح ۸۔ حکیم بن داؤد نے سلمہ سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے مرازم سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "**صلاۃ فی مسجد المدینۃ افضل من الف صلاۃ فی غیرہ من المساجد**" مسجد مدینہ (مسجد النبی) میں ایک نماز کا ثواب دوسری مساجد میں ایک ہزار نماز سے بھی زیادہ ہے۔ (۳)

باب ۵
حضرت حمزہؑ اور دیگر شہداء کی زیارتیں

ح ۱۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن احمر سے انہوں نے بکر بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ہشام سے اور انہوں نے معصومین علیہم السلام کے کسی

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۸۱، تہذیب الاحکام، ج ۳، ص ۲۵۴۔
۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۸۲۔
۳۔ وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۲۸۲۔

Presented by Ziaraat.Com

صحابی سے روایت کی ہے کہ زائر، قبر حضرت حمزہؓ کے پاس جائے اور کہے:

أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا عَمَّ رَسُولِ اللهِ وَخَيْرَ الشُّهَدآءِ، أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَسَدَ اللهِ وأَسَدَ رَسُولِه، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ وَنَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ، وَطَلَبْتَ ما عِنْدَ اللهِ وَرَغِبْتَ فِيما وَعَدَ اللهُ.

پھر داخل ہو اور صلواۃ پڑھے اور صلواۃ پڑھتے وقت قبر کے سامنے نہ رہے اور جب صلواۃ پڑھ لے تو اپنے کو قبر پر گرائے اور کہے: (۱)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ بِلُزُوقِي بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ لِتُجِيرَنِي مِنْ نِقْمَتِكَ وَسَخَطِكَ وَمَقْتِكَ، وَمِنَ الْإِزْلالِ فِي يَوْمٍ تَكْثُرُ فِيهِ الْأَصْواتُ وَالْمَعَرّاتُ وَتَشْتَغِلُ كُلُّ نَفْسٍ بِما قَدَّمَتْ، وَتُجادِلُ كُلُّ نَفْسٍ عَنْ نَفْسِها، فَإِنْ تَرْحَمْنِي الْيَوْمَ فَلا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلا حُزْنٌ، وَإِنْ تُعاقِبْ فَمَولايَ لَهُ الْقُدْرَةُ عَلىٰ عَبْدِهِ. أَللّٰهُمَّ فَلا تُخَيِّبْنِي الْيَوْمَ، وَلا تَصْرِفْنِي بِغَيْرِ حاجَتِي، فَقَدْ لَزِقْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ، وَتَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ ابْتِغاءَ لِمَرضاتِكَ وَرَجآءَ رَحْمَتِكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّي، وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلىٰ جَهْلِي، وَبِرَأْفَتِكَ عَلىٰ جِنايَةِ نَفْسِي، فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي، وَما أَخافُ أَنْ تَظْلِمَنِي وَلٰكِنْ أَخافُ سُوءَ يَوْمِ الْحِسابِ، فَانْظُرِ الْيَوْمَ تَقَلُّبِي عَلىٰ قَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، فَبِهِمْ فَكُنْ لِي، وَلا تُخَيِّبْ سَعْيِي وَلا يَهُوَّنْ عَلَيْكَ ابْتِهالِي، وَلا تَحْجُبْ مِنْكَ صَوْتِي، وَلا تُقَلِّبْنِي بِغَيْرِ حَوائِجِي، يا غِياثَ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَمَحْزُونٍ، يا مُفَرِّجَ عَنِ الْمَلْهُوفِ الْحَيْرانِ الْغَرِيبِ الْحَرِيقِ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطّاهِرِينَ، وَانْظُرْ إِلَيَّ نَظْرَةً لا أَشْقىٰ بَعْدَها أَبَداً، وَارْحَمْ تَضَرُّعِي

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۲۱۳، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۱۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

وَغُرْبَتِي وَانْفِرادي، فَقَدْ رَجَوتُ رِضاكَ وَتَحَرَّيتُ الْخَيْرَ الَّذي لا يُعْطِيهِ أحَدٌ سِواكَ، وَلا تَرُدَّ أمَلِي.

مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے اور انہوں نے سلمہ سے اسی (مذکورہ بالا زیارت) کی روایت کی ہے۔

مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے اور ان سب نے سلمہ سے اسی (مذکورہ بالا زیارت) کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے انہوں نے عقبہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث کی روایت کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: پھر قبر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب سے گزرو اور ان کو سلام کرو، پھر قبر شہداء (احد) کے پاس جاؤ اور وہاں کھڑے ہو کر کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أهْلَ الدِّيارِ، أنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وإنّا بِكُمْ لاحِقُونَ.

پھر دائیں طرف پہاڑ کے نزدیک وسیع و عریض جگہ پر واقع مسجد میں جاؤ تا کہ احد میں داخل ہو جاؤ اور وہاں نماز پڑھو، کیونکہ پیغمبر اسلامؐ اسی جگہ سے احد کے لئے تشریف لے گئے تھے اور جب مشرکین وہاں سے نہیں ہٹے یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا تو آپ نے وہیں نماز پڑھی تھی۔ پھر احد سے گزرو اور جب وہاں سے پلٹو اور شہداء کی قبروں کے پاس پہنچو تو جو نماز خدا نے فرض کی ہے اس کو پڑھو پھر (سیدھے راستے کی طرف چل کر) مسجد احزاب جاؤ اور وہاں نماز پڑھو، کیونکہ جنگ احزاب کے دن رسول خداؐ نے اس مسجد میں یہ دعا پڑھی تھی: (۱)

يا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ وَيا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، وَيا غِياثَ الْمَلْهُوفِينَ، اكْشِفْ هَمّي وَكَرْبي وَغَمّي، فَقَدْ تَرى حالي وَحالَ أصْحابي.

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۱۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۵۴، کافی، ج ۴، ص ۵۶۰، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۷

Presented by Ziaraat.Com

باب۶

مدینہ کے مشاہد مشرفہ کی فضیلت اوران کی زیارتوں کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (حسن) اور انہوں نے اپنے والد (علی بن مہزیار) سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے ابن ابی عمیر اور فضالہ بن ایوب سے اور ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لا تدع اتیان المشاهد کلها، مسجد قبا فانه المسجد الذی اسس علی التقویٰ من اول یوم، و مشربة ام ابراهیم، و مسجد الفضیخ ، و قبور الشهداء ، و مسجد الاحزاب ،وهو مسجد الفتح ،و بلغنی ان النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم کان اذا اتیٰ قبور الشهداء قال" مشاہدۂ مشرفہ اور مسجد قبا کی زیارت ترک نہ کرنا اس لئے کہ یہ وہی مسجد (قبا) ہے جس کی بنیاد روزِ اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ (فانه المسجد الذی اسس علی التقویٰ من اول یوم) اسی مسجد میں ابراہیم (فرزند رسول خداؐ) کی ماں کا حجرہ تھا، نیز مسجد فضیخ (مسجد شمس)، قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ یہی مسجد فتح ہے، کی زیارت کرو، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ جب بھی جنگ احد کے شہداء کی قبروں سے گزرتے تھے تو فرماتے تھے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ.

پھر امامؑ نے فرمایا: مسجد فتح کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: (۱)

يا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ وَيا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، اكْشِفْ عَنِّي غَمِّي وَكَرْبِي وَهَمِّي، كَما كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ ﷺ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ، وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِي هٰذَا الْمَكانِ.

۱۔ کافی، ج ۴، ص ۵۶۰، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۷، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۸۵، ج ۱۴، ص ۳۵۳، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے محمد بن یعقوب اور علی بن الحسین نے بیان کیا اور ان دونوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے محمد بن یعقوب سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔
نیز محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ اور ابن ابی عمیر سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی سے ملتی جلتی حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری رحمہما اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں ے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہز یار سے انہوں نے حسین سے انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من اتیٰ مسجدی مسجد قبا فصلی فیه رکعتین رجع بعمره" جو شخص میری مسجد یعنی مسجد قبا میں داخل ہو اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (۱)

ح ۳۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ اور ابن ابی عمیر اور فضالہ بن ایوب سے اور ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے فرمایا: سارے مشاہدۂ مشرفہ اور مسجد قبا کی زیارت ترک نہ کرنا، اس لئے کہ یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد روز اول سے پرہیز گاری پر ہے (فانه المسجد الذی اسس علی التقویٰ من اول یوم) اور یہی مادر ابراہیم (فرزند رسول خداؐ) کا حجرہ تھا۔ نیز مسجد فضیخ، قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ جس کو مسجد فتح کہتے ہیں کی بھی زیارت ترک نہ کرو۔ (۲)

ح ۴۔ بعض ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر تین دن مدینۂ منورہ میں رہنا ہو تو پوری نماز پڑھو اور یہی حکم مکۂ معظمہ کا ہے، اور اگر تین دن مدینہ منورہ میں رہنا ہو تو تینوں دن روزے رکھو

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۱۵، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۴۸، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۸۶۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

مگر اس طرح سے کہ روزے کا آغاز چہار شنبہ (بدھ کے دن) سے کرو اور شب چہار شنبہ میں ستون توبہ کے پاس نماز پڑھو (ستون توبہ وہی ستون ہے جس میں ابولبابہ نے گناہوں سے توبہ کی خاطر اپنے کو باندھ کر تضرع و زاری کیا تھا، یہاں تک کہ پیغمبرؐ کے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے قبول توبہ کی بشارت دی) چہار شنبہ کے دن بھی روزے کی حالت میں اس ستون کے پاس بیٹھو، اتمام روزہ کے بعد شب پنجشنبہ میں ستون ابولبابہ کے بعد کے ستون جو مقام نبیؐ کے پاس ہے جاؤ اور اس شب اور پنجشنبہ (جمعرات) کے دن وہاں بیٹھو اور پنجشنبہ کو روزہ رکھو اور وہیں اس کو پورا کرو، پھر شب جمعہ مقام نبی کے بعد کے ستون کے پاس جاؤ اور وہاں اس شب اور جمعہ کے دن قیام کرو اور جمعہ کے دن روزہ رکھو اور وہیں روزے کو پورا کرو۔

(قابل ذکر بات یہ ہے کہ) اگر ہو سکے تو ان تینوں دنوں میں کسی سے بات چیت نہ کرو اور اگر مجبور ہو تو ضرورت بھر بات کرو، نیز اگر ضرورت نہ ہو تو مسجد سے باہر نہ نکلو اور شب و روز بیداری میں گزارو کیونکہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ جمعہ کے دن خدا کی حمد و ثنا کرو اور پیغمبرؐ پر صلوات پڑھو اور خدا سے حاجت طلب کرو، اور اس دعا کو بھی پڑھو:

أَللّٰهُمَّ مَا كَانَتْ لِي إِلَيْكَ مِنْ حَاجَةٍ سَارَعْتُ أَنَا فِي طَلَبِهَا وَالْتِمَاسِهَا، أَوْ حَاجَةٍ لَمْ أَشْرَعْ، سَأَلْتُكَهَا أَوْ لَمْ أَسْأَلْكَهَا فَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِي، صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا.

ح ۵۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے اور انہوں نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے۔ عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں مدینہ کے اطراف کی مساجد کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں، یہ بتائیے کس مسجد سے آغاز کروں، حضرتؑ نے جواب دیا: پہلے ''مسجد قبا'' جاؤ اور اس کے صحن میں زیادہ نمازیں پڑھو، کیونکہ مسجد قبا وہ مسجد ہے جس میں رسول خداؐ نے سب سے پہلے نماز پڑھی تھی۔ پھر مادر ابراہیم (فرزند رسول خداؐ) کے حجرے میں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو، کیونکہ یہی رسول خداؐ کا مسکن اور نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔ پھر ''مسجد فضیخ'' جاؤ اور وہاں دو رکعتیں نماز پڑھو اس لئے کہ رسول خداؐ نے

Presented by Ziaraat.Com

وہاں نماز پڑھی تھی۔ جب ان سارے فرائض (اعمال) کو انجام دے لو تو ''احد'' کی طرف جاؤ اور پہلے ''حمزہؑ'' کے بغل کی مسجد میں نماز پڑھو، پھر حضرت حمزہؑ کی قبر پر جاو، یہ حدیث بڑی طولانی ہے صرف اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔(۲)

باب ۷

قبر رسول خداؐ سے وداع

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد حسن سے اور انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ اور ابن ابی عمیر اور فضالہ سے اور انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اپنی ساری ضروریات پوری کرلو اور شہر مدینہ کو چھوڑنا چاہو تو غسل کرو اور پھر قبر نبیؐ پر آؤ اور جو اعمال روضۂ نبیؐ میں پہلی مرتبہ داخل ہوتے وقت انجام دیئے تھے ان کو دوبارہ انجام دو اور پھر قبر نبیؐ کو اس طرح وداع کرو:(۳)

أَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيٰارَتِي قَبْرَ نَبِيِّكَ ﷺ، فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمٰاتِي عَلىٰ مٰا أَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيٰاتِي، أَنْ لَا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ.

ح ۲۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن فضال سے اور انہوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے،

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۶، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۷۔

۲۔ کافی، ج ۴، ص ۵۶۰، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۵۴، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۱۴۔

۳۔ کافی، ج ۴، ص ۵۶۴، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۵۸، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۴۳، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۸۔

Presented by Ziaraat.Com

یونس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قبر رسول خداؐ سے وداع کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وداع کے وقت کہو: (۱)

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ.

ح ۳۔ سعد بن عبداللہ نے اپنی اسناد سے حسن بن علی بن فضال سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ قبر رسول خداؐ کو وداع کہنے کے بعد عمرہ کے لئے تشریف لے جانا چاہ رہے ہیں، چنانچہ آپ مغرب کے بعد قبر نبیؐ کے سرہانے آئے اور آپ کو سلام کیا پھر قبر سے لپٹ گئے، اس کے بعد منبر کے پاس آئے اور پھر قبر کے پاس، اور اپنے بائیں ہاتھ کو قبر کے اس حصے سے ملایا جو بالائے سر کے ستون سے قریب ہے اور پھر چھ یا آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے رکوع اور سجود میں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ سبحان اللہ کہا مگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب سجدہ میں گئے تو سجدے کو اتنا طول دیا کہ زمین آپ کے پسینے کے قطروں سے نم ہو گئی۔ اور بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت کا رخسار مبارک زمین پر تھا۔ (۲)

باب ۸

مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے انہوں نے احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے علی بن حدید سے انہوں نے محمد بن سنان انہوں نے عمرو بن خالد سے اور انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ (چوتھے امام) علی بن الحسینؑ

۱۔ کافی، ج ۴، ص ۵۶۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۵۹، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۷۔

۲۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۱۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۵۹، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۵۸۔

Presented by Ziaraat.Com

مدینہ سے خاص مسجد کوفہ کے لئے آئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر واپس ہو گئے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے منصور بن یونس سے اور انہوں نے طربال کے غلام سلیمان وغیرہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "نفقة درهم بالكوفة تحسب بمائة درهم فيما سواه، و ركعتان فيها تحسب بمائة ركعة" کوفہ میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہوں پر سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہے، اور وہاں دو رکعت نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر سو رکعت نماز پڑھنے کے مساوی ہے۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن حسن صفار نے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے فضل بن زکریا سے اور انہوں نے نجم بن حطیم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "لو يعلم الناس ما في مسجد الكوفة لا عدوا له الزاد و الراحلة من مكان بعيد، و قال: صلاة فريضة فيه تعدل حجة، و صلاة نافلة فيه تعدل عمرة" لوگ اگر مسجد کوفہ کی فضیلت سے واقف ہوتے تو دور دراز سے زاد راہ لے کر وہاں جاتے، پھر فرمایا: وہاں ایک واجبی نماز پڑھنا ایک حج کے برابر ہے اور وہاں ایک نافلہ نماز پڑھنا ایک عمرہ کے مساوی ہے۔(۳)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس سے نقل کیا جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے داؤد بن فرقد سے اور انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "صلاة في مسجد الكوفة، الفريضة تعدل حجة مقبولة، و التطوع فيه تعدل عمرة مقبولة" مسجد کوفہ میں ایک واجبی نماز پڑھنا ایک قبول شدہ حج کے برابر ہے

۱۔ تہذیب الاحکام، ج۳، ص۲۵۴، وسائل الشیعہ، ج۵، ص۲۵۴، بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۳۹۸، مستدرک الوسائل، ج۳، ص۴۰۵۔

۲۔ وسائل الشیعہ، ج۵، ص۲۵۸، بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۳۹۹۔

۳۔ وسائل الشیعہ، ج۵، ص۲۵۶، بحارالانوار، ج۱۰۰، ص۳۹۹، تہذیب الاحکام، ج۶، ص۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

اور وہاں ایک مستحبی نماز پڑھنا ایک قبول شدہ عمرہ کے برابر ہے۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حسن بن محمود سے انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعد بن طریف سے اور انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "**النافلة فی هذا المسجد تعدل عمرة مع النبی صلی الله علیه و آله وسلم، و الفریضة فیه تعدل حجة مع النبی صلی الله علیه و آله وسلم، وقد صلی فیه الف نبی و الف وصی**" اس مسجد میں نماز نافلہ پڑھنا رسول خداؐ کے ساتھ عمرہ کرنے کے برابر ہے اور اس مسجد میں واجبی نماز پڑھنا رسول خداؐ کے ساتھ حج کرنے کے مساوی ہے۔ اس مسجد میں ایک ہزار نبیوں اور ایک ہزار ان کے وصیوں نے نمازیں پڑھی ہیں۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے نقل کیا تھا اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ساری نمازیں مسجد کوفہ میں پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضرت نے فرمایا: اگر میں وہاں رہوں تو ساری نمازیں اسی مسجد میں پڑھوں۔ اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے، میں نے کہا نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: کوئی بھی بندۂ صالح اور نبی نہیں گزرا مگر اس نے مسجد کوفہ میں نماز پڑھی، یہاں تک کہ جب رسول خداؐ معراج پر تشریف لے جا رہے تھے تو جبرئیل نے عرض کیا، اے محمدؐ! کیا آپ جانتے ہیں اس وقت کہاں ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں، جبرئیل نے کہا اس وقت آپ مسجد کوفہ کے اوپر ہیں۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل پروردگار سے اجازت لو تا کہ وہاں جا کر میں نماز پڑھوں۔ جبرئیل نے اجازت مانگی، اجازت ملنے پر پیغمبرؐ (آسمان سے) مسجد میں نازل ہوئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر امامؑ نے فرمایا) اس مسجد میں ایک واجبی نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے اور اس مسجد میں ایک

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۰، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۵۹۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۳۲، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۰، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۵۷۔

Presented by Ziaraat.Com

نافلہ نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر پانچ سو نماز پڑھنے کے معادل ہے۔اس مسجد کا قبلہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے،اس مسجد کا داہنا حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی طرح اس مسجد کا بایاں حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے،اور اس کے پشت کا حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(ہوسکتا ہے کہ داہنے حصے سے مراد روضۂ حضرت علیؑ اور پشت کے حصے سے مراد روضۂ امام حسینؑ ہو) اس مسجد میں صرف بیٹھنا (نہ نماز پڑھنا نہ ہی ذکر الٰہی کرنا) بھی عبادت ہے۔اگر لوگ اس مسجد کی فضیلت کو جان جائیں تو یہاں ضرور آئیں خواہ انہیں بچوں کے مانند گھٹنیوں چلنا پڑے۔(۱)

ح ۷۔مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہز یار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (حسن) سے اور انہوں نے اپنے باپ علی بن مہز یار سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ظریف بن ناصح سے اور انہوں نے خالد قلانسی سے روایت کی ہے۔خالد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "صلاۃ فی مسجد الکوفۃ بالف صلاۃ" مسجد کوفہ میں ایک نماز پڑھنا ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔(۲)

ح ۸۔مذکورہ اسناد ہی سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ "مکۃ حرم اللّٰہ حرم رسولہ و حرم علی ،الصلاۃ فیھا بمائۃ الف صلاۃ، و الدرھم فیھا بمائۃ الف درھم ،و المدینۃ حرم اللّٰہ و حرم رسولہ و حرم علی امیر المومنین ،الصلاۃ فیھا بعشرۃ الاف صلاۃ، و الدرھم فیھا بعشرۃ الاف درھم ،و الکوفۃ حرم اللّٰہ و حرم رسولہ و حرم امیر المومنین علی ،الصلاۃ فی مسجدھا بالف صلاۃ" مکہ،خدا اور ان کے رسولؐ اور علی بن ابی طالبؑ کا حرم ہے،اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور وہاں ایک درہم انفاق کرنا

۱۔ کافی ،ج۳،ص۴۹۰، تہذب الاحکام ،ج۶،ص۳۲،المحاسن ،ص۵۶،امالی شیخ صدوق،ص۳۱۵، امالی طوسی،ج۲، ص۴۳،الغارات ،ج۲،ص۴۱۳،تفسیر عیاشی ،ج۲،ص۲۷۷، جامع الاخبار،ص۸۲، بحار الانوار، ج۱۰۰،ص۳۹۸، وسائل الشیعہ ،ج۵،ص۲۵۳،مستدرک الوسائل ،ج۳،ص۳۹۹۔

۲۔ کافی ،ج۴،ص۵۸۴،تہذیب الاحکام ،ج۶،ص۳۳، بحار الانوار، ج۱۰۰،ص۴۰۰،وسائل الشیعہ ،ج۵،ص۲۵۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک لاکھ درہم انفاق کرنے کے برابر ہے۔ اور مدینہ، خدا اس کے رسول اور امیر المومنین حضرت علیؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس میں ایک درہم انفاق کرنا دس ہزار درہم انفاق کرنے کے برابر ہے، اور کوفہ خدا، اس کے رسولؐ اور امیر المومنینؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن حسن بن مت جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے علی بن اسباط سے اور انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''مسجد سہلہ'' کی حد ''روحا'' ہے(۲) (روحا اس جگہ کو کہتے ہیں جو مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اور بعض کے بقول اس شہر سے چھتیس میل کا فاصلہ ہے)۔

مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے علی بن اسباط سے اسی کی مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے بھائی علی بن محمد بن قولویہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے علی بن حسان سے اور انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمٰن بن کثیر سے روایت کی ہے، عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو ابو حمزہ ثمالی سے کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوحمزہ کیا تم نے میرے چچا (یعنی زید بن علی بن الحسین) کو رات میں جاتے دیکھا تھا، ابوحمزہ نے کہا ہاں۔ حضرتؑ نے پوچھا کیا انہوں نے مسجد سہیل میں نماز پڑھی تھی؟ ابوحمزہ نے دریافت کیا مسجد سہیل سے آپ کی مراد کیا ''مسجد سہلہ'' ہے، حضرتؑ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر وہ (زید بن علی بن الحسین) اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے اور خدا سے پناہ مانگتے تو خدا ایک سال تک اپنی پناہ میں رکھتا۔ ابوحمزہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں جس مسجد کی آپ نے توصیف

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۱۴۷، تہذیب، ج۶، ص۳۱، کافی، ج۴، ص۵۸۶، وسائل الشیعہ، ج۵، ص۲۵۶، بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۴۰۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۴۴، مستدرک الوسائل، ج۳، ص۴۱۶۔

Presented by Ziaraat.Com

کی ہے کیا وہ ''مسجد سہلہ'' ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اسی مسجد میں جناب ابراہیمؑ رہتے تھے اور یہیں سے وہ عمالقہ (قوم عاد کے سرپھروں) کو راہ حق کی دعوت دینے کے لئے جاتے تھے۔ اسی مسجد میں جناب ادریس رہتے تھے اور کپڑے سلتے تھے، اس میں سبز پتھر ہے جس پر انبیاء کی صورتیں نقش ہیں، اسی پتھر کے نیچے ایک خاص مٹی ہے جس سے خدا نے انبیاء کو خلق کیا ہے، اسی جگہ سے (پیغمبر اسلام کو) معراج ہوئی تھی (جیسا کہ اس کے پہلے بیان ہوا کہ شب معراج حضرت نے یہاں نماز پڑھی تھی اور پھر معراج پر گئے تھے اور مومنین کو یہاں معراج معنوی حاصل ہوتی ہے) اسی میں ایک جگہ ہے جس کا نام فاروق اعظم ہے (امام زمانہؑ حق و باطل کے درمیان یہاں فیصلہ کریں گے جیسا کہ روایت میں ہے ''ان فیھا یظھر عدل اللّٰہ'') یہیں سے لوگ محشر کی طرف جائیں گے اور یہ کوفہ کا ایک حصہ ہے، یہیں صور پھونکا جائے گا، یہیں سے محشر کا راستہ ہوگا اور یہیں پر ستر ہزار افراد محشور ہوں گے جو بغیر کسی حساب و کتاب کے بہشت میں جائیں گے، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے کامیاب قرار دیا ہے اور ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ جنت میں داخل ہونے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے اور خدا کی رحمت سے لو لگائے ہوں گے، یہ لوگ کوشش کریں گے کہ کبر و نخوت پاس نہ آنے پائے اور لقائے الٰہی کے وقت عدل الٰہی سے خوف زدہ ہوں گے، ان لوگوں کی دوسری خصلتوں میں سے یہ ہے کہ یہ اطاعت الٰہی اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں تساہلی کے بجائے سرعت سے کام لیں گے اور یہ جانتے ہوں گے کہ خدا ان کے اعمال سے باخبر ہے، ان سے نہ حساب و کتاب ہوگا نہ ہی مواخذہ و عذاب۔

یہ ایسی جگہ ہے جو دلوں سے کینوں کو دور کرتی ہے اور مومنین کو ہر طرح کی آلودگی سے پاک رکھتی ہے، اس کے وسط میں ''کوہ اہواز'' جو کبھی آباد تھا۔(۱) (آقای جواد ذہنی تہرانی کے بقول علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں اس حدیث کے بعض الفاظ کے بارے میں شک و شبہ کا اظہار کیا ہے، دوسروں نے بھی ایسا ہی اظہار خیال کیا ہے۔ مترجم)

ح ۱۱۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۳۷، مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ابوعبداللہ رازی جاموارنی سے انہوں نے حسین بن سیف بن عمیرہ سے انہوں نے اپنے باپ سیف سے اور انہوں نے ابوبکر حضرمی سے روایت کی ہے، حضرمی کا کہنا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام (یا امام محمد جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا: حرم خدا (مکہ) اور حرم رسول خداؐ (مدینہ) کے بعد زمین کا کون سا حصہ سب سے افضل ہے، حضرتؑ نے فرمایا: "الکوفة یا ابا بکر هی الزکیة الطاهرة، فیها قبور النبیین المرسلین و غیر المرسلین و الاوصیاء الصادقین، و فیها مسجد سهیل الذی لم یبعث الله نبیاً الا و قد صلی فیه، و منها یظهر عدل الله، و فیها یکون قائمة و القوام من بعده، وهی منازل النبیین و الاوصیاء و الصالحین" اے ابوبکر کوفہ ہے۔ یہ پاک و پاکیزہ زمین ہے، اس میں رسولوں، نبیوں اور ان کے اوصیاء کی قبریں ہیں اور اسی سرزمین پر "مسجد سہیل" (مسجد سہلہ) ہے، کہ خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر اس نے یہاں نماز پڑھی، اسی سرزمین سے عدل الٰہی ظاہر ہوگا اور قائم حق یہاں قیام کرے گا اور اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ یہ سرزمین انبیاء، اوصیاء اور صالحین کی قیامگاہ رہی ہے۔ (۱)

ح ۱۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے (اپنے باپ یعنی محمد کے) دادا سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے، حنان کا بیان ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، امام محمد باقر علیہ السلام نے پوچھا تم کہاں سے آرہے ہو، اس نے کہا کوفہ سے آرہا ہوں اور آپ کا محبّ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: کیا تم اپنی ساری نمازیں مسجد کوفہ میں پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے کہا: تم ایک کارخیر کے انجام دینے سے محروم ہو۔

پھر پوچھا کیا تم روزانہ نہر فرات میں غسل کرتے ہو؟ آنے والے نے کہا نہیں، حضرتؑ نے پوچھا کیا ہر جمعہ کو (نہر فرات میں) غسل کرتے ہو، اس نے کہا نہیں، حضرتؑ نے پوچھا کیا مہینے میں ایک مرتبہ اس میں غسل کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے پوچھا کیا سال میں ایک مرتبہ اس میں غسل کرتے ہو

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۴۰، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۵۵، مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۱۶، تہذیب، ج ۶، ص ۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

اس نے کہا نہیں، یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم اس کار خیر سے بھی محروم ہو۔

راوی کا بیان ہے پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے آنے والے سے سوال کیا کیا تم ہر جمعہ کو زیارت امام حسین علیہ السلام کے لئے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے پوچھا کیا مہینے میں ایک مرتبہ جاتے ہو، اس نے جواب دیا نہیں، پوچھا سال میں ایک مرتبہ جاتے ہو اس نے کہا نہیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم واقعاً ایک کار خیر سے محروم ہو۔ (۱)

ح ۱۳۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہز یار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے (اپنے باپ یعنی محمد کے) دادا علی بن مہز یار سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے علی بن رئاب سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوعبیدہ حذاء سے فرمایا: "**لا تدع یا ابا عبیدة الصلاة فی مسجد الکوفة و لو اتیته حبواً ،فان الصلاة فیه بسبعین صلاة فی غیره من المساجد**" اے ابوعبیدہ، مسجد کوفہ میں نماز پڑھنا ترک نہ کرنا خواہ تمہیں (بچوں کی طرح) گھٹنیوں آنا پڑے، اس لئے کہ اس مسجد میں پڑھی جانے والی ایک نماز دوسری مسجدوں میں ستر نمازیں پڑھنے کے برابر ہے۔ (۲)

ح ۱۴۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہز یار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حسین بن سعید سے اور انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے، محمد بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "**الصلاة فی مسجد الکوفة فرادی افضل من سبعین صلاة فی غیره جماعة**" مسجد کوفہ میں فرادیٰ پڑھی جانے والی ایک نماز دوسری جگہوں پر جماعت سے پڑھی جانے والی ستر نمازوں سے افضل ہے۔ (۳)

ح ۱۵۔ ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے حسن بن علی سے انہوں نے اپنے باپ علی بن مہز یار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ظریف بن ناصح سے اور انہوں نے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۱، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۵۹۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۱، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۵۹۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۳۹۷، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۵۹، ثواب الاعمال، ص ۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

خالد قلانسی سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "الصلاۃ فی مسجد الکوفۃ بالف صلاۃ" مسجد کوفہ میں ایک نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے۔(۱)

ح ۱۶۔ مجھ سے میرے باپ اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا ان دونوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے فضیل اعور سے روایت کی ہے، فضیل کا کہنا ہے کہ میں لیث بن ابوسلیم کے پاس گیا اور لوگ نماز عصر پڑھ چکے تھے، انہوں نے کہا میں نے ابھی نماز ظہر نہیں پڑھی ہے لہذا مجھے باتوں میں نہ لگاؤ، راوی کا بیان ہے میں نے پوچھا نماز میں کیوں تاخیر ہوئی؟ لیث نے جواب دیا بازار میں ایک کام سے گیا تھا لہذا میں نے نماز پڑھنے میں تاخیر کی تا کہ اس مسجد (کوفہ) میں نماز پڑھوں اور اس کی فضیلت سے بہرہ مند ہوں، راوی کا کہنا ہے کہ میں نے دوبارہ سوال کیا کہ کیا اس بارے میں تم تک کوئی روایت پہنچی ہے؟ لیث نے جواب دیا مجھ سے فلاں نے اس نے فلاں سے اور اس نے عائشہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں (عائشہ) نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ "عرج بی الی السماء، و انی ھبطت الی الارض فاھبطت الی مسجد ابی نوح و ابی ابراھیم و ھو مسجد الکوفۃ، فصلیت فیہ رکعتین، قال ثم قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ: ان الصلاۃ المفروضۃ فیہ تعدل حجۃ مبرورۃ، و النافلۃ تعدل عمرۃ مبرورۃ" جب میں معراج سے واپس آ رہا تھا تو اپنے باپ نوحؑ و ابراہیمؑ کے مقام پر جو "مسجد کوفہ" میں ہے، اترا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ عائشہ کا بیان ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اس مسجد (کوفہ) میں ایک واجبی نماز پڑھنا ایک قبول شدہ حج کے برابر ہے اور ایک مستحبی نماز پڑھنا ایک قبول شدہ عمرہ کے برابر ہے۔(۲)

ح ۱۷۔ مجھ سے محمد بن حسن بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے (اپنے باپ

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۰، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۶۰۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۲، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۶۰۔

Presented by Ziaraat.Com

یعنی محمد کے) دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے اور انہوں نے مالک بن ضمرہ رواسی سے روایت کی ہے۔ مالک کا بیان ہے کہ مجھ سے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم اپنے گھر کے پشت کی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہو؟ (صاحب مزار کبیر کے بقول مراد مسجد سہلہ ہے) میں نے عرض کیا یا امیر المومنین اس میں تو عام لوگ نماز پڑھتے ہیں (بعض نسخوں میں الناس کے بجائے النساء ہے یعنی اس میں عورتیں نماز پڑھتی ہیں) حضرتؑ نے فرمایا: "یا مالک ذاک مسجد ما اتاہ مکروب قط فصلی فیہ فدعا اللّٰہ الا فرج اللّٰہ عنہ و اعطاہ حاجتہ" اے مالک کوئی بھی محزون و مغموم اس میں ایسا نہیں آیا جس نے اس میں نماز پڑھی اور اس کے بعد اس نے خدا سے دعا مانگی مگر یہ کہ خدا نے اس کی دعا قبول نہ کیا ہو اور اس کے حزن وغم کو دور نہ کیا ہو۔

مالک کا کہنا ہے کہ خدا کی قسم پھر بھی میں مسجد نہیں گیا اور وہاں نماز نہیں پڑھی کہ ایک شب مشکلات میں گرفتار ہو گیا، اس وقت امیر المومنینؑ کی باتیں مجھے یاد آئیں۔ میں رات ہی میں اٹھا، وضو کیا اور نعلین پہن کر مسجد کی طرف چل پڑا، جیسے ہی گھر سے نکلا اپنے دروازے پر ایک چراغ دیکھا جو میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا اور چراغ بھی وہیں رک گیا۔ میں نے نماز پڑھی اور نماز پڑھنے کے بعد نعلین پہن کر جیسے ہی گھر کی طرف روانہ ہوا پھر وہی چراغ میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور میں اس کی روشنی میں گھر تک پہنچا اور جب گھر میں داخل ہوا تو وہ چراغ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اس کے بعد جب بھی میں رات میں مسجد جاتا تھا اپنے دروازے پر اس چراغ کو دیکھتا تھا اور خدا نے میری حاجت بھی پوری کر دی تھی۔(۱)

ح ۱۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو یوسف یعقوب بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ کاہلی کے غلام اسماعیل بن زید سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ و برکاتہ، حضرتؑ نے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۳، مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۴۵۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کے سلام کا جواب دیا، آنے والے نے کہا آپ پر فدا ہو جاؤں، میں مسجد اقصیٰ جانا چاہ رہا ہوں لہذا سوچا آپ کو سلام کرتے ہوئے رخصت ہوں، حضرتؑ نے پوچھا وہاں جانے کا تمہارا کیا مقصد ہے، اس نے جواب دیا آپ پر فدا ہو جاؤں مقصد صرف اس مسجد کی فضیلت حاصل کرنی ہے، حضرتؑ نے فرمایا پھر اپنی سواری بیچ دو اور جو زادہ راہ تہیہ کیا ہے اس کو کھا جاؤ اور اسی مسجد (کوفہ) میں نماز پڑھو وہاں (مسجد اقصیٰ میں) جانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس مسجد میں ایک واجبی نماز پڑھنا ایک مقبول حج اور ایک مستحبی نماز پڑھنا ایک مقبول عمرہ کے برابر ہے، اس کی برکتیں بارہ میل تک کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اس کے داہنی طرف برکت و خوشبختی اور بائیں طرف مکر و فریب اور اس کے وسط میں روغن کا چشمہ ہے، دودھ کا چشمہ ہے اور پانی کا چشمہ ہے جو مومنین کے لئے شراب ہے اور پانی کا ایک اور چشمہ ہے جو مومنین کے لئے پاک و پاکیزہ ہے۔ اسی جگہ سے کشتیٔ نوح نے حرکت کی تھی، اسی مسجد میں تینوں بت یعنی نسر و یغوث و یعوق تھے (البتہ حدیث میں ان تینوں بتوں کے ذکر سے مسجد کی قدامت کو بیان کرنا ہے نہ یہ کہ ان کی قداست کو) اسی مسجد میں ستر پیغمبروں اور ستر وصیوں نے جن میں ایک میں بھی ہوں نمازیں پڑھی ہیں۔

پھر حضرتؑ نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا: کسی محزون و مغموم نے یہاں حاجت طلب نہیں کی مگر یہ کہ خدا نے اس کی حاجت پوری کی اور اس کے غم کو دور کیا۔(۱)

باب ۹

قبر امیر المومنین علیہ السلام

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی، علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے، صفوان کا بیان ہے کہ میں اور عامر بن عبداللہ بن جذاعہ ازدی،

۱۔ کافی، ج ۵، ص ۲۶۱، تہذیب، ج ۶، ص ۳۲، وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۲۷۱، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۴۰۳۔

Presented by Ziaraat.Com

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے، عامر نے حضرتؑ سے عرض کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر المومنینؑ "رحبہ" میں دفن ہوئے ہیں، حضرت نے فرمایا نہیں، عامر نے دریافت کیا پھر کہاں دفن ہوئے ہیں، فرمایا: جب امیر المومنینؑ نے رحلت کی تو امام حسنؑ شہر کوفہ سے دور ایک ایسی جگہ لے کر آئے جو نجف سے نزدیک ہے اور اس کے بائیں "غری" اور داہنے "حیرہ" ہے اور آپ کو چمکتے ہوئے ریت میں دفن کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں اس جگہ اس خیال سے گیا کہ یہ امیر المومنینؑ کی قبر ہے اور (بعد از زیارت) پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر وہاں کی پوری منظر کشی کی، حضرتؑ نے تین مرتبہ فرمایا: خدا تم پر رحمت نازل کرے، جس جگہ تم گئے تھے وہی قبر امیر المومنینؑ ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن خلال سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ میں نے امام حسینؑ سے عرض کیا امیر المومنینؑ کو آپ نے کس جگہ دفن کیا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: شب میں جنازہ لے کر ہم چلے یہاں تک کہ مسجد اشعث ہوتے ہوئے "غری" کے اطراف میں پہنچے اور وہاں آپ کو دفن کیا۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے قاسم بن محمد سے اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبداللہ کا کہنا ہے کہ عمرو بن یزید میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا گھوڑے پر سوار ہو، میں ان کے ساتھ "حفص کناسی" کے گھر گیا اور ان کو آواز دی وہ باہر آئے اور پھر ہم تینوں "غریٰ" پہنچے پھر ایک قبر کے پاس آئے، عمرو بن یزید نے کہا سواری سے اترو یہی امیر المومنینؑ کی قبر ہے، ان سے ہم نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم کہ یہ حضرتؑ کی قبر ہے، جواب دیا جب امام جعفر صادق علیہ السلام "حیرہ" میں تھے تو حضرتؑ کے ہمراہ کئی مرتبہ یہاں آیا تھا اور حضرتؑ نے فرمایا تھا کہ یہ امیر المومنینؑ کی قبر ہے۔ (۳)

۱۔ فرحۃ الغریٰ، ص ۲۴، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۰۔
۲۔ فرحۃ الغریٰ، ص ۲۴، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۰۔
۳۔ فرحۃ الغریٰ، ص ۲۴، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۴۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے اور انہوں نے یزید بن عمر بن طلحہ سے روایت کی ہے، یزید بن عمر کا کہنا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام ''حیرہ'' میں تھے تو مجھ سے فرمایا: جس کام کا تم نے وعدہ کیا تھا (یعنی قبر امیر المومنینؑ کی زیارت کا) اس کو انجام نہیں دو گے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، راوی کا بیان ہے کہ امام سواری پر سوار ہوئے اور آپ کے بیٹے اسماعیل بھی سوار ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ سوار مرکب ہوا اور ''وادی ثویہ'' سے گزرتے ہوئے ''حیرہ'' اور ''نجف'' کے درمیان چمکتے ہوئے ریگزاروں پر حضرتؑ سواری سے اترے اور میں نے اور اسماعیل نے بھی آپ کی تاسی کی، حضرتؑ نے اس جگہ نماز پڑھی اور میں نے اور اسماعیل نے بھی وہاں نماز پڑھی، پھر حضرتؑ نے اسماعیل سے فرمایا: کھڑے ہو اور اپنے جد حسین بن علی علیہما السلام کو سلام کرو، میں (یزید) نے کہا کیا امام حسینؑ کربلا میں دفن نہیں ہوئے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں وہ کربلا میں دفن ہوئے ہیں مگر آنحضرتؑ کا سر مبارک جب شام پہنچا تو میرے ایک چاہنے والے نے اس کو لے کر مخفی طور سے قبر امیر المومنینؑ کے پاس دفن کر دیا تھا۔(۱)

ح۵۔ مجھ سے میرے باپ اور محمد بن حسن نے بیان کیا ان دونوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہیل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے حسن خزاز وشاء سے اور انہوں نے ابو الفرج سے روایت کی ہے کہ ابان بن تغلب نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا، حضرتؑ پشت کوفہ سے گزرے اور تھوڑی دور جا کر دو رکعت نماز پڑھی پھر کچھ آگے بڑھے اور سواری سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر تھوڑی دو جا کر سواری سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا یہ ہے قبر امیر المومنینؑ۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں اور وہ دونوں جگہیں کونسی ہیں جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے، حضرتؑ نے فرمایا: ایک وہ جگہ ہے جہاں سر مبارک امام حسینؑ دفن ہے (یعنی رأس الحسینؑ) اور دوسری جگہ منبر قائم علیہ السلام ہے۔(۲)

۱۔ فرحۃ الغریٰ، ص۲۴، بحار الانوار، ج۴۵، ص۱۷۸، ج۱۰۰، ص۲۴۰، کافی، ج۴، ص۵۷۱، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۰۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۲۴۱، فرحۃ الغریٰ، ص۲۱، کافی، ج۴، ص۵۷۱، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۰۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۶۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے اور انہوں نے علی بن اسباط سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ''غریٰ'' پہنچو گے تو دو قبریں نظر آئیں گی ایک بڑی اور دوسری چھوٹی، بڑی قبر امیر المومنین علیہ السلام کی ہے اور چھوٹی قبر وہ جگہ ہے جہاں سر مبارک امام حسین علیہ السلام دفن ہے۔(۱)

ح۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابوعبداللہ کوفی سے انہوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے اور انہوں نے حسین بن یزید سے روایت کی ہے کہ صفوان بن مہران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث کی اس طرح روایت کی ہے کہ امامؑ سرزمین قادسیہ سے چلے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا یہاں تک کہ ''نجف'' پہنچے، حضرتؑ نے فرمایا یہ وہی پہاڑ ہے جس پر میرے جد نوحؑ کے بیٹے نے پناہ لی تھی اور کہا تھا ''ساوی الی جبل یعصمنی من الماء'' (ھود ۴۳) اس وقت خدا نے پہاڑ سے کہا کیا وہ (پسر نوح) میرے عذاب سے بچنے کے لئے تجھ سے پناہ لے رہا ہے؟! اس خطاب کے بعد وہاں سے شام کی سرحد تک کا پہاڑ زمین میں دھنس گیا، پھر حضرتؑ نے فرمایا: میرے ساتھ ساتھ چلو میں حضرتؑ کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ ہم ''غریٰ'' پہنچے، حضرت ایک قبر کے پاس رکے اور ایک ایک نبی کو سلام کرنا شروع کیا، ابتدا آدمؑ سے کیا اور پھر ہر ایک نبی کا نام لے کر سلام کیا اور میں نے بھی حضرتؑ کی تاسی میں ہر ایک نبی کو سلام کیا یہاں تک کہ پیغمبر اسلامؐ کا نام لیا اور آپ کو سلام کرنے کے بعد قبر مطہر پر رخسار رکھ کر صاحب قبر کو سلام کیا اور پھر بہ آواز بلند گریہ کیا اور اس کے بعد کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھی، جب حضرتؑ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ یہ کس کی قبر ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: میرے جد امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے۔(۲)

ح۸۔ مجھ سے محمد بن احمد بن علی بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے علی بن حسن بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حسین بن جہم بن بکیر سے روایت کی ہے، حسین بن جہم کا کہنا ہے کہ میں نے

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۲، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۱۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

امام ابوالحسن علیہ السلام سے یحییٰ بن موسیٰ کے بارے میں کہا کہ وہ قبر امیر المومنینؑ کے زائروں کے لئے مشکل کھڑی کرتا ہے اور اس نے ''ثویہ'' میں تفریح گاہ بنالیا ہے، مگر قبر امیر المومنینؑ اس سے تھوڑا دور ہے اور یہ وہی جگہ ہے جس کے لئے صفوان جمّال نے کہا تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس جگہ کی نشاندہی کی ہے اور اس کی اس طرح راہنمائی کی تھی: جب کوفہ کے بعد ''غری'' پہنچنا تو اس کی طرف اپنی پشت رکھنا اور رخ نجف کی طرف اور تھوڑا داہنی طرف مڑ جانا اور چمکتے ہوئے ریگستانوں کے پاس پہنچنا کہ جس کے سامنے ایک گھاٹی ہے تو اسی جگہ امیر المومنینؑ کی قبر ہے اور یہاں میں (حسن بن جہم) کئی بار زیارت کے لئے آیا ہوں، لیکن بعض شیعہ کہتے ہیں کہ آپ کی قبر مسجد میں ہے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ قصر میں آپ کی قبر ہے، مگر میں ان لوگوں کو یہ جواب دیتا ہوں کہ قصر میں تو آپ کی قبر نہیں ہو سکتی اس لئے کہ یہ ظالموں کے رہنے کی جگہ ہے اور مسجد میں اس لئے قبر نہیں ہو سکتی کہ ظالموں نے ہمیشہ آپ کی قبر چھپائے رکھا، میں (حسن بن جہم) نے امامؑ سے عرض کیا کس کی بات صحیح ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا تمہاری بات، اس لئے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ جعفر بن محمد (امام جعفر صادق) علیہما السلام کے ارشاد کی روشنی میں کہہ رہے ہو۔ حسن بن جہم کا بیان ہے کہ پھر امامؑ نے فرمایا: اے ابو محمد میں اپنے شیعوں میں کسی کو نہیں پاتا جس کی رائے تمہارے نظریے کے مطابق ہو، میں نے عرض کیا یہ مجھ پر خدا کی کیا عنایت نہیں ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ایسا ہی ہے خدا جس کو چاہتا ہے توفیق دیتا ہے اور اس کو اپنا امین بناتا ہے لہذا اپنے اس نظریے کو توفیق الٰہی سمجھو اور اس پر خدا کا شکر ادا کرو۔(۱)

اس حدیث کو مجھ سے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا اور ان دونوں نے حسن میں علی بن مہز یار سے اور انہوں نے اپنے باپ علی سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے اور انہوں نے حسن بن جہم بن بکیر سے روایت کی ہے۔

ح ۹۷۔ مجھ سے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا ان دونوں نے حسن بن علی بن مہز یار سے انہوں نے اپنے باپ علی بن مہز یار سے انہوں نے علی بن احمد بن اشیم سے اور انہوں نے یونس بن ظبیان

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

سے روایت کی ہے، یونس کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادقؑ، امام محمد باقرؑ کے پاس ''حیرہ'' میں تھے اور میں بھی حضرتؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک رات جب مطلع صاف تھا اور آسمان پر ستارے چمک رہے تھے ،حضرتؑ نے آسمان کی طرف نظر کی اور فرمایا: اے یونس ان ستاروں کو دیکھ رہے ہو کتنے حسین لگ رہے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ جس طرح یہ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اسی طرح ہم اہل زمین کے لئے امان ہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا: اے یونس خچر اور گدھے کی زین کسو، جب دونوں کی زینیں کس دیں تو حضرتؑ نے پوچھا تمہیں کونسی سواری پسند ہے خچر کی سواری یا گدھے کی؟ یونس کا بیان ہے کہ میں یہ سوچتے ہوئے کہ خچر زیادہ چست ہے حضرتؑ اس کو پسند کریں گے، کہا میں گدھے پر سوار ہوں گا، حضرتؑ نے فرمایا: نہیں تم خچر پر سوار ہو، میرے اصرار پر حضرتؑ، خچر پر سوار ہوئے اور میں گدھے پر اور پھر ہم دونوں چلے اور جب ''حیرہ'' سے باہر نکلے تو حضرتؑ نے فرمایا: یونس آگے بڑھو، یونس کا کہنا ہے کہ میں آگے بڑھا، حضرت نے فرمایا: داہنی طرف چلو اور تھوڑی دیر کے بعد کہا بائیں سمت چلو (یعنی حضرتؑ مسلسل راہنمائی کرتے جا رہے تھے) جب ہم سرخ ریگزاروں پر پہنچے تو حضرتؑ نے فرمایا: یہ وہی جگہ ہے، میں نے بھی حضرتؑ کی بات کی تائید کی، پھر حضرتؑ اس جگہ کے داہنی طرف گئے جہاں پانی تھا اور اس سے وضو کیا اور پھر تھوڑے فاصلہ پر ایک ٹیلے پر حضرتؑ نے نماز پڑھی اور نماز کے بعد جھکے اور گریہ کیا پھر اس کے قریب ایک اور ٹیلے پر حضرتؑ تشریف لے گئے اور وہاں بھی پہلے ہی جیسے اعمال انجام دیئے اور پھر فرمایا اے یونس جن اعمال کو میں نے انجام دیا ہے انہیں تم بھی انجام دو، چنانچہ میں (یونس) نے حضرتؑ کے حکم کی تعمیل کی اور جب میں فارغ ہو گیا تو حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: اے یونس کیا تم اس جگہ کو پہچانتے ہو؟ میں نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: جس جگہ میں نے پہلے نماز پڑھی تھی وہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے اور دوسری بلند جگہ ''رأس الحسین'' (محل دفن سر حسینؑ) ہے، پھر حضرتؑ نے فرمایا: عبداللہ بن زیاد ملعون نے جب سر امام حسینؑ شام بھیجا تو (حاکم شام نے) اس سر مبارک کو یہ کہہ کر کوفہ واپس کر دیا کہ کہیں اس شہر میں آشوب برپا

Presented by Ziaraat.Com

نہ ہو جائے، چنانچہ خدا نے اس سر کو امیر المومنینؑ کے پاس قرار دیا، اس طرح سر، جسد (۱) سے ملحق ہوا اور جسد سر سے۔ (۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب زیات سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں ''حیرہ'' میں تھا تو راتوں میں قبر امیر المومنینؑ کی زیارت کے لئے جاتا تھا، آنحضرتؑ کی قبر نجف کے اطراف میں ''غری النعمان'' کی سمت ہے میں وہاں نماز شب پڑھتا تھا اور طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتا تھا۔ (۳)

ح ۱۱۔ محمد بن جعفر رزّاز نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے حجّال سے روایت کی ہے کہ صفوان بن مہران نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قبر امیر المومنینؑ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے قبر کی اس طرح نشاندہی فرمائی کہ وہاں ریت کو تہہ بہ تہہ بٹھایا گیا ہوگا راوی کہتا ہے میں اس جگہ گیا اور وہاں نماز پڑھی اور واپس آکر امام سے وہاں جانے اور وہاں نماز پڑھنے کی خبر دی، حضرتؑ نے فرمایا تم نے صحیح عمل انجام دیا، میں وہاں بیس سال تک رہا اور وہیں نماز پڑھتا رہا۔ (۴)

ح ۱۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ احمد بن محمد بن ابونصر نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امیر المومنینؑ کی قبر کہاں ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ''غریٰ'' میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ ''رحبہ'' میں ہے، فرمایا نہیں، البتہ بعض کہتے ہیں کہ مسجد میں دفن کئے گئے ہیں۔ (۵)

۱۔ یعنی اس جگہ جب سر دفن کیا گیا تو خدا نے اس کو بدن سے ملا دیا اور اس جگہ کی زیارت اس لئے کی جاتی ہے اور وہاں نماز اس لئے پڑھی جاتی ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے سہی اس جگہ سر مبارک تھا۔ اس فقرے سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ امیر المومنینؑ کا جسد، اس سر مبارک کے لئے جسد کے مانند تھا گویا سر مبارک جسم سے جدا نہیں ہوا۔ بحار۔

۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۲، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۴۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۴، فرحۃ الغری، ص ۲۸۔

۴۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۲۔ ۵۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۰

امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے ابو وہب بصری سے روایت کی ہے، بصری کا کہنا ہے کہ میں مدینہ آیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں میں آپ کی خدمت میں آیا مگر زیارت قبر امیر المومنینؑ کے لئے نہیں گیا، حضرتؑ نے فرمایا تم نے اچھا کام نہیں کیا اگر تم میرے شیعہ نہ ہوتے تو تمہاری طرف دیکھتا بھی نہیں، کیوں کر اس کی زیارت نہیں کی جس کی ملائکہ کے ہمراہ خدا زیارت کرتا ہے، انبیاء زیارت کرتے ہیں اور مومنین زیارت کرتے ہیں، میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں اس بات سے واقف نہیں تھا۔

حضرتؑ نے فرمایا: خدا کے نزدیک ائمہ میں سب سے افضل امیر المومنینؑ ہیں اور ان (ائمہؑ) کے اعمال کے ثواب کی بازگشت بھی آپ کی طرف ہوتی ہے، البتہ ان (ائمہؑ) کے اعمال کی وجہ سے ان کو فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے ابو علی اشعری سے انہوں نے اس سے جس کا انہوں نے نام نہیں لیا تھا اور انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے:

اسی طرح مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے ابن سنان سے اور انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، مفضل کا کہنا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ''غری'' جانا چاہتا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا: کس لئے جانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا امیر المومنینؑ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، امامؑ

۱۔ کافی، ج ۴ ص ۵۷۹، مقنعہ ص ۱۷، تہذیب، ج ۶ ص ۲۰، مصباح الزائر ص ۲۴، وسائل، ج ۱۴ ص ۳۷۶۔

Presented by Ziaraat.Com

نے فرمایا کیا تم حضرتؑ کی زیارت کی فضیلت سے واقف ہو؟ عرض کیا یابن رسول اللہ نہیں، آپ ہی اس کی فضیلت بیان فرمائیے، حضرتؑ نے فرمایا جب امیر المومنینؑ کی زیارت کرنا چاہو تو یہ سمجھو کہ تم آدم کی ہڈیوں، نوح کے بدن اور علی بن ابی طالبؑ کے جسم کی زیارت کر رہے ہو، میں نے عرض کی آدمؑ تو سرندیب میں جہاں سے آفتاب طلوع کرتا ہے (چونکہ وہ مشرق میں ہے اس لئے اسے طلوع کی جگہ کہا) اترے تھے اور عام طور سے لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی ہڈیاں بیت اللہ الحرام میں دفن ہیں پس کس طرح آپ نے فرمایا کہ وہ کوفہ میں ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب نوح کشتی میں تھے تو ان پر وحی نازل ہوئی کہ خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرو، نوح نے تعمیل حکم کیا پھر کشتی سے اترے اور اپنے زانو تک پانی میں گئے اور جس تابوت میں آدم کی ہڈیاں تھیں اس کو پانی سے نکال کر اپنی کشتی میں رکھا اور مرضی الٰہی کے مطابق اس کو خانۂ کعبہ کا طواف کرایا اور پھر دروازۂ کوفہ میں جو مسجد کوفہ کے وسط میں ہے آئے اور اس وقت زمین کو حکم ہوا اپنا پانی جذب کرے ''ابلعی مائک'' (ھود۴۴) پس زمین نے مسجد کوفہ کے پانی کو جذب کر لیا جب کہ چشمہ اسی مسجد سے پھوٹا تھا اور جو لوگ نوح کے ہمراہ کشتی میں تھے وہ متفرق ہو گئے اور نوح نے اس تابوت کو ''غریٰ'' میں دفن کیا، اور غریٰ پہاڑ کی وہ چوٹی ہے جس پر جا کر موسیٰ نے خدا سے کلام کیا، عیسیٰ منزل تقدیس کو پہنچے، ابراہیم منصب خلت پر فائز ہوئے، محمد حبیب خدا ہوئے اور یہی پہاڑ انبیاء کا مسکن رہا۔ مگر خدا کی قسم پیغمبر اسلامؐ کے آباء و اجداد یعنی آدم و نوح کے بعد کوئی بھی امیر المومنینؑ سے زیادہ مکرم و معزز یہاں نہیں آیا۔

لہٰذا جب نجف جاؤ تو آدم کی ہڈیوں، نوح کے بدن اور علی بن ابی طالب کے جسم کی زیارت کرو تا کہ تم آباء اولین (آدم و نوح) اور محمد خاتم النبین اور علی سید الوصیین کے زائر ہو جاؤ، اور اس بات کا خیال رکھنا کہ آنحضرتؐ کے زائر کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، پس اس خیر عظیم سے غافل نہ رہنا۔ (۱)

ح ۳۔ مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے معلّٰی بن ابوشہاب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے رسول خداؐ سے پوچھا اے بابا جو آپ کی زیارت کرے اس کی کیا

۱۔ تہذیب، ج ۶، ص ۲۲، مصباح الزائر، ص ۴۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۸۴، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۵۸۔

Presented by Ziaraat.Com

جزا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: "بنی من زارنی حیا او میتا ،او زار اباک ،کان حقا علی اللّٰه عزوجل ان ازوره یوم القیامة فاخلصه من ذنوبه" بیٹا جو میری زندگی یا میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے یا تمہارے باپ کی زیارت کرے تو مجھ پر واجب ہے کہ قیامت کے دن میں بھی اس کی زیارت کروں اور اس کو اس کے گناہوں کے عذاب سے نجات دلاؤں ۔(۱)

باب ۱۱

زیارت قبر امیر المومنینؑ، اس کا طریقہ اور وہاں کی دعا

ح ۱۔ مجھ سے ابوعلی احمد بن علی بن مہدی نے بیان کیا انہوں نے ابوعلی مہدی بن صدقہ رقی سے انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام قبر امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس کھڑے ہوئے اور گریہ کیا اور پھر فرمایا:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أميرَالْمُؤْمِنينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أمِينَ اللهِ فِي أرْضِه وَحُجَّتَهُ عَلىٰ عِبادِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أميرَالْمُؤْمِنينَ، أشْهَدُ أنَّكَ جاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، وَعَمِلْتَ بِكِتابِهِ، وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ ﷺ، حَتّٰى دَعاكَ اللهُ إلىٰ جِوارِهِ، وقَبَضَكَ إلَيْهِ بِاخْتِيارِه، وَألْزَمَ أعْداءَكَ الْحُجَّةَ فِي قَتْلِهِم إيّاك، مَعَ ما لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبالِغَةِ عَلىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ. اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ، راضِيَةً بِقَضائِكَ، مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعائِكَ، مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أوْلِيائِكَ، مَحْبُوبَةً فِي أرْضِكَ وَسَمائِكَ، صابِرَةً عَلىٰ نُزُولِ بَلائِكَ، شاكِرَةً لِفَواضِلِ نَعْمائِكَ، ذاكِرَةً لِسَوابِغِ آلائِكَ، مُشْتاقَةً إلىٰ فَرْحَةِ لِقائِكَ، مُتَزَوِّدَةً التَّقْوىٰ لِيَوْمِ جَزائِكَ، مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

أَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً لِأَخْلَاقِ أَعْدَائِكَ، مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَثَنَائِكَ،

پھر حضرتؑ نے قبر پر رخسار رکھ کر فرمایا: (۱)

أَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالِهَةٌ، وَسُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ شَارِعَةٌ، وَأَعْلَامَ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضِحَةٌ، وَأَفْئِدَةَ الْعَارِفِينَ مِنْكَ فَازِعَةٌ، وَأَصْوَاتَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صَاعِدَةٌ، وَأَبْوَابَ الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ، وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ، وَتَوْبَةَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ، وَعَبْرَةَ مَنْ بَكَى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ، وَالْإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَوْجُودَةٌ، وَالْإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ مَبْذُولَةٌ، وَعِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ، وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ مُقَالَةٌ، وَأَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ، وَأَرْزَاقَكَ إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ، وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ لَهُمْ مُتَوَاتِرَةٌ، وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ، وَحَوَائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ، وَجَوَائِزَ السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مَوْفُورَةٌ، وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ، وَمَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ، وَمَنَاهِلَ الظِّمَاءِ لَدَيْكَ مُتْرَعَةٌ، أَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي، وَاقْبَلْ ثَنَائِي، وَأَعْطِنِي رَجَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَائِي، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، إِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِي وَمُنْتَهَى رَجَائِي وَغَايَةُ مُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ، أَنْتَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ اغْفِرْ لِي وَلِأَوْلِيَائِنَا، وَكُفَّ عَنَّا أَعْدَاءَنَا وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذَانَا، وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا، وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلَى، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب "الجامع" میں نقل

۱۔ یہ زیارت انہی الفاظ میں یا تھوڑے سے اختلاف الفاظ کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔ شیخؒ کی مصباح، ص ۶۸۲، ابن مشہدی کی المزار الکبیر، ص ۲۸۵، سید کی مصباح، ص ۵۸۳، شہید کی مزار، ص ۹۵، کفعمی کی مصباح، ص ۴۸۰، اور البلد الامین، ص ۲۹۵، ابن طاؤس کی فرحۃ الغری، ص ۴۰، ۴۳، ابن طاؤس کی الاقبال، ج ۲، ص ۲۷۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۰، ص ۳۰۶، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۶۴، ۲۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ جب قبر امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کرتے تھے تو فرماتے تھے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ مَظْلُومٍ، وَأَوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهُ، صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ حَتّى أَتاكَ الْيَقِينُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ لَقِيتَ اللهَ وَأَنْتَ شَهِيدٌ، عَذَّبَ اللهُ قاتِلَكَ بِأَنْواعِ الْعَذابِ، وَجَدَّدَ عَلَيْهِ الْعَذابَ. جِئْتُكَ عارِفاً بِحَقِّكَ، مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكَ، مُعادِياً لِأَعْدائِكَ وَمَنْ ظَلَمَكَ، أَلْقىٰ عَلىٰ ذٰلِكَ رَبّي إِنْ شاءَ اللهُ تَعالىٰ. إِنَّ لِي ذُنُوباً كَثِيرَةً فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ، يا مَوْلايَ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَعْلُوماً، وَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ جاهاً عَظِيماً وَشَفاعَةً، وقد قالَ اللهُ تَعالى ﴿...وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ ...﴾.

نیز قبر امیر المومنینؑ کے پاس آپ پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِهِ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ ﷺ وَمَن فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ، رَحْمَةً مِنْهُ لِي وَتَطَوُّعاً مِنْهُ عَلَيَّ، وَمَنَّ عَلَيَّ بِالْإِيمانِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي سَيَّرَنِي فِي بِلادِهِ، وَحَمَلَنِي عَلىٰ دَوابِّهِ، وَطَوىٰ لِيَ الْبَعِيدَ وَدَفَعَ عَنِّي الْمَكْرُوهَ، حَتّى أَدْخَلَنِي حَرَمَ أَخِي نَبِيِّهِ وَرَسُولِهِ وَأَرانِيهِ فِي عافِيَةٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي جَعَلَنِي مِنْ زُوّارِ قَبْرِ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ﴿...اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ...﴾ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، جاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ. اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَزائِرُكَ يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِزِيارَةِ قَبْرِ أَخِي نَبِيِّكَ وَعَلىٰ كُلِّ مَأْتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ أَتاهُ وَزارَهُ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَأْتِيٍّ وَأَكْرَمُ مَزُورٍ، وَأَسْأَلُكَ يا اَللهُ يا رَحْمانُ يا رَحِيمُ، يا جَوادُ يا واحِدُ يا أَحَدُ يا فَرْدُ يا صَمَدُ يا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، أَنْ

Presented by Ziaraat.Com

تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ إِيّايَ مِنْ زِيارَتي في مَوْقِفي هٰذا فَكاكَ رَقَبَتي مِنَ النّارِ، وَاجْعَلْني مِمَّنْ يُسارِعُ فِي الْخَيْراتِ وَيَدْعُوكَ رَهَباً وَرَغَباً، وَاجْعَلْني لَكَ مِنَ الْخاشِعينَ. أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ بَشَّرْتَني عَلىٰ لِسانِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتَ: ﴿...وَبَشِّرِ الَّذِينَ ءامَنُوٓاْ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ...﴾ أَللّٰهُمَّ فَإِنّي بِكَ مُؤْمِنٌ وَبِجَميعِ أَنْبِيائِكَ مُوقِنٌ، فَلا تُوقِفْني بَعْدَ مَعْرِفَتِهِم مَوْقِفاً تَفْضَحُني بِهِ عَلىٰ رُؤُوسِ الأَشْهادِ، بل أَوْقِفْني مَعَهُمْ وَتَوَفَّني عَلَى التَّصْديقِ بِهِمْ، فَإِنَّهُمْ عَبيدُكَ وَأَنْتَ خَصَصْتَهُم بِكَرامَتِكَ وَأَمَرْتَني بِاتِّباعِهِم،

زائر قبر کے قریب آئے اور کہے:

اَلسَّلامُ مِنَ اللهِ وَالسَّلامُ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَمينِ اللهِ عَلىٰ وَحْيِهِ وَعَزائِمِ أَمرِهِ، وَمَعْدِنِ الوَحْيِ وَالتَّنْزيلِ، وَالْخاتِمِ لِما سَبَقَ، وَالْفاتِحِ لِما اسْتَقْبَلَ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّه، والشّاهِدِ عَلىٰ خَلْقِهِ، وَالسِّراجِ المُنيرِ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُه. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهلِ بَيْتِهِ الْمَظْلُومينَ، أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَأَرْفَعَ وَأَشْرَفَ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَنبِيائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَصْفِيائِكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ عَلِيٍّ أَميرِالْمُؤْمِنينَ عَبدِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ وَأَخِي رَسُولِكَ وَوَصِيِّهِ الَّذي انْتَجَبْتَهُ مِن خَلْقِكَ بَعدَ نَبِيِّكَ، وَالدَّليلِ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانِ الدّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلقِكَ، وَالسَّلامُ عَلَيهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُه. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الأَئِمَّةِ مِن وُلْدِهِ الْقَوّامينَ بِأَمرِكَ مِنْ بَعدِهِ، الْمُطَهَّرينَ الَّذينَ ارْتَضَيْتَهُم أَنْصاراً لِدينِكَ، وَحَفَظَةً لِسِرِّكَ، وَشُهَداءَ عَلى خَلْقِكَ، وَأَعْلاماً لِعِبادِكَ. وَتُصَلِّي عَلَيْهِمْ مَا اسْتَطَعْتَ. اَلسَّلامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الْمُسْتَودَعينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ خالِصَةِ اللهِ مِن خَلْقِهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الْمُتَوَسِّمينَ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُؤْمِنينَ الَّذينَ قامُوا بِأَمْرِكَ وَوَازَرُوا أَوْلِياءَ اللهِ وَخافُوا بِخَوْفِهِ اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُقَرَّبينَ.

اس کے بعد کہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أميرَ الْمُؤمِنينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُه، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا عَمُودَ الدِّينِ وَوارِثَ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، وَصاحِبَ الْمَيْسَمِ وَالصِّراطَ الْمُسْتَقِيم. أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاتَّبَعْتَ الرَّسُولَ، وَتَلَوْتَ الْكِتابَ حَقَّ تِلاوَتِهِ، وَجاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، وَنَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ صابِراً، مُحْتَسِباً، مُجاهِداً عَنْ دِينِ اللهِ، مُوقِياً لِرَسُولِ اللهِ، طالِباً ما عِنْدَ اللهِ، راغِباً فِيما وَعَدَ اللّٰهُ وَمَضَيْتَ لِلَّذي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيداً وشاهِداً وَمَشْهُوداً، فَجَزاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنِ الْإسْلامِ وَأَهْلِهِ أَفْضَلَ الْجَزاءِ. لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خالَفَكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنِ افْتَرى عَلَيْكَ وَظَلَمَكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَصَبَكَ حَقَّكَ وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرآءٌ. لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً خالَفَتْكَ، وَأُمَّةً جَحَدَتْ وِلايَتَكَ، وَأُمَّةً تَظاهَرَتْ عَلَيْكَ، وَأُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَأُمَّةً حادَتْ عَنْكَ وَخَذَلَتْكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ وَبِئْسَ وِرْدُ الْوارِدِينَ وَبِئْسَ دَرْكُ الْمُدْرِكِ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَنْبِيائِكَ وَأَوْصِياءِ أَنْبِيائِكَ بِجَمِيعِ لَعَناتِكَ، وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نارِكَ، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجَوابِيتَ وَالطَّواغِيتَ وَالْفَراعِنَةَ، وَاللّاتَ وَالْعُزّى، وَالْجِبْتَ، وَكُلَّ نِدٍّ يُدْعى مِنْ دُونِ اللهِ وَكُلَّ مُفْتَرٍ عَلَى اللهِ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ وَأَشْياعَهُمْ وَأَتْباعَهُمْ وَأَولِياءَهُمْ وَأَعْوانَهُمْ وَمُحِبِّيهِمْ لَعْناً كَثِيراً،

پھر کہے:

أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيرِ الْمُؤمِنِينَ ؑ تین مرتبہ أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ؑ تین مرتبہ أَللّٰهُمَّ عَذِّبْهُمْ عَذاباً أَلِيماً لا تُعَذِّبُهُ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَضاعِفْ عَلَيْهِمْ عَذابَكَ كَما شاقُّوا وُلاةَ أمرِكَ، وَأعِدَّ لَهُمْ عَذاباً لَمْ تُحِلَّهُ بِأحدٍ مِنْ خَلقِكَ. أللّٰهُمَّ وَأدْخِلْ عَلىٰ قَتَلَةِ أنصارِ رَسُولِكَ، وَقَتَلَةِ أنْصارِ أميرِالْمُؤمِنِينَ، وَعَلىٰ قَتَلَةِ أنصارِ الْحَسَنِ وَعلىٰ قَتَلَةِ أنصارِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، وَقَتَلَةِ مَنْ قُتِلَ فِي وِلايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ أجْمَعِين، عَذاباً مُضاعَفاً فِي أسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ، وَلا تُخَفِّفْ عَنْهُمْ مِنْ عَذابِكَ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ مَلْعُونُونَ، ناكِسُوا رُؤُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَدْ عايَنُوا النَّدامَةَ وَالْخِزْيَ الطَّوِيلَ بِقَتْلِهِمْ عِتْرَةَ أنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ وَأتْباعِهِمْ مِنْ عِبادِكَ الصّالِحِينَ. أللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظاهِرِ الْعَلانِيَةِ، فِي أرْضِكَ وَسَمائِكَ. أللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي لِسانَ صِدْقٍ فِي أوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إلَيَّ مَشاهِدَهُمْ حَتّىٰ تُلْحِقَنِي بِهِمْ، وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ تَبَعاً فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، يا أرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

پھر قبر کے سرہانے آئے اور کہے:

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَالْمُسَلِّمِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، وَالنّاطِقِينَ بِفَضْلِكَ، وَالشّاهِدِينَ عَلىٰ أنَّكَ صادِقٌ أمِينٌ صِدِّيقٌ، عَلَيْكَ يا مَوْلايَ السَّلامُ مِنَ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ. أشْهَدُ أنَّكَ طُهْرٌ طاهِرٌ مُطَهَّرٌ، وَأشْهَدُ لَكَ يا وَلِيَّ اللهِ وَوَلِيَّ رَسُولِهِ بِالْبَلاغِ وَالأداءِ، وَأشْهَدُ أنَّكَ جَنْبُ اللهِ، وَأنَّكَ بابُ اللهِ، وَأنَّكَ وَجْهُ اللهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤتىٰ، وَأنَّكَ خَلِيلُ اللهِ، وَأنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَأخو رَسُولِهِ وَقَدْ أتَيْتُكَ وافِداً لِعَظِيمِ حالِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عِندَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ، أتَيْتُكَ زائِراً مُتَقَرِّباً إلى اللهِ بِزِيارَتِكَ، طالِباً خَلاصَ نَفْسِي، مُتَعَوِّذاً بِكَ مِنْ نارٍ اسْتَحَقَّها مِثْلِي بِما جَنَيْتُهُ عَلىٰ نَفْسِي، أتَيْتُكَ انْقِطاعاً إلَيْكَ وَإلىٰ وَلَدِكَ الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ عَلىٰ بَرَكَةِ الْحَقِّ. فَقَلْبِي لَكَ مُسَلِّمٌ، وَأمْرِي لَكَ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتِي لَكَ مُعَدَّةٌ، وَأنا عَبْدُ اللهِ وَمَوْلاكَ فِي طاعَتِكَ، وَالْوافِدُ إلَيْكَ، ألْتَمِسُ بِذٰلِكَ كَمالَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللهِ، وَأنْتَ يا مَوْلايَ مَنْ أمَرَنِيَ اللهُ بِطاعَتِهِ وَحَثَّنِي عَلىٰ بِرِّهِ، وَدَلَّنِي عَلىٰ فَضْلِهِ، وَهَدانِي لِحُبِّهِ،

Presented by Ziaraat.Com

وَرَغَّبَنِي فِي الْوِفادَةِ إِلَيْهِ، وإِلىٰ طَلَبِ الْحَوائِجِ عِنْدَهُ. أَنْتُمْ أَهْلُ بَيْتٍ يَسْعَدُ مَنْ تَوَلّاكُمْ، وَلا يَخيبُ مَنْ أَتاكُمْ، وَلا يَخسَرُ مَنْ يَهْواكُم، وَلا يَسْعَدُ مَنْ عاداكُمْ، لا أَجِدُ أَحَداً أَفْزَعُ إِلَيْهِ خَيْراً لِي مِنْكُمْ، أَنْتُمْ أَهْلُ بَيْتِ الرَّحْمَةِ، وَدَعائِمُ الدِّينِ، وَأَرْكانُ الأَرْضِ وَالشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ. أَللّٰهُمَّ لا تُخَيِّبْ تَوَجُّهِي إِلَيْكَ بِرَسُولِكَ وَآلِ رَسُولِكَ، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِزِيارَةِ مَوْلايَ وَوِلايَتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ، فَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْصُرُه وَتَنْتَصِرُ بِه، وَمُنَّ عَلَيَّ بِنَصْرِكَ لِدِينِكَ فِي الدُّنْيا والآخِرَةِ. أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي عَلىٰ ما حَيِّي عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ ﷺ وَأَمِتْنِي عَلىٰ ما ماتَ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ ﷺ.

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے سہل بن زیاد سے اور انہوں نے محمد بن اورمہ سے روایت کی ہے۔

اسی طرح مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن آبان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جب قبر امیر المومنین علیہ السلام پر جاؤ تو کہو: (۱)

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، أَنْتَ أَوَّلُ مَظْلُومٍ، وَأَوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهُ، صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ حَتّىٰ أَتاكَ الْيَقِينُ. وَأَشْهَدُ أَنَّكَ لَقِيتَ اللهَ وَأَنْتَ شَهِيدٌ، عَذَّبَ اللهُ قاتِلَكَ بِأَنْواعِ الْعَذابِ، وَجَدَّدَ عَلَيهِ الْعَذابَ، جِئْتُكَ عارِفاً بِحَقِّكَ، مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكَ، مُوالِياً لِأَوْلِيائِكَ، مُعادِياً لِأَعْدائِكَ وَمَنْ ظَلَمَكَ، أَلْقىٰ عَلىٰ ذٰلِكَ رَبِّي إِنْ شاءَ اللهُ تَعالى، إِنَّ لِي ذُنُوباً كَثِيرَةً فَاشْفَعْ لِي إِلىٰ رَبِّكَ، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَعْلُوماً، وَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ جاهاً وَشَفاعَةً وَقالَ: ﴿...لا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضىٰ وَهُم مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ...﴾.

۱۔ کافی، ج ۴، ص ۵۶۹، تہذیب، ج ۶، ص ۲۹، فرحۃ الغری، ص ۱۱۱، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۶۵۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اورانہوں نے امام علی نقی علیہ السلام سے اسی زیارت کی روایت کی ہے۔

باب۱۲

ذکر وداع امیر المومنین علیہ السلام

ح ا۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی کتاب ''الجامع'' میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب قبر امیر المومنینؑ کو وداع کرنا چاہو تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَسْتَودِعُكَ اللهَ وَاَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِما جاءَتْ بِهِ وَدَعَتْ إِلَيْهِ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ، فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ. أَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ العَهْدِ مِنْ زِيارَتِي إِيّاهُ، فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنّي أَشْهَدُ فِي مَماتِي عَلىٰ ما كُنْتُ عَلَيْه فِي حَياتِي. أَشْهَدُ أَنَّكُمُ الأَئِمَّةُ ـ وتسمّيهم واحداً بعد واحد ـ وَأَشْهَدُ أَنَّ مَنْ قَتَلَهُمْ وَحارَبَهُمْ مُشْرِكُونَ، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ وَرَدَّ عِلْمَهُمْ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مَنْ حارَبَهُمْ لَنا أَعْداءٌ وَنَحْنُ مِنْهُمْ بُرَءاءُ، وَأَنَّهُمْ حِزْبُ الشَّيْطانِ وَعَلىٰ مَنْ قَتَلَهُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنّاسِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ شَرِكَ فِيهِمْ وَمَنْ سَرَّهُ قَتْلُهُم. أَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بَعْدَ الصَّلاةِ وَالتَّسْلِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلا تَجْعَلْهُ آخِرَ العَهْدِ مِنْ زِيارَتِهِ، فَإِنْ جَعَلْتَهُ فَاحْشُرْنِي مَعَ هٰؤُلاءِ الْمُسَمّينَ الأَئِمَّةِ. أَللّٰهُمَّ وَذَلِّلْ قُلُوبَنا لَهُمْ بِالطّاعَةِ وَالْمُناصَحَةِ وَالْمَحَبَّةِ، وَحُسْنِ الْمُؤازَرَةِ.

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۳
آب فرات، اس کے پینے اور اس سے غسل کرنے کی فضیلت

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "الماء سید شراب الدنیا و الآخرۃ، و اربعة انهار فی الدنیا من الجنة: الفرات و النیل وسیحان وجیحان، الفرات الماء و النیل العسل، و سیحان الخمر، وجیحان اللبن" دنیا اور آخرت میں پینے والی چیزوں میں سب سے اہم پانی ہے اور جنت کی چار نہریں دنیا میں ہیں:

۱۔ فرات، ۲۔ نیل، ۳۔ سیحان، ۴۔ جیحان۔ فرات پانی ہے، نیل شہد ہے، سیحان شراب ہے اور جیحان دودھ۔(۱)

ح ۲۔ سعد بن عبداللہ نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن ہارون نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "من شرب من ماء الفرات و حنک به فهو محبنا اهل البیت" جو شخص فرات کا پانی پیے اور اس کے پانی کو اپنی گردن پر پھیرے وہ ہم اہلبیتؑ کے محبوں میں سے ہے۔(۲)

ح ۳۔ سعد بن عبداللہ نے اپنی اسناد سے احمد بن محمد سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابو جارود سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "لو ان بیننا و بین الفرات کذا و کذا میلاً لذهبنا الیه و استشفینا به" اگر ہمارے اور فرات کے درمیان میلوں کا فاصلہ ہوتا (یعنی بہت دور ہوتی) تب بھی ہم وہاں جاتے اور اس کا پانی پیتے اور اس سے طلب شفا کرتے۔(۳)

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۶، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۸، شاید اس سے مراد یہ ہو کہ جنت میں اس نام کی نہریں ہیں یا یہ کہ جنت کی نہروں اور ان نہروں کے درمیان کوئی چیز مشترک ہے۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۸، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۶۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۸، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۶، ۴۰۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفا سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے اور انہوں نے سلیمان بن ہارون عجلی سے روایت کی ہے، سلیمان کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ما اظن احداً یحنک بماء الفرات الا احبنا اهل البیت" میں گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص آب فرات کو گردن پر پھیرے اور وہ ہم اہلبیتؑ کو دوست نہ رکھتا ہو، پھر حضرتؑ نے مجھ سے پوچھا تم میں اور آب فرات میں کتنا فاصلہ ہے، میں نے فاصلہ بتایا، حضرتؑ نے سن کر فرمایا: "لو كنت عنده لاحببت ان آتيه طرفي النهار" اگر فرات مجھ سے صرف اتنی دور ہوتی تو میں صبح وشام وہاں جاتا۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سلیمان بن نہیک سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب اس آیت "و آوینا هما الی ربوةٍ ذات قرارٍ و معین" (مومنون/۵۰) کے بارے میں دریافت کیا تو حضرتؑ نے فرمایا: "الربوه" نجف وکوفہ ہیں اور "معین" فرات ہے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے علی بن الحسین رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "الفرات سيد المياه فی الدنيا و الآخرة" فرات، دنیا اور آخرت کے پانیوں کی سردار ہے۔(۳)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے حنان بن سدیر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حکیم بن جبیر سے روایت کی ہے، حکیم کا بیان

۱۔ تہذیب، ج۶ ص۳۹، وسائل الشیعہ، ج۱۴ ص۴۰۵، المحاسن، ص۵۷۵، بحارالانوار، ج۱۰۰ ص۲۲۸۔

۲۔ بحارالانوار، ج۱۰۰ ص۲۲۸، وسائل الشیعہ، ج۱۴ ص۴۰۶، تہذیب، ج۶ ص۳۸۔

۳۔ بحارالانوار، ج۱۰۰ ص۲۲۸، وسائل الشیعہ، ج۱۴ ص۴۰۷، المحاسن، ص۵۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ میں نے (چوتھے امام) علی بن الحسین علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ان ملکً یھبط کل لیلة، معه ثلث مثاقیل مسک من مسک الجنة فیطرحها فی الفرات، و ما من نهر فی شرق ولا فی غرب اعظم برکة منه" ہر شب تین مثقال بہشتی مشک لے کر فرشتہ زمین پر آتا ہے اور اس کو فرات میں ڈالتا ہے اور مشرق و مغرب میں کوئی بھی نہر ایسی نہیں ہے جو فرات سے زیادہ بابرکت ہو۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے علی بن محمد بن قولویہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عثمان سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "تقطر فی الفرات کل یوم قطرات من الجنة" ہر روز جنت کے پانی کا ایک قطرہ فرات میں گرتا ہے۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (حسن) سے انہوں (حسن) نے (اپنے والد) علی بن مہزیار سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے اور انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ ابوعباس (پہلا خلیفۂ بنی عباس سفاح) کے زمانے میں امام جعفر صادق علیہ السلام جب کوفہ تشریف لائے اور آپ لباس سفر تن کئے اپنی سواری پر تھے تو آپ نے کوفہ کے پل پر توقف کیا اور اپنے غلام سے پانی مانگا، غلام نے حضرتؑ کو کوزے میں پانی دیا، حضرتؑ پانی پی رہے تھے اور آپ کے جبڑے سے پانی کے قطرے ریش مبارک پر گر رہے تھے، آپ نے دوبارہ پانی مانگا، غلام نے پانی دیا، حضرتؑ نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: "نهر ماء ما اعظم برکته، اما انه یسقط فیه کل یوم سبع قطرات من الجنة، اما لو علم الناس ما فیه من البرکة لضربوا الاخبیة علی حافتیه، اما لو لا ما یدخله من الخاطئین ما اغتمس فیه

۱۔ تہذیب، ج ۶، ص ۳۸، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۴، بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۸۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ذوعاهة الابراء'' نہر فرات کا پانی کتنا بابرکت ہے، اس پانی میں ہر روز جنت کے پانی کے سات قطرے ڈالے جاتے ہیں، اس کے پانی کی برکتوں کو اگر لوگ جان جائیں تو اس کے اطراف میں خیمہ لگا کر رہنے لگیں، پھر حضرتؑ نے فرمایا: اس نہر میں جانے والا اگر گنہگار نہ ہو تو وہ جس مرض میں مبتلا ہوگا اس سے شفا پائے گا۔(۱)

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہز یار نے بتایا انہوں نے اپنے والد (حسن) سے انہوں نے اپنے والد علی بن مہز یار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے عرفہ سے اور انہوں نے ربعی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خدا نے قرآن مجید میں (قصص ر۳۰) ''وادی ایمن'' کا ذکر کیا ہے اس سے مراد فرات ہے اور ''بقعۂ مبارکہ'' کربلا ہے اور ''شجرہ'' سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔(۲)

ح ۱۱۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہز یار سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عثمان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

اسی طرح محمد بن ابی حمزہ نے اس شخص سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص آب فرات کو اپنی گردن پر پھیرے اور وہ ہمارا شیعہ نہ ہو، راوی کا بیان ہے کہ ابن ابی عمیر نے کہا کہ اس روایت کو ابن سنان نے مجھ سے نقل کیا تھا۔(۳)

ح ۱۲۔ ابن ابی عمیر نے بعض محدثین شیعہ سے نقل کیا ہے کہ جنت کے دو پرنالے فرات میں گرتے ہیں۔(۴)

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۹۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۹، تہذیب، ج ۶، ص ۳۸، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۰۵۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۹۔

۴۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۳۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے علی بن مہز یار سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے حکیم بن جبیر اسدی سے روایت کی ہے، حکیم کا بیان ہے کہ میں نے (چوتھے امام) علی بن الحسین علیہما السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "ان اللّٰہ یھبط ملکٌ کل لیلة معه ثلاث مثاقیل من مسک الجنة، فیطرحه فی فراتکم ھذا، و ما من نھر فی شرق الارض و لا فی غربھا اعظم برکة منه" خدا ہر شب ایک فرشتہ کو تین مثقال بہشتی مشک دے کر بھیجتا ہے اور فرشتہ اس مشک کو نہر فرات میں ڈالتا ہے، مشرق و مغرب میں کوئی بھی نہر ایسی نہیں جو نہر فرات سے زیادہ بابرکت ہو۔ (۱)

ح ۱۴۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے اور انہوں نے سلیمان بن ہارون سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص آبِ فرات کو گردن پر پھیرے اور ہم اہلبیتؑ کو دوست نہ رکھے۔ (۲)

ح ۱۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے احمد بن محمد برقی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حماد کوفی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد حجال سے انہوں نے غالب بن عثمان سے اور انہوں نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرات کا ذکر کیا اور فرمایا: "اما انه من شیعة علی علیه السلام، و ما حنک به احد الا احبنا اھل البیت" یہ نہر تو شیعیان علیؑ کی ہے، کوئی بھی شخص اس کے پانی کو گردن پر نہیں پھیرے گا مگر یہ کہ وہ ہم اہلبیتؑ کے محبوں میں ہوگا۔ (۳)

ح ۱۶۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۳۰، کافی، ج ۶، ص ۳۸۹، تہذیب، ج ۶، ص ۷۸۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۳۰۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے ابوعبداللہ جامورانی رازی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے صندل سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ما احد یشرب من ماء الفرات و یحنک به اذا ولد الا احبنا لان الفرات نهر مومن" کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہوگا جس نے ہنگام ولادت فرات کا پانی پیا ہو اور اس کو گردن پر پھیرے ہو اور وہ ہمارا محب نہ ہو۔ (۱)

ح ۱۷۔ میرے والد نے اپنی اسناد سے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "نهران مومنان و نهران کافران ،نهران کافران نهر بلخ و دجلة ، و المومنان نیل مصر و الفرات، فحنکوا اولادکم بماء الفرات" دو مومن نہریں ہیں اور دو کافر نہریں، کافر نہریں بلخ و دجلہ ہیں اور مومن نہریں رود نیل اور نہر فرات ہیں، لہٰذا فرات کے پانی کو اپنی اولاد کی گردن پر پھیرو۔ (۲)

باب ۱۴
حسنین علیہما السلام سے رسول خداؐ کی محبت اور ان سے محبت کا حکم دینا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور محمد بن یحیٰی عطار سے اور ان سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم وغیرہ سے انہوں نے جمیل بن دراج سے انہوں نے اپنے بھائی نوح سے انہوں نے اجلح سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عبدالعزیز سے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ فرماتے تھے: "یا علی لقد اذهلنی هذان الغلامان (یعنی الحسن و الحسین علیهما السلام) ان احب بعدهما احداً ابداً ،ان ربی امرنی ان احبهما و احب من یحبهما" اے علی ان دونوں

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۳۰۔
۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

بچوں یعنی حسن و حسین علیہما السلام نے میرے دل کو کسی اور کی محبت سے روک دیا ہے (یعنی حسنؑ و حسینؑ کے بعد کوئی اور اچھا نہیں لگتا) میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں انہیں اور جو انہیں دوست رکھے اس کو دوست رکھوں۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حسین بن علی زیدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عباس اور عبد السلام بن حرب سے ان سب نے اس سے جس نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے سماع کیا تھا اور انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے، عمران کا کہنا ہے کہ مجھ سے رسول خداؐ نے فرمایا: "یا عمران ان لکل شئی موقعاً من القلب و ما وقع موقع هذين الغلامين من قلبي شئي قط" اے عمران ہر چیز کی محبت دل کے کسی خاص حصے میں ہوتی ہے مگر ان دونوں کی محبت کا ربط دل کے کسی خاص حصے سے نہیں ہے۔ (بلکہ ان کی محبت نے پورے دل کا احاطہ کرلیا ہے) عمران کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے پورے دل پر ان کی محبت غالب ہوگئی ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا: "یا عمران و ما خفي عليک اكثر، ان الله امرني بحبهما" اے عمران اس بارے میں تمہاری معلومات بہت کم ہیں، بس یہ سمجھ لو کہ ان سے محبت کرنے کا خود خدا نے حکم دیا ہے۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے سفیان جریری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو رافع سے، انہوں نے اپنے والد ابوذر غفاری سے روایت کی ہے۔ ابوذر کا کہنا ہے کہ "امرني رسول الله صلى الله عليه و آله بحب الحسن و الحسين عليهما السلام، فانا احبهما و احب من يحبهما لحب رسول الله صلى الله عليه و آله اياهما" مجھے رسول خداؐ نے حسن و حسین علیہما السلام سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا میں ان کو اور جو انہیں دوست رکھتے ہیں دوست رکھتا ہوں کیونکہ انہیں خود رسول خداؐ دوست رکھتے ہیں۔(۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۶۹۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۶۹۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۳، ص ۲۶۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے کہا مجھ سے جس محدث شیعہ نے بیان کیا تھا اس کا نام بھول گیا ہوں اور انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے مہلہل عبدی سے انہوں نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ربیعہ سعدی سے اور انہوں نے ابوذر غفاری سے روایت کی ہے۔ابوذر کا کہنا ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول خداؐ حسن و حسین علیہما السلام کا بوسہ لے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں"**من احب الحسن و الحسین علیهما السلام و ذریتهما مخلصاً لم تلفح النار وجهه لو کانت ذنوبه بعدد رمل عالج،الا ان یکون ذنبه ذنبا یخرجه من الایمان**" جو انہیں اور ان کی ذریت کو خلوص سے دوست رکھے اس کو جہنم کی آگ نہیں جلاسکتی خواہ اس کے گناہ صحرا کی ریت کے برابر ہوں بشرطیکہ اس کا گناہ ایمان سے خارج نہ کردے۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے علی بن عابس سے انہوں نے حجال سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:"**من کا یحبنی فلیحب ابنی هذین ،فان اللّٰه امرنی بحبهما**" جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ ان دو بچوں (حسن و حسین علیہما السلام) سے محبت کرے،اس لئے کہ ان دونوں سے محبت کرنے کا مجھے خدا نے حکم دیا ہے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے باپ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے محمد بن سلیمان بزار سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:"**من اراد ان یتمسک بعروة الوثقیٰ التی قال اللّٰه تعالیٰ فی کتابه، فلیوال علی بن ابی طالب و الحسن و الحسین علیهم السلام ،فان اللّٰه یحبهما من فوق عرشه**" جو شخص عروۃ الوثقیٰ (مضبوط رسی) کو پکڑنا چاہتا ہے کہ جس کے پکڑنے کا خدا نے قرآن میں حکم دیا

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۶۹۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے، اس کو چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ ،حسن اور حسین علیہما السلام کو دوست رکھے کیونکہ خدا ان دونوں (حسن وحسین علیہما السلام) کو عرش سے دوست رکھتا ہے۔(۱)

ح ۷۔ میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عباس بن ولید سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "من ابغض الحسن و الحسین علیهما السلام جاء یوم القیامة و لیس علی وجهه لحم ،و لم تنله شفاعتی" جو شخص حسن وحسین علیہما السلام کا بغض لے کر قیامت میں آئے گا اس کے چہرے پر اصلاً گوشت نہیں ہوگا اور میری شفاعت اس کے شامل حال نہیں ہوگی۔(۲)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابوالمغراء سے اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں (ابوبصیر) نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "قرة عینی النساء ،و ریحانتی الحسن و الحسین علیهما السلام" عورتیں میری آنکھ کی ٹھنڈک اور حسن وحسین علیہما السلام میرے پھول ہیں۔(۳)

ح ۹۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے علی بن عباس سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے اصبغ سے اور انہوں نے زاذان سے روایت کی ہے، زاذان کا بیان ہے کہ میں نے علی بن ابی طالبؑ کو "رحبہ" میں کہتے ہوئے سنا کہ "الحسن و الحسین ریحانتا رسول الله صلی الله علیه و آله" حسن وحسین علیہما السلام رسول خداؐ کے دو پھول ہیں۔(۴)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۳ ص ۲۷۰۔
۲۔ بحارالانوار، ج ۴۳ ص ۲۷۰۔
۳۔ بحارالانوار، ج ۴۳ ص ۲۷۰۔
۴۔ بحارالانوار، ج ۴۳ ص ۲۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے جن میں میرے والد، محمد بن حسن اور علی بن الحسین ہیں بیان کیا، ان سب نے سعد بن عبداللہ بن ابو الخلف سے انہوں نے محمد بن عیسٰی بن عبید یقطینی سے انہوں نے ابو عبداللہ زکریا مومن سے انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے ابن ہبیرہ کے غلام زید سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اس ''انزع'' (علیؑ) کو مضبوطی سے پکڑو (جس کی پیشانی کے دونوں طرف کے بال نہ ہوں اس کو انزع کہتے ہیں) کیونکہ وہی صدیق اکبر ہے اور اپنے پیروؤں کی ہدایت کرتا ہے، اور جو اس پر سبقت کرے گا دین خدا سے خارج ہو جائے گا اور جو ذلیل کرنا چاہے گا خدا اس کو نابود کردے گا، جو اس کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے گا وہ حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے گا، جو اس کی ولایت کا اعتراف کرے گا خدا اس کی ہدایت کرے گا اور جو اس کی ولایت سے انکار کرے گا خدا اس کو گمراہ کرے گا اور جن کی ولایت کا اقرار کرنا چاہئے ان ہی میں میری امت کے نواسے حسن وحسین علیہما السلام ہیں جو حقیقت میں میرے بیٹے ہیں، اور حسینؑ کی نسل سے ہدایت کرنے والے ائمہ ہیں کہ انہی میں قائم مہدی ہے، لہٰذا ان کو دوست رکھو اور ان کے دشمنوں کو دوست نہ رکھو ورنہ غضب الٰہی کے مستحق اور دنیا میں ذلیل وخوار ہوگے۔

ح ۱۱۔ حسین بن علی زعفرانی نے شہر رے میں مجھ سے بیان کیا انہوں نے یحیٰی بن سلیمان سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انہوں نے سعید بن ابی راشد سے اور انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: ''حسین منی و انا من حسین ،احب اللّٰہ من احب حسینا، حسین سبط من الاسباط'' (۱) یعنی حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو حسین کو دوست رکھے گا خدا اس کو دوست رکھے گا، حسین میرے نواسوں میں سے ایک ہے۔ (آقائے ذہنی تہرانی کے بقول اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح جناب یعقوب کے بارہ نواسے تھے کہ ان میں کا ہر ایک آپ کا نواسہ تھا اسی طرح پیغمبر اسلامؐ کے بھی بارہ نواسے تھے کہ امام حسینؑ انہی میں سے ایک تھے۔ مترجم)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۳، ص ۲۷۰۔ شیخ مفیدؒ نے ارشاد میں اور طبرسی نے اعلام الوریٰ میں اس کو نقل کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۲۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے سعید بن ابی راشد سے اور انہوں نے یعلی عامری سے روایت کی ہے، عامری کا کہنا ہے کہ میں رسول خداؐ کے ہمراہ اس جگہ گیا جہاں ہماری دعوت تھی وہاں میں نے دیکھا حسین بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، رسول خداؐ لوگوں کے سامنے آئے اور دونوں ہاتھ بڑھا کر بچے (امام حسینؑ) کو آواز دی، بچہ کبھی اس طرف جاتا تھا تو کبھی اُس طرف، یہ دیکھ کر حضرت ہنسنے لگے پھر دوڑ کر بچے کو آغوش میں لیا، لبوں کا بوسہ لیا اور فرمایا: "حسین منی و انا من حسین ،احب اللّٰہ من احب حسیناً، حسین سبط من الاسباط" حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں خدا اس شخص کو دوست رکھتا ہے جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے، حسینؑ میرے نواسوں میں سے ایک ہے۔(۱)

ح ۱۳۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نصر بن علی سے انہوں نے علی بن جعفر سے اور انہوں نے اپنے بھائی (ساتویں امام) موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے حسن و حسین علیہما السلام کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: "من احب ھذین الغلامین و اباھما و امھما فھو معی فی درجتی یوم القیامۃ" (۲) یعنی جو شخص ان دونوں بچوں اور ان کے ماں باپ کو دوست رکھے گا قیامت کے دن وہ میرا ہم درجہ ہوگا۔

باب ۱۵

امام حسنؑ اور دیگر ائمہؑ بقیع کی زیارتیں

ح ۱۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے اپنے چچا سے اور انہوں نے عمر بن یزید بیاع سابری سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ محمد بن علی بن حنفیہ قبر

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۷۱۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۷۱۔

Presented by Ziaraat.Com

امام حسنؑ پر آتے تھے اور کہتے تھے: (۱)

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ أميرِالْمُؤمنِينَ وَابْنَ أوَّلِ الْمُسلِمِينَ، وَكَيْفَ لا تَكُونُ كَذٰلِكَ وأنْتَ سَلِيلُ الْهُدٰى، وَحَلِيفُ التَّقْوٰى، وَخامِسُ أهْلِ الْكِساءِ. غَذَّتْكَ يَدُ الرَّحْمَةِ، وَرُبِّيتَ فِي حِجْرِ الإسْلامِ، وَرَضِعْتَ مِنْ ثَدْيِ الإيمانِ، فَطِبْتَ حَيّاً وَطِبْتَ مَيِّتاً. غَيْرَ أنَّ النَّفْسَ غَيْرُ راضِيَةٍ بِفِراقِكَ وَلا شاكَّةٍ فِي حَياتِكَ، يَرْحَمُكَ اللهُ.

پھر قبر حسینؑ کا رخ کر کے کہتے تھے: يا أبا عبدالله الحسين فعلى أبي محمّد السلام.

ح۲۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے بکر بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ہشام سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اور انہوں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب ائمہؑ بقیع کی زیارت کے لئے جاؤ تو قبر کے پاس اس طرح کھڑے ہو کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور قبر سامنے اور پھر کہو: (۲)

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أئِمَّةَ الْهُدٰى، اَلسَّلامُ عَلَيكُمْ أهلَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى، اَلسَّلامُ عَلَيكُمُ الْحُجَجُ عَلىٰ أهْلِ الدُّنْيا، اَلسَّلامُ عَلَيكُمُ الْقَوّامُونَ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، اَلسَّلامُ عَلَيكُمْ أهْلَ الصَّفْوَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيكُمْ يا آلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اَلسَّلامُ عَلَيكُمْ أهْلَ النَّجْوٰى، أشْهَدُ أنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذاتِ اللهِ، وَكُذِّبْتُمْ وأُسِيءَ إلَيكُمْ فَغَفَرْتُم، وَأشْهَدُ أنَّكُمُ الأئِمَّةُ الرّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ وَأنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ، وَأنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجابُوا، وَأمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا، وَأنَّكُمْ دَعائِمُ الدِّينِ، وَأرْكانُ الأرْضِ. لَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللهِ يَنْسِخُكُمْ فِي أصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ أرْحامِ الْمُطَهَّراتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجُهَلاءِ، وَلَمْ تُشْرِكْ فِيكُمْ فِتَنُ الأهْواءِ طِبْتُمْ وَطابَتْ مَنْبَتُكُمْ. مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدِّينِ،

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۲۰۵، تہذیب، ج۶، ص۸۵، مصباح الزائر، ص۱۰۱، کافی، ج۴، ص۵۵۹، من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۵۷۵۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۰، ص۲۰۳، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، وَجَعَلَ صَلَوَاتَنَا عَلَيْكُمْ، رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوبِنَا، إِذِ اخْتَارَكُمُ اللهُ لَنَا، وَطَيَّبَ خَلْقَنَا بِمَا مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَتِكُمْ، وَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ لِعِلْمِكُمْ، مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنَا إِيَّاكُمْ.

وَهَذَا مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ، وَاسْتَكَانَ وَأَقَرَّ بِمَا جَنَى، وَرَجَى بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ، وَأَنْ يَسْتَنْقِذَ بِكُمْ مُسْتَنْقِذَ الْهَلْكَى مِنَ الرَّدَى، فَكُونُوا لِي شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا، وَاتَّخَذُوا آيَاتِ اللهِ هُزُواً وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا. يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو، وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو، وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَلَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي أَئِمَّتِي، وَبِمَا أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ، وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ، وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ، وَمَالُوا إِلَى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ. فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامٍ مَذْكُوراً مَكْتُوباً. فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ، وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

ح ۳۔ مجھ سے علی بن حسین وغیرہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق اشعری سے انہوں نے حسن بن عطیہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: (چوتھے امام) علی بن الحسین علیہما السلام کی قبر پر جا کر جو پڑھنا ہو پڑھو۔ (۱)

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۰۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۱۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۶
جبرئیل کا قتل امام حسین علیہ السلام کی خبر دینا

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے سعید بن یسار یا کسی اور سے نقل کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ جب جبرئیل نے رسول خداؐ کو امام حسینؑ کی خبر شہادت دی تو آپ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور دونوں کافی دیر تک خلوت میں روتے رہے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے یہاں تک کہ جبرئیل دوبارہ نازل ہوئے اور عرض کیا کہ آپ دونوں کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کو صبر کرنے کا حکم دیتا ہے، حضرتؑ فرماتے ہیں پھر ان دونوں (محمدؐ و علیؑ) نے صبر کیا۔(۱)

اسی روایت کو مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے انہوں نے ابو سلمہ سالم بن مکرم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی حدیث کی روایت کی ہے۔

نیز اسی حدیث کو مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے سعید بن یسار سے اس کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے انہوں نے ابو سلمہ سالم بن مکرم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب حسینؑ شکم مادر میں تھے تو جبرئیل رسول خداؐ کی خدمت حاضر ہوئے اور آپ سے کہا کہ عنقریب فاطمہؑ کو ایک بیٹا پیدا ہوگا جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کر دے گی، چنانچہ جب حسینؑ شکم مادر میں تھے تو جناب فاطمہؑ رنجیدہ رہتی تھیں اور

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

جب حسینؑ پیدا ہوئے تو اس وقت بھی آپ رنجیدہ تھیں، پھر امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے دنیا میں کسی ماں کو دیکھا ہے جو بیٹے کی ولادت کے وقت رنجیدہ ہوئی ہو، جناب فاطمہؑ کی یہ رنجیدگی صرف اس وجہ سے تھی کہ آپ جانتی تھیں کہ عنقریب یہ بچہ قتل کر دیا جائے گا، چنانچہ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: " وَوَصَّيْنَا الاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً حَمَلَتْهُ اُمُّهُ كُرْهاً وَ وَضَعَتْهُ كُرْهاً وَ حَمْلُهُ وَ فِصَالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً "(سورۂ احقاف/۱۵)(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حماد سے انہوں نے اپنے بھائی احمد بن حماد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبرئیل، رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا کیا میں آپ کو ایسے فرزند کے پیدا ہونے کی بشارت دوں جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ضرورت نہیں ہے، امامؑ فرماتے ہیں کہ جبرئیل آسمان کی طرف گئے اور دوبارہ واپس آئے اور اسی بات کی تکرار کی، مگر آنحضرتؐ نے وہی جواب دیا اور جبرئیل واپس چلے گئے اور پھر تیسری مرتبہ آ کر اپنی بات کو دہرایا مگر جب آنحضرتؐ نے وہی جواب دیا، تو جبرئیل نے کہا کہ خدا نے اسی کی نسل سے اوصیاء کو قرار دیا ہے، یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ایسا فرزند چاہئے، امامؑ فرماتے ہیں: اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی ' حملته امه كرها و وضعته كرها'' "حملته كرها" یعنی حاملہ ہوئیں مگر بچے کے قتل ہونے کی وجہ سے (فاطمہؑ) رنجیدہ تھیں، ووضعته كرها یعنی بچے کو آغوش میں تو لیا مگر رنجیدہ تھیں اس لئے کہ جبرئیل نے قتل کی خبر دی تھی۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید زیات سے انہوں نے ایک شیعہ محدث سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴ ص ۲۳۱، کافی، ج ۱ ص ۴۶۴، البرہان، ج ۴ ص ۱۷۲، نور الثقلین، ج ۵ ص ۱۳، تاویل الآیات، ج ۲، ص ۵۷۹۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۴۴ ص ۲۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: جبرئیل خدمت پیغمبرؐ میں آئے اور کہا اے محمد آپ کا خدا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپ کو ایک بیٹا کی بشارت دے رہا ہوں جو بطن فاطمہؑ سے پیدا ہوگا اور اس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کردے گی، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: اے جبرئیل، خدا کو میرا سلام کہہ دینا اور کہہ دینا کہ مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں ہے جس کو میری امت میرے بعد قتل کردے، جبرئیل آسمان کی طرف گئے اور پھر واپس آئے اور کہا اے محمد آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور بشارت دے رہا ہے کہ امامت، ولایت اور وصایت اسی بچے کی ذریت میں قرار دیا ہے۔ یہ سن کر پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: میں اس بچے کے پیدا ہونے پر راضی ہوں، اور آپ نے جناب فاطمہؑ کے پاس یہ خبر بھیجی کہ خدا نے بشارت دی ہے کہ تم کو ایک بیٹا پیدا ہوگا مگر اس کو میری امت میرے بعد قتل کردے گی، حضرت فاطمہؑ نے آنحضرتؐ کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں ہے جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کردے پیغمبرؐ نے پیغام بھیجا کہ امامت و ولایت و وصایت کو خدا نے اسی بچے کی نسل میں قرار دیا ہے، یہ سن کر آپ نے جواب دیا کہ میں اس بچے کے پیدا ہونے پر راضی ہوں۔" فحملته کرھا و وضعته کرھا و حمله و فصاله ثلاثون شھرا حتیٰ اذا بلغ اشده و بلغ اربعین سنة ،قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی و ان اعمل صالحاً ترضاه و اصلح لی فی ذریتی" (اقتباس از آیت ۱۵ سورۂ احقاف) (یعنی باوجودیکہ امام حسینؑ کے قتل ہونے سے رنجیدہ تھیں حاملہ ہوئیں اور باوجودیکہ جبرئیل کے خبر شہادت دینے کی وجہ سے ملول تھیں حسینؑ کو آغوش میں لیا، اس بچے کے حمل اور شیرخوارگی کا زمانہ تیس مہینے تھے یہاں تک کہ وہ سن بلوغ اور پھر چالیس سال کے ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا پروردگارا مجھے وہ الفاظ عطا کر جن سے تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس کو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا کیا ہے اور ایسا عمل انجام دوں جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور میری ذریت کو صالح قرار دے) اگر آپ (امام حسینؑ) بجائے "اصلح فی ذریتی" کے "اصلح لی ذریتی" فرماتے تو یقیناً آپ کی ساری ذریت امام ہوتی۔

امام حسینؑ نے نہ جناب فاطمہؑ کا دودھ پیا نہ ہی کسی اور عورت کا، آپ کو پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں لایا

Presented by Ziaraat.Com

جاتا تھا اور آپ اپنی انگلی دہن مبارک میں دے دیتے تھے اور امام حسینؑ اتنا چوستے تھے کہ پھر دو تین دن تک غذا کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، لہذا امام حسینؑ کا گوشت رسول خداؐ کے گوشت سے اور آپ کا خون رسول خداؐ کے خون سے بنا اور کوئی بھی بچہ چھ ماہ میں پیدا نہیں ہوا سوائے عیسیٰ بن مریم اور حسین بن علی علیہما السلام کے۔(۱)

اسی حدیث کو مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید زیات سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی روایت کی ہے۔

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا اور ان دونوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ، رسول خداؐ کے پاس آئیں اور آنحضرتؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، جناب فاطمہؑ نے رونے کا سبب دریافت کیا، فرمایا: مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میری امت حسینؑ کو قتل کر دے گی، یہ سن کر جناب فاطمہؑ بے چین ہو گئیں اور رونے لگیں، اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت نے فرمایا: اسی مولود کی نسل سے ایک (امام زمانہ) اس خون کا انتقام لے گا، یہ سن کر جناب فاطمہؑ خوش ہو گئیں اور آپ کے دل کو قرار آ گیا۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن ابوغندر سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر اسلامؐ ہم سے ملنے آئے آپ سے پہلے ام ایمن دودھ، بالائی اور خرما ہمارے لیے ہدیہ لے کر آئی تھی، ان چیزوں کو حضرتؐ کے سامنے رکھا، حضرتؐ نے تناول فرمایا: پھر کھڑے ہوئے اور ایک گوشے میں

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۲، ۱۹۸، ج ۱۴، ص ۲۰۷، کافی، ج ۱، ص ۴۶۴، البرہان، ج ۴، ص ۱۷۲، نور الثقلین، ج ۵، ص ۱۳، تاویل آلایات، ج ۲، ص ۵۷۹، کمال الدین، ج ۲، ص ۸۷۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۴۔

Presented by Ziaraat.Com

چند رکعت نماز پڑھی، لیکن جب آخری سجدے میں پہنچے تو چیخ مار کر روئے، آپ کی عظمت وجلالت کی وجہ سے کسی میں جرأت نہ تھی کہ اس رونے کی علت دریافت کرے لیکن حسینؑ کھڑے ہوئے اور آغوش پیغمبرؐ میں بیٹھ کر انہوں نے کہا اے بابا آپ کے آنے سے ہم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی مگر آپ کے رونے نے ہم کو مغموم کر دیا ہے اس رونے کی وجہ کیا ہے؟ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: بیٹا ابھی جبرئیل آئے تھے اور انہوں نے خبر دی کہ تمہیں قتل کیا جائے گا اور تمہاری (شہداء کی) قبریں مختلف جگہوں پر ہوں گی، امام حسینؑ نے پوچھا اے بابا جوان متفرق قبروں کی زیارت کرے گا اس کا کیا ثواب ہوگا؟ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: بیٹا تمہارے زائر میری امت کی ایک جماعت ہوگی جو تمہاری زیارت کرے گی اور اس سے برکت حاصل کرے گی اور مجھ پر حق بنتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے پاس جاؤں اور قیامت کے ہولناک ماحول اور ان کے گناہوں کے عذاب سے نجات دلاؤں، اس کے بعد خدا انہیں جنت میں جگہ دے گا۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابو القاسم ماجیلویہ سے انہوں نے محمد بن علی قرشی سے انہوں نے عبید بن یحییٰ ثوری سے انہوں نے محمد بن حسین بن علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد (حسین) سے انہوں نے اپنے والد (علی) سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن رسول خداؐ ہم لوگوں سے ملنے آئے، ہم نے آپ کے سامنے ام ایمن کا دیا ہوا ہدیہ خرما، دودھ اور بالائی رکھا، آپ نے اس سے تھوڑا کھایا پھر ہم نے آپ کے ہاتھ پر پانی گرایا، جب آپ ہاتھ دھو چکے تو اس کی تری کو اپنے چہرہ اور داڑھی پر ملا اور اس مسجد میں جو گھر کے ایک گوشہ میں تھی کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو گئے اور جب آخری سجدہ میں گئے تو بہت دیر تک روتے رہے پھر سر سجدے سے اٹھایا مگر ہم میں سے کسی میں جرأت نہیں تھی جو اس رونے کا سبب دریافت کر سکے، حسینؑ کھڑے ہوئے اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتے ہوئے اپنے کو رسول خداؐ کے پاس پہنچایا اور آپ کی آغوش میں بیٹھ کر سر کو حضرتؐ کے سینے سے اور شانے کو سر سے لگا کر رونے کا سبب دریافت کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا: بیٹا ابھی جب میں نے تم کو دیکھا تو جتنا آج خوش ہوا کبھی خوش نہیں ہوا تھا، مگر جبرئیل میرے پاس

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴ ص ۲۳۴، ج ۱۰۰، ص ۱۱۸، امالی شیخ طوسی، ج ۲، ص ۲۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

آئے اور انہوں نے خبر دی کہ تم کو قتل کیا جائے گا اور تمہاری (شہداء کی) قبریں متعدد جگہوں پر ہوں گی، یہ سن کر خدا کی حمد تو میں نے کی مگر اس سے تمہارے لئے دعائے خیر بھی کی۔ حسینؑ نے پوچھا بابا جب ہماری قبریں جدا جدا ہوں گی تو پھر کون ہماری زیارت کو آئے گا؟ آپ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ آئے گا جو تمہاری زیارت کر کے مجھ سے رشتۂ محبت قائم کرے گا تو میں بھی قیامت کے دن اس کے پاس جاؤں گا اور قیامت کے ہولناک ماحول سے اس کو نجات دوں گا۔(۱)

باب ۱۷

جبرئیل کا رسول خداؐ کو قتل حسینؑ کی خبر دینا اور قتل گاہ کی مٹی دکھانا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے یحییٰ حلبی سے انہوں نے ہارون بن خارجہ سے انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جبرئیل، پیغمبر اسلامؐ کے پاس آئے اور امام حسینؑ آپ کے سامنے کھیل رہے تھے، جبرئیل نے پیغمبرؐ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اس حسینؑ کو قتل کر دے گی، امام فرماتے ہیں کہ یہ سن کر آنحضرتؐ گریہ کرنے لگے، جبرئیل نے کہا کیا میں آپ کو وہ زمین دکھا دوں جہاں حسین قتل کئے جائیں گے، امام فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ اور مقتل حسین کے درمیان کی جگہیں پست ہو گئیں اور مقتل کی زمین بلند ہو گئی، جبرئیل نے وہاں کی تھوڑی مٹی اٹھائی اور فوراً وہ جگہیں پہلی حالت کی طرف پلٹ گئیں، جبرئیل وہاں سے چلے اور ان کی زبان پر یہ کلمات تھے: اے خاک کربلا تو کتنی خوش نصیب ہے اور کتنا خوش نصیب ہے وہ جو اس سرزمین پر قتل کیا جائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سلیمان کے وزیر نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور انہوں نے

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۴، ج ۱۰۰، ص ۱۱۸، امالی شیخ طوسی، ج ۲، ص ۲۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

اسم اعظم کی مدد سے تخت سلیمان اور عرش (تخت بلقیس) کے درمیان کی اونچی نیچی اور ہموار زمینوں کو اس طرح نیچے کر دیا تھا کہ تخت سلیمان اور عرش (تخت بلقیس) مل گئے تھے اور جناب سلیمان کو احساس ہونے لگا تھا کہ عرش ان کے تخت کے نیچے سے خارج ہوا ہے، امامؑ فرماتے ہیں کہ چشم زدن میں عرش و تخت کے درمیان کی زمینیں اپنی سابقہ حالت کی طرف پلٹ آئی تھیں۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے محمد بن عبد الحمید عطار سے انہوں نے ابو جمیلہ مفضل بن صالح سے انہوں نے ابو اسامہ زید شحام سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نے ام سلمہ کے گھر میں پیغمبرؐ کو شہادت حسینؑ کی خبر اس طرح سنائی کہ حسین گھر میں داخل ہوئے اور جبرئیل آنحضرتؐ کے پاس تھے، جیسے ہی حسینؑ پر جبرئیل کی نظر پڑی، جبرئیل نے آنحضرتؐ سے کہا اس (امام حسینؑ) کو آپ کی امت قتل کرے گی، رسول خداؐ نے فرمایا مجھے اس مٹی کو دکھاؤ جس پر اس کا خون بہے گا، جبرئیل نے وہاں کی ایک مٹھی خاک اٹھائی اور چاہا کہ آنحضرتؐ کو دکھائیں کہ وہ مٹی سرخ ہو گئی۔ (۲)

ح ۳۔ اسی طرح کی روایت مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کی اور انہوں نے سعد سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے سماعۃ بن مہران سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، مگر اس روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ یہ خاک ام سلمیٰ کے پاس آخر عمر تک رہی۔ (۳)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے محمد بن ولید خزاز سے انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے عبد الملک بن اعین سے روایت کی ہے، عبد الملک کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خداؐ، ام سلمیٰ کے گھر میں تھے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے اتنے میں امام حسینؑ داخل خانہ ہوئے، جبرئیل نے پیغمبر اسلامؐ سے کہا آپ کے

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۵۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۶۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۶۔

Presented by Ziaraat.Com

اس بیٹے کو آپ کی امت قتل کردے گی، کیا آپ کو اس زمین کی مٹی دکھاؤں جس پر یہ قتل کیا جائے گا؟ رسول خداؐ نے فرمایا ہاں، پس جبرئیل نے ہاتھ بڑھایا اور ایک مٹھی مٹی وہاں کی اٹھائی اور رسول خداؐ کو دکھائی۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ہارون بن خارجہ سے اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ امام حسینؑ، پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں تشریف لے گئے اتنے میں جبرئیل آئے اور کہا اے محمد کیا اس بچے کو آپ دوست رکھتے ہیں، حضرتؐ نے فرمایا ہاں، جبرئیل نے کہا اس کو آپ کی امت قتل کردے گی، امامؑ فرماتے ہیں یہ سن کر حضرتؐ بہت مغموم ہوئے، جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ اس سرزمین کو آپ دیکھنا چاہتے ہیں جس پر وہ قتل کیا جائے گا، پیغمبرؐ نے فرمایا ہاں، پس کربلا کے درمیان کی زمینیں نیچی ہوگئیں اور مکان پیغمبرؐ اور زمین کربلا اس طرح مل گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں (حضرتؑ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر فرمایا تھا) پھر جبرئیل نے اپنے پَر سے کربلا کی تھوڑی مٹی اٹھائی اور رسول خداؐ نے اس کو لے لیا، پھر چشم زدن میں جبرئیل پلٹ گئے اس وقت رسول خداؐ نے فرمایا: اے کربلا کی خاک تو کتنی خوش نصیب ہے اور وہ کتنا خوش نصیب ہے جس کا خون تیری سرزمین پر بہے گا۔(۲)

ح ٦۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے اور انہوں نے ابوخدیجہ سالم بن مکرم جمال سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو جبرئیل رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد اس حسینؑ کو قتل کردے گی، کیا آپ کو وہ سرزمین دکھاؤں جہاں اس کا خون بہے گا؟ جبرئیل نے پَر مارا اور تھوڑی خاکِ کربلا اٹھائی اور حضرتؐ کو دکھائی اور پھر کہا کہ یہی وہ سرزمین ہے جہاں وہ قتل کیا جائے گا۔(۳)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۳٦۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۲۸۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۲۸، بشارۃ المصطفیٰ شمارہ ۲۱۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے حسین بن علی زعفرانی سے انہوں نے محمد بن عمرو اسلمی سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے، ابن عباس کا کہنا ہے کہ جس فرشتے نے رسول خداؐ کو امام حسینؑ کی خبرِ شہادت دی تھی وہ جبرئیل امین تھے، انہوں نے اس حال میں خبر شہادت سنائی کہ پَر کھلے ہوئے اور چیخ وفریاد کررہے تھے اور ہاتھ میں تربتِ حسینؑ لئے ہوئے تھے جس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی، رسول خداؐ نے جبرئیل سے کہا میری امت میرے بچے کو قتل کرکے کامیاب ہوگی (یا حضرتؐ نے فرمایا) میری بیٹی کے بچے کو قتل کرکے کامیاب ہوگی؟ جبرئیل نے جواب دیا خدا ان (قاتلین) کو ٹکڑوں میں بانٹ دے گا اور ان کے دل بٹ کر رہ جائیں گے۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے ناقد ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن علی نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن غنوی سے اور انہوں نے سلیمان سے روایت کی ہے، سلیمان کا کہنا ہے کہ آسمان میں کوئی بھی فرشتہ ایسا نہیں تھا جس نے پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کے بیٹے حسینؑ کی شہادت کی وجہ سے پرسہ نہ دیا ہو، اور اس ثواب کی خبر نہ دی ہو جس کو خدا نے عنایت کیا ہے، وہ فرشتے اس تربت کو لئے خدمت پیغمبرؐ میں آئے تھے جس پر ان کا سر بریدہ زخمی بدن پڑا ہوا تھا اور وہ بے یار و مددگار تھا۔ رسول خداؐ نے فرمایا: بارالہا جو اس کی مدد نہ کرے تو اس کی مدد نہ کر اور جو اس کو قتل کرے تو اس کو قتل کر، جو اس کا سر قلم کرے تو اس کا سر قلم کر اور اس قتل سے اس کا جو ہدف ہو اس میں اس کو کامیاب نہ کر۔

عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم قتل حسینؑ کے بعد یزید ملعون جو چاہتا تھا وہ اس کو حاصل نہ ہوسکا، رات میں مستی کے عالم میں وہ سویا اور صبح میں مردہ حالت میں اس طرح پایا گیا کہ منھ تارکول کی طرح سیاہ ہو گیا تھا۔ قتلِ حسینؑ میں جس نے بھی اس کی تبعیت کرکے آپ سے جنگ کی وہ یا مجذوم مرا یا مبروص یا مجنون اور اس کا سلسلہ ان سب کی نسل میں بھی رہا۔(۲)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۶۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۶، ج ۴۵، ص ۳۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۹۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابونصیر سے انہوں نے عبدالکریم بن نصر سے انہوں نے عبدالکریم بن ابوعمرو سے اور انہوں نے معلیٰ بن خنیس سے روایت کی ہے کہ ایک دن صبح کے وقت جناب فاطمہؑ نے پیغمبر اسلام کو محزون اور گریہ کرتے ہوئے دیکھا، عرض کی آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے بتانے سے انکار کیا، جب حد سے زیادہ اصرار کیا اور کہا جب تک آپ نہیں بتائیں گے نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی تو آنحضرتؐ نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس وہ خاک لے کر آئے جس پر وہ جوان قتل کیا جائے گا جو ابھی بطنِ مادر میں بھی نہیں ہے، اور وہ خاک یہ ہے۔ (یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب امام حسینؑ شکم مادر میں نہیں تھے)۔

مجھ سے عبیداللہ بن فضل بن محمد بن ہلال نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عمیرہ اسلمی سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس سے ابوعبداللہ زعفرانی کی حدیث (نمبر ۷ باب ۱۷) کی روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے عبیداللہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبدالرحمٰن غنوی سے اور انہوں نے سلیمان سے ابوالحسین ناقد کی حدیث (نمبر ۸ باب ۱۷) کی روایت کی ہے۔

باب ۱۸

قتل حسینؑ اور آپ کے قاتلین سے الٰہی انتقام سے متعلق آیتیں

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان حناط سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم بن حضرمی سے اور انہوں نے صالح بن سہل سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "و قضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدنّ فی الارض مرتین و لتعلمنّ علوا کبیرا فاذا جاء وعداولیهما بعثنا علیکم عباداً لنا اولی بأس شدید فجاسوا خلال الدیار و کان وعد الله مفعولا " (اسراء/۵) کے ذیل میں

Presented by Ziaraat.Com

ارشاد فرمایا: "مـــرتیـــن" سے مراد ایک شہادت امیر المومنینؑ ہے اور دوسرے امام حسنؑ پر طعن و تشنیع" و لتعلمن علوا کبیر" سے مراد قتل حسینؑ بن علیؑ ہے "فاذا جاء وعد اولیهما" سے مراد خون حسینؑ کے انتقام اور آپ کی نصرت و مدد کا زمانہ ہے اور "بعثنا علیکم عباداً لنا اولی بأس شدید فجاسوا خلال الدیار" سے مراد یہ ہے کہ خدا قیام قائم علیہ السلام سے پہلے ایک قوم کو مبعوث کرے گا جو روئے زمین پر کسی دشمن اہلبیت کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اس کو آگ میں ڈال دے گی، اور یہ وعدۂ الٰہی یقیناً انجام پائے گا "و کان وعد الله مفعولاً" (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے علی بن ابو جعفر سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت "انا لننصر رسلنا و الذین آمنوا فی الحیوٰة الدنیا و یوم یقوم الاشهاد" (غافر/۵۱) کی تلاوت کی اور فرمایا: حسین بن علی انہی افراد میں ہیں جن کی مدد نہیں کی گئی، پھر حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم حسین بن علی کو قتل کیا گیا مگر کسی نے اس خون کا بدلہ تک نہیں مانگا۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن ابوعمیر سے اور انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "و اذا المـوٴدة سئلت ،بای ذنب قتلت" (تکویر/۹) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: حسین بن علی علیہما السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (۳)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۷، ج ۵۳، ص ۱۳، کافی ج ۸، ص ۲۰۶، البرہان، ج ۲، ص ۴۰۱، مختصر البصائر، ص ۴۸، تاویل الآیات، ج ۱، ص ۲۷۸۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۸۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۲۰، تاویل الآیات، ج ۲، ص ۷۶۷، بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۵۵، البرہان، ج ۴، ص ۴۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

عیسیٰ سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حکم حناط سے انہوں نے ضریس سے اور انہوں نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے، ابو خالد کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو اس آیت " أُذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا و ان الله علی نصرهم لقدیر " (حج/۳۹) کے ذیل میں کہتے ہوئے سنا کہ اس سے مراد علی وحسن وحسین علیہم السلام ہیں۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس شخص کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت "من قُتل مظلوماً فقد جعلنا لولیه سلطانا فلا یسرف فی القتل انه کان منصورا" (اسراء/۳۳) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "ولی" سے مراد قائم آل محمدؑ ہے، وہ خروج کرے گا اور خون حسین کا بدلہ لے گا اور جو شخص بھی قتل کرنے میں شریک رہا ہے یا اس قتل پر راضی رہا ہے اس سے چُن چُن کر انتقام لے گا اور "فلا یسرف فی القتل" کا مطلب یہ ہے کہ وہ (امام زمانہؑ) کسی کو ناحق قتل نہیں کرے گا، پھر امام فرماتے ہیں کہ وہ (امام زمانہؑ) خون حسینؑ کا بدلہ لینے کے لئے قاتلین حسین کی نسلوں کو تہ تیغ کرے گا۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے سماعۃ بن مہران سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت " لا عدوان الا علی الظالمین " (بقرہ/۱۹۳) کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد قاتلین امام حسینؑ کی اولادیں ہیں۔(۳)

اسی سے ملتی جلتی حدیث کو مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم اور محمد بن حسین سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے اور انہوں نے سماعۃ بن مہران

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۷، تاویل الآیات، ج ۲، ص ۳۳۸، بحار الانوار، ج ۲۴، ص ۲۲۷، البرہان، ج ۳، ص ۹۳۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۸، البرہان، ج ۲، ص ۴۱۸، کافی، ج ۸، ص ۲۵۵، تاویل الآیات، ج ۱، ص ۲۷۹۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۸، البرہان، ج ۱، ص ۱۹۱۔

Presented by Ziaraat.Com

سے روایت کی ہے۔

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر کوفی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم حضرمی سے اور انہوں نے صالح بن سہل سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت " **وقضينا الى بني اسرائيل في الكتاب لتفسدن في الارض مرتين ...** " کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ "مرتین" سے مراد قتل علیؑ اور طعن و تشنیع بر حسنؑ ہیں اور "**لتعلقن علوا كبيرا**" (اسراء/۴، ۵) سے مراد قتل حسینؑ ہے۔(۱)

باب ۱۹

قتل حسینؑ سے انبیاء کا باخبر ہونا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی الخلف سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور یعقوب بن یزید سے اور ان سب نے محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا نے قرآن مجید میں اسماعیل کے بارے میں جو کہا ہے کہ "**و اذكر في الكتاب اسماعيل انه كان صادق الوعد و كان رسولاً نبيا**" (مریم/۵۴) اس سے مراد جناب ابراہیم کے بیٹے اسماعیل نہیں ہیں بلکہ وہ اور نبی تھے جن کو خدا نے ان کی قوم میں مبعوث کیا تھا اور ان کی قوم نے ان کے سر اور چہرے کی کھال کھینچ لی تھی، اس وقت خدا کی جانب سے ایک فرشتہ ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ جو حاجت ہو بیان کرو، اسماعیل نے جواب دیا: حسینؑ کی مصیبت میرے زخم دل کے لئے مرہم اور اسوہ ہے۔(۲)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۷، البرہان، ج ۲، ص ۴۰۷۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۲۷، علل الشرائع، ج ۱، ص ۷۳۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے ان دونوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے عمار بن مروان سے انہوں نے سماعۃ بن مروان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کے بھیجے ہوئے ایک نبی پر ان کی قوم نے ظلم کیا اور ان کے سر اور چہرے کی کھال کھینچ لی، جبرئیل ان کے پاس آئے اور کہا خدا تم کو سلام کہہ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ جو تم پر گزری اس کو دیکھ رہا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ جو تم کہو اس کو مانوں، لہذا جو کہنا ہو کہو، اس نبی نے جواب دیا: میں چاہتا ہوں کہ حسین کی مصیبت میرے لئے نمونہ بنے۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور احمد بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان بن مسلم سے اور انہوں نے یزید بن معاویہ عجلی سے روایت کی ہے، یزید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ قرآن مجید میں اسماعیل کا جو ذکر ہوا ہے کہ "و اذکر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعد و کان رسولا نبیا" یہ کون اسماعیل ہیں کیا جناب ابراہیم کے بیٹے ہیں؟ کیونکہ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ اسماعیل بن ابراہیمؑ ہیں، حضرتؑ نے جواب دیا اسماعیل کا انتقال جناب ابراہیم سے پہلے ہو گیا تھا اور جناب ابراہیم حجت خدا اور صاحب شریعت تھے پھر کس کے لیے اسماعیل کو مبعوث کیا جاتا؟ راوی نے پوچھا اس آیت میں اسماعیل سے مراد کون سے اسماعیل ہیں؟ حضرت نے فرمایا وہ اسماعیل بن حزقیل ہیں جو نبی تھے اور انہیں خدا نے ان کی قوم میں مبعوث کیا مگر قوم نے ان کو جھٹلایا، ان کو قتل کیا اور پھر ان کے چہرے کی کھال کھینچ لی، ان کی اس حرکت سے خدا غضبناک ہوا اور اس نے فرشتۂ عذاب اسطاطائیل کو ان کے پاس بھیجا، اس فرشتے نے کہا اے اسماعیل میں فرشتۂ عذاب اسطاطائیل ہوں خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر تم کہو تو تمہاری قوم پر مختلف قسم کا عذاب نازل کروں، اسماعیل نے کہا نہیں، اس وقت وحی الٰہی ہوئی اے اسماعیل تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا پروردگارا تو نے اپنے بندوں سے اپنی ربوبیت، محمدؐ کی نبوت اور ان کے اوصیاء کی ولایت کا میثاق لیا ہے اور اپنے نیک بندوں کو تو نے خبر دی ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کے بعد ان کی امت حسین بن علی علیہما السلام کے ساتھ

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۲۷، علل الشرائع، ج ۱، ص ۷۴۔

Presented by Ziaraat.Com

کیا سلوک کرے گی اور تو نے حسینؑ سے اس دنیا میں دوبارہ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے تا کہ وہ اپنی قوم جفا کار سے انتقام لیں، لہذا اے میرے پروردگار میری حاجت یہ ہے کہ مجھے بھی دوبارہ اس دنیا میں بھیج تا کہ ظالمین سے اپنا انتقام اسی طرح لے سکوں جس طرح حسینؑ اس دنیا میں آ کر اپنا انتقام لیں گے۔ خدا نے اسماعیل بن حزقیل سے امام حسینؑ کے ساتھ اس دنیا میں بھیجنے کا وعدہ کیا۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (حسن) سے انہوں نے اپنے والد (علی) سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اسماعیل جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے "و اذکر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعد" ان کو ان کی قوم نے اذیت دی اور ان کے سر اور چہرے کی کھال کھینچ لی، اس وقت ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہتے ہو مجھ سے کہو میں انجام دوں گا، اسماعیل نے کہا میرے لئے حسین بن علی علیہا السلام اسوہ ہیں۔(۲)

باب ۲۰

قتل حسینؑ سے ملائکہ کا باخبر ہونا

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان حناط سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم حضرمی سے اور انہوں نے ابراہیم بن شعیب میثمی سے روایت کی ہے، ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حسین بن علی علیہا السلام پیدا ہوئے تو خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کے ہمراہ خدمت پیغمبرؐ میں جائیں اور میری اور اپنی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کریں، جبرئیل ایک جزیرہ میں اترے،

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۷۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۲۷۔

Presented by Ziaraat.Com

وہاں فطرس نامی فرشتے کو دیکھا جو نافرمانی کی وجہ سے بے بال و پَر کا تھا اور وہ چھ سو سال سے اس جزیرہ میں خدا کی عبادت کر رہا تھا یہاں تک کہ حسین بن علی علیہما السلام پیدا ہوئے، فطرس نے کہا کہاں جا رہے ہو؟ جبرئیل نے جواب دیا خدا نے محمدؐ کو نعمت سے نوازا ہے اور مجھے بھیجا ہے تا کہ اپنی طرف سے اور خدا کی طرف سے ان کو مبارک باد دوں، فطرس نے کہا اے جبرئیل مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو تا کہ محمدؐ میرے لئے دعا کر دیں، امام فرماتے ہیں کہ جبرئیل فطرس کو اپنے ہمراہ، جب پیغمبرؐ کی خدمت میں لے کر پہونچے اور خدا اور اپنی طرف سے مبارک باد دی تو فطرس کے متعلق آنحضرتؐ سے کہا، پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا اس کو بلاؤ، جبرئیل نے فطرس کو بلایا، فطرس نے درد دل کیا، آنحضرتؐ نے اس کے حق میں دعا کی اور فرمایا جاؤ اپنے پَر کو اس مولود (حسینؑ) سے مس کرلو اور پھر چلے جاؤ، امامؑ فرماتے ہیں کہ فطرس نے اپنے ٹوٹے ہوئے بال و پَر کو (امام حسینؑ سے) مس کیا اور اس کو شفا مل گئی اور وہ پرواز کرنے لگا اور جاتے وقت اس نے کہا کہ یا رسول اللہؐ یقیناً آپ کی امت اس (امام حسینؑ) کو عنقریب قتل کرے گی اور اس مولود کے حق کی ادائیگی کی خاطر مجھ پر واجب ہے کہ جو زائر اس کی زیارت کو آئے گا اس کی زیارت کو، جو اس پر سلام کرے گا اس کے سلام کو اور جو اس پر صلوات بھیجے گا اس کے صلوات کو اس (مولود) تک پہنچاؤں، یہ کہہ کر فطرس آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔(۱)

باب ۲۱
قاتل حسینؑ پر خدا اور انبیاءؑ کی لعنتیں

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید یقطینی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے سعید قماط سے انہوں نے ابن ابی یعفور سے اور انہوں

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۴۴، ج ۴۴، ص ۱۸۲، ج ۱۰۱، ص ۳۶۷، امالی صدوق، ص ۱۸۸، مناقب ابن شہر آشوب، ج ۳، ص ۲۲۸، الخرائج، ج ۱، ص ۲۵۳، عوالم العلوم، ج ۱۷، ص ۴۷، بصائر الدرجات، ص ۶۸، مدینۃ المعاجز، ص ۲۳۶، اثبات الوصیۃ، ص ۱۶۱، روضۃ الواعظین، ص ۱۸۶، بشارۃ المصطفیٰ، ص ۲۱۸، الجنۃ الواقیہ، ص ۵۴۴، الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۱۷۹۔

Presented by Ziaraat.Com

نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن رسول خداؐ جناب فاطمہؑ کے گھر میں تشریف فرماتے اور امام حسینؑ آپ کی آغوش میں بیٹھے تھے، آپ نے گریہ کیا اور سر سجدہ میں رکھ دیا، سجدے سے سر اٹھا کر فرمایا: اے فاطمہؑ اے بنت محمدؐ ابھی جبرئیل حسین وجمیل صورت میں آئے تھے اور انہوں نے کہا اے محمدؐ کیا آپ حسین کو چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں، وہ میری آنکھ کی ٹھنڈک، میرا پھول، میرا میوۂ دل اور میری آنکھوں کی پلک ہے، جبرئیل نے حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا: اے محمدؐ یہ کتنا بابرکت مولود ہے، اس پر میرا درود وسلام ہو اور اس کے قاتلوں، دشمنوں اور مخالفوں پر میرا خشم وغضب اور لعنت ہو، آگاہ ہوجائیں کہ وہ (امام حسینؑ) دنیا وآخرت میں اولین وآخرین کے لئے سید الشہداء (شہداء کا سردار) ہے۔(۱)

ح۲۔ مجھ سے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی ناقد نے بیان کیا انہوں نے ابوہارون عبسی سے انہوں نے ابوالاشہب جعفر بن حنان سے اور انہوں نے خالد ربعی سے روایت کی ہے، خالد کا کہنا ہے کہ مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے کعب سے سنا تھا کہ سب سے پہلے جس نے حسینؑ بن علیؑ کے قاتل پر لعنت بھیجی وہ ابراہیم خلیل تھے، خود آپ نے قاتل پر لعنت بھیجی اور اپنی اولاد سے بھی لعنت بھجوائی اور ان سے اس بات کا عہد و میثاق بھی لیا، پھر موسیٰ بن عمران نے قاتل پر لعنت بھیجی اور اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ بھی لعنت بھیجے، پھر داؤد نے قاتل حسینؑ پر لعنت بھیجی اور بنی اسرائیل کو بھی قاتل پر لعنت بھیجنے کا حکم دیا اور پھر عیسیٰ نے قاتل پر لعنت بھیجی اور بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم حسینؑ کا زمانہ پاؤ تو ان کو تنہا نہ چھوڑنا کیونکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والا انبیاء کے ساتھ شہید ہونے والے جیسا ہے، گویا میں ان کے مقام ومرتبہ کو دیکھ رہا ہوں، کوئی بھی نبی نہیں گزرا جس نے کربلا کی زیارت نہ کی ہو اور وہاں ٹھہر کر اس نے یہ جملہ نہ کہا ہو ''تو پُر برکت جگہ ہے جہاں چمکتا چاند دفن ہوگا''۔(۲)

ح۳۔ مجھ سے حسین بن علی زعفرانی نے شہر رے میں بیان کیا انہوں نے محمد بن عمر نصیبی سے اور انہوں

۱۔ بحارالانوار، ج۴۴، ص۲۳۸۔

۲۔ بحارالانوار، ج۴۴، ص۳۰۱۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۱۴

نے ہشام بن سعد سے روایت کی ہے، ہشام کا کہنا ہے کہ مجھ سے میرے اساتیذ ومشائخ نے بیان کیا کہ جس فرشتہ نے رسول خداؐ کو قتل حسینؑ بن علیؑ کی خبر سنائی تھی وہ فرشتۂ بحر تھا۔ واقعہ یوں ہے کہ بہشتی فرشتوں میں سے ایک فرشتہ سمندر پر اترا اور اپنے بال و پر پانی پر پھیلا دیئے اور با آواز بلند کہا اے سمندر میں رہنے والو سوگ کا لباس پہن لو اس لئے کہ فرزند پیغمبرؐ کا سر قلم کر دیا گیا ہے، پھر اس نے کربلا کی مٹی اپنے پروں پر اٹھائی اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا اور آسمان میں شاید ہی کوئی ایسا فرشتہ ہو گا جس نے اس مٹی کی خوشبو نہ سونگھی ہو اور وہ غمگین نہ ہوا ہو اور قاتلین امام حسینؑ اور اس قتل میں ساتھ دینے والے پر لعنت نہ بھیجی ہو۔ (۱)

باب ۲۲
رسول خداؐ کا قتل حسینؑ کی خبر دینا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ اور جعفر بن عیسیٰ بن عبید اللہ سے اور ان دونوں نے ابو عبد اللہ حسین بن ابی غندر سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن حسینؑ بن علیؑ آغوش پیغمبرؐ میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرتؐ سے کھیل رہے تھے اور دونوں ہنس رہے تھے، عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس بچے کو بہت زیادہ چاہتے ہیں!؟ حضرتؐ نے فرمایا وائے ہو تم پر ارے کیوں نہ اس کو چاہوں اور کیوں نہ اس سے محبت کروں کہ یہ میرا میوۂ دل اور نور چشم ہے، یقیناً میری امت اس کو عنقریب قتل کرے گی، پس جو شخص اس کی شہادت کے بعد اس کی زیارت کرے گا خدا اس کے نامۂ اعمال میں میرے حجوں میں سے ایک حج کا ثواب لکھے گا، عائشہ نے تعجب سے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کے حج کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے دو حج کا ثواب اس زائر کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا، عائشہ نے کچھ اور تعجب سے پوچھا

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۲۱۔

Presented by Ziaraat.Com

115

آپ کے دو حج کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا!؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں، بلکہ میرے چار حجوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا، راوی کا بیان ہے کہ جوں جوں عائشہ کی حیرت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا اتنا ہی آنحضرتؐ زائر کے نامۂ اعمال میں اپنے حجوں کی تعداد میں اضافہ کرتے جارہے تھے، یہاں تک کہ آنحضرتؐ نے اپنے حج کی تعداد عمرہ کے ہمراہ نوے تک پہنچادی۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے مسمع بن عبدالملک سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن امام حسینؑ کو جناب فاطمہؑ گود میں لئے تھیں، رسول خداؐ نے ان کو اپنی آغوش میں لے کر فرمایا لعنت ہو تیرے قاتل پر، لعنت ہو اس شخص پر جو تیرا لباس اتارے گا، خدا ہلاک کرے ان افراد کو جو تیرے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

جناب فاطمہؑ نے عرض کیا اے بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا بیٹی میرے اور تمہارے بعد جو ظلم وستم اس پر ہوں گے ان کو یاد کررہا ہوں، اس دن وہ ایک گروہ کے درمیان ہوگا جو ستاروں کے مانند چمکتے ہوں گے اور سب کے سب موت کی طرف خوشی خوشی دوڑ رہے ہوں گے، میں ان کے لشکر اور محل دفن کو دیکھ رہا ہوں۔

جناب فاطمہؑ نے دریافت کیا بابا وہ کونسی جگہ ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا کربلا، یہ زمین ہمارے لئے اور ہماری امت کے لئے کرب وبلا کی جگہ ہے، ان پر میری امت کے بدترین افراد خروج کریں گے، اگر ان اشرار میں سے ایک کی شفاعت سارے اہل زمین اور سارے اہل آسمان کریں تو بھی وہ شفاعت قبول نہیں ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

جناب فاطمہؑ نے پوچھا بابا یہ بچہ (امام حسینؑ) قتل کیا جائے گا؟ حضرتؐ نے فرمایا ہاں، بیٹی، اس سے پہلے کوئی بھی شخص قتل نہیں کیا گیا ہے جس پر آسمانوں، زمینوں، فرشتوں، وحشی جانوروں، مچھلیوں اور پہاڑوں

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۶۰، ج ۱۰۱، ص ۳۵، امالی شیخ طوسی، ص ۶۲۔

Presented by Ziaraat.Com

116

نے گریہ کیا ہو (صرف امام حسینؑ ہیں جن پر ان سب نے گریہ کیا) اگر ان کو اجازت ہوتی تو روئے زمین پر کوئی بھی شخص نہیں بچتا، ہمارے چاہنے والوں کا ایک گروہ پیدا ہوگا جن سے زیادہ کوئی خدا کو نہیں پہنچانتا ہوگا اور اقامہ حق میں ان سے زیادہ کوئی کوشاں نہیں ہوگا اور اس کرۂ ارض پر ان کے علاوہ کوئی اور خدا سے لو نہیں لگائے ہوگا، یہی جور وستم کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے چراغ ہیں، حوض کوثر پر جب میرے پاس یہ آئیں گے تو ان کے چہروں کو دیکھ کر میں انہیں پہچان لوں گا، اس دن ہر مذہب والے اپنے پیشوا کو تلاش کریں گے اور یہ ہمارے سوا کسی کو نہیں ڈھونڈیں گے، زمین انہی کی وجہ سے ٹھہری ہوئی ہے اور انہی کی برکت سے زمین پر بارش ہوتی ہے.....(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے ابوعبداللہ زکریا مومن سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن اور ابوالحسن زید بن حسن اور عباد سے ان دونوں نے سعد اسکاف سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی زندگی میری زندگی جیسی اور اس کی موت میری موت جیسی ہو اور وہ جنت عدن میں داخل ہو اور اس درخت کے سائے میں ہو جس کو خدا نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے تو اس کو علی اور اس کے بعد اس کے جانشینوں سے محبت کرنی چاہئے اور ان کی فضیلتوں کا اعتراف کرنا چاہئے کیونکہ یہی خدا کے پسندیدہ راہنما ہیں اور خدا نے انہیں میرا فہم وعلم عطا کیا ہے، وہ میری عترت ہیں اور ان کی خلقت میرے گوشت وخون سے ہوئی ہے، میں خدا سے اپنی امت کے ان افراد کی شکایت کروں گا جنہوں نے ان سے دشمنی کی، ان کی فضیلتوں سے انکار کیا اور ان سے صلۂ رحم کرنے کے بجائے ان سے قطع تعلق کیا، خدا کی قسم یہ میرے بیٹے (حسینؑ) کو قتل کریں گے اور خدا میری شفاعت ان کے شامل حال نہیں کرے گا۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۶۴، تفسیر فرات، ص ۱۷۱۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۳۰۲، ۲۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

محبوب سے انہوں نے علی بن شجرہ سے انہوں نے سلام جعفی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد صنعانی سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب بھی رسول خداؐ کے پاس حسینؑ جاتے تھے تو حضرتؐ آپ کو سینے سے لگاتے تھے اور حضرت علیؑ سے فرماتے تھے اس (حسینؑ) کو پکڑو اور پھر آپ کا بوسہ لیتے تھے اور گریہ کرتے تھے، حسینؑ پوچھتے تھے آپ کیوں گریہ کر رہے ہیں؟ آنحضرتؐ فرماتے تھے بیٹا جہاں خنجر چلے گا اس جگہ کا بوسہ لے رہا ہوں اور گریہ کر رہا ہوں۔ حسینؑ نے کہا اے بابا میں قتل کیا جاؤں گا؟ رسول خداؐ نے فرمایا ہاں بیٹا تو بھی قتل کیا جائے گا تیرا باپ بھی اور تیرا بھائی بھی، حسینؑ نے پوچھا کیا ہماری قبریں جدا جدا ہوں گی؟ حضرتؐ نے فرمایا ہاں، حسینؑ نے پوچھا آپ کی امت میں سے کون ہماری زیارت کو آئیں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا میری، تمہارے باپ کی، تمہارے بھائی کی اور تمہاری زیارت کو نہیں آئے گا مگر وہ جو میری امت میں سچا اور صدیق ہوگا۔ (۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے انہوں نے عمرو بن مختار سے انہوں نے اسحاق بن بشیر سے اور انہوں نے قریش کے غلام عوام سے روایت کی ہے، عوام کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے آقا عمر بن ہبیرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں (عمرو بن ہبیرہ) نے حسنؑ و حسینؑ کو آغوش پیغمبرؐ میں دیکھا، آپ کبھی حسنؑ کا بوسہ لے رہے تھے اور کبھی حسینؑ کا، اور حسینؑ سے کہہ رہے تھے جو تجھ کو قتل کرے اس پر وائے ہو۔ (۲)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابوسعید قماط سے انہوں نے ابن ابی یعفور سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ خانۂ فاطمہؑ میں تھے اور حسینؑ آپ کی گود میں بیٹھے تھے کہ ایک مرتبہ حضرتؐ نے چیخ ماری اور سجدے میں گر گئے اور پھر فرمایا اے فاطمہؑ اے بنت محمدؐ ابھی جبرئیل ایک خوبصورت شکل میں آئے تھے اور کہا اے محمدؐ کیا آپ حسینؑ کو دوست رکھتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۶۱، ج ۱۰۰، ص ۱۱۹۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۳۰۲۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ میرے پھول کی خوشبو، میرا میوۂ دل اور میری آنکھ کی پلک ہے، جبرئیل نے مجھ سے حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اے محمد کتنا بابرکت یہ بچہ ہے اس پر درود و سلام ہو اور جو اس کو قتل کرے، اس سے عداوت کرے اور اس سے جھگڑا کرے اس پر میری لعنت اور اس کے لئے ذلت وخواری ہو۔ آگاہ ہو جائیں کہ یہ بچہ (حسینؑ) دنیا اور آخرت میں اولین وآخرین کے شہداء کا سردار ہے، یہ جوانان جنت کا سردار ہے، اس کا باپ اس سے افضل ہے، میرا اسلام اس تک پہنچا دیجئے اور اس کو بشارت دے دیجئے کہ وہ پرچم ہدایت، میرے دوستوں کا راہنما، مخلوقات پر گواہ اور ان کا محافظ، علم کا خزانہ دار اور اہل زمین وآسمان اور جن وانس پر حجت ہے۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن حماد کوفی سے انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے مصعب سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ "من سره ان یحیی محیای و یموت مماتی و یدخل جنة عدن،فیلزم قضیباً غرسه ربی بیده ،فلیتول علیا و الاوصیاء من بعده ، و لیسلم لفضلهم،فانهم الهداة المرضیون،اعطاهم اللّٰه فهمی وعلمی ،و هم عترتی من لحمی و دمی،الی اللّٰه اشکو عدوهم من امتی،المنکرین لفضلهم،القاطعین فیهم صلتی،و اللّٰه لیقتلن ابنی،لا انا لهم اللّٰه شفاعتی" جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی زندگی میری زندگی جیسی اس کی موت میری موت جیسی ہو اور وہ اس جنت عدن میں رہے جس کے درخت وجود کو خدا نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے اس کو چاہئے کہ علیؑ کو دوست رکھے اور اس کی فضیلت اور اس کے اوصیاء کی فضیلت سے آگاہ ہو اور میرے دشمنوں سے دوری اختیار کرے، اللہ نے انہیں (علیؑ وآل علیؑ کو) میرا علم وفہم عطا کیا ہے، وہ میری عترت اور میرے گوشت اور خون سے ہیں۔ میری امت میں جو ان کا دشمن ہوگا اس کی خدا سے شکایت کروں گا کہ جو ان (علیؑ وآل علیؑ) کی فضیلتوں کے منکر اور ان سے قطع رحم کرنے والے ہیں، خدا کی قسم وہ میرے بیٹے (حسینؑ) کو قتل کریں گے اور ان کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔(۲)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۳۸۔ ۲۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۲۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۲۴
شہادت حسینؑ سے متعلق حضرت علیؑ کے بیانات

ح ا۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے علی بن نعمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سیابہ سے انہوں نے ابو داؤد سبیعی سے اور انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے روایت کی ہے، جدلی کا کہنا ہے کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، امام حسینؑ آپ کے پاس تشریف فرما تھے، آپ نے امام حسینؑ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ (حسینؑ) قتل کیا جائے گا اور اس کی کوئی مدد نہیں کرے گا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین خدا کی قسم زندگی کے لئے تو یہ خبر بہت بری ہے، حضرت نے فرمایا ایسا ہو کر رہے گا۔ (۱)

اسی حدیث کو مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور محمد بن یحیٰ عطار سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے ان کے اسناد سے نقل کیا ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے علی بن حماد سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے اباعبداللہ تم قدیم الایام سے لوگوں کے لئے اسوہ ہو، امام حسینؑ نے فرمایا میں آپ پر فدا ہو جاؤں آئندہ کے بارے میں کچھ بیان کیجئے حضرت علیؑ نے فرمایا جن باتوں کو میں جانتا ہوں ان سے لوگ جاہل ہیں اور دنیا جن چیزوں سے باخبر ہوگی ان سے عنقریب بہرہ مند ہوگی، اے میرے بیٹے (حسینؑ) قبل اس کے کہ وہ بلائیں تم پر ٹوٹیں مجھ سے سنو، امام حسینؑ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میرے لئے یہی بس کہ جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی اس کا اقرار کیا، جو خدا کے نبی نے کہا اس کی تصدیق کی اور اپنے باپ کی بات کی تکذیب نہیں کروں گا۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۶۱۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۶۲۔

Presented by Ziaraat.Com

اسی حدیث کو میرے والد رحمہ اللہ اور ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے ان کے اسناد سے نقل کیا ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے یزید بن اسحاق سے انہوں نے ہانی بن ہانی سے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "لیقتل الحسین قتلاً، و انی لا عرف تربة الارض التی یقتل علیها قریباً من النهرین" حسینؑ ضرور قتل کیا جائے گا اور میں اس سرزمین کو جانتا ہوں جہاں اس کا خون بہایا جائے گا، وہ سرزمین دونہروں کے بیچ میں ہے۔ (۱)

اسی حدیث کو میرے والد رحمہ اللہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے ان کے اسناد سے نقل کیا ہے۔

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین نے بیان کیا ان دونوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابی الصہبان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے عاصم بن حمید سے انہوں نے فضیل رسان سے اور انہوں نے ابوسعید عقیصا سے روایت کی ہے، ابوسعید کا بیان ہے کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ کو خلوت میں طولانی مناجات کرتے ہوئے دیکھا، عبداللہ بن زبیر بھی وہاں تھا، مناجات کے بعد حضرتؑ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: یہ شخص (عبداللہ بن زبیر) مجھ سے کہتا ہے کہ حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر ہو جاؤ، لیکن تم لوگ جان لو کہ اگر میں قتل کیا جاؤں اور اس جگہ سے حرم کا فاصلہ "باع" کے برابر ہو (باع اتنے فاصلے کو کہتے ہیں جو دونوں ہاتھوں کی بیچ کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جب ہاتھوں کو پوری طرح کھول کر رکھا جائے) تو اس سے بہتر ہے کہ میں ایسی جگہ قتل کیا جاؤں جہاں سے حرم کا فاصلہ ایک بالشت کے برابر ہو، نیز اگر میرا خون طف میں بہایا جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ میرا خون حرم میں بہایا جائے۔ (۲)

۱۔ بحارالانوار ج ۴۴ ص ۲۶۲۔

۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۸۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، حضرتؑ نے فرمایا کہ عبداللہ بن زبیر نے امام حسینؑ سے کہا اے کاش آپ مکہ آتے اور وہیں رہتے، حضرتؑ نے فرمایا نہ میں وہاں رہنا چاہتا ہوں نہ ہی تم لوگ مجھے وہاں رہنے دو گے، میری نظر میں سرخ ریت پر میرا قتل ہونا بہتر ہے حرم میں قتل ہونے سے۔(۱)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو جارود سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، امام حسینؑ ''ترویہ'' سے ایک دن پہلے مکہ سے چلے، عبداللہ بن زبیر نے بڑھ کر پوچھا ابھی تو اعمال حج انجام دینے کا وقت ہے اور مکہ ترک کر کے عراق جا رہے ہیں؟

حضرتؑ نے جواب دیا اے ابن زبیر اطراف مکہ میں دفن ہونے سے بہتر ہے کہ میں فرات کے کنارے دفن ہوں۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے عاشور کے دن فرمایا کہ ''اشهد انه قداذ ن فی قتلکم فاتقو اللّٰہ و اصبروا'' میں گواہی دیتا ہوں کہ تم قتل کیے جاؤ گے لہٰذا تقوائے الٰہی اختیار کرو اور مصیبتوں پر صبر کرو۔(۳)

اسی حدیث کو مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے علی بن نعمان سے اور انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے۔

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۵۔
۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۶
۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۶

Presented by Ziaraat.Com

ح ۸۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علی بن رئاب سے اور انہوں نے حلبی سے روایت کی ہے، حلبی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز صبح پڑھی پھر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا خدا تمہارے قتل ہونے سے راضی ہے لہذا تم مصیبتوں پر صبر کرو۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے حسن نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے یعقوب بن شعیب سے انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے، حسن بن ابی العلاء نے ایک شخص سے مخاطب ہو کر کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے عرش کو قائم رکھا تمہارے باپ نے مجھ سے اصحاب امام حسینؑ کے بارے میں بیان کیا اور ان کی تعداد نہ کم بتائی نہ زیادہ کہ اس امت نے ان اصحاب کے ساتھ ویسا ہی ظلم وستم روا رکھا جیسا شنبہ کے دن بنی اسرائیل نے ظلم وستم کیا تھا، ان کو شنبہ کے دن دس محرم کو شہید کیا گیا تھا۔(۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے یحییٰ بن عمران حلبی سے اور انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسینؑ نے روز عاشور اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی اس کے بعد فرمایا: "**اشهد انه قد اذن فی قتلکم یا قوم فاتقوا اللّٰه و اصبروا**" اے قوم میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تمہاری قربانی سے راضی ہے لہذا تقوائے الٰہی اختیار کرو اور مصیبتوں پر صبر کرو۔(۳)

ح ۱۱۔ مجھ سے ابو الحسین محمد بن عبداللہ بن علی ناقد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن اسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے، عروہ کا کہنا ہے کہ جس دن عثمان نے ربذہ کی طرف ابوذر کو شہر بدر کیا اور لوگوں نے ان سے کہا کہ مبارک ہو اے ابوذر راہ خدا میں یہ مصیبت بہت

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۶۔
۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۷۔
۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۷۔

Presented by Ziaraat.Com

چھوٹی ہے تو ابوذر نے جواب دیا، یقیناً یہ مصیبت میرے لئے چھوٹی ہے مگر اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب حسینؑ بن علیؑ قتل کئے جائیں گے (یا کہا جب حسینؑ ذبح کئے جائیں گے) خدا کی قسم اسلام میں حضرت علیؑ کے قتل کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی اور قتل نہیں ہوگا، اور خدا اس امت سے انتقام لینے کی خاطر عنقریب نیام سے تلوار نکالے گا اور پھر وہ تلوار نیام میں نہیں جائے گی، اس کی ذریت سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو قاتلین سے انتقام لے گا، اگر تم جان جاؤ کہ اس قتل کا سمندروں، پہاڑوں اور آسمانوں میں رہنے والوں پر کیا اثر پڑا تو خدا کی قسم تم اتنا روؤ کہ مر جاؤ، آسمان کے کسی بھی طبقے سے روح حسینؑ نہیں گزرے گی مگر یہ کہ ستر ہزار فرشتے قیامت تک کھڑے ہوئے چیخ و فریاد کریں گے، اور کوئی بھی بادل نہیں گزرے گا اور کوئی بھی بجلی نہیں کڑکے گی مگر یہ کہ وہ قاتل حسینؑ پر لعنت کریں گے، کوئی بھی دن ایسا نہیں ہوگا جس دن اس روح کو خدمت پیغمبرؐ میں نہیں لے جایا جائے گا اور وہ دونوں ملاقات کریں گے۔(۱)

ح۱۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے جعفر بن محمد بن حکیمؒ سے انہوں نے عبدالسمین سے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، عبدالسمین کا بیان ہے کہ امیرالمومنینؑ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا جو پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو قبل اس کے کہ مجھ کو کھو دو، خدا کی قسم جس چیز

۱۔ بحارالانوار ج۴۵ ص۲۱۹۔ شہادت امام حسینؑ کے بعد تین دن تک کائنات کا اندھیرا رہنا اور سورج کا صبح و شام سرخ ہو کر گریہ کرنا ایسے واقعات ہیں جن سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے، ان کا تواتر مورخین کی نظر میں ثابت ہے اور خود سنی مورخین و محدثین نے ان واقعات کے صحیح ہونے کا اعتراف کیا ہے، سیوطی درمنثور ج۶ ص۳۱ پر لکھتے ہیں: ابن ابی حاتم نے عبیدالمکتب کے توسط سے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ جب سے دنیا خلق ہوئی آسمان نے کسی پر گریہ نہیں کیا سوائے دو کے ایک یحییٰ بن زکریا جب ان کو قتل کیا گیا تو آسمان سرخ ہو گیا اور خون کی بارش ہوئی اور دوسرے حسینؑ بن علیؑ جب قتل کئے گئے تو آسمان سرخ ہو گیا اور ابن ابی حاتم نے زید بن زیاد سے نقل کیا ہے کہ جب حسینؑ قتل کر دیئے گئے تو چار مہینے تک آسمان سرخ رہا، یہ واقعہ اہلسنت کی درج ذیل کتابوں میں بھی نقل ہوا ہے۔ تاریخ ابن عساکر ج۴ ص۳۳۹، سیوطی کی الخصائص الکبریٰ ج۲ ص۱۲۶، مقریزی کی الخطط ج۲ ص۲۸۹، تذکرۃ الخواص ص۱۵۵، خوارزمی کی مقتل الحسین ج۲ ص۹۰، الاتحاف بحب الاشراف ص۲۴، تہذیب التہذیب ج۲ ص۳۵۴، الصواعق المحرقہ ص۱۱۶، تاریخ الخلفاء ص۱۳۸، الکواکب الدریۃ ج۱ ص۵۶، مجمع الزوائد ج۹ ص۱۹۷، عقد الفرید ج۲ ص۳۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

کے بارے میں تم مجھ سے پوچھو گے خواہ گزری ہوئی باتیں ہوں یا رونما ہونے والی سب کا میں جواب دوں گا، راوی کا کہنا ہے کہ سعد بن وقاص کھڑا ہوا اور کہا یا امیر المومنینؑ بتایئے میرے سر اور داڑھی کے کتنے بال ہیں (بعض نے سوال کرنے والے کا نام سنان بن انس نخعی کہا ہے، جو کوئی بھی ہو واقعہ بہر حال صحیح ہے مترجم) حضرت نے جواب دیا تو نے ایسی بات مجھ سے پوچھی ہے جس کے بارے میں میرے مشفق رسولؐ خدا نے پہلے بتا دیا ہے کہ عنقریب ایسا سوال مجھ سے کیا جائے گا، تیرے سر اور داڑھی میں کوئی ایسا بال نہیں ہے جس کی جڑ میں شیطان نہ بیٹھا ہو، تیرے گھر میں بکری کا ایک بچہ (عمر بن سعد) ہے جو میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کرے گا۔ ان دنوں عمر بن سعد اپنے باپ کی انگلی پکڑ کر چلتا تھا۔

ح ۱۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن یحیٰی خثعمی سے انہوں نے طلحہ بن زید سے انہوں نے امام جعفرؑ صادق سے انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقرؑ) سے انہوں نے امام زین العابدینؑ سے اور انہوں نے حسینؑ بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں حسینؑ کی جان ہے بنی امیہ کی حکومت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مجھے وہ قتل نہ کر لیں گے، وہی میرے قاتل ہیں اور اگر مجھے وہ قتل کر دیں گے تو کبھی بھی نہ امام عادل کی اقتداء میں لوگوں کو نماز پڑھنی نصیب ہوگی نہ ہی وہ مال ملے گا جو راہ خدا میں دیا جاتا ہے (جیسے زکوٰۃ) اس امت میں سب سے پہلے میں اور میرے اہلبیت قتل کئے جائیں گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں حسینؑ کی جان ہے جب تک ہاشمی ایک فرد ہے اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی۔

اسی حدیث کو میرے والد رحمہ اللہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن یحیٰی خزاز سے انہوں نے طلحہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

ح ۱۴۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ ان ہی میں علی بن الحسین اور محمد بن حسن ہیں انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد اور محمد بن حسین اور ابراہیم بن ہاشم سے ان سب نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ابی الجمیلہ مفضل بن صالح سے انہوں نے شہاب بن عبدربہ سے اور انہوں نے

Presented by Ziaraat.Com

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حسینؑ بن علیؑ عقبۂ بطن پر تشریف لے گئے اور اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: میں اپنے کو مقتول دیکھ رہا ہوں۔ اصحاب نے عرض کیا یا ابا عبداللہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے، اصحاب نے خواب کے بارے میں دریافت کیا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ کتے مجھے کاٹ رہے ہیں اور ان میں سب سے موذی چت کبرا کتا ہے۔(۱)

ح ۱۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید زیات سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ نے مکہ سے محمد بن علی (یعنی محمد بن حنفیہ) کے نام خط میں لکھا: "**بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من الحسین بن علی الی محمد بن علی و من قبلہ من بنی ہاشم، اما بعد فان من لحق بی استشہدو من لم یلحق بی لم یدرک الفتح و السلام**" یہ خط حسین بن علی کی طرف سے محمد بن علی (یعنی محمد بن حنفیہ) اور ان بنی ہاشم کے افراد کے نام جو انہیں (محمد بن حنفیہ کو) دوست رکھتے ہیں، اما بعد: جو میرے ہمراہ ہوگا وہ شہید ہوگا اور جو میرے ہمراہ نہ ہوگا وہ (دنیاوی) فتوح نہیں دیکھے گا، والسلام (۲)

ح ۱۶۔ محمد بن عمرو نے کرام عبدالکریم بن عمرو سے نقل کیا انہوں نے میسرہ بن عبدالعزیز سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حسینؑ بن علیؑ نے کربلا سے محمد بن علی (محمد بن حنفیہ) کے نام خط میں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے محمد بن علی اور بنی ہاشم کے ان افراد کے نام

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۸۷، بصائر الدرجات ص ۴۸۱، مختصر بصائر الدرجات ص ۶، دلائل الامامۃ ص ۷۷، مناقب آل ابی طالب ص ۲۳۰، اللھوف، اثبات الھداۃ ج ۵ ص ۱۸۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ہیں جوانہیں دوست رکھتے ہیں کہ دنیا گویا ہے نہیں اور آخرت گویا ہے۔ والسلام۔

باب ۲۴

قتل حسینؑ کی وجہ سے دیگر شہروں میں رونما ہونے والے عجائب وغرائب

ح ا۔ مجھ سے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی ناقد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بلخی سے اور مجھ سے ابوالحسین نے بیان کیا اور میرے چچا نے اپنے والد کے توسط سے مجھ سے بیان کیا انہوں نے ابونضرہ سے اور انہوں نے بیت المقدس میں رہنے والی ایک فرد سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم بیت المقدس اور اس کے اردگرد رہنے والے اس وقت سے آگاہ ہیں جب حسینؑ بن علیؑ قتل کیے گئے، میں (راوی) نے پوچھا کیسے آگاہ ہوئے؟ جواب دیا جس پتھر کو اٹھایا اس کے نیچے جوش مارتا تازہ خون دیکھا اور دیواریں گاڑھے خون کی مانند لال ہوگئیں، تین دن تک خون کی بارش ہوئی اور رات میں منادی ندا دیتا تھا:

اترجوا امة قتلت حسيناً　　شفاعة جده يوم الحساب

معاذ اللّه لانلتم يقيناً　　شفاعة احمد و ابى تراب

قتلتم خير من ركب المطايا　　و خير الشيب طرّاً والشباب

جنہوں نے حسینؑ کو قتل کیا ہے کیا وہ قیامت میں آپؑ کے جد (رسول خداؐ) کی شفاعت کے امیدوار ہو سکتے ہیں؟ خدا کی قسم! انہیں یہ ہرگز امید نہیں رکھنی چاہئے رسول خداؐ ان کی شفاعت نہیں کریں گے اور یہ لوگ قیامت کے دن دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

تین دن تک سورج کو گہن لگا رہا یہاں تک کہ ستارے نمایاں ہوگئے قتل کے دوسرے دن طبیعت بہت زیادہ گھبرانے لگی، تھوڑی دیر کے بعد خبر ملی کہ حسینؑ قتل کردئے گئے۔ (۱)

ح ۲۔ ہم سے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی ناقد نے اپنی اسناد سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عمر بن سعد

۱۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۰۴۔

Presented by Ziaraat.Com

128

نے کہا کہ مجھ سے ابو معشر نے زہری سے نقل کیا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو بیت المقدس میں کوئی ایسا سنگریزہ نہیں تھا جس کے نیچے تازہ خون نہ ہو۔(۱)

باب ۲۵
قاتل امام حسینؑ اور قاتل یحییٰؑ سے متعلق حدیثیں

ح ۱۔ میرے والد رحمۃ اللہ تعالیٰ اور میرے اساتیذ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے حماد سے انہوں نے کلیب بن معاویہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "کان قاتل یحیی بن زکریا و لد زنا، و کان قاتل الحسین علیه السلام و لد الزنا، و لم تبک السماء الا علیهما" قاتل یحییٰ بن زکریا بھی ولد الزنا تھا اور قاتل حسینؑ بھی ولد الزنا۔ اور سوائے ان دونوں (امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ) کے کسی پر آسمان نہیں رویا۔(۲)

اسی کے مثل حدیث کو مجھ سے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے کلیب بن معاویہ اسدی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ان فی النار لمنزلة لم یکن یستحقها احد من الناس الا قاتل الحسین بن علی و یحیی بن زکریا علیهما السلام" جہنم میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی نہیں جائے گا سوائے قاتل حسینؑ بن علیؑ اور قاتل یحییٰؑ بن زکریاؑ کے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۵۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۲، البرہان ج ۳ ص ۴۔
۳۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین نے نقل کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے اسماعیل بن جابر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "تقتل و اللّٰہ ذراری قتلۃ الحسین بفعل آبائھا" خدا کی قسم قاتلین حسینؑ کی اولادیں اپنے آباء و اجداد کے کرتوت کی وجہ سے قتل کی جائیں گی۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ابن بکیر سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے عبدالخالق سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: قاتل حسینؑ بھی ولد الزنا تھا اور قاتل یحیٰی بن زکریاؑ بھی ولد الزنا۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزّاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے علی بن نعمان سے انہوں نے مثنی سے اور انہوں نے سدیر سے روایت کی ہے، سدیر کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "ان اللّٰہ جعل قتل اولاد النبیین من الامم الماضیۃ علی یدی اولاد زنا" خدا نے امم سابقہ میں اولاد انبیاء کے قتل کو اولاد زنا کے ہاتھوں قرار دیا تھا۔(۳)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان بن یحیٰی سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جس نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا تھا وہ بھی ولد الزنا تھا اور جس نے یحیٰیؑ بن زکریاؑ کو قتل کیا تھا وہ بھی ولد الزنا تھا۔(۴)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے علی بن اسباط

۱۔ بحار الانوار ج ۵ ص ۲۹۸، البرہان، کافی ج ۸ ص ۲۵۵، تاویل الآیات ج ۱ ص ۲۷۹ (چونکہ وہ اپنے آباء و اجداد کے عمل سے راضی رہیں گے لہذا وہ مجرم ہوں گے)۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۳۔ ۳۔ بحار الانوار ج ۲۷ ص ۲۴۱۔

۴۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۳۔

Presented by Ziaraat.Com

سے انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سے انہوں نے بعض بزرگ شخصیتوں سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرعون کی اس بات ''ذرونی اقتل موسی'' (مومن/۲۶) کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز مانع تھی جس کی وجہ سے وہ لوگ موسیٰ کو قتل کرنے سے فرعون کو روکتے تھے، آپ نے جواب دیا ''کان لرشدہ ،لان الانبیاء و الحجج لا یقتلھا الا اولاد زنا و البغایا'' حلال زادہ ہونا، اس لئے کہ انبیاء اور حجت خدا کو زنا زادے اور حرام زادے قتل کرتے ہیں۔(۱)

اسی حدیث کو میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے روایت کی۔

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے بعض اصحاب سے انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''قاتل الحسین بن علی ولد زنا'' قاتل حسینؑ بن علیؑ ولد الزنا تھا۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہون نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''لا یقتل النبیین و اولاد النبیین الا اولاد زنا'' انبیاء اور اولاد انبیاء کو قتل نہیں کیا مگر زنا زادوں نے۔(۳)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی حسنی سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء اور اولاد انبیاء کو قتل نہیں کیا مگر ولد الزنا نے۔(۴)

۱۔ بحار الانوار ج ۲۷ ص ۲۴۰، علل الشرائع ص ۱۳۱۔
۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۲
۳۔ بحار الانوار ج ۲۷ ص ۲۴۰۔
۴۔ بحار الانوار ج ۲۷ ص ۲۴۰

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۱۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے مروان بن مسلم سے اور انہوں نے اسماعیل بن کثیر سے روایت کی ہے، اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "کان قاتل الحسين بن علي ولد زنا، و كان قاتل يحيى بن زكريا ولد زنا، و لم تبک السماء و الارض الا لهما...." قاتل حسینؑ بن علیؑ ولد الزنا تھا اور قاتل یحییٰؑ بن زکریاؑ بھی ولد الزنا تھا، سوائے ان دونوں کے کسی پر آسمان وزمین نہیں روئے۔(۱)

باب ۲۶

امام حسینؑ پر ساری مخلوقات کا گریہ کرنا

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزّاز قرشی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے ابو اسماعیل سراج سے انہوں نے یحییٰ بن معمر عطّار سے انہوں نے ابو بصیر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "بكت الانس و الجن و الطير و الوحش علي الحسين بن علي حتي ذرفت دموعها" جن وانس اور طیور و وحوش نے حسینؑ بن علیؑ پر اتنا گریہ کیا کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگا۔(۲)

اسی حدیث کو مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن عبداللہ بن عبداللہ بن ابی خلف اور محمد بن یحییٰ عطّار سے اور ان سب نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے محمد بن اسماعیل سے ان کی اسناد سے اس کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ تعالیٰ اور علی بن حسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن ابی داؤد سے انہوں نے سعد بن عمر جلاب سے اور

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۲۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۵۔

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: "بابی و امی الحسین المقتول بظهر الكوفة، والله كانی انظر الی الوحوش مادة اعناقها علی قبره من انواع الوحش، يبكونه و يرثونه ليلا حتى الصباح، فاذا كان ذلك فاياكم و الجفا" حسینؑ پشت کوفہ (کربلا میں) قتل کیا جائے گا، خدا کی قسم گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وحوش اپنی گردنوں کو اس کی قبر پر رکھ کر رو رہے ہیں اور شب سے صبح تک اس پر مرثیہ پڑھ رہے ہیں، جب وحوش کا یہ عالم ہے تو اے انسانو تم اس پر جفا کرنے سے ہوشیار رہنا۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے عبدالجبار نہاوندی سے انہوں نے ابوسعید سے اور انہوں نے حسین بن ثویر بن ابی فاختہ اور یونس بن ظبیان اور ابوسلمہ سراج اور مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، ان سب کا کہنا ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "ان ابا عبد الله الحسين بن علي عليهما السلام لما مضى بكت عليه السماوات السبع و الارضون السبع و ما فيهن و ما بينهن و من ينقلب عليهن، و الجنة و النار، و ما خلق ربنا، و ما يرى و ما لا يرىٰ" جب ابا عبداللہ الحسین بن علی شہید ہوئے تو ساتوں آسمان اور زمین کے ساتوں طبقے اور جو ان میں اور ان کے درمیان تھے اور جو مخلوقات ان میں چلتی پھرتی ہیں اور جنت و جہنم بلکہ ساری مخلوقات جن کو پروردگار نے خلق کیا ہے خواہ وہ دیکھی جا سکتی ہوں یا دیکھی نہ جا سکتی ہوں سب کے سب آپ پر روئے تھے۔(۲)

مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے ان کی اسناد سے اسی حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسین بن عبیداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے عبدالجبار نہاوندی سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے حسن بن ثویر سے اور انہوں نے یونس اور ابوسلمہ سراج اور مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، ان سب کا کہنا

۱۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۰۵۔ ۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۰۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "لما مضی الحسین بن علی علیهما السلام بکی علیه جمیع ما خلق الله الا ثلاثة اشیاء: البصره و دمشق و آل عثمان" جب حسینؑ بن علیؑ شہید کر دیئے گئے تو آپ پر ساری مخلوقات خدا روئیں سوائے بصرہ، دمشق اور آل عثمان کے۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے حسن بن راشد سے اور انہوں نے حسین بن ثویر سے روایت کی ہے، حسین بن ثویر کا کہنا ہے کہ میں، یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابوسلمہ سراج، امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے، یونس نے جو ہم میں سب سے بڑے تھے امامؑ کے سامنے ایک طولانی حدیث کا ذکر کیا پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب ابا عبداللہ (امام حسینؑ) شہید ہوئے تو آپ پر ساتوں آسمان، زمین کے ساتوں طبقے اور جو ان میں اور ان کے درمیان رہتی ہیں اور جنت وجہنم میں چلنے والے اور جو شئی دیکھی جاتی ہے اور جو شئی نہیں دیکھی جاتی ہے سب کے سب آپ پر روئے سوائے تین کے جو آپ پر نہیں روئے تھے، میں (یونس) نے پوچھا میں آپ پر فدا ہو جاؤں وہ کون ہیں جو امام حسینؑ پر نہیں روئے تھے، حضرتؑ نے فرمایا: آپ پر نہ بصرہ رویا نہ دمشق اور نہ آل عثمان بن عفان۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے ابو یعقوب سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے، زرارہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ آسمان نے چالیس دن خون برسا کر حسینؑ پر گریہ کیا اور زمین نے چالیس دن تیرہ و تاریک رہ کر گریہ کیا اور سورج نے چالیس دن گہن لگ کر اور سرخ ہو کر گریہ کیا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا تھا اور دریاؤں میں راستے بن گئے تھے

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۲۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۶۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۲۶

اور ملائکہ نے چالیس دن تک آپ پر گریہ کیا تھا، اور ہماری عورتوں نے نہ خضاب لگایا نہ سر پر تیل لگایا نہ سرمہ لگایا نہ کنگھی کی یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیاد کا سر ہمارے پاس بھیجا گیا۔

حضرتؑ کی شہادت کے بعد ہماری آنکھیں اشک آلود تھیں، میرے جد جب بھی آنحضرتؐ کو یاد کرتے تھے آپ کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھی اور جو بھی آپ کو دیکھتا تھا وہ آپ کے رونے پر رونے لگتا تھا، جو ملائکہ آپ کی قبر پر ہیں سب کے سب گریہ کرتے رہتے ہیں اور ان کے گریہ کرنے پر آسمان و زمین کے ملائکہ گریہ کرتے ہیں۔ جب عبیداللہ بن زیاد اور یزید بن معاویہ مرے تو جہنم کی ایسی چیخ بلند ہوئی کہ اگر خدا محافظین جہنم کے ذریعے نہ روکتا تو روئے زمین کی ساری مخلوقات اس کی ہیبت سے ختم ہو جاتیں۔ اور اگر جہنم کو اذن خدا ہوتی تو روئے زمین کی ساری چیزیں نگل لیتا مگر وہ فرمان الٰہی کا پابند ہے اور بغیر اس کی اجازت کے کچھ بھی نہیں کرتا، اس کے باوجود چند مرتبہ اپنے نگہبان سے سرکشی کی یہاں تک کہ جبرئیل نے آکر اپنے پر مارے تب اس کو سکون ہوا۔ اس وقت سے وہ حضرتؑ پر نالہ وگریہ کرتا ہے اور آپ کے قاتلوں پر ہمیشہ لعنت کرتا ہے، اور اگر روئے زمین پر حجت خدا نہ ہوتے تو وہ زمین کو الٹ کر رکھ دیتا۔ اور زلزلوں کی کثرت نہیں ہوگی مگر قیامت کے نزدیک۔

خدا کے نزدیک کوئی آنکھ اور آنسو اس آنکھ اور آنسو سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو آپ (امام حسینؑ) پر گریہ کرے۔ جس نے آپ پر گریہ کیا اس نے جناب فاطمہؑ اور رسول خدا سے محبت کا ثبوت دیا اور ہم اہلبیتؑ کا حق ادا کیا، ہر شخص روتا ہوا محشور ہوگا سوائے ان کے جو میرے جد حسینؑ پر گریہ کئے ہوں گے کہ ان کی آنکھیں روشن اور ان کے چہروں پر خوشی کے آثار نمایاں ہوں گے، لوگ تو گھبرائے ہوں گے مگر وہ مطمئن۔ جب لوگوں کے اعمال پیش کئے جائیں گے تو وہ (امام حسینؑ پر گریہ کرنے والا) عرش کے نیچے (امام) حسینؑ کے ساتھ محو گفتگو ہوں گے اور قیامت کی سختیوں سے نہیں ڈریں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوں مگر وہ (امام) حسینؑ کے ساتھ گفتگو کرنے اور ان کی ہمنشینی کو ترجیح دیں گے۔ سیاہ چشم عورتیں ان کے پاس پیغام بھیجیں گی کہ ہم ولدان مخلدین (جنت میں مومنین صالحین کی خدمت کرنے والے نوجوانوں) کے ہمراہ تمہارے مشتاق ہیں، مگر حسینؑ کی ہمنشینی میں لطف و سرور حاصل ہونے کی وجہ سے وہ ان کی طرف نظر

Presented by Ziaraat.Com

تک نہیں اٹھائیں گے۔ان کے دشمنوں میں ایک کو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو دوسرا کہتا ہوا نظر آئے گا کہ ہمارے لئے نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہے اور نہ کارآمد دوست۔اس کے دشمن اس کے مقام کو دیکھیں گے مگر نہ اس تک پہنچ پائیں گے نہ ہی اس کے نزدیک ہو پائیں گے۔

فرشتے (بہشت میں رہنے والے ان کے) خادمین و ہمسران کا ان کو پیغام پہنچائیں گے کہ انہیں کیسے عزت و مرتبے ملے ہیں، امام حسینؑ پر گریہ کرنے والے پیغام بھیجیں گے کہ اگر خدا نے چاہا تو ہم تمہارے پاس آئیں گے، اس پیغام کو فرشتے ان کی ازواج تک پہنچائیں گے، اور جب ان سے کہیں گے کہ تمہارے شوہر امام حسینؑ کے پاس ہیں تو شوہروں سے دیدار کا شوق بڑھ جائے گا، حسین پر گریہ کرنے والے کہیں گے: حمد و ستائش اس خدا کے لئے جس نے قیامت کے خوف و وحشت کو ہم سے دور کیا اور جس چیز سے ڈرتے تھے اس سے نجات دلائی۔ پھر ان کی سواری کے لئے گھوڑے لائے جائیں گے اور ان گھوڑوں کے پاس اور بھی قیمتی گھوڑے ہوں گے جن پر بار سفر حمل کیا جائے گا، جب وہ سواری پر سوار ہوں گے تو خدا کی حمد و ثنا اور محمد وآل محمد پر درود وصلوات بھیجنے میں مشغول ہوں گے، یہاں تک کہ (بہشت میں) اپنی منزل تک پہنچ جائیں گے۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے۔ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے گفتگو کر رہا تھا اتنے میں آپ کا ایک فرزند آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کو سینے سے لگا کر اس کا بوسہ دیا اور فرمایا: خدا ذلیل کرے اس شخص کو جو تم کو ذلیل کرے اور اس سے انتقام لے جو تم پر ظلم کرے اور اس کو خوار کرے جو تم کو خوار کرے اور اس پر لعنت کرے جو تم کو قتل کرے، خدا تمہارا ولی، حافظ اور ناصر و مددگار ہے۔عورتوں، انبیاء، صدیقین، شہدا اور آسمان کے فرشتوں نے تم پر بہت گریہ کیا، پھر آنحضرت (چھٹے امام) نے فرمایا: اے ابوبصیر جب بھی فرزندان حسینؑ کو دیکھتا ہوں تو ان مصیبتوں کو سوچ کر

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۸۔۲۰۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۳۔

Presented by Ziaraat.Com

جوان کے باپ اور خود ان پر پڑیں بے اختیار ہو جاتا ہوں۔

اے ابوبصیر: فاطمہؑ آپ (حسینؑ) پر گریہ کرتی ہیں اور سسکیاں لیتی ہیں جس کی وجہ سے جہنم کے شعلہ ور ہونے کی صدا سنائی دیتی ہے، اور چونکہ خطرہ ہوتا ہے کہ جہنم کی چنگاری یا اس کا دھواں پراکندہ ہو اور اہل زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لے لہذا اس سے بچنے کے لئے محافظین آمادہ رہتے ہیں، اور جب تک جناب فاطمہؑ کی آواز خاموش نہیں ہو جاتی جہنم کو بھی قرار نہیں آتا، اور قریب تھا کہ دریا میں شگاف آجائے اور ایک دریا دوسرے دریا سے مل جائے اس کے ہر قطرہ پر ملک موکل ہے، جب ملک، شور دریا کو سنتا ہے تو اس ڈر سے کہ کہیں دنیا و مافیھا نابود نہ ہو جائیں اس (شور) کو اپنے پروں سے خاموش کرتا ہے اور اس کو طغیانی سے روکتا ہے۔ فرشتے ہمیشہ خوف زدہ رہتے ہیں اور فاطمہؑ کے گریہ کی وجہ سے گریہ کرتے ہیں، خدا سے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حضور میں تضرع و زاری کرتے ہیں، ان کو دیکھ کر اہل عرش اور ان کے اطرافی بھی تضرع و زاری کرتے ہیں، اور اہل زمین کی نابودی کے خوف سے فرشتوں کی آواز، تقدیس الٰہی کے ساتھ اس طرح بلند ہوتی ہے کہ اگر وہ آواز زمین تک پہنچ جائے تو اہل زمین بے ہوش ہو جائیں، پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور زمین اہل زمین کے ساتھ لرز جائیں۔

ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جائے یہ تو بڑی اہم بات ہے، حضرتؑ نے فرمایا: جن باتوں کو تم نے نہیں سنا ہے وہ اس سے اہم اور عظیم ہیں۔ پھر حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جنہوں نے جناب فاطمہؑ کی مدد کی؟ جب حضرتؑ نے یہ فرمایا تو مجھ میں تاب نہ رہا اور میں رونے لگا اور کچھ نہ بول سکا اور حضرتؑ بھی شدت گریہ سے مجھ سے کچھ نہ کہہ پائے۔

پھر حضرتؑ مصلی کی طرف گئے اور دعاؤں میں مشغول ہو گئے اور جب میں وہاں سے پلٹا تو نہ مجھے بھوک لگ رہی تھی نہ ہی نیند آ رہی تھی، اسی کرب و بے چینی میں رات گزاری، مگر جب حضرتؑ کی خدمت میں دوبارہ آیا اور آپ کو پرسکون پایا تب مجھ کو بھی سکون آیا، اور اپنے پر خدا کا عقاب نازل نہ ہونے پر اس کی حمد کی۔(۱)

۱۔ بحار الانوار ج۴۵ ص۲۰۹۔۲۰۸، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۳۱۴۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۲۷

امام حسینؑ پر ملائکہ کا گریہ

ح ا۔ مجھ سے میرے والد اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ربعی بن عبداللہ سے انہوں نے فضیل بن یسار سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "**مالکم لا تاتونه یعنی قبر الحسین علیه السلام، فان اربعة آلاف ملک یبکون عند قبره الی یوم القیامة**" تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم قبر حسینؑ پر نہیں جاتے کیونکہ قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے ہیں جو قیامت تک گریہ کرتے رہیں گے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے انہوں نے عمر بن ابان کلبی سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "**ان اربعة آلاف ملک هبطوا یریدون القتال مع الحسین بن علی علیهما السلام، لم یوذن لهم فی القتال، فرجعوا فی الاستیذان فهبطوا و قد قتل الحسین علیه السلام فهم عند قبره شعث غبر یبکونه الی یوم القیامة، رئیسهم ملک یقال المنصور**" چار ہزار فرشتے زمین پر آئے اور چاہا کہ حسینؑ بن علیؑ کے ہمراہ جنگ کریں، مگر حضرتؑ نے ان کو اجازت نہیں دی، اور جب دوبارہ اجازت لینے کے لئے زمین پر آئے تو حسینؑ قتل کیے جا چکے تھے لہذا وہ مغموم اور بال بکھیرے قبر حسینؑ ہی پر رہ گئے اور قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے، ان فرشتوں کا سردار منصور ہے۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن

ا۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۲۲۔

۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۲۰، امالی صدوق مجلس ۹۲ حدیث ۷۔

Presented by Ziaraat.Com

عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ربعی سے اور انہوں نے فضل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ قبر حسینؑ پر نہیں آتے، اس لئے کہ آپ کی قبر پر چار ہزار فرشتے ہیں جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزّاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابو اسماعیل سراج سے انہوں نے یحییٰ بن معمر عطار سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اربعة آلاف ملك شعث غبر يبكونه الى يوم القيامة" بال بکھیرے چار ہزار فرشتے ہیں جو قیامت تک امام حسینؑ پر گریہ کرتے رہیں گے۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ اور علی ابن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے علی بن حمزہ سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "و كل الله تعالىٰ بالحسين سبعين الف ملك، يصلون عليه كل يوم شعثا غبراً منذ يوم قتل الى ما شاء الله يعني بذلك قيام القائم عليه السلام" خدا نے ستر ہزار فرشتوں کو مبعوث کیا ہے جو حسینؑ کے قتل ہونے کے وقت سے لے کر قیام قائم (ظہور امام زمانہؑ) تک آپ پر صلوات بھیجتے رہیں گے۔(۳)

ح ۶۔ میرے والد اور علی بن الحسین نے سعد سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے مبارک عطّار سے اور انہوں نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے، محمد بن قیس کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کے پاس چار ہزار بال بکھرائے ہوئے فرشتے ہیں جو قیامت تک گریہ کرتے رہیں گے۔(۴)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۳۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۲۔

۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۲۔

۴۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ اور محمد بن حسن اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے اور انہوں نے ہارون سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے چار ہزار فرشتوں کو قبر حسینؑ پر بھیجا ہے جو پریشان حال گرد آلود قیامت تک گریہ کرتے رہیں گے۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حریز سے اور انہوں نے فضیل سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے بھیجے گئے ہیں جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے۔ اور محمد بن مسلم کا کہنا ہے کہ یہ فرشتے قبر حسینؑ کی حفاظت کرتے ہیں۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ربعی سے روایت کی ہے، ربعی کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا، آپ سے میں نے پوچھا شہداء کی قبریں کہاں ہیں؟ حضرتؑ نے جواب میں فرمایا: کیا تمہارے پاس افضل شہید نہیں ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس شہید کی قبر کے اطراف میں چار ہزار محزون و مغموم فرشتے ہیں جو قیامت تک اس پر روتے رہیں گے۔(۳)

مجھ سے محمد بن حسن نے انہوں نے محمد بن حسن صفار سے اور انہوں نے عباس بن معروف سے اپنے سلسلۂ سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے ابو اسماعیل سراج سے انہوں نے یحییٰ بن معمر عطار سے اور انہوں نے

۱۔ بحار الانوار ۴۵ ص ۲۲۲۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۲۔

۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۳۔

Presented by Ziaraat.Com

ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اربعة آلاف ملک شعث غبر یبکون الحسین الی یوم القیامة، فلا یاتیه احد الا استقبلوه و لا یمرض احد الا عادوه، ولا یموت احد الا شهدوه" چار ہزار مغموم ومحزون فرشتے ہیں جو حسینؑ پر گریہ کرتے رہتے ہیں اوران کے گریہ کا سلسلہ قیامت تک رہے گا، جب کوئی زائر آپؑ کی زیارت کے لئے آتا ہے تو یہ اس کا استقبال کرتے ہیں، جب وہ مریض ہوتا ہے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ مرجاتا ہے تو یہ اس کے سرہانے حاضر ہوتے ہیں۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے اسی سے ملتی جلتی حدیث کی روایت کی ہے۔

ح۱۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ابان سے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان اللّٰه و کل بقبر الحسین علیه السلام اربعة آلاف ملک شعث غبر یبکونه من طلوع الفجر الی زوال الشمس ،فاذا زالت الشمس هبط اربعة آلاف ملک و صعد اربعة آلاف ملک ،فلم یزل یبکونه حتی یطلع الفجر..." خدا نے چار ہزار غبار آلود فرشتوں کو قبر حسینؑ پر معین کیا ہے جو طلوع آفتاب سے زوال تک روتے رہتے ہیں اور جب زوال آفتاب ہوتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور دوسرے چار ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں جو طلوع آفتاب تک حضرتؑ پر گریہ کرتے ہیں....(۲)

ح۱۲۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا اور انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہز یار سے انہوں نے ابوالقاسم سے

۱۔ بحارالانوار ج۴۵ص۲۲۳، ج۱۰۱ص۵۵۔

۲۔ بحارالانوار ج۴۵ص۲۲۳۔

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے اور انہوں نے ہارون سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور میں حضرتؑ کے پاس تھا کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا، جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو ہر شئی نے گریہ کیا حتیٰ کہ شہروں نے آپ پر گریہ کیا، پس خدا نے چار ہزار گرد سے اٹے فرشتوں کو معین کیا جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے۔(۱)

ح ۱۴۳۔ مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے صباح حذاء سے اور انہوں نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے، محمد بن مروان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسین کی زیارت کرو گرچہ سال میں ایک مرتبہ زیارت کرو، اس لئے کہ جو شخص آپ کی معرفت کے ساتھ اور آپ کے مرتبے سے انکار کئے بغیر آپ کی زیارت کرے اس کی جزا جنت اور رزق واسع کے سوا کچھ نہیں ہے اور دنیا میں خدا اس کو مشکلات سے نجات دے گا۔ خدا نے قبر حسین پر چار ہزار فرشتے معین کئے ہیں جو سب کے سب آپ پر گریہ کرتے رہتے ہیں اور آپ کے زائر کے ساتھ اس وقت تک رہتے ہیں جب تک وہ اپنے اہل و عیال کے پاس واپس نہ چلا جائے۔ اگر وہ زائر مریض ہو جائے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر مر جائے تو اس کی تشییع جنازہ میں شرکت کرتے ہیں اور اس کے لئے استغفار اور طلب رحمت کرتے ہیں۔(۲)

مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حسن بن محبوب سے اپنے اسناد کے ساتھ اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۴۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے بکر بن محمد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "**و کل اللّٰہ بقبر الحسین علیہ السلام سبعین الف ملک شعثا غبراً یبکونہ الی یوم القیامۃ یصلون عندہ ،الصلاۃ الواحدۃ من صلاتھم تعدل**

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۳۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۔

Presented by Ziaraat.Com

الف صلاۃ من صلاۃ الآدمیین ،یکون ثواب صلاتھم و اجر ذالک لمن زار قبرہ" خدانے قبر حسین پر ستر ہزار فرشتے معین کئے ہیں جو سب کے سب غبار میں اٹے گریہ کرتے رہتے ہیں اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا اور وہ قبر حسینؑ کے پاس نماز پڑھتے ہیں کہ ان کی ایک نماز انسانوں کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور اس کا ثواب ان کے لئے ہے جو آپ کی زیارت کرتے ہیں۔(۱)

ح ۱۵۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے مالک جہنی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدانے حسینؑ کے لئے چار ہزار فرشتوں کے درمیان ایک فرشتہ کو معین کیا ہے اور یہ سب کے سب آپ پر گریہ کرتے ہیں اور آپ کے زائروں کے لئے استغفار و دعا کرتے ہیں۔(۲)

ح ۱۶۲۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے ھیثم بن واقد سے اور انہوں نے عبدالملک بن مقرن سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب زیارت حسینؑ کو جاؤ تو وہاں صرف اچھی باتیں زبان پر لاؤ اس لئے کہ شب و روز کے فرشتے جو حرم کے محافظین میں سے ہیں حائر حسینی میں موجود فرشتوں کے پاس آتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں مگر وہ شدت گریہ کی وجہ سے ان کا جواب نہیں دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ (شب و روز کے فرشتے) انتظار کرتے ہیں کہ زوال آفتاب ہو جائے اور صبح طلوع کر جائے، ان دو وقتوں میں وہ ان سے بات کرتے ہیں اور آسمان سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ ان دونوں وقتوں (صبح و ظہر) کے درمیان بات نہیں کرتے اور گریہ و دعا میں کوتاہی نہیں کرتے اور ان دونوں وقتوں میں وہ فرشتے ان فرشتوں کے عمل میں مخل نہیں ہوتے، البتہ اگر تم (زائر) کچھ کہو تو وہ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں کس چیز کے بارے میں پوچھتے ہیں

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۶۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۴۔

Presented by Ziaraat.Com

اوران میں کون پوچھتا ہے، حرم کی حفاظت کرنے والے فرشتے یا وہ فرشتے جو وہاں رہتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: حرم میں موجود فرشتے، محافظین سے پوچھتے ہیں، اس لئے کہ حرم میں رہنے والے فرشتے وہاں سے کہیں جاتے نہیں جب کہ حفاظت کرنے والے فرشتے زمین پر اترتے ہیں اور پھر آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔

میں (راوی) نے پوچھا کس بارے میں سوال کرتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: حرم کی حفاظت کرنے والے فرشتے جب آسمان کی طرف جاتے ہیں اوران کا گذر مالک ِہوا ''اسماعیل'' کی طرف سے ہوتا ہے تو کبھی پیغمبر اسلام کو اس حال میں دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اوران کے بعد کے امام (یعنی امام زین العابدینؑ اور امام محمدؑ باقر) ہوتے ہیں، پس فرشتے ان سے چند چیزوں کے بارے میں از جملہ زائرین کے بارے میں سوال کرتے ہیں، معصومین ان کو جواب دیتے ہیں کہ زائرین کے لئے جو دعا کرتے ہو اس کی ان کو بشارت دے دو۔ فرشتے کہتے ہیں کیسے ہم ان کو بشارت دیں، وہ ہماری آواز نہیں سنتے، معصومین جواب دیتے ہیں تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا کی برکتیں ہمیشہ ان کے شامل حال رہیں، نیز ہم سب کی طرف سے بھی دعا کرو کہ یہ خود ہماری طرف سے ایک طرح کی بشارت ہے، اور جب وہ زیارت سے واپس جائیں تو ان کے قدموں کے نیچے اس طرح پروں کو بچھاؤ کہ وہ اس کو محسوس کریں، وہ ہماری طرف سے تمہارے پاس امانت ہیں امید ہے کہ وہ ضائع نہ ہو۔

آپ (امام حسینؑ) کی زیارت میں جو خیر و برکت ہے اگر اس کو لوگ جان جائیں تو آپ کی زیارت کے لئے ایک دوسرے کے خلاف شمشیر نکال لیں اور اپنی جائیداد بیچ کر زیارت کے لئے جائیں۔

زائرین پر جب جناب فاطمہؑ کی نظر پڑتی ہے تو آپ کے پاس موجود ہزار نبی، ہزار صدیقین، ہزار شہداء اور دس لاکھ کروبین آپ کے ساتھ گریہ کرتے ہیں، اور آپ اس طرح فریاد کرتی ہیں کہ آسمان میں کوئی بھی فرشتہ نہیں ہوتا جو آپ کی فریاد پر گریہ نہ کرے، اور اس وقت تک آپ کو چین نہیں آتا جب تک پیغمبرؐ آکر آپ سے نہیں کہتے ہیں: اے بیٹی تم نے اہل سماء کو رلا دیا ہے اور انہیں خدا کی تسبیح و تقدیس سے روک دیا ہے، لہٰذا چپ ہو جاؤ تا کہ یہ فرشتے تسبیح و تقدیس الٰہی میں مشغول ہو جائیں، خدا ہی کا حکم سب پر نافذ ہے۔

(مزید امام فرماتے ہیں) جب کوئی تم میں سے زیارت حسینؑ کے لئے جاتا ہے تو جناب فاطمہؑ اس کو

Presented by Ziaraat.Com

دیکھتی ہیں اور اس کے لئے خدا سے خیر و برکت کی دعا مانگتی ہیں، لہٰذا زیارت حسینؑ میں بے رغبتی نہ کرنا، اس لئے کہ اس زیارت میں اتنی برکتیں ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔(۱)

ح ۱۷۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے ابوعبیدہ بزاز سے روایت کی ہے کہ حریز نے کہا کہ میں (حریز) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ اہلبیت کی عمر کتنی کم ہوتی ہے اور کتنی جلد آپ حضرات اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں جب کہ دنیا کو آپ کی ضرورت ہے!

حضرتؑ نے جواب دیا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ ساری باتیں لکھی ہوتی ہیں جنہیں ہمیں انجام دینا ہوتا ہے، اور جب ہم انہیں انجام دے لیتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ زندگی ختم ہونے والی ہے، اس وقت پیغمبر اسلامؐ تشریف لاتے ہیں اور مرنے کی خبر دیتے ہیں اور خدا کے نزدیک جو مرتبہ ہوتا ہے اس سے باخبر کرتے ہیں۔ (امام) حسینؑ نے بھی اپنا صحیفہ پڑھا، اس میں ان باتوں کی وضاحت تھی جو آپ کو پیش آنے والی تھیں اور ان باتوں کی بھی وضاحت تھی جو آپ کے بعد رونما ہونے والی تھیں، امام حسینؑ (ان باتوں کو پڑھ کر) میدان کارزار میں جنگ کے لئے آئے اور آپ کے بعد جو واقعات رونما ہونے والے تھے رونما ہوئے۔

ملائکہ نے آپ کی نصرت کرنے کے لئے خدا سے اجازت مانگی، خدا نے انہیں اجازت دی، ملائکہ نے آپ کی نصرت کے لئے اپنے کو آمادہ کیا مگر جب وہ زمین پر پہنچے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے ملائکہ نے اس منظر کو دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: معبود تو نے زمین پر آنے اور حسینؑ کی نصرت کرنے کی اجازت دی مگر جب ہم زمین پر پہنچے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی؟ وحی الٰہی ہوئی اب تم اس کی قبر کے مجاور بن جاؤ اور جب صاحب قبر رجعت کرے تب تم اس کی نصرت کرنا اور اس نصرت کا جبران گریہ کے ذریعے کرو اور یہ گریہ اور نصرت تم ہی سے مخصوص ہے، پس حسینؑ کی نصرت نہ کرنے کی وجہ سے ملائکہ گریہ کرنے لگے اور جب آپ

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

رجعت کریں گے تو یہ ملائکہ آپ کے انصار میں سے ہوں گے۔(۱)

باب ۲۸
امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ پر آسمان وزمین کا گریہ کرنا

ح ا۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین اور محمد بن حسین جو میرے استاد ہیں، نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے احمد بن حسن میثمی سے انہوں نے علی ارزق سے انہوں نے حسن حکم نخعی سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے سرزمین رحبہ پر حضرت علیؑ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا"فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منتظرین" (دخان/۲۹) اتنے میں حسین مسجد میں داخل ہوئے، حضرتؑ نے حسینؑ کو دیکھ کر فرمایا: عنقریب یہ قتل کیا جائے گا اور اس پر آسمان وزمین گریہ کریں گے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حکم بن مسکین سے انہوں نے داؤد بن عیسیٰ انصاری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے، ابراہیم کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ بیت الشرف سے مسجد میں تشریف لائے، اصحاب آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، اتنے میں حسین داخل مسجد ہوئے اور حضرتؑ کے سامنے کھڑے ہو گئے، حضرتؑ نے اپنا دست مبارک آپ کے سر پر رکھا اور فرمایا: بیٹا خدا نے قرآن میں بعض قوموں کی اس طرح ملامت کی ہے"فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین" اور خدا کی قسم تو میرے بعد قتل کیا جائے گا اور تجھ پر آسمان وزمین روئیں گے۔(۳)

۱۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۲۵، کافی ج ۱ ص ۲۸۳۔

۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۰۹۔

۳۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے ان کے اسناد کے ساتھ اسی سے ملتی جلتی حدیث کو بیان کیا ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے وھیب بن حفص نحاس سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ کی شہادت پر آسمان وزمین روئے اور دونوں سرخ ہو گئے اور آسمان وزمین کسی پر نہیں روئے سوائے یحییٰؑ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ کے۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے ان کے اسناد کے ساتھ ایسی ہی حدیث کو بیان کیا ہے۔

ح ۴۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ وغیرہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ **"ان السماء بکت علی الحسین بن علی و یحیی بن زکریا، و لم تبک علی احد غیرھما، قلت: و ما بکاؤھما قال مکثوا اربعین یوماً تطلع الشمس بحمرہ و تغرب بحمرۃ، قلت: فذاک بکاؤھما قال: نعم "** حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا پر آسمان رویا اور ان دونوں کے علاوہ کسی پر وہ نہیں رویا، میں نے پوچھا آسمان نے کس طرح گریہ کیا؟ فرمایا چالیس دن تک سورج نہیں نکلا اور جب سورج نکلا تو سرخ رنگ لے کر اور جب ڈوبا تب بھی سرخ رنگ کے ساتھ ڈوبا۔ میں نے پوچھا آسمان کا گریہ یہی ہے؟ فرمایا: ہاں۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عمر بن سہل سے اور انہوں نے علی بن مسہر قرشی سے روایت کی ہے، علی بن مسہر کا کہنا ہے کہ میری دادی نے بیان کیا کہ جب حسینؑ بن علیؑ شہید ہوئے تو ایک سال نو مہینے تک آسمان خون کے ٹکڑے

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۰۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

کی طرح تھا، اس دوران سورج اصلاً دیکھا نہیں گیا۔ (۱)

ح ۶۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ابی جمیلہ سے اور انہوں نے محمد بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "**فما بکت علیهم السماء و الارض و ما کانوا منظرین**" کے ذیل میں فرمایا: جب سے یحییٰ بن زکریا قتل کیے گئے آسمان کسی پر نہیں رویا، یہاں تک کہ حسینؑ شہید ہوئے پس آپ پر پھر آسمان رویا۔ (۲) (یعنی یا جناب یحییٰ پر آسمان رویا یا امام حسینؑ پر)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب حسینؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ قتل کیے گئے تو ہر ایک کے قتل کے بعد ایک سال تک آسمان سرخ رہا اور یہی سرخی اس کا گریہ تھا۔ (۳)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ابن بکیر سے انہوں نے زرارہ سے اور انہوں نے عبدالخالق بن عبد ربہ سے روایت کی ہے، عبدالخالق کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "**لم یجعل له من قبل سمیاء**" (مریم/۷) کے ذیل میں فرمایا: "**الحسین بن علی، لم یکن له من قبل سمیاً، و یحیی بن زکریا علیه السلام لم یکن له من قبل سمیاً، و لم تبک السماء الا علیهما اربعین صباحاً، قال: قلت: ما بکاؤها، قال: کانت تطلع حمراء و تغرب حمراء**" نہ حسینؑ بن علیؑ سے پہلے کوئی ان کا ہمنام تھا اور نہ ہی یحییٰ بن زکریا سے پہلے کوئی ان کا ہمنام، اور آسمان نے انہی دونوں پر چالیس صبح گریہ کیا، میں نے پوچھا آسمان کا گریہ کیسا تھا؟ آپؑ نے فرمایا: طلوع کے وقت بھی آسمان سرخ تھا اور غروب کے وقت بھی۔ (۴)

۱۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۰۔
۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۰، راوندی کی قصص الانبیاء۔
۳۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۰۔
۴۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۹۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم اور سعد بن عبداللہ سے ان دونوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے علی بن فضال سے انہوں نے ابی جمیلہ سے اور انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یحییٰ بن زکریا کے بعد آسمان کسی پر نہیں رویا سوائے حسینؑ بن علیؑ کے، آپ پر چالیس دن تک آسمان روتا رہا۔(۱)

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے اور انہوں نے کلیب بن معاویہ اسدی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمان سوائے حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ کے کسی پر نہیں رویا۔(۲)

ح ۱۱۔ محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن حسین سے نقل کیا انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا، اور اس راوی کا کہنا ہے کہ جب حسینؑ بن علیؑ شہید ہوئے تو آسمان سے سرخ مٹی کی بارش ہوئی۔(۳)

ح ۱۲۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عیسیٰ سے انہوں نے اسلم بن قاسم سے انہوں نے عمرو بن ثبیت سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: "**ان السماء لم تبک منذ وضعت الا علی یحیی بن زکریا و الحسین بن علی علیهما السلام، قلت: ای شئی کان بکاؤها، قال: کانت اذا استقبلت بثوب وقع علی الثوب شبه اثر البرا غیث من الدم**" جب سے آسمان کا شامیانہ بچھایا گیا وہ کسی پر نہیں رویا سوائے یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی کے، میں نے پوچھا اس کا رونا کیسا تھا؟ حضرتؑ نے جواب دیا جب اس کے سامنے کوئی کپڑا ڈالا جاتا تھا تو اس پر پسّو (مچھر) کے خون جیسی چھینٹیں نظر آتی تھیں۔(۴)

ح ۱۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۱۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۱۔
۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۱۔ ۴۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۱۔

Presented by Ziaraat.Com

نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن فضل سے اور انہوں نے حنان سے روایت کی ہے، حنان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ قبر امام حسینؑ کی زیارت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، کیونکہ آپ کے کچھ چاہنے والوں نے نقل کیا ہے کہ یہ حج اور عمرہ کے برابر ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا اس کو سن کر تعجب نہ کرو اور آپ کی زیارت کرو کیونکہ آپ سید الشہداء، جوانان جنت کے سردار اور یحییٰ بن زکریاؑ سے مشابہ ہیں، انہی دونوں پر آسمان وزمین روئے تھے۔(۱)

مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عبدالصمد بن محمد سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

اسی سے ملتی جلتی حدیث کو میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے حنان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

ح ۱۴۔ مذکورہ اسناد سے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے ایک جماعت سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے حماد سے انہوں نے عامر بن معقل سے اور انہوں نے حسن بن زید سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قاتل یحییٰ بن زکریا بھی ولد الزنا تھا اور قاتل حسین بھی، اور کسی پر آسمان نہیں رویا سوائے ان دونوں کے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا آسمان کس طرح رویا تھا؟

حضرت نے جواب دیا سرخی لے کر سورج نکلتا تھا اور سرخی ہی لے کر ڈوبتا تھا۔(۲)

مجھ سے محمد بن جعفر قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے جعفر بن بشیر سے اسی سے ملتی جلتی حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۵۔ مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۱، ج ۱۰۱ ص ۴۷، قرب الاسناد ص ۶۶، ثواب الاعمال ص ۸۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۲۔

Presented by Ziaraat.Com

بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمان نے حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰؑ بن زکریاؑ پر گریہ کیا اور ان دونوں کے علاوہ کسی پر اس نے گریہ نہیں کیا، میں نے پوچھا اس نے کس طرح گریہ کیا تھا؟ حضرتؑ نے جواب دیا: چالیس دن تک سورج نہیں نکلا اور نکلا بھی تو سرخی لے کر اور ڈوبا بھی سرخی لے کر، میں نے کہا پس یہی اس کا گریہ تھا؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں۔(۱)

ح ۱۶۔ میرے والد اور علی بن الحسین نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے انہوں نے حسن بن حکم نخعی سے اور انہوں نے کثیر بن شہاب حارثی سے روایت کی ہے، کثیر کا بیان ہے کہ ہم رحبہ میں امیرالمومنینؑ کے پاس بیٹھے تھے اور امام حسینؑ آپ کے پاس آ گئے، امیرالمومنینؑ اس طرح ہنسے کہ آپ کے سارے دانت نظر آنے لگے پھر فرمایا: خدا نے ایک قوم کے بارے میں کہا ہے "فما بكت عليهم السماء والارض وما كانوا منظرين" لیکن اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ اور انسان کو خلق کیا ہے اس (حسینؑ) کو ضرور قتل کریں گے اور اس پر آسمان وزمین روئیں گے۔(۲)

ح ۱۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے برقی سے انہوں نے عبدالعظیم سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمان وزمین نہیں روئے سوائے یحییٰؑ بن زکریاؑ اور حسینؑ کے۔(۳)

ح ۱۸۔ مجھ سے میرے والد اور میرے بھائی رحمہما اللہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے ان دونوں نے عمرکی بن علی بوفکی سے ان کا کہنا ہے کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا جب وہ امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں تھے انہوں نے علی سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے۔ صفوان کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کے راستے میں تھا لیکن مکہ ہم جا رہے تھے، میں نے

۱۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۰۔ ۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۲۔

۳۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۱۳۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۶۱

کہا اے فرزند پیغمبر کیا ہوا کہ آپ محزون و مغموم ہیں، حضرتؑ نے جواب دیا جو میں سن رہا ہوں اگر تم بھی اس کو سنتے تو ایسا سوال نہیں کرتے، میں نے پوچھا آپ کیا سن رہے ہیں؟ حضرتؑ نے جواب دیا: قتل امیر المومنینؑ اور قتل حسینؑ پر بارگاہ الٰہی میں ملائکہ کا گریہ وزاری جنوں کا نوحہ اور آنحضرتؐ کی قبر کے اطراف میں موجود ملائکہ کا بکاء۔ لہذا کون ہے جوان آوازوں کو سنے اور اسے کھانا پینا اور سونا اچھا لگے۔(۱)

ح ۱۹۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی علوی سے انہوں نے حسن بن حکم نخعی سے اور انہوں نے کثیر بن شہاب حارثی سے روایت کی ہے، کثیر کا بیان ہے کہ ہم رحبہ میں امیر المومنینؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں حسینؑ نظر آئے، حسینؑ کو دیکھ کر حضرت علیؑ اس طرح ہنسے کہ سارے دانت (حتی عقل کے دانت بھی) نظر آنے لگے، پھر فرمایا: اللہ نے ایک قوم کے بارے میں فرمایا ہے: "فما بکت علیهم السماء والارض وما کانوا منظرین" لیکن اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ اور انسان کو خلق کیا ہے یہ (امام حسینؑ) ضرور قتل کیا جائے گا اور اس پر آسمان و زمین روئیں گے۔(۲)

ح ۲۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے اور انہوں نے عمر بن سعد سے روایت کی ہے، عمر کا کہنا ہے کہ مجھ سے ابو معشر نے زہری سے نقل کیا کہ جب حسین شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی۔(۳)

ح ۲۱۔ عمر سعد کا کہنا ہے کہ مجھ سے ابو معشر زہری نے نقل کیا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو بیت المقدس میں جس پتھر کو اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے تازہ خون نظر آتا تھا۔

ح ۲۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے اور انہوں

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۶۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۲۔

۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۰۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے احمد بن عمرو بن مسلم سے اور انہوں نے میثمی سے روایت کی ہے، میثمی کا کہنا ہے کہ حسینؑ بن علیؑ کی نصرت کے لئے پانچ کوفی چلے، جب شاہی نام کے دیہات میں وہ پہنچے تو ان کے پاس دو آدمی ایک بوڑھا اور ایک جوان آئے اور انہیں سلام کیا، بوڑھے نے کہا میں طائفہ جن میں سے ایک مرد ہوں اور یہ جوان میرا بھتیجا ہے، ہم اس مظلوم (امام حسینؑ) کی نصرت کرنا چاہتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بوڑھے جن نے ان لوگوں سے کہا: میں ایک پیشنہاد کرتا ہوں، ان پانچوں میں سے ایک جوان نے پوچھا تمہاری کیا پیشنہاد ہے؟ بوڑھے جن نے کہا: میری پیشنہاد یہ ہے کہ میں اڑتے ہوئے جاؤں اور ان لوگوں کے بارے میں تم کو خبر دوں تا کہ آگاہی کے ساتھ منزل کی طرف بڑھو، ان لوگوں نے کہا تمہاری پیشنہاد تو بہت اچھی ہے، راوی کا بیان ہے کہ وہ بوڑھا جن ایک دن اور ایک رات نظر نہیں آیا لیکن دوسرے دن لوگوں نے ایک آواز سنی مگر کسی کو نہیں دیکھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا:

واللہ ما جئتکم حتی بصرت بہ   بالطف منعفر الخدین منحورا

خدا کی قسم میں تمہارے پاس نہیں آیا ہوں مگر میں نے طف (کربلا) میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سر کٹا ہوا اور دونوں رخسار خاک آلودہ تھے۔

وحولہ فتیۃ تدمی نحورھم   مثل المصابیح یملون الدجیٰ نورا

ان کے اطراف میں جوان پڑے تھے جن کی گردنوں سے خون جاری تھا، وہ ان چراغوں کے مانند تھے جو تاریکی کو دور کرتے ہیں۔

وقد حثثت قلوصی کی اصادفھم   من قبل ما ان یلاقوا الخرد الحورا

میں نے اپنے ناقے کو تیزی سے دوڑایا تا کہ قبل اس کے کہ حوروں سے ملیں ان تک اپنے کو پہنچا دوں۔

کان الحسین سراجاً یستضاء بہ   اللہ یعلم انی لم اقل زورا

حسینؑ روشن چراغ تھے جن سے کسب نور کیا جاتا تھا اور خدا جانتا ہے کہ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔

مجاور الرسول اللہ فی غرف   وللبتول و للطیار مسرورا

Presented by Ziaraat.Com

نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا اور جس نے یحییٰؑ بن زکریاؑ کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا، پھر حضرتؑ نے فرمایا: جب حسینؑ بن علیؑ قتل کئے گئے تو ایک سال تک آسمان سرخ رہا، اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا: حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰؑ بن زکریاؑ پر آسمان و زمین نے گریہ کیے اور آسمان کا گریہ اس کی سرخی تھی۔(۱)

باب ۲۹

امام حسینؑ پر جنوں کے نوحے

ح ا۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی طالب سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عمر بن سعد سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے حبیب بن ثابت سے اور انہوں نے زوجۂ نبی ام سلمی سے روایت کی ہے، ام سلمی کا بیان ہے کہ میں نے جنوں کے نوحے کی آواز نہیں سنی مگر اس شب جس میں آپ (پیغمبرؐ اسلام) کی روح قبض ہوئی اور آپ نے رحلت فرمائی، اور طائفۂ جن کو نہیں دیکھا مگر اس وقت جب میرا لال حسینؑ قتل کیا گیا۔ ام سلمی کا کہنا ہے کہ اسی وقت طائفۂ جن سے ایک جنیہ آئی اور وہ یہ نوحہ پڑھنے لگی:

ایا عینای فانهملا بجهد — فمن یبکی علی الشهداء بعدی
اے میری دونوں آنکھیں بہت شدت سے گریہ کرو — کیونکہ میرے بعد کون شہدا پر گریہ کرے گا
علی رهط تقودهم المنایا — الی متجبر من نسل عبد (۲)
ان لوگوں پر گریہ کرو جن کو موت لے گئی — غلام نسل کے ستمگروں کی طرف

۱۔ بحار الانوار ج۴۵ ص۲۱۳۔
۲۔ بحار الانوار ج۴۵ ص۲۳۹، شیخ صدوق کی امالی مجلس ۲۹ نمبر۲، مناقب آل ابی طالب ج۴ ص۶۲، تاریخ ابن عساکر ج۴ ص۳۴۸۔
۳۔ سیوطی کی الخصائص الکبریٰ ج۲ ص۱۲۷، مجمع الزوائد ج۹ ص۱۹۹، تذکرۃ الخواص ص۱۵۲۔

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ بہشت میں رسولؐ خدا، بتول (جناب فاطمہؑ) اور جعفر طیار کے پاس شاد و مسرور ہیں۔

بعض جوانوں نے اس آواز کو سن کر کہا:

اذهب فلا زال قبر انت ساكنة   الى القيامة يسقى الغيث ممطور

جاؤ اس قبر پر ہمیشہ رہو قیامت تک بارش اس کو سیراب کرتی رہے گی۔

وقد سلكت سبيلا انت سالكه   وقد شربت بكأس كان مغزورا

اس راہ پر چلا جس پر تو بھی چلا تھا اور اس پیالے سے پیا جو بہت سیراب کرنے والا تھا۔

وفتية فرّغوا للّه انفسهم   وفارقوا المال والاحباب والدورا (۱)

اور اس راہ پر چلا جس پر جوانوں نے اپنی جان خدا کے حوالے کی اور اپنے مال، احباب اور گھروں سے جدا ہو گئے۔

ح۳۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے عمر بن سعد سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے اور انہوں نے ابوزیاد وقندی سے نقل کیا ہے، قندی کا بیان ہے کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو گچ فروش، قبرستان میں سحر کے وقت جنوں کے اس نوحے کی آواز سنتے تھے:

مسح الرسول جبينه   فلّه بريق فى الخدود

رسولؐ اللہ نے ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا پس ان کی پیشانی سے نور ساطع ہے۔

ابواه من عليا قريش   جدّه خير الجدود (۲)

ان کے ماں باپ قریش کے برترین افراد ہیں اور ان کے جد دیگر اجداد کے مقابلے سب سے بہتر ہیں۔

ح۴۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عمر بن سعد سے انہوں نے ولید بن غسان سے اور انہوں نے اس شخص سے نقل کیا ہے جس نے ان سے بیان کیا تھا کہ طائفہ جن، حسینؑ بن علیؑ پر اس طرح نوحہ پڑھتے تھے:

۱۔ بحار الانوار ج۴۵ص ۲۳۹، ۲۴۰۔

۲۔ بحار الانوار ج۴۵ص ۲۴۱۔

Presented by Ziaraat.Com

168

لمن الابیات بالطف علی کرہ بنینه تلک ابیات الحسین یتجاوبن الرنینة(۱)

وہ اشعار جوان کے بیٹے پر ہوئے مصائب کو بیان کرنے کے لئے سرزمین طف پر پڑھے گئے کس کے ہیں، یہ اشعار غمگین آواز میں گریہ کے ساتھ حسینؑ کو جواب دیں گے۔

ح ۵۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ایوب بن سلیمان بن ایوب فزاری سے اور انہوں نے علی بن حزوّر سے نقل کیا ہے، علی بن حزور کا بیان ہے کہ میں نے لیلی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں (لیلی) نے حسینؑ بن علیؑ پر جنوں کو یہ نوحہ پڑھتے ہوئے سنا:

یاعین جودی بالدموع فانما یبکی الحزین بحرقة و تفجعّ

اے آنکھ کثرت سے آنسو بہا کیونکہ غمزدہ بڑے دکھ درد کے ساتھ رو رہا ہے۔

یاعین الهاک الرقاب بطیبه من ذکر آل محمد و ترجع

اے آنکھ لوگوں نے تجھ کو اچھی زندگی گزارنے کی وجہ سے یاد آل محمدؐ اور ان کا ہم درد ہونے سے غافل کر دیا ہے۔

باتت ثلاثاً بالصعید جسومهم بین الوحوش و کلهم فی مصرع (۲)

تین شبانہ روز آل محمدؐ کا جنازہ وحشی جانوروں کے درمیان زمین پر پڑا رہا۔

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حماد سے انہوں نے ابی لیلی واسطی سے اور انہوں نے عبداللہ بن حسان کنانی سے روایت کی ہے کہ جنوں نے یہ کہتے ہوئے گریہ کیا:

ما ذا تقولون اذ قال النبی لکم ماذا فعلتم و انتم آخر الامم

جب نبی تم سے پوچھیں گے تو تم کیا جواب دو گے کہ تم نے کیا سلوک کیا جب کہ تم آخری امت ہو۔

باهل بیتی واخوانی و مکرمتی من بین اسری و قتلی ضر جو ابدم (۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۴۱۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۴۱۔

۳۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۳۷۔

Presented by Ziaraat.Com

میرے اہلبیت کے ساتھ میرے بھائیوں کے ساتھ اور میرے نزدیک والوں کے ساتھ، ان میں سے بعض کو اسیر کیا اور بعض کو مقتول اور خاک وخون میں آلودہ کیا۔

ح ۷۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہؒ سے انہوں نے علی بن الحسین سے انہوں نے معمر بن خلاد سے اور انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب حسینؑ رات کی تاریکی میں عراق کی جانب چلے تو راستے میں ایک شخص کو دیکھا جو رجز پڑھ رہا تھا۔

اسی طرح میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے معمر بن خلاد سے اور انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سلمہ سے مروی رجز کی روایت کی اور وہ رجز یہ ہے:

يا ناقتي لا تذعري من زجر　　وشمّري قبل طلوع الفجر

اے میرے ناقے میرے چلا کر ہنکانے پر خوف وہراس نہ کر اور تیز چل قبل اس کے کہ صبح طلوع کرے

بخير ركبان و خير سفر　　حتى تحلي بكريم القدر

تاکہ تو مجھے پہنچا دے اس بہترین سفر میں بہترین سوار کے پاس جو حسب ونسب میں شریف ونجیب ہے

بماجد الجدر حيب الصدر　　اتى به الله لخير امر

ثمة ابقاه بقاء الدهر

جس کے دادا عظیم شخصیت والے اور فراخ دل ہیں، خدا ان کے بہترین اعمال کا اجر وثواب دے اور جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہیں۔

یہ سن کر حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا:

سامضي وما بالموت عار على الفتى　　اذا ما نوى حقا و جاهد مسلما

عنقریب اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، اور جوان کے لئے موت ننگ وعار کا باعث نہیں ہے، جب تک اس کا ارادہ حق ہو اور جب مسلمان ہے تو جہاد کرے

وآسى الرجال الصالحين بنفسه　　وفارق مثبورا وخالف مجرماً

Presented by Ziaraat.Com

موت اس جوان کے لئے باعث ننگ و عار نہیں جو مردان صالح کے ساتھ مواسات کرے اور ہلاک ہونے والوں سے دوری اور مجرمین کی مخالفت کرے۔

فان عشت لم اندم وان مت لم الم کفی بک ذلاً ان تعیش و ترغما(۱)

پس اگر زندہ رہا تو پشیمان نہیں ہوں اور اگر مر گیا تو لائق ملامت نہیں ہوں گا، لیکن تمہارے لئے یہی ذلت وخواری کافی ہے کہ تم زندہ ہو اور غیر شائستہ اعمال انجام دے رہے ہو۔

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ (اساتذہ) کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے محمد بن یحیٰی معاذی سے انہوں نے حسین بن موسی اصم سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے جناب جابر سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب (امام) حسینؑ اپنے کنبے کے ہمراہ مدینہ سے جانے لگے تو بنی عبدالمطلب کی عورتیں آئیں اور نوحہ و گریاں کرنے لگیں، (امام) حسینؑ نے ان سے فرمایا: میں خدا کی قسم دے کر تم سے کہتا ہوں کہ اس گریہ و بکا میں خدا اور رسول کی نافرمانی نہ کرنا، بنی عبدالمطلب کی عورتوں نے کہا اگر ہم آج نہ روئیں تو پھر کس دن روئیں گے، آج کا دن اس دن کے مانند ہے جس دن رسولؐ خدا اور علیؑ و فاطمہؑ اس دنیا سے تشریف لے گئے تھے۔

اس وقت آپ کے پاس آپ (امام حسینؑ) کی کچھ رشتہ دار خواتین آئیں اور روتے ہوئے کہنے لگیں، اے حسینؑ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے جنوں کی آواز سنی جو آپ پر اس طرح نوحہ کررہی تھیں:

فان قتیل الطف من آل ھاشم ازل رقاباً من قریش فذلت

سرزمین طف کا مقتول آل ہاشم سے ہے جس کو قریش کے ذلیل ترین شخص نے قتل کیا ہے

حبیب رسول اللہ لم یک فاحشاً ابانت مصیبتک الا نوف وجلت

رسول خداؐ کا حبیب برا آدمی نہیں تھا آپ کی مصیبت نے ساری مصیبتوں کو چھوٹی کر دیا ہے۔

نیز بنی عبدالمطلب کی عورتوں نے کہا:

ابکی حسینا سیداً ولقتلہ شاب الشعر، و لقتلہ زلزلتم، ولقتلہ انکسف القمر

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۵، ص ۲۳۷۔

Presented by Ziaraat.Com

بس حسینؑ کے لئے گریہ کرو کہ جو سید و سردار ہیں اور جس کے قتل ہونے کے غم میں لوگوں کے بال سفید ہو گئے اور زمین کو جھٹکے آئے اور چاند کو گہن لگا۔

و احمرّت آفاق السماء من العشية والسحر

ان کے قتل کی وجہ سے غروب اور سحر کے وقت آسمان سرخ ہوا۔

وتغبّرت شمس البلاد بهم واظلمت الكور

ان کے قتل کی وجہ سے سورج گرد آلود اور شہر تاریک ہوئے۔

ذاک ابن فاطمه المصاب به الخلائق والبشر

وہ فاطمہؑ کا بیٹا ہے جس کے قتل کی وجہ سے خلائق و بشر مصائب میں گرفتار ہوئے۔

اورثتنا ذلاً به جدع الانوف مع الغرر (۱)

ان کے قتل کی وجہ سے ہم ذلیل ہوئے ہماری ناک کٹی اور ہلاک ہوئے۔

ح ۹۷۔ مجھ سے میرے والد اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ معاذی سے انہوں نے عباد بن یعقوب سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے اور انہوں نے (امام جعفر صادقؑ کے صحابی) عمر بن عکرمہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ جس دن حسینؑ قتل ہوئے اس کے دوسرے دن ہمارے غلام نے کہا کہ ہم نے گذشتہ شب منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا:

ایها القاتلون جهلا حسيناً ابشروا بالعذاب والتنكيل

اے جہالت میں حسینؑ کو قتل کرنے والو تم کو عذاب اور ذلت کی بشارت ہو۔

كل اهل السماء يدعو عليكم من نبي و مرسل وقتيل

تمام اہل سماء، نبی، ملک اور دوسرے تمہارے لئے بددعا کر رہے ہیں۔

قد لعنتم على لسان بن داؤد وذى الروح حامل الانجيل (۲)

۱۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۸۸۔

۲۔ بحارالانوار ج ۴۵ ص ۲۳۸، مناقب ابن شہرآشوب ج ۴ ص ۶۲، تذکرۃ الخواص ص ۱۵۳، تاریخ ابن عساکر ج ۴ ص ۳۴۔

Presented by Ziaraat.Com

زبان داؤد اور حامل انجیل (جناب عیسیٰ) کی طرف سے تم مورد لعنت ہو۔

ح ۱۰۱۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سنان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم بن حارث سے اور انہوں نے داؤد رقی سے بیان کیا ہے، داؤد رقی کا کہنا ہے کہ مجھ سے میری دادی نے نقل کیا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو جنوں نے ان اشعار کو پڑھ کر گریہ کیا:

یاعین جودی بالعبر　　وابکی فقد حق الخبر

اے آنکھ آنسو بہا اور گریہ کر کہ حسین کے قتل کی خبر صحیح ہے۔

ابکی ابن فاطمہ الذی　　ورد الفرات فما صدر

فرزند فاطمہؑ پر گریہ کر جو　　فرات (کربلا) پر پہنچا مگر واپس نہ آسکا۔

الجن تبکی شجوھا　　لما اتی منہ الخبر

حسینؑ کے قتل کی خبر سے فاطمہؑ کے حزن وغم کو دیکھ کر جن گریہ کر رہے ہیں۔

قتل الحسین ورھطہ　　تعساً لذلک من خبر

حسینؑ اور ان کے اصحاب قتل کر دیئے گئے ایسی خبر پر افسوس ہے۔

ولا بکینک حرقۃ　　عند العشاء وبالسحر

تم پر صبح وشام جلا دینے والے آنسوؤں سے روتا ہوں۔

ولا بکینک ما جری　　عرق وما حمل الشجر (۱)

اتنا تم پر روؤں کہ درخت اس کے سیلاب میں بہہ جائے۔

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۳۸۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۳۰

کبوتروں کا قاتل حسینؑ پر لعنت کرنا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سکونی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اتخذوا الحمام الراعبية فی بیوتکم فانها تلعن قتلة الحسين عليه السلام" آواز نکالنے والے کبوتر کو اپنے گھر میں پالو، کیونکہ یہ قاتلین حسینؑ پر لعنت کرتا ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی، علی بن الحسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا اور ان سب نے احمد بن ادریس بن احمد سے انہوں نے ابی عبداللہ جاموارنی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر میں بیٹھا تھا کہ میری نظر آواز نکالنے والے کبوتر پر پڑی، وہ لمبی لمبی آواز نکال رہا تھا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے داؤد کیا تم جانتے ہو کہ یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں، میں نہیں جانتا، حضرتؑ نے فرمایا: یہ حسینؑ بن علیؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیج رہا ہے، لہٰذا اس پرندے کو اپنے گھر میں پالا کرو۔(۲)

اسی جیسی حدیث کو مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابی عبداللہ جامورانی کے اسناد سے بیان کیا ہے۔

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۵، ج ۴۵ ص ۲۱۳، کافی ج ۶ ص ۵۴۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۳۰۵، ج ۴۵ ص ۲۱۳، کافی ج ۶ ص ۵۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۷۶

باب ۳۱
امام حسینؑ پر اُلوؤں کا نوحہ و ماتم

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن ابی غندر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کو اُلو کے بارے میں پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو دن میں دیکھا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا دن میں تو نہیں دکھائی دیتا صرف رات میں نظر آتا ہے، حضرتؑ نے فرمایا: اس پرندے کی آبادی کے بجائے ویران جگہ پر رہنے کی علت یہ ہے کہ جب سے امام حسینؑ شہید ہوئے اس پرندے نے قسم کھائی تھی کہ آبادی میں نہیں رہیں گے صرف ویران جگہ پر رہیں گے۔ ہمیشہ وہ دن میں بھوکا اور محزون رہتا ہے اور رات میں امام حسینؑ پر نوحہ و مرثیہ پڑھتا ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے (مجاور قبر امام علی رضاؑ) حسین بن علی بن صاعد بربری سے روایت کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے نقل کیا کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرتؑ نے فرمایا: اس اُلو کو جس کو تم دیکھتے ہو اس کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں اسی کے بارے میں سوال کرنے کے لئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا: میرے جد رسولؐ خدا کے زمانے میں یہ اُلو منزلوں محلوں اور گھروں میں رہتا تھا اور جب لوگ کھانا کھاتے تھے تو یہ ان کے پاس آتا تھا اور وہ اس کے سامنے کھانا رکھتے تھے اور اس کو پانی پلاتے تھے پھر وہ اپنی جگہ واپس چلا جاتا تھا، مگر جب حسینؑ قتل کیے گئے تو اس نے آبادی کو چھوڑ کر سنسان جگہ، پہاڑوں اور بیابانوں کو اپنے رہنے کی جگہ بنالیا اور (مسلمانوں کو خطاب کر کے) کہا: تم بڑی خراب امت ہو! تم نے جب اپنے پیغمبرؐ کے نواسے کو قتل کر ڈالا تو پھر مجھ کو بھی تم سے امان نہیں ہے۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۴، ج ۶۴ ص ۳۲۹۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۴، ج ۶۴ ص ۳۲۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی خطاب سے انہوں نے حسن بن علی فضال سے انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان البوم لتصوم النهار، فاذا افطرت تدلّهت علی الحسین بن علی علیهما السلام حتی تصبح" اُلّو دنوں میں روزہ رکھتا ہے اور جب وہ افطار کرتا ہے تو اس کا دل غم حسینؑ میں محزون و افسردہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے اور انہوں نے حسن بن علی میثمی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے یعقوب کیا تم نے دن میں الّو کو آواز نکالتے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے پوچھا اس کی علت جانتے ہو؟ یعقوب نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: اس لئے کہ یہ پرندہ دن میں روزہ رکھتا ہے اور جب رات ہوتی ہے تو اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہے اور پھر رات بھر مصائب امام حسینؑ پر نوحہ سرائی کرتا ہے۔(۲)

باب ۳۲
امام حسینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علا بن رزین سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے:۔ جو مومن قتل حسینؑ بن علیؑ پر گریہ کرے اور اس کے آنسو اس کے رخسار تک پہنچ جائے تو خدا جنت میں اسے ایک گھر دے گا جس میں مدتوں وہ رہے گا، اور جو مومن ان ایذا و آزار پر گریہ کرے جو دنیا میں دشمنوں کی طرف سے ہم کو پہنچے اور اس کے آنسو اس کے

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۴، ج ۶۴ ص ۳۲۹۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۱۴، ج ۶۴ ص ۳۲۹۔

Presented by Ziaraat.Com

رخسار تک پہنچ جائے تو خدا جنت میں اس کے شایان شان مقام دے گا، اور جس مومن کو ہماری راہ میں اذیت وآزار پہنچے جس کی وجہ سے گریہ کرے اور اس کے آنسو اس کے رخسار تک پہنچ جائیں تو خدا اس سے اس کی اذیتوں کو دور کرے گا اور قیامت کے دن اپنے غضب اور جہنم کی آگ سے امن وامان میں رکھے گا۔(۱)

ح۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابی عبداللہ جامورانی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "ان البکاء و الجزع مکروہ للعبد فی کل ما جزع، ما خلا البکاء و الجزع علی الحسین بن علی علیہما السلام فانہ فیہ ماجور" انسان کے لئے سارے امور میں بے تابی اور گریہ کرنا مکروہ ہے سوائے حسینؑ بن علیؑ پر بے تابی اور گریہ کرنے کے، کیونکہ اس میں اجر وثواب ہے۔(۲)

ح۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین زیات سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے ابی ہارون مکفوف سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے ایک طویل حدیث میں ارشاد فرمایا: "ومن ذکر الحسین علیہ السلام عندہ فخرج من عینیہ من الدموع مقدار جناح ذباب، کان ثوابہ علی اللّٰہ عزوجل، و لم یرض لہ بدون الجنۃ" جس کے سامنے ذکر حسینؑ ہو اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکلے تو خدا اس کو اجر دے گا اور اس کے اجر میں کم از کم جنت دے گا۔(۳)

ح۴۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے بکار بن احمد قسام اور حسب بن عبدالواحد سے انہوں نے مخول بن ابراہیم سے انہوں نے ربیع بن منذر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے، منذر کا بیان ہے کہ میں نے (چوتھے امام) علیؑ بن الحسینؑ کو فرماتے

۱۔ بحار الانوار ج۴۴ ص۲۸۱، تفسیر قمی ص۶۱۶، ثواب الاعمال، ص۴۷، مقدمہ لہوف۔

۲۔ بحار الانوار ج۴۴ ص۲۹۱۔

۳۔ بحار الانوار ج۴۴ ص۲۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ہوئے سنا کہ "من قطرت عیناہ فیناقطرۃ و دمعت عیناہ فینادمعۃ، بواہ اللّٰہ بھا فی الجنۃ غرفاً یسکنھا احقاباً" جس کی دونوں آنکھوں سے ہماری مصیبت پر آنسو نکل آئے تو خدا اس کو جنت میں ایک گھر عطا کرے گا جس میں مدتوں رہے گا۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حمزہ بن علی اشعری سے انہوں نے حسن بن معاویہ بن وہب سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس حدیث کی روایت کی ہے جو (ایک حدیث قبل نمبر۳) محمد بن جعفر رزاز جیسی ہے۔

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے علی بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابی عمارہ المنشد سے روایت کی ہے، ابی عمارہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جس دن حسینؑ بن علیؑ کا ذکر ہوتا تھا آپ پورے دن مسکراتے نہیں تھے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے مسمع بن عبدالملک کردین بصری سے روایت کی ہے، مسمع کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مسمع تم عراق کے رہنے والے ہو کیا قبر حسین کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں، کیونکہ میں اہل بصرہ کے درمیان مشہور آدمی ہوں اور میرے پاس ایسے افراد رہتے ہیں جو خلیفہ کے بہی خواہ ہیں اور ناصبیوں اور غیر ناصبیوں کے درمیان ہمارے دشمن بہت زیادہ ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ پسر سلیمان تک خبر پہنچا دیں اور میرے ساتھ وہ ایسا سلوک کرے جو دوسروں کے لئے باعث عبرت بن جائے، اسی وجہ سے احتیاط کرتا ہوں اور زیارت کے لئے نہیں جاتا ہوں۔

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۹۲۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۲۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرتؑ نے مجھ سے پوچھا کیا ان مصائب کو یاد کرتے ہو جو آنحضرتؑ پر پڑے تھے اور وہ اذیت و آزار جو آپ کے لئے روا رکھے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: ہاں حضرتؑ نے پوچھا کیا جزع فزع کرتے ہو؟ میں نے کہا بخدا ایسا ہی ہے اور ان مصائب کو یاد کر کے اس طرح محزون و مغموم ہو جاتا ہوں کہ میرے اہل وعیال اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور میری کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے اور اس حزن واندوہ کے آثار میرے چہرے پر نظر آتے ہیں، حضرتؑ نے فرمایا: ان آنسوؤں کی وجہ سے خدا تم پر رحمت نازل کرے یقیناً تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہوں نے ہماری وجہ سے جزع فزع کیا اور ہماری خوشی سے خوش اور ہمارے حزن سے محزون ہوئے، ہمارے خوف سے خائف اور ہمارے امن سے امن میں ہوئے۔ عنقریب تم موت کے وقت اپنے سرہانے میرے اجداد کو دیکھو گے جو ملک الموت سے سفارش کریں گے اور جس چیز کی تمہیں بشارت دیں گے وہ سب سے بالاتر ہے اور تم دیکھو گے کہ جتنی ماں اپنے بچے پر مہربان ہوتی ہے اس سے زیادہ ملک الموت تم پر مہربان ہوگا۔

مسمع کا بیان ہے کہ پھر حضرتؑ رونے لگے اور میں بھی آپ کے ساتھ رونے لگا اس کے بعد آپ نے فرمایا: "الحمد للّٰه الذی فضّلنا علی خلقه بالرحمة وخصنا اهل البیت بالرحمة"

اے مسمع جب سے امیرالمومنینؑ قتل کئے گئے زمین وآسمان گریہ کررہا ہے اور فرشتوں نے سب سے زیادہ ہم پر گریہ کیا ہے اور ان کے آنسوؤں کا سلسلہ جاری ہے ٹوٹنے والا نہیں ہے، کوئی بھی ہماری مصیبت پر گریہ نہیں کرتا مگر یہ کہ آنکھوں سے آنسو نکلنے سے پہلے خدا اس پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور جب اس کے رخسار پر آنسو پہنچتا ہے تو اگر اس کا ایک قطرہ جہنم میں گر جائے تو اسکی آگ کو خاموش اور حرارت کو ختم کردے گا۔

جس کا دل ہماری وجہ سے دردناک ہو تو جس دن اسکو موت آئے گی وہ ہم کو دیکھے گا۔

اس وقت اس کو ایسی خوشی ملے گی جو ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوگا اور جب ہمارا محبّ حوض کوثر پر آئے گا تو کوثر کو ایک خاص قسم کا فرح وسرور ملے گا اور وہ اس کو انواع واقسام کے ایسے کھانے کھلائے گا جس کے ذائقے کو وہ نہیں چاہے گا کہ زائل ہو جائے۔ اے مسمع: جو شخص اس حوض سے ایک گھونٹ پانی پیئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا اور کبھی بھی پانی نہیں مانگے گا۔ (آب کوثر کے اوصاف کو

Presented by Ziaraat.Com

حضرتؑ یوں بیان فرماتے ہیں) سردیوں میں اس کی تاثیر کافور جیسی ہے، خوشبو اس کی مشک جیسی ہے، مزہ اس کا زنجبیل جیسا ہے، شہد سے زیادہ شیریں، مکھن سے زیادہ نرم ہے، آنسو سے زیادہ صاف ہے، عنبر سے زیادہ شفاف ہے، جنت کا کنواں تسنیم سے نکلتا ہے، جنت کی نہروں سے گزرتی ہے، بہشتی ریگوں پر سے کہ وہ درو یاقوت ہیں گزرتی ہے، ستاروں کی تعداد سے زیادہ اس میں کاسے ہیں، ہزار سال کی مسافت کے فاصلے سے اس کی خوشبو سونگھی جا سکتی ہے، اس میں سونے چاندی اور دیگر قیمتی جواہر کے کاسے ہوں گے، نسیم معطر کے جھونکے سیراب ہونے والے کے چہرے سے ٹکرائیں گے اور وہ کہے گا کہ کاش مجھے یہیں چھوڑ دیا جاتا، میں نہیں چاہتا کہ اس جگہ کو کسی اور جگہ سے تبدیل کروں۔ (اس کے بعد حضرتؑ نے مسمع بن عبدالملک کردین بصری سے فرمایا)

اے کردین آگاہ ہو جاؤ کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو آب کوثر سے سیراب ہوں گے، کوئی بھی آنکھ ایسی نہیں ہوگی جو ہم پر روئے گی اور وہ آب کوثر سے سیراب نہ ہوگی (یعنی ہر رونے والا آب کوثر سے سیراب ہوگا) ہمارے چاہنے والے جب آب کوثر سے سیراب ہوں گے تو انہیں اس سے ایسی لذت ملے گی، ایسا لطف آئے گا اور ایسی شہوت پیدا ہوگی جو ان لوگوں کی لذت و شہوت سے کہیں زیادہ ہوگی جو مرتبے میں ہمارے محبّ سے کم تر ہوں گے۔

حوض کوثر پر امیر المومنینؑ کھڑے ہوں گے اور آپ کے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا جس سے ہمارے دشمنوں کو مار بھگائیں گے، اس وقت دشمنوں میں سے ایک شخص کہے گا میں کلمہ شہادتین (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پڑھتا ہوں، آنحضرتؑ فرمائیں گے تم اپنے فلاں امام کے پاس جاؤ اور ان سے شفاعت حاصل کرو، وہ شخص کہے گا جس امام کا آپ نام لے رہے ہیں وہ اپنا دامن چھڑا رہا ہے، آنحضرتؑ فرمائیں گے تم اپنے پیچھے پلٹ جاؤ اور جن کو تم چاہتے تھے اور خلائق پر ان کو مقدم رکھتے تھے اگر وہ خلائق میں سب سے بہتر تھے تو ان سے شفاعت مانگو اس لئے کہ بہترین شخص وہ ہے جو دوسرے کا شفیع بنے، وہ شخص کہے گا پیاس مارے ڈال رہی ہے، حضرتؑ اس سے فرمائیں گے خدا تیری پیاس بڑھائے اور تیری تشنگی میں اضافہ کرے۔

(مسمع کا بیان ہے کہ) میں نے (چھٹے امامؑ سے) کہا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں یہ شخص کس طرح حوض

Presented by Ziaraat.Com

تک پہنچے گا جب کہ امیر المومنینؑ کا وہاں پہرہ رہے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس شخص نے کچھ برے کام سے اپنے کو بچایا تھا اور جب ہم اہلبیتؑ کا ذکر ہوا تھا تو اس نے ہمیں برا بھلا نہیں کہا تھا اور جن برے کاموں کو دوسرے انجام دے رہے تھے ان سے اپنے کو اس نے روک رکھا تھا، البتہ اس نے ہماری محبت کی وجہ سے ایسا نہیں کیا تھا بلکہ ایسا زیادہ عبادت کرنے، تدین اور لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی وجہ سے تھا، لیکن اس کے دل میں نفاق، اس کا دین و آئین ناصبیوں کا اور ان کا پیرو تھا، وہ ماضی کے خلفاء کا دوست اور ان دو کو سب پر مقدم رکھتا تھا۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن بکیر ارجانی سے روایت کی ہے۔

اسی طرح مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن عبداللہ زرارہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں حج میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا..... حدیث طولانی ہے اس کا ایک ٹکڑا یہ ہے: میں نے پوچھا یا بن رسول اللہ اگر قبر حسینؑ بن علیؑ کا نبش کیا جائے تو قبر میں کچھ نظر آئے گا؟ حضرتؑ نے جواب دیا تم نے کتنا اہم سوال کیا ہے، حسینؑ اپنے والد، ماں اور بھائی کے ہمراہ پیغمبرؐ کے پاس ہیں اور سب رزق الٰہی سے بہرہ مند ہوتے ہیں، اور آپ (امام حسینؑ) کے بارے میں کہتا ہوں کہ یمین عرش کو پکڑ کر کہتے ہیں: یارب انجز لی ما وعدتنی یعنی پروردگار جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کر دکھا، آپ اپنے زائروں کو دیکھتے ہیں اور ان کو، ان کے ناموں کو، ان کے باپ کے ناموں کو اور ان کی آنے والی نسل کو جانتے ہیں، نیز گریہ کرنے والوں پر نظر کرتے ہیں اور انکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ان کی مغفرت کے لئے اپنے پدر بزرگوار سے درخواست کرتے ہیں اور جو گریہ کرتے ہیں ان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اے گریہ کرنے والے اگر تم جان جاؤ کہ اس کا اجر خدا نے کیا رکھا ہے تو

۱۔ بحارالانوار ج ۴۴ ص ۲۹۱۔۲۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

تمہاری خوشی تمہارے غم پر غالب ہو جائے گی اور اس آنسو کے طفیل میں خدا تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا۔(۱)

ح۸۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے بکر بن محمد سے اور انہوں نے فضل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من ذکرنا عنده ففاضت عيناه و لو مثل جناح الذباب غفرله ذنوبه و لو كانت مثل زبد البحر" جس کے سامنے ہمارے نام لئے جائیں اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئے اگر چہ وہ مچھر کے پر کے برابر ہو تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے ولو سمندر کے برابر ہوں گے۔(۲)

مجھ سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بکر بن محمد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح۹۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے علاء بن رزین قلاء سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: قتل حسینؑ کی وجہ سے جس مومن کی آنکھ سے اتنا آنسو نکلے کہ رخسار تک پہنچ جائے تو خدا جنت میں ایک گھر اسے عطا کرے گا جس میں مدتوں وہ زندگی گزارے گا۔(۳)

ح۱۰۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے علی بن یوسف سے انہوں نے بکر بن محمد سے انہوں نے فضیل بن فضالہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "من ذکرنا عنده ففاضت عيناه حرم الله وجهه على النار" جس شخص کے

۱۔ بحارالانوار ج۲۷ص۳۰۰، ج۴۴ص۲۹۲، مستدرک الوسائل ج۱۰ص۲۳۰۔
۲۔ بحارالانوار ج۴۴ص۲۸۴، مستدرک الوسائل ج۱۰ص۳۱۲، المحاسن ص۶۳۔
۳۔ بحارالانوار ج۴۴ص۲۸۴۔

Presented by Ziaraat.Com

سامنے ہمارا ذکر ہو اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئے خدا اس پر جہنم کو حرام قرار دیتا ہے۔(۱)

باب ۳۳
غم حسینؑ میں شعر پڑھنے اور رونے اور رلانے کا ثواب

ح ۱۔ ہم سے ابوالعباس قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے ابو ہارون مکفوف سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ہارون غم حسین میں کوئی شعر پڑھو، ہارون کا بیان ہے کہ میں نے شعر پڑھا، حضرت سن کر رونے لگے، پھر فرمایا جس طرح تم روتے ہوئے اپنے لئے شعر پڑھتے ہو اسی طرح میرے لئے بھی شعر پڑھو، میں نے روتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

امرر علی جدث الحسین   فقل لاعظمه الزکیه

قبر حسینؑ سے گزر اور ان پاک ہڈیوں سے کہہ

ہارون کا کہنا ہے کہ حضرتؑ رونے لگے اور فرمایا مزید پڑھو، ہارون نے دوسرا مرثیہ پڑھا اور حضرتؑ پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے اہل حرم کے رونے کی آواز سنی۔

ہارون کا بیان ہے کہ جب میں مرثیہ پڑھ چکا تو حضرتؑ نے فرمایا: اے ہارون جو شخص غم حسینؑ میں شعر پڑھے اور خود بھی روئے اور دس آدمیوں کو بھی رلائے تو خدا اس پر بہشت واجب کر دے گا، اور جو شخص غم حسینؑ میں شعر پڑھے اور روئے اور پانچ آدمیوں کو رلائے خدا اس پر بہشت واجب کر دے گا، اور جو شخص غم حسینؑ میں شعر پڑھے اور روئے اور ایک آدمی کو رلائے خدا دونوں پر بہشت واجب کر دے گا، اور جس شخص کے سامنے حسینؑ کا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آئے اس کا اجر و ثواب خدا پر ہے اور خدا اس کو اجر میں کم سے کم جنت عطا کرے گا۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۵۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۹۵، ثواب الاعمال ص ۱۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ مجھ سے ابوالعباس نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی مغیرہ سے انہوں نے ابوعمارہ المنشد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعمارہ غم حسینؑ میں شعر پڑھو، ابوعمارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کے سامنے شعر پڑھے، حضرتؑ رونے لگے، پھر میں نے شعر پڑھے حضرتؑ رونے لگے، میں نے پھر شعر پڑھے، حضرت پھر رونے لگے۔ ابوعمارہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں شعر پڑھتا جارہا تھا اور حضرتؑ روتے جارہے تھے۔ یہاں تک کہ گھر سے رونے کی میں نے آواز سنی۔ پھر حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعمارہ جو شخص مظلومیت حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور پچاس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، جو شخص غم حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور چالیس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، جو شخص غم حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور بیس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، جو شخص مظلومیت حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور دس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، جو شخص مصیبت حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور ایک آدمی کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، جو شخص مصیبت حسینؑ میں شعر پڑھے اور خود روئے اس کے لئے جنت ہے، جو شخص مصیبت حسینؑ میں شعر پڑھے اور اور رونے والے کی صورت بنائے اس کے لئے جنت ہے۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن حسان سے انہوں نے ابن ابی شعبہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن غالب سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مرثیہ پڑھا جب اس شعر پر مرثیہ ختم کیا:

لبلیة تسقو حسینا — بمسقاة الثری غیر التراب

پشت پردہ مخدرات گریہ کرتی تھیں اور باصدائے بلند کہتی تھیں: واابتاہ۔(۲)

۱۔ بحارالانوار ج ۴۴ص ۲۸۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ص ۵۹۵، ثواب الاعمال ص ۱۰۹، امالی صدوق مجلس ۲۹ نمبر ۶۔

۲۔ بحارالانوار ج ۴۴ص ۲۸۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ص ۳۸۵۔

Presented by Ziaraat.Com

184

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "من انشد فی الحسین علیہ السلام بیت شعر فبکی و ابکی عشرة فله و لهم الجنة، و من انشد فی الحسین بیتاً فبکی و ابکی تسعة فله و لهم الجنة ،فلم یزل حتی قال: من انشد فی الحسین بیتاً فبکی (و اظنه قال) او تباکی فله الجنة" جوشخص غم حسینؑ میں ایک بیت پڑھے خود روئے اور دس آدمیوں کو رلائے تو اس کے لئے اور ان دس آدمیوں کے لئے جنت ہے، جوشخص غم حسینؑ میں ایک بیت پڑھے خود روئے اور نو آدمیوں کو رلائے تو اس کے لئے اور ان نو آدمیوں کے لئے جنت ہے، اسی طرح حضرتؑ افراد کی تعداد کم کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: جوشخص مصیبت حسینؑ میں ایک بیت پڑھے اور روئے (راوی کا بیان ہے کہ مجھے گمان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا، یا رونے والے کی صورت بنائے) تو اس کے لئے جنت ہے۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے ابو ہارون مکفوف سے روایت کی ہے کہ میں (ابو ہارون) امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: غم حسینؑ میں شعر پڑھو، میں نے شعر پڑھا، حضرتؑ نے فرمایا: نہیں جس طرح تم اپنے مجمع میں اور قبر حسینؑ پر مرثیہ پڑھتے ہو اس طرح پڑھو، میں نے یہ شعر پڑھا:

امرر علی جدث الحسین فقل لا عظمه الزکیه

قبر حسینؑ سے گزر اور ان پاک ہڈیوں سے کہہ۔

ابو ہارون کا بیان کہ حضرت رونے لگے، آپ کو روتے دیکھ کر میں نے پڑھنا بند کر دیا، حضرتؑ نے فرمایا: پڑھو، میں نے پڑھنا شروع کیا پھر فرمایا: رکو نہیں زیادہ سے زیادہ پڑھو، ابو ہارون کا بیان ہے پھر میں نے یہ بیت پڑھی:

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۸۵، ثواب الاعمال ص ۱۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

یامریم قومی فاندبی مولاک و علی الحسین فاسعدی بکاک

اے مریم (مادر عیسیٰ) اٹھو اور اپنے مولا پر ندبہ وزاری کرو، اور اس گریہ کے ذریعے حسینؑ کی مدد کرو (کیونکہ گریہ اظہار محبت کا وسیلہ ہے) یہ سن کر حضرتؑ بھی روئے اور آپ کے اہل حرم نے بھی گریہ کیا، جب اہل حرم خاموش ہو گئے تو حضرتؑ نے فرمایا: اے ابوہارون مصیبت حسینؑ میں جو ایک شعر پڑھے اور دس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، پھر حضرت رونے والوں کی تعداد کم کرتے گئے یہاں تک کہ فرمایا: جو شخص غم حسینؑ میں شعر پڑھے اور ایک آدمی کو رلائے اس کے لئے جنت ہے، پھر حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص حسینؑ کو یاد کرے اور آپ پر روئے اس کے لئے جنت ہے۔(۱)

ح ۶۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "**لکل شئی ثواب الا الدمعة فینا**" ہر اچھے عمل کا ثواب اور اس کا اجر معین ہے سوائے ہماری مصیبتوں پر رونے کے، کہ اس کے اجر وثواب کی کوئی حد نہیں۔(۲)

ح ۷۔مجھ سے محمد بن احمد بن حسین عسکری نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص غم حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور روئے اور دس آدمیوں کو رلائے اس کے لئے اور ان دس آدمیوں کے لئے جنت ہے، جو شخص غم حسینؑ میں ایک شعر پڑھے اور روئے اور نو آدمیوں کو رلائے اس کے لئے اور ان نو آدمیوں کے لئے جنت ہے، پھر حضرت رونے والوں کی تعداد کم کر کے فرماتے ہیں: جو شخص غم حسینؑ میں شعر پڑھے اور روئے (راوی کا بیان ہے کہ مجھے گمان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا یا رونے والوں کی صورت بنائے) اس کے لئے جنت ہے۔(۳)

۱۔ بحارالانوار ج۴۴ص۲۸۷۔

۲۔ بحارالانوار ج۴۴ص۲۸۷، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۵۹۷۔

۳۔ بحارالانوار ج۴۴ص۲۸۹، ثواب الاعمال ص۱۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۴

پانی پینے کے بعد حسینؑ کو یاد کرنے اور آپ کے قاتل پر لعنت بھیجنے کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے خشاب سے انہوں نے علی بن حسان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کثیر سے اور انہوں نے داؤد رقی سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، حضرت نے پانی مانگا اور جب آپ پانی پی چکے تو دیکھا کہ آپ کی آنکھ آنسوؤں میں ڈوب گئی ہے، پھر مجھ سے فرمایا: "یا داؤد لعن اللّٰہ قاتل الحسین علیه السلام ،فما من عبد شرب الماء فذکر الحسین علیه السلام و لعن قاتله الا کتب اللّٰہ له مائة الف حسنة، و حط عنه مائة الف سیئة، و رفع له مائة الف درجة ،و کانما اعتق مائة الف نسمة ،و حشره اللّٰہ تعالیٰ یوم القیامة ثلج الفواد" اے داؤد، قاتل حسینؑ پر خدا لعنت کرے، کوئی بندہ نہیں ہے جو پانی پئے اور حسینؑ کو یاد کرے اور آپ کے قاتل پر لعنت بھیجے مگر یہ کہ خدا اس کو ایک لاکھ حسنہ دے گا اور ایک لاکھ گناہ معاف کردے گا اور اس کے مقام کو ایک لاکھ درجہ بلند کردے گا، گویا ایک لاکھ غلام اس نے آزاد کیا ہے اور قیامت کے دن خدا اس کو مطمئن دل کے ساتھ محشور کرے گا۔(۱)

مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے جعفر بن ابراہیم حضرمی سے اور انہوں نے سعد بن سعد سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔(۲)

۱۔ بحارالانوار ج ۴۴ ص ۳۰۳۔

۲۔ کافی ج ۶ ص ۲۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ٣٥
علیؑ بن الحسینؑ کا حسینؑ بن علیؑ پر گریہ

ح ١۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے ابوداؤد مسترق سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: (چوتھے امامؑ) علیؑ بن الحسینؑ اپنے والد حسینؑ بن علیؑ پر بیس سال یا چالیس سال تک روتے رہے اور جب بھی آپ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا تو آپ حسینؑ پر رونے لگتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے غلام نے عرض کیا یا بن رسول اللہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز نہ کر جائے، حضرتؑ نے اس کو جواب دیا: "انما اشکو بثی و حزنی الی اللّٰہ و اعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون" یعنی اپنا درد دل صرف خدا سے کرتا ہوں اور اس کے لطف و کرم سے کچھ ایسی چیزیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے، جب بھی فرزندان فاطمہؑ کی قتل گاہ یاد آتی ہے دم گھٹنے لگتا ہے۔ (١)

ح ٢۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب زیات سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے اسماعیل بن منصور سے اور انہوں نے ہمارے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ (چوتھے امام) علیؑ بن الحسینؑ اپنے حجرے میں گریہ و سجدے میں مشغول تھے کہ آپ کا غلام آپ کے قریب آیا اور کہا اے میرے مولا، اے علیؑ بن الحسینؑ آپ کب تک روئیں گے، یہ سن کر حضرتؑ نے سر اٹھایا اور اس سے فرمایا: وائے ہو تم پر (یا کہا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے) جو ہم نے دیکھا ہے اس کے مقابلے یعقوب کا غم بہت چھوٹا ہے پھر بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں یوں گلہ کیا: "یا اسفی علی یوسف" (یوسف کے فراق پر افسوس ہے) جب کہ انہوں نے صرف ایک فرزند کھویا تھا، مگر میرے سامنے میرے باپ اور میرے خاندان کے سروں کو تن سے جدا کیا گیا۔

١۔ بحار الانوار ج ٤٦ ص ١٠٩، امالی صدوق ص ١٤٠، خصال صدوق ص ٢٧٢۔

Presented by Ziaraat.Com

راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ، اولادِ عقیل کو بہت چاہتے تھے، چنانچہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ فرزندان جعفر سے زیادہ فرزندان عقیل کو کیوں چاہتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا مجھے یاد ہے وہ دن جب وہ میرے باپ کے ہمراہ مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تھے اسی لئے میں انہیں زیادہ چاہتا ہوں۔(۱)

باب ۳۶

حسینؑ قتیل عبرہ ہیں جب بھی مومن یاد کرے گا روئے گا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے سعید بن جناح سے انہوں نے ابو یحییٰ حذاء سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے (امام) حسینؑ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: "یا عبرة کل مومن، فقال: انا یا ابتاه، قال: نعم یا بنی" اے ہر مومن کے آنسو، امام حسینؑ نے پوچھا بابا میں ہوں؟ آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں بیٹا تم ہو۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابو عمارہ منشد سے روایت کی ہے کہ جس دن امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام حسینؑ کا ذکر ہوتا تھا اس دن، رات تک آپ مسکراتے تک نہیں تھے اور فرماتے تھے حسینؑ ہر مومن کے آنسو ہیں (یعنی یادِ حسینؑ ہر مومن کے لئے گریہ کا سبب ہے)۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۶ ص ۱۰۹۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۰۔

۳۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے اسماعیل بن مہران سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے ابو بصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا: "انا قتيل العبرة لا يذكرني مومن الا استعبر" میں کشتۂ گریاں ہوں کوئی بھی مومن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ روئے گا۔ (۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے اسماعیل بن جابر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: "انا قتيل العبرة" میں کشتۂ گریہ ہوں۔ (۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حکم بن مسکین سے انہوں نے ابو بصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا: "انا قتيل العبرة" میں کشتۂ گریہ ہوں۔ (۳)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے ابان احمر سے انہوں نے محمد بن حسین خزار سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے، وہاں ہم نے امام حسینؑ کا ذکر کیا، حضرتؑ رونے لگے اور ہم بھی رونے لگے، پھر حضرتؑ نے سر اٹھایا اور کہا کہ امام حسینؑ نے فرمایا ہے: میں کشتۂ گریاں ہوں، مومن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر روئے گا........ (۴)

ح ۷۔ مجھ سے علی بن حسین سعد آبادی نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے ہارون بن خارجہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادقؑ

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۴، امالی صدوق مجلس ۲۸ نمبر ۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۰۔

۳۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۸۴۔

۴۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۷۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۱۔

Presented by Ziaraat.Com

سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا: "انا قتیل العبرة قتلت مكروباً و حقيق علىّ ان لا ياتينى مكروب قط الارده الله و اقلبه الى اهله مسروا" میں کشتۂ گریاں ہوں، مجھے بڑے کرب کے عالم میں مارا گیا، خدا کے لئے سزاوار ہے کہ میری زیارت میں پیش آنے والے زائر کے غم و اندوہ کو خوشی و سرور میں بدل دے۔(۱)

مجھ سے حکیم بن داؤد نے انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ہارون بن خارجہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۳۷

حسینؑ، سید الشہداء ہیں

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے اور انہوں نے حنان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "زوروا الحسين عليه السلام و لا تجفوه، فانه سيد شباب اهل الجنة من الخلق و سيد الشهداء" حسینؑ کی زیارت کرو اور اس میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ یہ کوتاہی ان پر جفا کرنے کے مانند ہے اس لئے کہ آپ جوانانِ جنت کے سردار اور سید الشہداء ہیں۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ربعی بن عبداللہ سے روایت کی ہے، ربعی کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ شہداء کی قبریں کہاں ہیں؟ حضرت نے کہا کیا تمہارے پاس افضل شہداء نہیں ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۷۹، ج ۱۰۱ ص ۴۸، ثواب الاعمال ج ۱۰ ص ۲۵۶۔
۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۶۔

Presented by Ziaraat.Com

میں میری جان ہے آنحضرتؑ کی قبر کے اطراف میں بال بکھرائے ہوئے اور گرد میں اٹے چار ہزار فرشتے ہیں جو قیامت تک روتے رہیں گے۔(۱)

ح۳۔ مجھ سے ابو العباس رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے ابو داؤد مسترق سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، اُم سعید کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھی اور کسی کو کرایہ پر خچر لینے کے لئے بھیجا تھا تا کہ شہداء کے قبروں کی زیارت کروں، حضرتؑ نے فرمایا: تم کیوں نہیں سید الشہداء کی زیارت کرتی ہو، میں (ام سعید) نے پوچھا سید الشہداء کون ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: سید الشہداء حسینؑ ہیں: میں نے عرض کیا جوان کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: قبول شدہ حج وعمرہ اور فلاں فلاں اعمال خیر کا ثواب ملے گا (حضرتؑ نے تین مرتبہ اس کی تکرار کی)۔(۲)

ح۴۔ مجھ سے ابو العباس رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حکم بن مسکین سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، ام سعید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی، تھوڑی دیر کے بعد میری کنیز آ کر کہنے لگی تمہارے لئے سواری لے آئی ہوں۔ حضرتؑ نے پوچھا اس سواری سے کہاں جاؤ گی؟ عرض کیا شہداء کے قبروں کی زیارت کے لئے۔ حضرتؑ نے فرمایا آج نہ جاؤ، تم عراقیوں پر تعجب ہوتا ہے کہ طولانی راستہ طے کر کے قبور شہداء کی زیارت کے لئے جاتی ہو لیکن سید الشہداء کی زیارت کو نہیں جاتی ہو؟ عرض کیا سید الشہداء کون ہیں؟ فرمایا سید الشہداء، حسینؑ بن علیؑ ہیں، عرض کیا میں عورت ہوں، فرمایا تمہاری جیسی کے لئے زیارت کے لئے وہاں جانے میں کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا اس زیارت کا کیا اجر و ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "تعدل حجة و عمرة و اعتكاف شهرين في المسجد الحرام وصيامها و خيرها كذا كذا ،قالت و بسط يده و ضمها ضماً ثلاث مرات" یہ زیارت ایک حج، ایک عمرہ، مسجد الحرام میں دو ماہ اعتکاف اور اس میں روزہ

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱، ص ۶۴۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

رکھنے کے برابر ہے اور .... سے بہتر ہے۔ ام سعید کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے تین مرتبہ ہاتھ کو کھولا اور بند کیا۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے احمد بن رزق غمشانی سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، ام سعید کا بیان ہے کہ میں مدینہ گئی اور شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے ایک خچر کرایہ پر لیا مگر سوچا پہلے فرزند رسول خدا (امام جعفر صادقؑ) کی زیارت کروں، چنانچہ حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جب تھوڑی دیر گزری تو خچر کے مالک نے مجھے آواز دی، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ام سعید تمہیں کون آواز دے رہا ہے؟ عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں یہ خچر کا مالک ہے جو آواز دے رہا ہے، میں نے کرایہ پر خچر لیا ہے تاکہ شہدا کی قبروں کی زیارت کروں۔ حضرتؑ نے فرمایا کیا تمہیں سید الشھداء کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، بتائیے۔ حضرت نے فرمایا: سید الشھداء حسین بن علیؑ ہیں۔ عرض کیا آنحضرتؑ سید الشھداء ہیں؟ حضرت نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا جو آنحضرتؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ فرمایا: ایک حج، اور فلاں فلاں کار خیر کا ثواب ہے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا ان سب نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم حارثی سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، ام سعید کا بیان ہے کہ میں مدینہ آئی اور ایک خچر کرایہ پر لیا تاکہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں، میں نے دل میں سوچا (چھٹے امام) جعفر بن محمد کے سوا کوئی نہیں ہے جس کی شہدا کی زیارت سے پہلے زیارت کی جائے، لہٰذا حضرتؑ کے پاس آئی، چونکہ تھوڑی دیر ہو گئی تھی اس لئے خچر کے مالک نے آواز دی۔ امام جعفر صادقؑ نے

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۶، ثواب الاعمال ص ۱۲۲۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: اے ام سعید لگتا ہے کوئی تمہارا انتظار کر رہا ہے، میں نے کہا شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے خچر کرایہ پر لیا ہے، لیکن سوچا سب سے پہلے آپ کی زیارت کروں۔ ام سعید کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: اے ام سعید تم کو سید الشہداء کی قبر کی زیارت سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟! ام سعید کا کہنا ہے کہ میں سوچ رہی تھی کہ حضرت، قبر امیر المومنینؑ کی راہنمائی کریں گے، لہذا عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں سید الشہداء کون ہیں؟ حضرتؑ نے جواب دیا: حسینؑ بن فاطمہؑ، اے ام سعید جو شخص بصیرت اور میل ورغبت کے ساتھ آپ کی زیارت کو جائے اس کے لئے مقبول حج وعمرہ کا ثواب اور فلاں فلاں فضیلت ہے۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے حسین بن ابی العلاء اور ابوالمغرا اور عاصم بن حمید حناط سے اور ان سب نے ابوبصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "ما من شهيد الا و يحب ان يكون مع الحسين عليه السلام حتى يدخلون الجنة معه" ہر شہید یہ چاہے گا کہ امام حسینؑ کے ساتھ رہے تا کہ آپ کے ساتھ جنت میں جائے۔(۲)

باب ۳۸

انبیاءؑ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

ح ۱۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۰۔

۲۔ بحار الانوار ج ۴۴ ص ۲۹۹۔

Presented by Ziaraat.Com

کہتے ہوئے سنا کہ "لیس نبی فی السماوات الا ویسئلون اللّٰہ تعالیٰ ان یاذن لھم فی زیارۃ الحسین علیہ السلام ففوج ینزل و فوج یصعد" زمین وآسمان میں کوئی نبی نہیں ہے مگر وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ اسے اجازت ملے تاکہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کر سکے، پس انبیاء کا ایک گروہ آسمان سے آکر زیارت کرتا ہے اور ایک گروہ زیارت کر کے آسمان کی طرف واپس جاتا ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے (ابوحمزہ ثمالی کے نواسے) حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالیؒ سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ بنی مروان کے آخری دور حکومت میں شامیوں سے چھپ کر کوفہ سے زیارت حسینؑ کے لئے کربلا پہنچا اور ایک جگہ چھپ گیا اور جب آدھی رات گزر گئی تو اس جگہ سے نکل کر قبر کی طرف چلا، جب قبر کے نزدیک پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تم پلٹ جاؤ تم کو اجر وثواب مل گیا کیونکہ قبر تک تم نہیں پہنچ سکتے، میں مایوس ہو کر روتا ہوا واپس ہوا یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور میں پھر قبر کی سمت چلا اور جیسے ہی قبر کے قریب پہنچا پھر وہی شخص میرے سامنے آکر کہنے لگا تم قبر تک نہیں پہنچ سکتے، میں نے اس سے کہا خدا تمہیں سلامت رکھے میں کیوں قبر تک نہیں پہنچ سکتا جب کہ کوفہ سے حضرتؑ کی زیارت کی ہی نیت سے آیا ہوں؟ مجھے نہ روک کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ زیارت کر کے جلد پلٹ جاؤں اس لئے کہ ڈر ہے کہ صبح ہونے کے بعد شامی مجھے یہاں دیکھیں اور میرے قتل کرنے کی تدبیر کرنے لگیں، اس شخص نے کہا تھوڑی دیر رک جاؤ اس لئے کہ موسیٰؑ بن عمران نے خدا سے قبر حسینؑ کی زیارت کی اجازت لی اور اجازت ملنے کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ آسمان سے آئے ہیں اور ابھی بارگاہ حسینیؑ میں ہیں اور منتظر ہیں کہ صبح ہوتا کہ آسمان کی طرف واپس جائیں۔ راوی (ابوحمزہ ثمالی کے نواسے) کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں ایک فرشتہ ہوں جو قبر حسین کی حفاظت اور آپ کے زائروں کے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں، چنانچہ میں وہاں سے پلٹ آیا اور قریب تھا کہ جو سنا تھا اس سے عقل کے ہوش اڑ جائیں۔

راوی کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی اور میں قبر کے پاس آیا تو وہاں کسی کو نہیں پایا، قبر کے پاس آکر سلام کیا

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۵۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۴، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۱۷۔

Presented by Ziaraat.Com

اور آپ کے قاتلوں پر لعنت بھیجی اور وہیں نماز صبح پڑھ کر شامیوں کے ڈر سے جلد پلٹ آیا۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اشعث سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اور انہوں نے ابن سنان سے روایت کی ہے، ابن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبر حسینؑ بن علیؑ کی مسافت بیس ذرع در بیس ذرع بہ شکل مربع ہے (ہر میل چار ہزار ذرع کے برابر ہوتا ہے) اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، وہاں سے فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں ہے مگر یہ کہ وہ خدا سے آنحضرتؑ کی زیارت کی اجازت لیتا ہے، چنانچہ زیارت کے لئے آسمان سے ایک فوج آتی ہے اور زیارت کر کے دوسری فوج آسمان کی طرف جاتی ہے۔(۲)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد، بھائی اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے نقل کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے، صفوان کا کہنا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام حیرہ تشریف لائے تو مجھ سے فرمایا: کیا تم قبر حسینؑ کی زیارت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں کیا آپ آنحضرتؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: میں کیوں نہ ان کی زیارت کروں جب کہ ہر شب جمعہ خدا، انبیاء، ملائکہ اور اوصیاء کا گروہ ایک ساتھ زمین پر آتا ہے اور ان کی زیارت کرتا ہے۔ (البتہ زیارت خدا سے مراد آنحضرتؑ پر اور آپ کے زائروں پر اس کی خاص رحمت کا نازل کرنا ہے) البتہ حضرت محمدؐ، افضل انبیاء اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔ صفوان نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں، پھر میں ہر شب جمعہ آنحضرتؑ کی قبر کی زیارت کروں گا تا کہ خدا کی رحمت خاصہ کو پا سکوں، حضرتؑ نے فرمایا: اے صفوان اس کا عہد لے لو تمہارے لئے قبر حسینؑ کی زیارت لکھی

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۰۸، ج ۱۰۱ ص ۵۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۴۰۵۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۰۔

Presented by Ziaraat.Com

جائے گی اور یہ (خاص رحمت کا نزول) بہت بڑی فضیلت ہے، یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔(۱)

مجھ سے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم ہمدانی نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (محمد) سے اور انہوں نے اپنے باپ (علی) سے اور انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اور انہوں نے (ابوحمزہ ثمالی کے نواسے) حسین بن بنت ابوحمزہ سے اسی باب کی دوسری حدیث جیسی حدیث کی روایت کی ہے۔

اور مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عمر کی بن علی بوفکی سے انہوں نے چند محدثین شیعہ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے (ابوحمزہ ثمالی کے نواسے) حسین بن ابوحمزہ ثمالی سے مذکورہ حدیث جیسی حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۳۹

ملائکہ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

ح ۱۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "**لیس من ملک فی السماوات و الا وھم یسئلون اللّٰہ عزوجل ان یاذن لھم فی زیارۃ قبر الحسین علیہ السلام ففوج ینزل وفوج یعرج**" آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ زیارت قبر حسینؑ کی اجازت مانگتا ہے چنانچہ ان کی ایک فوج آسمان سے اتر کر حضرتؑ کی زیارت کرتی ہے اور ایک فوج زیارت کر کے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے داؤد رقی سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۰۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۴، ثواب الاعمال ص ۱۲۱۔

Presented by Ziaraat.Com

کو کہتے ہوئے سنا کہ "ما خلق اللّٰه خلقاً اکثر من الملائکة ،و انه ینزل من السماء کل مساء سبعون الف ملک و یطوفون باالبیت الحرام لیلتهم ،حتی اذا طلع الفجر انصر فوا الی قبر النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فیسلمون علیه ، ثم یاتون قبر امیر المومنین علیه السلام فیسلمون علیه، ثم یاتون قبر الحسین علیه السلام فیسلمون علیه ثم یعرجون الی السماء قبل ان تطلع الشمس ،ثم تنزل ملائکة النهار سبعون الف ملک ، فیطوفون باالبیت الحرام نهارهم حتی اذا غربت الشمس انصرفوا الی قبر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فیسلمون علیه،ثم یاتون قبر امیر المومنین علیه السلام فیسلمون علیه، ثم یاتون قبر الحسین علیه السلام فیسلمون علیه ،ثم یعرجون الی السماء قبل ان تغیب الشمس" خدا نے فرشتوں سے زیادہ کسی مخلوق کو خلق نہیں کیا ہے، ہر شب ستر ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور اول شب سے طلوع صبح تک بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، طلوع صبح کے بعد قبر نبی پر جا کر حضرتؐ کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر امیر المومنینؑ پر آ کر آپ کو سلام کرتے ہیں پھر قبر حسینؑ پر آتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں اور قبل اس کے کہ تاریکی چھائے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔(١)

ح ٣۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے محمد بن فضیل سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ما بین قبر الحسین علیه السلام الی السماء مختلف الملائکة" قبر حسینؑ اور آسمان کے درمیان ملائکہ کے رفت و آمد کی جگہ ہے۔(٢)

ح ۴۔ مجھ سے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد) سے اور انہوں نے اپنے والد (علی) سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی

١۔ بحار الانوار ج ١٠٠ ص ١١٨، ١٣٢، ج ١٠١ ص ٦٣، ثواب الاعمال ص ٨٧، امالی شیخ ج ١ ص ٢١٨، کشف الیقین ٦٧، بشارة المصطفی ص ١٩٨۔

٢۔ بحار الانوار ج ١٠١ ص ٦٢، مستدرک الوسائل ج ١٠ ص ٣٢٠، ثواب الاعمال ص ١٢١، من لا یحضرہ الفقیہ ج ٢ ص ٣۴٦۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ قبر حسینؑ کی مساحت، بیس ذراع در بیس ذراع بہ شکل مربع ہے، یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، یہاں سے فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں، کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہیں ہے مگر وہ بارگاہ الٰہی میں درخواست کرتا ہے کہ زیارت حسینؑ کے لئے جائے، پس وہ فوج در فوج آسمان سے نازل ہو کر زیارت کرتے ہیں اور ان سے پہلے آنے والے زیارت کرنے کے بعد آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد) سے اور انہوں نے اپنے والد (علی) سے انہوں نے عبداللہ بن حماد سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اے فرزند رسول میں آپ پر فدا ہو جاؤں، میں شب عرفہ حائر حسینی (حرم امام حسینؑ) میں تھا تقریباً تین چار ہزار خوبصورت لوگوں کو دیکھا جن کے بدن سے خوشبو آرہی تھی اور وہ بہت سفید لباس پہنے ہوئے تھے، وہ پوری رات نماز میں مشغول تھے، میں نے چاہا کہ قبر حسینؑ کے پاس جا کر اس کو بوسہ دوں اور وہاں کی دعائیں پڑھوں مگر بھیڑ کی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکا، جب طلوع فجر ہوئی تو سجدے میں گیا اور جب سر سجدے سے اٹھایا تو کسی کو وہاں نہ پایا۔ حضرتؑ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کون تھے؟ عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں نہیں فرمایا مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ چار ہزار فرشتے حسینؑ کے پاس سے گزرے اور وہ (امام حسینؑ) مقتول پڑے تھے، جب وہ آسمان پر پہنچے تو خدا نے ان کو حکم دیا اے ملائکہ تم میرے حبیب اور برگزیدہ محمدؐ کے بیٹے کے پاس سے گزرے اور وہ مقتول پڑا تھا مگر تم نے اس کی مدد نہیں کی، پس تم زمین پر جاؤ اور اس کی قبر پر بال بکھیرے گرد آلود قیامت تک گریہ کرتے رہو، لہٰذا جن کو تم نے قبر کے پاس دیکھا ہے وہ فرشتے تھے جو قیامت تک وہاں رہیں گے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے بعض محدثین سے انہوں نے احمد بن قتیبہ ہمدانی سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۰۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ شب عرفہ حائر حسینی (حرم امام حسینؑ) میں نماز پڑھ رہا تھا وہاں تقریباً پچاس ہزار لوگوں کو دیکھا جو بہت ہی خوبصورت تھے اور ان کے بدن سے خوشبو آرہی تھی وہ پوری رات وہاں نماز پڑھتے رہے اور جب صبح ہوئی اور میں سجدے میں گیا اور سر کو سجدے سے اٹھایا تو کسی کو وہاں نہیں دیکھا۔ حضرتؑ نے فرمایا: جب حسینؑ مقتول پڑے تھے تو وہاں سے پچاس ہزار فرشتوں کا گزر ہوا، جب وہ آسمان پر پہنچے تو حکم الٰہی ہوا میرے حبیب کے مقتول فرزند کی طرف سے تم گزرے اور تم نے اس کی کوئی مدد نہیں کی، جاؤ زمین پر اور قیامت تک بال بکھیرے گرد آلود اس کی قبر کے پاس رہو۔(۱)

باب ۴۰

زائر حسینؑ کے لئے رسول خداؐ، امیر المومنینؑ، فاطمہ زہرؑا اور ائمہؑ کی دعائیں

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن عبداللہ اور علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا اور ان سب نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے موسی بن عمر سے انہوں نے حسان بصری (بعض تحقیق کے مطابق غسان بصری) سے اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے، معاویہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ''**یا معاویة لا تدع زیارة قبر الحسین علیه السلام لخوف، فان من ترک زیارته رای من الحسرة ما یتمنی ان قبره کان عنده، اما تحب ان یری الله شخصک و سوادک فیمن یدعو له رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و علی و فاطمة و الائمة علیهم السلام**'' اے معاویہ خوف کی وجہ سے قبر حسینؑ کی زیارت ترک نہ کرنا، کیونکہ جو شخص خوف کی وجہ سے حضرتؑ کی زیارت ترک کرے گا وہ اتنا حسرت کرے گا کہ اس کے دل میں یہ آرزو کروٹ لینے لگی گی کہ اس زیارت کی وجہ سے قتل کر دیا جاؤں تا کہ میری قبر حضرتؑ کے پاس بنے۔(یا یہ

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۲۲۶، ج ۱۰۱ ص ۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ حضرتؑ کی قبر اس کے پاس ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ زیارت کر سکے) کیا تم (معاویہ) چاہتے ہو کہ خدا ان لوگوں میں تمہیں دیکھے جن کے لئے رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، فاطمہ زہراؑ اور دیگر ائمہؑ نے دعا کی ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد، محمد بن عبداللہ، علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے حسان بصری سے اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے نقل کیا ہے، معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، اجازت ملنے پر میں آپ کے پاس پہنچا، آپ حجرۂ عبادت میں نماز پڑھ رہے تھے، جب نماز تمام ہوگئی تو خدا سے آپ کی یہ مناجات سنی:

أَللّٰهُمَّ يا مَنْ خَصَّنا بِالْكَرامَةِ، وَوَعَدَنا بِالشَّفاعَةِ، وَخَصَّنا بِالْوَصِيَّةِ، وَأَعْطانا عِلْمَ ما مَضىٰ وَعِلْمَ ما بَقِيَ، وَجَعَلَ أَفْئِدَةً مِنَ النّاسِ تَهْوي إِلَيْنا، اِغْفِرْ لي وَلِإِخْوٰاني، وَزُوّارِ قَبْرِ أَبِي الْحُسَيْنِ، الَّذينَ أَنْفَقُوا أَمْوالَهُمْ، وَأَشْخَصُوا أَبْدانَهُمْ، رَغْبَةً في بِرِّنا، وَرَجاءً لِما عِنْدَكَ في صِلَتِنا، وَسُروراً أَدْخَلُوهُ عَلىٰ نَبِيِّكَ، وَإِجابَةً مِنْهُمْ لِأَمْرِنا، وَغَيْظاً أَدْخَلُوهُ عَلىٰ عَدُوِّنا، أَرادُوا بِذٰلِكَ رِضاكَ. فَكافِهِمْ عَنّا بِالرِّضْوانِ، وَاكْلَأْهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ، وَاخْلُفْ عَلىٰ أَهاليهِمْ وَأَوْلادِهِمُ الَّذينَ خُلِّفُوا بِأَحْسَنِ الْخَلَفِ، وَأَصْحِبْهُمْ، وَاكْفِهِمْ شَرَّ كُلِّ جَبّارٍ عَنيدٍ، وَكُلِّ ضَعيفٍ مِنْ خَلْقِكَ وَشَديدٍ، وَشَرَّ شَياطينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَأَعْطِهِمْ أَفْضَلَ ما أَمَّلُوا مِنْكَ في غُرْبَتِهِمْ عَنْ أَوْطانِهِمْ، وَما آثَرُونا بِهِ عَلىٰ أَبْنائِهِمْ وَأَهاليهِمْ وَقَراباتِهِمْ.

أَللّٰهُمَّ إِنَّ أَعْداءَنا عابُوا عَلَيْهِمْ بِخُروجِهِمْ، فَلَمْ يَنْهَهُمْ ذٰلِكَ عَنِ الشُّخُوصِ إِلَيْنا خِلافاً مِنْهُمْ عَلىٰ مَنْ خالَفَنا. فَارْحَمْ تِلْكَ الْوُجُوهَ الَّتي غَيَّرَتْها الشَّمْسُ، وَارْحَمْ تِلْكَ الْخُدُودَ الَّتي تَتَقَلَّبُ عَلىٰ حَضْرَةِ أَبي عَبْدِاللهِ الحسين عليه السلام، وَارْحَمْ تِلْكَ الْأَعْيُنَ الَّتي جَرَتْ دُمُوعُها رَحْمَةً لَنا، وَارْحَمْ تِلْكَ الْقُلُوبَ الَّتي جَزَعَتْ وَاحْتَرَقَتْ لَنا،

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۳، کافی ج ۴ ص ۵۸۲، ثواب الاعمال ص ۱۲۰،۵۲۔

Presented by Ziaraat.Com

وَارْحَمْ تِلْكَ الصَّرْخَةَ الَّتِي كَانَتْ لَنَا. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ تِلْكَ الْأَبْدَانَ وَتِلْكَ الْأَنْفُسَ، حَتّٰى تَوَفِّيهُمْ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْعَطَشِ الْأَكْبَرِ.

حضرتؑ نے اس دعا کو کئی مرتبہ سجدے میں پڑھا اور جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں، اس دعا کے جو فقرات میں نے سنے ہیں اگر اس شخص کے شامل حال ہو جائے جو خدا کو نہیں پہچانتا تو میرا خیال ہے کہ آتش جہنم اس پر اثر نہیں کرے گی (چہ جائیکہ خدا شناس) خدا کی قسم میری آرزو یہ ہے کہ آنحضرتؑ (امام حسینؑ) کی زیارت کروں اور حج پر نہ جاؤں، حضرتؑ نے فرمایا: اے معاویہ آنحضرتؑ (امام حسینؑ) کی زیارت ترک نہ کرو، عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں میں نہیں جانتا تھا کہ یہ اتنی عظیم شئی اور اس کے اجر و ثواب کی مقدار اتنی زیادہ ہے۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا: "**یا معاویة من یدعو لزوارہ فی السماء اکثر ممن یدعو لھم فی الارض**" اے معاویہ، زائر حسینؑ کے لئے زمین سے زیادہ آسمان میں دعا کی جاتی ہے۔(۱)

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے حسان بصری سے اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے۔ معاویہ کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے معاویہ خوف کی وجہ سے حسینؑ کی زیارت نہ چھوڑو کیونکہ جو شخص اس کو ترک کرے گا وہ اتنا حسرت کھائے گا کہ اس کی آرزو ہوگی کہ آنحضرتؑ کی قبر اس کے پاس ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ زیارت کر سکے۔ (اے معاویہ) کیا تم چاہتے ہو کہ خدا تمہیں ان لوگوں میں دیکھے جن کے لئے رسولؐ خدا، حضرت علیؑ، فاطمہ زہراؑ اور ائمہ معصومینؑ نے دعائیں کی ہیں؟! کیا تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ کہ جب اس دنیا سے جائے تو اس کی گردن پر قابل مؤاخذہ کوئی گناہ نہ ہو؟ کیا تم

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

چاہتے ہو کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جن سے رسولؐ خدا نے مصافحہ کیا ہے۔(۱)

مجھ سے میرے ولد رحمہ اللہ اور میرے اساتیذ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن حماد سے انہوں نے عبداللہ بن اصم سے انہوں نے معاویہ بن وہب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مذکورہ حدیث (نمبر۲) کی روایت کی ہے۔

اور مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے حسان بصری سے اور انہوں نے معاویہ بن عمر سے روایت کی ہے، اور مجھ سے محمد بن یعقوب اور علی بن الحسین نے بیان کیا اور انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے معاویہ بن وہب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مذکورہ حدیث (نمبر۲) کی روایت ہے۔

مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور ہمارے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے ان سب نے عمرکی بن علی بوفکی سے انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے غلام یحییٰ سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے معاویہ بن وہب سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مذکورہ حدیث (نمبر۲) کی روایت کی ہے۔

ح۴۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اس نے داؤد بن کثیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان فاطمة بنت محمد صلی اللّٰه علیه و آله وسلم تحضر لزوار قبر ابنها الحسین علیه السلام فتستغفر لهم ذنوبهم" فاطمہؑ بنت محمدؐ (جناب فاطمہ زہراؑ) اپنے بیٹے حسینؑ کے زائروں کے لئے طلب مغفرت کرتی ہیں۔(۲)

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ ص۵۲،۸، ۵۳، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۱۳، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۳۳، کافی ج۴ ص۵۸۲، ثواب الاعمال ص۱۲۰، تہذیب ج۶ ص۴۷۔

۲۔ بحارالانوار ج۱۰۱ ص۵۵، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۴۱۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۱
زائر حسینؑ کے لئے ملائکہ کی دعائیں

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسی بن سعدان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے انہوں نے عمر بن ابان کلبی سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اربعة آلاف ملک عند قبر الحسين عليه السلام شعث غبر يبكونه الى يوم القيامة، رئيسهم ملک يقال له منصور، فلايزوره زائر الا استقبلوه، و لا يودعه مودع الا شيعوه، ولايمرض الا عادوه، و لا يموت الا صلوا عليه جنازته ،و استغفروا له بعد موته " قبر حسینؑ کے پاس بال بکھیرے گرد آلود چار ہزار ملائکہ ہیں جو قیامت تک روتے رہیں گے، ان سب کے سردار کا نام "منصور" ہے، جب بھی کوئی زائر زیارت کے لئے جاتا ہے تو وہ اس کا استقبال کرتا ہے اور جب زائر واپس ہوتا ہے تو وہ رخصت کرتا ہے اور اگر زائر مریض ہو جائے تو وہ اس کی عیادت کرتا ہے اور اگر زائر مر جائے تو اس پر نماز پڑھتا ہے اور اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد، محمد بن حسن اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "و كل الله تبارک و تعالىٰ بالحسين عليه السلام سبعين الف ملک يصلون عليه كل يوم شعثا غبراً و يدعون لمن زاره و يقولون :يا رب هولاء زوار الحسين عليه السلام افعل بهم و افعل بهم " خدا نے قبر حسینؑ پر ستر ہزار ملائکہ معین کیا ہے، وہ سب کے سب بال بکھیرے گرد آلود روزانہ آنحضرتؑ پر صلوات بھیجتے ہیں اور

۱۔ کافی ج ۴ ص ۵۸۱، امالی صدوق ص ۱۲۲،۲۲، ثواب الاعمال ص ۱۱۳، غیبت نعمانی ص ۱۶۸، خرائج ج ۱ ص ۳۲۵، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: پروردگارا یہ حسینؑ کے زائر ہیں ان کے ساتھ ایسا ایسا کر۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے حسان بصری سے اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لا تدع زیارة الحسین علیہ السلام اما تحب ان تکون فیمن تدعولہ الملائکة" حسینؑ کی زیارت ترک نہ کرنا، کیا تم ان لوگوں میں ہونا نہیں چاہتے جن کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔(۲)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ پر خدا نے ستر ہزار فرشتے معین کئے ہیں جو بال بکھیرے، گرد میں اٹے روزانہ آپ پر صلواۃ بھیجتے ہیں، اس کا سلسلہ آنحضرتؑ کے قتل کے دن سے شروع ہوا اور قیام قائم تک جاری رہے گا، یہ حسینؑ کے زائروں کو دعا دیتے ہیں اور بارگاہ خدا میں عرض کرتے ہیں: پروردگارا یہ حسینؑ کے زائر ہیں ان کے ساتھ ایسا ایسا کر۔(۳)

ح ۵۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے احمد بن اسحاق بن سعد سے انہوں نے سعدان بن مسلم سے انہوں نے عمر بن ابان سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں کوفہ کی بلندی پر قائم (عج) کو دیکھ رہا ہوں جو رسولؐ خدا کی ذرہ پہنے اور آپ کا لباس زیب تن کئے ہوئے استبرق کے ہودج کے زیر سایہ ایسے سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار ہو رہا

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۴، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۰، ثواب الاعمال ص ۱۱۳۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۴۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۴، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۱، من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۳۴۷، ثواب الاعمال ص ۱۱۳، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۶۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۰۵

ہے جس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سفیدی ہے، اس نے گھوڑے کو ایڑ دی اور ہر شہر والے اس سوار اور سواری کو اپنے پاس دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح تمام شہروں میں رسولؐ خدا کے پرچم کہ جن کا دستہ عمود عرش کا ہے اور اس پر نصر من اللہ نقش ہے لہرا رہا ہے، جس کی طرف اس کا رخ ہوتا ہے اس کو نابود کر دیتا ہے، جب یہ پرچم ہوا میں لہراتا ہے تو مومنین کا دل آہنی ہو جاتا ہے اور ایک مرد کی طاقت چالیس مرد کے برابر ہو جاتی ہے، اور کوئی مومن نہیں ہوگا مگر اس کی قبر میں یہ خوش خبری پہنچے گی، اس وقت اہل قبور ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور انہیں قیام قائم کی بشارت دی جائے گی اور ان کے پیچھے تیرہ ہزار تین سو تیرہ ملک آئیں گے۔

راوی نے پوچھا وہ سب کے سب ملک (فرشتے) ہوں گے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: ہاں وہ سب کے سب ملائکہ ہوں گے، ان میں وہ فرشتے ہوں گے جو نوح کے ہمراہ کشتی میں تھے، وہ فرشتے ہوں گے جو ابراہیم کو آگ میں ڈالتے وقت تھے، وہ فرشتے ہوں گے جو دریائے نیل میں راستہ بناتے وقت موسیٰ کے ہمراہ تھے، وہ فرشتے ہوں گے کہ جو زمین سے آسمان کی طرف جاتے وقت حضرت عیسیٰ کے ہمراہ تھے، چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے کہ جنہوں نے رسولؐ خدا کے ساتھ جہاد کیا تھا کہ جن پر بہادری کے نشان لگے ہوں گے اور ایک ہزار وہ فرشتے ہوں گے کہ جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی کہ جو برابر ایک کے پیچھے ایک آرہے ہوں گے اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو امام حسینؑ کے ہم رکاب ہو کر جنگ کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوئے تھے اور ان کو جنگ کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے آنحضرتؑ کی قبر کے پاس بال بکھیرے محزون و مغموم رہ گئے اور اس وقت سے قیامت تک ان کے رونے کا سلسلہ رہے گا۔ ان کا سردار منصور ہے، کوئی بھی زائر آنحضرت کی زیارت کو نہیں جاتا مگر وہ اس کا استقبال کرتا ہے، آنحضرت کو وداع نہیں کرتا مگر وہ اس کو رخصت کرتا ہے، وہ مریض نہیں ہوتا مگر وہ اس کی عیادت کو جاتا ہے، مرتا نہیں مگر وہ اس پر نماز پڑھتا ہے اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتا ہے (یعنی زائر سے متعلق ان سارے امور کو منصور فرشتہ انجام دیتا ہے) زمین پر یہ سارے فرشتے امام زمانہ کے ظہور کے منتظر ہیں۔(۱)

۱۔ بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۲۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۷، غیبت نعمانی ص ۳۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۲

ملائکہ کی نمازوں کا ثواب، زائرِ حسینؑ کے نام

ح ا۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابوالمغراء سے اور انہوں نے عنبسہ سے روایت کی ہے، عنبسہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ " **وکل اللّٰہ بقبر الحسین بن علی علیھما السلام سبعین الف ملک یعبدون اللّٰہ عندہ، الصلاۃ الواحدۃ من صلاۃ احدھم تعدل الف صلاۃ من صلاۃ الآدمیین ،یکون ثواب صلاتھم لزوار قبر الحسین بن علی علیھما السلام ،و علی قاتلہ لعنۃ اللّٰہ و الملائکۃ و الناس اجمعین ابد الآبدین** " خدا نے ستر ہزار ملائکہ کو قبرِ حسینؑ پر معین کیا ہے جو آپ کی قبر کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں، ان کی ایک نماز انسان کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور اس کا ثواب زائرِ حسینؑ کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا اور آپ کے قاتل کے نامۂ اعمال میں خدا، ملائکہ اور انسانوں کی لعنت لکھی جاتی رہے گی۔ (ا)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد (محمد) سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے بکر بن محمد ازدی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے قبرِ حسینؑ پر ستر ہزار بال بکھیرے گرد آلود فرشتوں کو معین کیا ہے جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے اور آپ کی قبر کے پاس نماز پڑھتے رہیں گے، ان کی ایک نماز انسانوں کی ہزار نماز کے برابر ہے اور ان کی نمازوں کا ثواب قبرِ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کو عطا ہوتا ہے۔ (۲)

ا۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۵۵، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۲۔

۲۔ مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۴۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۴۳

امام حسینؑ اور ائمہ معصومینؑ کی زیارت ہر مومن ومومنہ پر واجب ہے

ح۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے اور محمد بن حسن نے کہا: اور مجھ سے محمد بن حسن صفار نے بیان کیا، ان سب نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ابوایوب ابراہیم بن عثمان خزاز سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "مروا شيعتنا بزيارة قبر الحسين عليه السلام، فان اتيانه مفترض على كل مومن يقر للحسين عليه السلام بالامامة من الله عزوجل" ہمارے شیعوں کو قبر حسینؑ کی زیارت کا حکم دو کیونکہ آنحضرتؑ کی زیارت ہر اس مومن پر فرض ہے جو آپ کی امامت کے منجانب اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔(۱)

ح۲۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی، علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے وشاء سے روایت کی ہے، وشاء کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ان لكل امام عهداً فی عنق اولیائه و شيعته، و ان من تمام الوفاء بالعهد و حسن الاداء زيارة قبورهم، فمن زارهم رغبة فی زيارتهم و تصديقاً لمارغبوا فيه كان ائمتهم شفعاء هم يوم القيامة" ہر امام کا اس کے دوستوں اور شیعوں کی گردن پر ایک حق ہے اور ان کی قبروں کی زیارت وفا بہ عہد اور فریضہ کی ادائیگی شمار ہوتی ہے، لہٰذا جو شخص شوق واشتیاق اور قلبی لگاؤ کی وجہ سے ان کی زیارت کے لئے جائے تو قیامت کے دن وہ اس کی شفاعت کریں گے۔(۲)

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۳، ۴۸، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۳۱۴، ۴۴۴، امالی صدوق ص۱۲۳، من لایحضرہ الفقیہ ج۲ص۳۴۸، مقنعہ ص۲۷، تہذیب الاحکام ج۶ص۴۲۔

۲۔ بحارالانوار ج۱۰۰ص۱۱۶، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۳۲۳، ۴۴۴، عیون اخبار الرضاؑ ج۲ص۲۶۱، علل الشرائع ص۴۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے محمد بن یعقوب کلینی نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے ابو داؤد مسترق سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، ام سعید کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا: اے ام سعید کیا تم زیارت حسینؑ کو جاتی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں، فرمایا: "زوریه فان زیارة قبر الحسین واجبة علی الرجال و النساء" زیارت کیا کرو اس لئے کہ قبر حسینؑ کی زیارت مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن رحمہم اللہ نے بیان کیا ان سب نے حسن بن متیل سے انہوں نے حسن بن علی کوفی سے انہوں نے علی بن حسان ہاشمی سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کے غلام عبدالرحمٰن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لو ان احدکم حج دهره ثم لم یزر الحسین بن علی علیهما السلام لکان تارکاً حقا من حقوق رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ،لان حق الحسین علیه السلام فریضة من الله واجبة علی کل مسلم" اگر تم میں سے کوئی شخص پوری زندگی حج کرے لیکن حسین بن علی کی زیارت نہ کرے تو خدا اور رسولؐ کے حقوق میں سے ایک حق کو ترک کیا ہے، اس لئے کہ حق حسینؑ خدا کی طرف سے ایسا فریضہ ہے جو ہر مسلمان پر واجب ہے۔(۲)

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۷۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۹، ۴۴۴، تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۴۴

امام حسینؑ کی خودزیارت کرنے یادوسروں کوزیارت کے لئے بھیجنے کاثواب

ح ا۔مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفرحمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے محمد بصری سے اور انہوں نے امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: میں نے اپنے باپ (امام محمدؑ باقر) کو اپنے ایک چاہنے والے سے کہتے ہوئے سنا جب اس نے (امام حسینؑ کی) زیارت کے بارے میں سوال کیا تھا: کس کی زیارت کرتے ہو اور اس زیارت سے کس کا ارادہ کرتے ہو؟ (یعنی کس کے تقرب کی نیت کرتے ہو؟) میں نے عرض کیا: خدا، حضرتؑ نے فرمایا: جوشخص اس زیارت کے بعد تقرب الٰہی کی نیت سے ایک نماز پڑھے تو جس دن خدا سے ملاقات کرے گا اس دن اس کو ایک نور احاطہ کئے ہوگا اور جوشخص بھی اس کو دیکھے گا وہ صرف نور کا مشاہدہ کرے گا، خدا اس زائر کو لائق احترام قرار دے گا اور آتش جہنم کو اس تک آنے نہیں دے گا، حوض کوثر پر زائر حسینؑ کا مرتبہ بہت بلند ہوگا، امیرالمومنینؑ اس حوض کے کنارے کھڑے ہوکر اس سے مصافحہ کریں گے اور اس کو اس کے پانی سے سیراب کریں گے، اس سے پہلے کوئی بھی حوض تک نہیں پہونچ سکتا، پہنچے گا بھی تو اس (زائر) کے بعد اور سیراب بھی ہوگا اس (زائر) کے بعد، پھروہ (زائر) جنت میں اپنی جگہ پہنچے گا، اور اس کے ہمراہ امیرالمومنین کی جانب سے ایک فرشتہ ہوگا اور وہ صراط کو حکم دے گا کہ اس کی وجہ سے نیچے آئے اور آتش جہنم کو حکم دے گا کہ اپنے حرارت کو اس سے دور رکھے تاکہ وہ گزر جائے اور اس کو کوئی گزند نہ پہنچے اور اس کے ساتھ بھی ایک فرستادہ ہوگا جس کو امیرالمومنینؑ نے بھیجا ہوگا۔(۱)

ح ۲۔محمد بن عبداللہ بن جعفرحمیری نے اپنی اسناد سے اصم سے نقل کیا ہے کہ ہشام بن سالم نے امام جعفرصادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث نقل کیا ہے کہ ایک شخص، حضرتؑ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا:

۱۔ بحارالانوارج ۱۰۱ص ۷۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۲۸۔

Presented by Ziaraat.Com

اے فرزند رسولؐ خدا کیا آپ کے والد کی زیارت کی جا سکتی ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں، زیارت کے علاوہ نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے، البتہ قبر کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے آگے نہیں، اس نے عرض کیا جو شخص آنحضرتؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس کا اجر جنت ہے بشرطیکہ آنحضرتؑ کی پیروی کرے، اس نے پوچھا جو شخص بے رغبتی کی وجہ سے آپ کی زیارت ترک کرے اس کا کیا ہوگا؟ حضرتؑ نے فرمایا: قیامت کے دن حسرت کھائے گا، اس نے پوچھا جو شخص آپ کی قبر کے پاس رہے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا اس کا ایک دن ایک ہزار مہینے کے برابر ہوگا، اس نے پوچھا جو شخص آپ کی زیارت کے لئے سفر میں اور آپ کی قبر کے پاس مال خرچ کرے اس کا کیا اجر ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا ایک درہم کے عوض ہزار درہم دریافت کرے گا، اس نے عرض کیا زیارت کے سلسلے میں سفر کے درمیان جو شخص مر جائے اس کا کیا اجر ہے؟ فرمایا: اس کی تشیع جنازہ میں فرشتے شرکت کریں گے، اس کے لئے بہشتی حنوط اور لباس لائیں گے اور جب اس کو کفن پہنایا جائے گا تو اس پر وہ نماز پڑھیں گے اور اس کفن پر دوسرا کفن پہنائیں گے اور اس کے نیچے پھولوں کا فرش بچھائیں گے اور زمین کو اس کی نظروں سے ہٹا دیں گے تا کہ سامنے سے تین میل کی مسافت، پشت سے تین میل کی مسافت اور پیر کی طرف سے تین میل کی مسافت کو دیکھ سکے۔ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ اس کی قبر میں کھلے گا اور قیامت تک بہشت کی خوشبو اس کی قبر میں داخل ہوتی رہے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے پوچھا جو شخص آنحضرتؑ کی قبر کے پاس نماز پڑھے اس کا کیا اجر؟ حضرتؑ نے جواب دیا جو شخص آب فرات سے غسل کر کے زیارت کرنے جائے اس کا کیا اجر ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا جو شخص زیارت کے ارادے سے فرات میں غسل کرے اس کے سارے گناہ جھڑ جائیں گے اور وہ اس وقت ایسے ہوگا جیسے ماں کے پیٹ سے اسی وقت پیدا ہوا ہے۔ راوی نے پوچھا جو شخص کسی کو زیارت کے لئے بھیجے مگر کسی وجہ سے خود نہ جا سکے اس کا اجر کیا ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا خدا ہر درہم کے عوض کوہ احد کے برابر حسنات اس کو عطا کرے گا اور جتنا خرچ کیا ہے اس کے کئی گنا اس کو دے گا اور جو بلا و مصیبت بطور حتمی اس تک پہنچنے والی تھی انہیں دور کرے گا اور اس کے مال و دولت کی حفاظت کرے گا راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا جس شخص کو آنحضرتؑ کی قبر کے پاس ظالم

Presented by Ziaraat.Com

حکمراں قتل کردے اس کا اجر کیا ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا جیسے ہی اس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا خدا اس کے سارے گناہ معاف کردے گا اور جس طینت سے اس کی خلقت ہوئی ہوگی اس کو فرشتے غسل دیں گے۔ تاکہ وہ ساری آلودگیوں سے اس طرح پاک وصاف ہوجائے جس طرح انبیاء ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کی طینت سے تھوڑی بہت اہل کفر کی جو طینت مخلوط ہوگئی ہوگی دور ہوجائے گی۔ اس کے دل کو دھلیں گے، اس کا شرح صدر کریں گے، اس میں ایمان بھردیں گے اور وہ اس طرح خدا سے ملاقات کرے گا کہ اس کا بدن اور قلب جن چیزوں سے مخلوط ہوگا پاک وصاف ہوجائے گا اور اس کو اپنے گھرانے اور ایک ہزار مومنین کی شفاعت کرنے کا حق دیا جائے گا، جبرئیل اور ملک الموت کے ہمراہ فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے اور اس کے لئے بہشت سے کفن اور حنوط لائیں گے اور اس کے قبر کی توسیع کریں گے اور اس میں چراغ روشن کریں گے اور اس میں جنت کا ایک دروازہ کھولیں گے اور فرشتے اس کے لئے بہشتی تحفے لائیں گے۔ ۱۸ دن بہشت میں اس کو رکھیں گے اور وہ اولیاء خدا کے ہمراہ ہوگا، پھر صور پھونکا جائے گا جس کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہے گی اور جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ قبر سے باہر آئے گا اور سب پہلے جو اس سے مصافحہ کرے گا وہ رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ اور اوصیاء ہوں گے اور اس کو بشارت دیتے ہوئے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ رہو پھر اس کو حوض کوثر کے پاس لائیں گے اور اس کو اس کے پانی سے سیراب کریں گے اور پھر اس کو پلائیں گے جس کو یہ چاہے گا۔

راوی کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا جو شخص آنحضرت کی زیارت کی وجہ سے قید کیا جائے اس کا کیا اجر ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا جتنے دن وہ قید میں رہا اس کے ہر روز کے عوض ایسی خوشی اسے عطا کی جائے گی جس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا اور اگر قید کر کے تازیانے مارے جائیں تو ہر تازیانہ کے عوض ایک حور عنایت کی جائے گی اور ہر درد کے بدلے ہزار ہزار حسنہ دیئے جائیں گے اور ہزار ہزار گناہ محو ہوں گے اور ہزار ہزار مقام ومرتبہ بلند ہوگا اور اس کا رسول خدا کے ہم نشینوں میں شمار ہوگا یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوگا، پس اس سے حامل عرش (فرشتے) مصافحہ کریں گے اور اس سے کہیں گے جو چاہتا ہے مانگ، پھر اس کے مارنے والے کو حساب کے لئے بلایا جائے گا مگر اس سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا نہ ہی اس کی کوئی

Presented by Ziaraat.Com

قدر و قیمت ہوگی۔ بلکہ دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اس کو فرشتے کے حوالے کیا جائے گا اور فرشتے اس کو جہنم کا گرم پانی اور پیپ پلائیں گے، پھر اس کو آگ کے ٹکڑے پر بٹھائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اس چیز کا مزہ چکھ جس کو تیرے ہاتھوں نے اس شخص کو مار کر پہلے ہی بھیج رکھا ہے، جس کو تو نے مارا تھا وہ خدا اور رسول خدا کا ایلچی تھا، اس وقت مضروب (یعنی جس کو اس نے مارا تھا) کو در جہنم کے قریب لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اپنے مارنے والے کو دیکھ کہ اس کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے آیا تیرا دل ٹھنڈا ہوا؟ اس نے تیرے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کی وجہ سے وہ اس عذاب کا مزہ چکھ رہا ہے، پس وہ کہے گا خدا کا شکر کہ اس نے میری اور فرزند رسول خدا کی مدد کی۔ (۱)

ح ۳۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے انہی اسناد کے ساتھ اصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے ایک طولانی حدیث کی روایت کی ہے جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن بکیر خدا نے پوری زمین سے چھ جگہوں کا انتخاب کیا بیت الحرام، حرم، انبیا کی قبریں، اوصیاء کی قبریں، شہداء کی قبریں اور وہ مساجد جہاں خدا کا ذکر ہو۔ اے ابن بکیر کیا تم جانتے ہو کہ جو شخص ابا عبداللہ الحسین کی زیارت کرے اس کا اجر کیا ہے؟ ہر صبح و شام آنحضرتؑ کی قبر کے سرہانے ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے: اے طالبان خیر برگزیدۂ خدا کا رخ کرو اور عظیم المرتبت شخصیت کی طرف کوچ کرو تا کہ ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ منادی کی اس آواز کو اہل مشرق و مغرب سنتے ہیں سوائے جن و انس سے اور جب بندہ سو یا رہتا ہے تو زمین پر کوئی بھی فرشتہ باقی نہیں بچتا مگر یہ کہ وہ قبر مطہر کی طرف دوڑتا ہے تا کہ وہاں خدا کی تسبیح کرے اور بارگاہ الٰہی میں درخواست کرے کہ وہ اس سے راضی ہو جائے، اور ہوا میں کوئی فرشتہ نہیں بچے گا جو ہاتف کی آواز سنے گا اور اس کے جواب میں خداوند عالم کی تقدیس نہیں کرے گا، اور ان فرشتوں اور پہلے آسمان کے رہنے والے والوں کی آوازیں مل کر اتنی تیز ہو جائیں گی کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جائیں گی، اس طرح یہ آواز انبیاء تک پہنچے گی پس وہ حسین پر درود و صلوٰۃ بھیجیں گے اور آپ کے زائروں کے لئے دعا کریں گے۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۹۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۵

خوف کے عالم میں زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے حماد ذی ناب سے انہوں نے رومی سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے، زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا جس نے خوف کے عالم میں آپ کے جد کی زیارت کی اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: "**یومنه الله یوم الفزع الاکبر و تلقاه الملائکة بالبشارة ، و یقال له :لا تخف و لا تحزن هذا یومک الذی فیه فوزک**" جس دن نفسا نفسی کا عالم ہوگا خدا اس کو امان دے گا اور فرشتے اس کو بشارت دیتے ہوئے کہیں گے محزون وخوفزدہ نہ ہو آج کے دن تم کامیاب ہو۔ (۱)

ح ۲۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنی اسناد سے اصم سے اور انہوں نے ابن بکیر سے روایت کی ہے، ابن بکیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں (فارس کا شہر) "ارجان" پہنچا لیکن میرے دل میں آپ کے جد کی قبر کی زیارت کی آرزو تھی، لہذا زیارت کے قصد سے وہاں چلا، لیکن حاکم اور اس کے افراد کے خوف سے میرا دل لرز رہا تھا اور واپس آنے تک مجھ پر وحشت طاری تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا: "**یابن بکیر اما تحب ان یراک الله فینا خائف ،اما تعلم انه من خاف لخوفنا اظله الله فی ظل عرشه ،و کان محدثه الحسین علیه السلام تحت العرش ،و آمنه الله من افزاع یوم القیامة یفزع الناس و لا یفزع ،فان فزع و قرّته الملائکة و سکنت قلبه بالبشارة**" اے بکیر کے بیٹے کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تم کو ان لوگوں میں شمار کرے جو ہماری راہ میں

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

خوف زدہ ہوتے ہیں، کیا تم نہیں جانتے کہ جو ہماری راہ میں خوف زدہ ہوتا ہے اس کو خدا عرش کے سائے میں جگہ دے گا اور عرش کے نیچے امام حسینؑ کا ہم نشین ہوگا اور خدا قیامت کے جزع فزع سے اس کو امان دے گا، جس دن سب جزع فزع کریں گے وہ ایسا نہیں کرے گا اور اگر کیا تو فرشتے بشارت دے کر اس کے دھڑکتے دل کو سکون دیں گے۔ (۱)

ح ۳۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم سراج نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے حسان بصری سے اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: "یا معاویة لا تدع زیارة قبر الحسین علیه السلام لخوف، فان من ترکه راء من الحسرة ما یتمنی ان قبره کان عنده، اما تحب ان یری الله شخصک و سوادک فیمن یدعوله رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و علی و فاطمة و الائمة علیهم السلام ،اما تحب ان تکون ممن ینقلب بالمغفرة لما مضی، و یغفرله ذنوب سبعین سنة ،اما تحب ان تکن ممن یخرج من الدنیا و لیس علیه ذنب یتبع به ، اما تحب ان تکون غداً ممن یصافحنی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم " اے معاویہ خوف کی وجہ سے قبر حسینؑ کی زیارت نہ چھوڑنا، کیونکہ جو زیارت حسینؑ کو ترک کرے گا وہ حسرت کرے گا اور بعد میں تمنا کرے گا کہ اے کاش آنحضرت کی قبر اس کے پاس ہوتی (تا کہ زیادہ سے زیادہ زیارت کر سکے) کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تمہیں ان لوگوں میں دیکھے جن کے بارے میں رسولؐ خدا، علیؑ و فاطمہؑ اور ائمہ دعا کرتے ہیں؟ کیا نہیں چاہتے ہو کہ تم ان لوگوں میں ہو جن کے ماضی کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟ کیا نہیں چاہتے ہو کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن سے رسولؐ خدا مصافحہ کرتے ہیں۔ (۲)

ح ۴۔ مجھ سے علی بن الحسین رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے، یونس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا، میں آپ پر

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۱۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۹۔

Presented by Ziaraat.Com

فدا ہو جاؤں تقیہ میں کس طرح قبر حسینؑ کی زیارت کی جائے؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب فرات پر پہنچو تو غسل کرو اور پاک و پاکیزہ لباس پہنو پھر قبر کے سامنے آ کر کہو۔(۱)

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ! صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عبدالله! صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عبدالله!

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے مدلج سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے پوچھا کیا تم قبر حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہو؟ عرض کیا ہاں مگر ڈرتے ہوئے، حضرتؑ نے فرمایا: "ما كان من هذا اشد فالثواب فيه على قدر الخوف، ومن خاف في اتيانه امن الله روعته يوم القيامة، يوم يقوم الناس لرب العالمين، و انصرف بالمغفرة، وسلمت عليه الملائكة و زاره النبي صلى الله عليه و آله وسلم، و دعا له، وانقلب بنعمة من الله و فضل لم يمسسه سوء و اتبع رضوان الله ..." تم کو زیارت میں جتنا زیادہ خوف و ہراس ہوگا اتنا ہی ثواب میں اضافہ ہوگا، جو شخص خوف کے عالم میں زیارت کرے گا، جس دن لوگ حساب کے لئے اٹھائے جائیں گے اس دن خدا اس کو امان میں رکھے گا اور اس سے خوف و وحشت کو دور کر دے گا اور اس کو مغفرت کے بعد اٹھائے گا اور اس کو ملائکہ سلام کریں گے اور پیغمبر اسلام اس کی زیارت کریں گے اور اس کے لئے دعا کریں گے اور جو نعمت الٰہی اس کے شامل حال ہوگی اس کی وجہ سے اس میں تبدیلی آ جائے گی اور ایسا فضل اس کے شامل حال ہوگا کہ آزار و اذیت اس کے قریب نہیں آ سکتی اور پھر رضایت خدا اس کو نصیب ہوگی۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۸۴، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۱۶۱ ح ۳، من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۳۶۱ ح ۳۶۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۸۳۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۱۔

Presented by Ziaraat.Com

216

باب ۴۶
زیارت حسینؑ میں انفاق کرنے کا ثواب

ح ا۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے معاذ سے اور انہوں نے ابان سے روایت کی ہے، ابان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من اتی قبر ابی عبد اللّه علیه السلام فقدوصل رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله و وصلنا و حرمت غیبته و حرم لحمه علی النار، و اعطاه اللّه بکل درهم انفقه عشرة آلاف مدینة له فی کتاب محفوظ، و کان اللّه له من وراء حوائجه و حفظ فی کل ما خلف، و لم یسئل اللّه شیئا الا اعطاه و اجابه فیه، اما ان یعجّله و اما ان یو خره له" جس نے قبر حسینؑ کی زیارت کی اس نے رسولؐ خدا اور ہم اہلبیتؑ کے ساتھ اچھا سلوک کیا، اس کی غیبت حرام اور اس کے بدن پر آتش جہنم حرام ہوگی، اور خدا ہر درہم کے عوض جس کو اس نے خرچ کیا ہے دس ہزار شہر جس کا ذکر کتاب میں ہے عطا کرے گا اور اس کے حوائج پورا کرے گا اور جو کچھ چھوڑ کر جائے گا اس کی وہ حفاظت کرے اور خدا سے جو مانگے گا اس کو عطا کرے گا خواہ اس وقت یا بعد میں۔(۱)

اسی طرح مجھ سے محمد بن ہمام بن سہیل رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن حماد سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے ابان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۔ مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۵۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے حسین سے انہوں نے حلبی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث کی روایت کی ہے۔ حلبی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرتؑ سے عرض کیا: آپ پر فدا ہو جاؤں جو شخص زیارت کر سکتا ہو اور زیارت نہ کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: وہ شخص رسولؐ خدا اور ہم اہلبیت کی طرف سے عاق شدہ ہے، اور جو چیز اس کے لئے نفع بخش تھی اس کو اس نے معمولی سمجھا ہے۔

اور جس نے آنحضرتؑ (امام حسینؑ) کی زیارت کی خدا اس کے حوائج برآوردہ کرے گا اور دنیا کی جن چیزوں کی ضرورت ہوگی اس کو پورا کرے گا، آپ کی زیارت رزق کا باعث بنتی ہے اور جو کچھ اس نے اس راہ میں خرچ کیا ہے باقی رہتا ہے اور پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جب وہ اپنے اہل و عیال کی طرف پلٹے گا تو اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اس کے نامۂ اعمال سے سارے گناہ مٹ جائیں گے۔

اگر راستے میں زائر کا انتقال ہو گیا تو فرشتے نازل ہوں گے اور اس کو غسل دیں گے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھل جائے گا اور جنت کی مہکتی ہوا اس کی قبر میں داخل ہوگی جو قبر کو معطر کر دے گی۔

اگر زائر سفر سے صحیح وسالم واپس آ گیا تو اس کے لئے رزق کا دروازہ کھل جائے گا اور ایک درہم کے عوض جس کو اس نے خرچ کیا ہے دس ہزار درہم اس کے لئے ذخیرہ کیا جائے گا اور جب وہ قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا سفر زیارت کے سلسلے میں جو درہم تو نے خرچ کیا ہے، ایک درہم کے عوض دس ہزار درہم عطا ہوا ہے، خدا نے تجھ پر نظر کی اور ان کو اپنے پاس محفوظ رکھ لیا ہے۔ (۱)

ح ۳۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنی اسناد سے اصم سے اور انہوں نے ہشام بن سالم سے ایک طولانی حدیث کی روایت کی ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے کہا اے

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۵۔

Presented by Ziaraat.Com

فرزند رسول خدا کیا آپ کے جد کی زیارت کی جائے؟ حضرت نے فرمایا: ہاں، اور آنحضرتؐ کی قبر کے نزدیک نماز بھی پڑھی جائے، لیکن اس بات پر دھیان رہے کہ قبر کی پشت پر نماز پڑھی جائے، اس کے آگے نماز نہ پڑھی جائے، راوی نے پوچھا جو شخص آپ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ فرمایا: جنت ہے بشرطیکہ آپ کی پیروی کرے۔ راوی نے دریافت کیا جو شخص بے توجہی کی وجہ سے آپ کی زیارت نہ کرے اس کا کیا ہوگا؟ حضرتؑ نے جواب دیا: حسرت (قیامت) کے دن حسرت کرے گا، راوی نے پوچھا جو شخص آنحضرتؑ کی قبر کے نزدیک اقامت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: ایک دن ایک ہزار مہینے کے برابر محسوب ہوگا، راوی نے عرض کیا جس نے راہ سفر میں خرچ کیا ہو اور قبر کے پاس بھی خرچ کیا ہو اس کا کیا اجر و ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہر درہم کے عوض ہزار درہم اس کو ملے گا۔ (۱)

ح ۴۔ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنی اسناد سے اصم سے اور انہوں نے ابن سنان سے روایت کی ہے، ابن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ پر فدا ہو جاؤں آپ کے پدر بزرگوار حج کے بارے میں فرماتے تھے: جو شخص ایک درہم خرچ کرے گا ہزار درہم پائے گا، تو جو آپ کے جد، حسینؑ کی زیارت میں خرچ کرے اس کا کیا اجر و ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا: "یابن سنان یحسب لہ بالدرھم الف و الف حتی عد عشرۃ و یرفع لہ من الدرجات مثلھا، و رضا اللّٰہ خیر لہ، و دعا محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم و دعا امیر المومنین و الائمۃ خیر لہ" اے ابن سنان ہر درہم کے عوض ہزار ہزار درہم ملے گا، پھر حضرتؑ نے عدد کو دس ہزار تک پہنچا دیا اور اسی مقدار میں اس کا درجہ بلند ہوگا، مگر اس کے لئے ان سب سے بہتر خدا کی رضا، محمد و علیؑ و ائمہؑ کی دعا ہوگی۔ (۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے عمرکی بن علی سے انہوں نے (خادم امام محمد باقرؑ) یحییٰ سے انہوں نے علی سے انہوں نے صفوان جمال سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث کی روایت کی ہے جس

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۱۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

میں حضرتؑ سے انہوں نے پوچھا کہ جو شخص آنحضرتؑ (امام حسینؑ) کی قبر کے پاس نماز پڑھے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: جو شخص آنحضرتؑ کی قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے اور خدا سے کچھ نہ مانگے پھر بھی خدا اس کو عطا کرے گا، میں (صفوان) نے عرض کیا جو آب فرات سے غسل کر کے آنحضرتؑ کی زیارت کو جائے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: جب زیارت کی غرض سے فرات میں غسل کرے تو اس کے سارے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے گویا اسی وقت ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

عرض کیا جو شخص کسی وجہ سے خود تو نہیں جا سکتا مگر دوسروں کو زیارت کے لئے بھیجتا ہے اس کو کیا اجر و ثواب ملے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہر درہم کے عوض جس کو اس نے خرچ کیا ہے کوہ احد کے برابر حسنات دیئے جائیں گے اور جتنا خرچ کیا ہے اس کے کئی گنا رقم اس کے لئے ذخیرہ کی جائے گی اور نازل ہونے والی بلاؤں کو اس سے دور کیا جائے گا اور اس کے مال و ثروت کی حفاظت کی جائے گی۔ (۱)

باب ۴۷

زیارت حسینؑ کے لئے جاتے وقت لے جانے والی مکروہ چیزیں

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، علی بن الحسین اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "بلغنی ان قوماً اذا زاروا الحسین علیه السلام حملوا معهم السفر، فیها الحلاوة و الاخبصة و اشباهها ولو زاروا قبور احبائهم ما حملوا معهم هذا" مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ زیارت حسینؑ کے لئے گئے ہیں اور اپنے ہمراہ رنگ برنگ کے کھانے اور مختلف قسم کی مٹھائیاں لے کر گئے ہیں، جب کہ یہی لوگ اگر اپنے دوست اور محبوب کی قبر پر جاتے تو ایسی چیزیں لے کر نہیں جاتے۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۵۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۳۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۱، ثواب الاعمال ص ۱۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد وغیرہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے صالح بن سندی جمال سے اور انہوں نے (فرات کے مشرق کی طرف شہر) رقہ کے رہنے والے ابوالمضا سے روایت کی ہے، ابوالمضا کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟

میں نے جواب دیا ہاں جاتا ہوں، حضرتؑ نے پوچھا رنگ برنگ کی کھانے کی چیزیں بھی اپنے ہمراہ لے کر جاتے ہو؟ عرض کیا لے کر جاتا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا: اگر تم اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کے لئے جاتے تو یقیناً یہ چیزیں اپنے ہمراہ نہیں لے جاتے، عرض کیا پھر وہاں کیا کھاؤں، فرمایا: روٹی اور دودھ۔

ابوالمضا کا بیان ہے کہ کرام (لقب عبدالکریم بن عمرو بن صالح) نے حضرتؑ سے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں کچھ لوگ زیارت حسینؑ کو جاتے ہیں اور رنگا رنگ اور معطر کھانا اپنے ہمراہ لے کر جاتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: اگر وہ اپنے آباء واجداد کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو یقیناً ایسا نہیں کرتے۔(۱)

ح۳۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک گروہ رنگ برنگ کے کھانے اور متنوع مٹھائیاں اور حلوے لے کر حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہے لیکن اگر وہ اپنے دوستوں کی قبر پر جائیں تو ان چیزوں کو لے کر وہ نہیں جائیں گے۔(۲)

ح۴۔ مجھ سے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد (علی) سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے زرعہ بن محمد حضرمی سے اور انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارت کے لئے جانا، زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا: آپ نے یہ کہہ کر میری کمر توڑ دی، یہ سن کر حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم تم

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۴۸، ثواب الاعمال ص ۱۱۵۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۴۔

Presented by Ziaraat.Com

میں سے جب کوئی اپنے باپ کی قبر پر جاتا ہے تو اس پر حزن والم طاری رہتا ہے، مگر زیارت حسینؑ کے لئے لذیذ غذا کے ساتھ جاتا ہے، دیکھو اس طرح آنحضرتؑ کی زیارت کو نہ جاؤ، اس طرح جاؤ کہ حزن والم تم پر طاری ہو۔(۱)

باب ۴۸

زائر حسینؑ کو انجام دینے والے امور

ح ا۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے مدلج سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے دریافت کیا کہ جب آپ کے جد (امام حسینؑ) کی زیارت کے لئے جاؤں تو کیا اسی ہیئت میں جاؤں جس میں حج کے لئے جاتا ہوں؟ حضرتؑ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا پس جو چیزیں حاجی پر لازم ہیں ہم پر بھی لازم ہوں گی؟ حضرت نے پوچھا کن چیزوں کے بارے میں تم نے کہا، عرض کیا جو چیزیں حاجی کے لئے ضروری ہوتی ہیں، حضرتؑ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اپنے ساتھیوں کی مدد کرو، تم پر لازم ہے کہ کم بولو اور بولو تو اچھی بات بولو، تم پر لازم ہے کہ خدا کو زیادہ یاد کرو، تم پر لازم ہے کہ پاک وصاف لباس پہنو، تم پر لازم ہے کہ حائر حسینی (حرم) میں آنے سے پہلے غسل کرو، تم پر لازم ہے کہ خاشع رہو اور زیادہ نمازیں پڑھو اور محمد و آل محمد پر زیادہ صلواۃ بھیجو، اور جو چیز تمہاری نہ ہو دوسرے کی ہو اس کا احترام کرو، تم پر لازم ہے کہ جو چیز حلال نہ ہو اس کی طرف نگاہ نہ کرو اور اس سے چشم پوشی کرو، تم پر لازم ہے کہ جب برادر ایمانی کو نیاز مند دیکھو اور متوجہ ہو جاؤ کہ نفقہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ وہاں نہیں رہ سکتا تو اس کی احوال پرسی کرو اور اس کی مدد کرو، تم پر لازم ہے کہ تقیہ کی

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۱، وسائل الشیعہ ج ۲ ص ۴۱، ج ۱۴ ص ۵۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

رعایت کرو کہ اس پر دین قائم ہے، ان چیزوں سے اپنے کو روکو جن سے منع کیا گیا ہے اور لڑائی جھگڑے، زیادہ قسم کھانے اور ایسی گفتگو سے اجتناب کرو جس کے درمیان قسم کھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب تم نے ان سب پر عمل کیا تب تمہارا حج اور عمرہ کامل ہوگا، اور انفاق کے ذریعے اور اپنے اہل وعیال سے دور رہ کر جس چیز کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو اس کے مستحق ہوگے اور سفر سے اس طرح پلٹو گے کہ تمہارے گناہ معاف ہو گئے ہوں گے اور خدا کی رحمت وخوشنودی تمہارے شامل حال ہوگی۔(۱)

ح۲۔ مجھ سے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد (علی) سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے زرعہ بن محمد حضرمی سے اور انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارت کرنا زیارت نہ کرنے سے بہتر ہے اور زیارت نہ کرنا زیارت کرنے سے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ نے یہ کہہ کر میری کمر توڑ دی، یہ سن کر حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم تم میں سے جب کوئی اپنے باپ کی قبر پر جاتا ہے تو اس پر حزن و اندوہ طاری رہتا ہے، مگر زیارت حسینؑ کے لئے لذیذ غذا کے ساتھ جاتا ہے، دیکھو اس طرح آنحضرتؑ کی زیارت کو نہ جاؤ، اس طرح جاؤ کہ حزن وغم تم پر طاری ہو۔(۲)

ح۳۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی اور علی بن الحسین وغیرہ رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی الخلف سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "اذا اردت زیارة الحسین علیه السلام فزره و انت کیئب حزین مکروب ،شعث مغبر ،جائع عطشان، فان الحسین قتل حزیناً مکروباً شعثاً مغبراً جائع عطشاناً، وسله الحوائج ،و انصرف عنه و لا تتخذه وطناً" جب حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤ تو حزن واندوہ کے ساتھ، بال بکھیرے اور بھوکے پیاسے زیارت کرو، اس لئے کہ آنحضرتؑ محزون ومغموم اور بھوکے پیاسے قتل

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۱۴۲، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۵۲۷۔
۲۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۱۴۱، وسائل الشیعہ ج۲ص۴۱، ج۱۴ص۵۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

کئے گئے تھے، آنحضرتؑ سے طلب حاجت کرو، اور زیارت کے بعد وہاں سے واپس آؤ، اس کو وطن نہ بناؤ۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے باپ، میرے بھائی اور علی بن الحسین وغیرہ رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے صالح سندی جمال سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے کرام بن عمرو سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اذا اردت انت قبر الحسين عليه السلام فزرة انت كئيب حزين شعث مغبر، فان الحسين عليه السلام قتل هو كئيب حزين ،شعث مغبر جائع عطشان " اے کرام! جب بھی زیارت حسینؑ کرنا چاہو محزون و مغموم اور بال بکھیرے زیارت کرو اس لئے کہ آنحضرتؑ محزون و مغموم، بال بکھیرے ہوئے اور بھوکے پیاسے قتل کئے گئے تھے۔(۲)

باب ۴۹

سواری یا پیادہ زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ، محمد بن یحییٰ، عبداللہ بن جعفر حمیری اور احمد بن ادریس سے ان سب نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے عبدالجبار نہاوندی سے انہوں نے ابوسعید سے اور انہوں نے حسین بن ثویر بن ابوفاختہ سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حسین! حسین بن علی کی زیارت کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اگر وہ پا پیادہ ہوگا تو ہر قدم کے عوض خدا ایک حسنہ لکھے گا اور ایک گناہ محو کر دے گا یہاں تک کہ وہ حرم تک پہنچ جائے، اور جب وہ حرم میں پہنچے گا تو خدا اس کو کامیاب اور

۱۔ کافی ج ۴ ص ۵۸۷، ثواب الاعمال ص ۱۱۴، تہذیب ج ۶ ص ۷۶، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۲۸، ۵۴۰۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۴۹۔

Presented by Ziaraat.Com

نجات پانے والوں میں قرار دے گا، اور جب اعمال زیارت انجام دے لے گا تو فائزین میں شمار کرے گا اور جب وہ واپسی کا ارادہ کرے گا تو ایک فرشتہ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا: رسولؐ خدا نے تم کو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ آج سے اپنے عمل کا آغاز کر، ماضی کے تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دھان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ایک شخص زیارت حسینؑ کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے اور اپنے اہل وعیال سے جدا ہوتا ہے تو جیسے ہی پہلا قدم اٹھاتا ہے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور پھر ہر قدم پاک وپاکیزہ اٹھتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر تک پہنچ جاتا ہے، اور جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے کہ اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تا کہ تجھے عطا کروں، مجھے پکارتا کہ تیری آواز پر لبیک کہوں، مجھ سے طلب کرتا کہ تجھے عنایت کروں، مجھ سے حاجت طلب کرتا کہ اس کو پوری کروں، راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: خدا پر واجب ہے کہ جو کچھ زائر نے خرچ کیا ہے اس کو عطا کرے۔(۲)

ح ۳۔ انہیں اسناد سے صالح سے اور انہوں نے حارث بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے قبر حسینؑ پر فرشتے معین کئے ہیں، جب کوئی شخص زیارت کا ارادہ کرتا ہے تو خدا اس کے گناہوں کو ان فرشتوں کے حوالے کرتا ہے اور جیسے ہی اس کا پہلا قدم اٹھتا ہے فرشتے اس کے سارے گناہ مٹا دیتے ہیں، اور جب دوسرا قدم اٹھتا ہے تو اس کی نیکیاں دوگنی کر دیتے ہیں، اور جوں جوں قدم بڑھاتا جاتا ہے اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے، پھر فرشتے اس کے گرد جمع ہو کر اس کو پاک صاف کریں گے اور آسمان کے فرشتے ندا دیں گے کہ حبیب خدا کے دوست کے زائر کی تقدیس کرو، جب زوار غسل کر لیں گے تو پیغمبرؐ اسلام ندا دیں گے اے مسافران

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۹، ثواب الاعمال ص ۱۱۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۴، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۰، ۴۴۰، ثواب الاعمال ص ۱۱۷۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا! تم کو بشارت ہو کہ تم بہشت میں میرے ساتھ ہو، پھر امیر المومنینؑ ان کو ندا دیں گے اور کہیں گے کہ میں تمہاری حاجتوں کو پوری کرنے کا اور تم سے دنیوی اور اخروی بلا و مصیبت کو دفع کرنے کی ضمانت لیتا ہوں، پھر پیغمبران کا داہنے اور بائیں طرف سے احاطہ کرلیں گے یہاں تک کہ وہ زوار اپنے اہل وعیال کی طرف پلٹ آئیں گے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ اور ایک جماعت رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے جابر مکفوف سے اور انہوں نے ابو صامت سے روایت کی ہے۔ ابو صامت کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے پیدل جاتا ہے خدا اس کے لئے ہر قدم پر ایک ہزار حسنہ لکھتا ہے اور ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا مرتبہ ہزار درجہ بلند کرتا ہے، پھر فرمایا: جب فرات پر پہنچو تو پہلے غسل کرو اور جوتا اتار کر بندۂ ذلیل کی طرح پابرہنہ راستہ چلو اور جب حرم کے دروازے پر پہنچو تو چار مرتبہ تکبیر کہو پھر تھوڑا چلو اور پھر چار مرتبہ تکبیر کہو پھر آنحضرت (امام حسینؑ) کے سرہانے جاؤ اور وہاں کھڑے ہو کر چار مرتبہ تکبیر کہو اور قبر کے پاس نماز پڑھو اور خدا سے اپنی حاجت مانگو۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں زائر حسینؑ کا سب سے کم اجر کیا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "**یا عبد اللّٰہ ان ادنی ما یکون لہ ان اللّٰہ یحفظہ فی نفسہ و اھلہ حتی یردّہ الی اھلہ، فاذا کان یوم القیامۃ کان اللّٰہ الحافظ لہ**" اے عبداللہ اس کی سب سے کم پاداش واجر یہ ہے کہ خدا اس کی اور اس کے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اس کے

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۴، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۶، ثواب الاعمال ص ۱۱۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۸۴۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۴۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۰۔

Presented by Ziaraat.Com

اہل وعیال تک پہنچا دیتا ہے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا اس کی حفاظت کرے گا۔(۱)

ح ۶۔مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے علی بن میمون صائغ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: اے علی! (امام) حسینؑ کی زیارت کرو اور اس کو ترک نہ کرو، میں نے عرض کیا جو شخص آنحضرتؑ کی زیارت کرے گا اس کو کیا ثواب ملے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص پیدل زیارت کرے گا خدا ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک حسنہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ایک گناہ مٹا دے گا اور اس کا مرتبہ ایک درجہ بلند کر دے گا اور جب وہ وہاں (حرم میں) پہنچے گا تو خدا دو فرشتوں کو معین کرے گا کہ جو بھی اچھی باتیں اس کی زبان سے نکلیں انہیں لکھیں اور جو غلط باتیں زبان سے نکلیں انہیں نہ لکھیں، اور جب وہ واپس ہوتا ہے تو اسے وہ وداع کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اے ولی خدا تمہارے گناہ معاف ہو گئے اور تم حزب خدا، حزب رسولؐ خدا اور حزب اہلبیتؑ رسول خدا سے ہو، نہ تم آتش جہنم کو دیکھو گے نہ ہی آتش جہنم تم کو دیکھے گی اور نہ ہی تم کو وہ اپنا نوالہ بنا سکے گی۔(۲)

ح ۷۔مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے انہوں نے اپنے باپ (محمد) سے انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ بن حسن سے انہوں نے حسن (یا حسین) بن حکم نخعی سے انہوں نے ابو حماد اعرابی سے اور انہوں نے سدیر صیرفی سے روایت کی ہے، سدیر کا بیان ہے کہ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ ایک جوان نے قبر حسینؑ کے بارے میں کچھ کہا، حضرتؑ نے فرمایا: "**ما اتاه عبد فخطاخطوه الا کتب اللّٰه له حسنة و حط عنه سیئة**" کوئی بھی بندہ آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے قدم نہیں اٹھاتا مگر خدا ہر قدم کے عوض ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۷، ۸۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۰، ۲۵۴، ثواب الاعمال ص ۱۱۶۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۴، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۱۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۵، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار الحسين عليه السلام من شيعتنا لم يرجع حتى يغفر له ذنب، و يكتب له بكل خطوه خطاها و كل يدرفعتها دابته الف حسنة، و محى عنه الف سيئة و ترفع له الف درجة" ہمارے شیعوں میں جس نے حسینؑ کی زیارت کی وہ نہیں پلٹا مگر اس حال میں کہ اس کے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے ہر قدم کے عوض اور گھوڑے کو بڑھانے کے لئے ہر اٹھنے والے ہاتھ کے بدلے ہزار حسنہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور ہزار گناہ مٹادیا جائے گا اور اس کا مرتبہ ہزار درجہ بلند کردیا جائے گا۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے احمد بن بشیر سراج سے اور انہوں نے ابوسعید قاضی سے روایت کی ہے، ابوسعید کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرتؑ ایک چھوٹے کمرے میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس مُرازم بھی تھے، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: "من اتى قبر الحسين عليه السلام ما شياً كتب الله له بكل قدم يرفعها و يضعها عتق رقبة من ولد اسماعيل و من اتاه فى سفينة فكفأت بهم سفينتهم نادىٔ مناد من السماء: طبتم و طابت لكم الجنة" جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے پیدل جائے، خدا ہر گام اور زمین سے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض اولاد اسماعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا کرے گا، اور جو شخص کشتی کے ذریعے آنحضرتؑ کی زیارت کو جائے اور اثنائے راہ کشتی ڈوب جائے تو منادی آسمان سے ندا دے گا: جنت تم کو مبارک ہو۔(۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حمدان قلانسی سے انہوں نے محمد بن حسین محاربی سے انہوں نے احمد بن میثم سے انہوں نے

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ ص۲۵۔ ۲۔ بحارالانوار ج۱۰۱ ص۳۶، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۵۸۔

Presented by Ziaraat.Com

محمد بن عاصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن نجار سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: "تزورون الحسین علیہ السلام و ترکبون السفن، فقلت: نعم، قال: اما علمت انھا اذا انکفت بکم نودیتم: الا طبتم و طابت لکم الجنة" کیا تم زیارت حسینؑ کے لئے جاتے ہو؟ اور کیا کشتی پر سوار ہوکر آنخضرت کی زیارت کو جاتے ہو؟ عرض کیا ہاں جاتا ہوں، فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اگر (زیارت کے لئے جاتے وقت) دریا میں ڈوب جاؤ تو منادی ندا دے گا، آگاہ ہو جاؤ، تم بڑے خوش قسمت ہو، تم کو جنت مبارک ہو۔(۱)

باب ۵۰
زائر حسینؑ پر خدا کی عنایتیں

ح ا۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے اسماعیل بن زید سے انہوں نے عبداللہ طحان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ما احد یوم القیامة الا وھو یتمنی انه من زوار الحسین، لما یری ما یصنع بزوار الحسین علیہ السلام من کرامتھم علی اللّٰه تعالیٰ" قیامت کے دن ہر شخص آرزو کرے گا کہ وہ زائر حسینؑ میں سے ہو، اس لئے کہ وہ دیکھے گا کہ زائر کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے، اور خدا اس پر کیسی عنایت کر رہا ہے۔(۲)

ح ۲۔ صالح صیرفی نے عمران میثمی سے اور انہوں نے صالح بن میثم سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من سرہ ان یکون علی موائد النور یوم القیامة فلیکن من زوار

ا۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۵، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۸۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

الحسين بن علي عليهما السلام " جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن نور کے دستر خوان پر بیٹھے اسے چاہئے کہ وہ حسین بن علیؑ کے زائروں میں سے ہو۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے معلیٰ بن محمد بصری سے انہوں نے ابوالفضل سے انہوں نے ابن صدقۃ سے اور انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ فرشتے اور مومنین، حسینؑ کی قبر پر بھیڑ لگائے ہوئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا مومنین، فرشتوں کو دیکھیں گے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ھیھات ھیھات، خدا کی قسم وہ مومنین کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہیں، اس کے بعد امام نے فرمایا: خدا، زائر حسینؑ کے لئے صبح و شام بہشتی کھانا بھیجتا ہے اور فرشتے اس کی خدمت کرتے ہیں، بندگان خدا میں سے کوئی بھی بندہ حوائج دنیا و آخرت میں سے کوئی بھی حاجت، خدا سے نہیں مانگتا مگر یہ کہ خدا اس کو عطا کرتا ہے، راوی (مفضل) کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا خدا کی قسم یہ تو عنایت ہے، حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: اے مفضل کچھ اور کہوں؟ میں نے کہا ہاں، حضرتؑ نے فرمایا: میں نور کا ایک تخت دیکھ رہا ہوں جس پر یاقوت سرخ کا قبہ ہے اور اس کو جواہرات سے مزین کیا گیا ہے اور حسینؑ اس پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آنحضرتؑ کے اطراف میں نوے ہزار سبز قبے ہیں اور مومنین آپ کی زیارت کر رہے ہیں اور آپ کو سلام کر رہے ہیں اور خداوند عالم ان سے کہہ رہا ہے: اے میرے ماننے والو مجھ سے مانگو، تم بہت اذیتوں، سختیوں اور ذلت و خواری میں رہے ہو، آج کا دن وہ ہے کہ دنیا و آخرت کی جو حاجت مانگو گے پوری کروں گا، ان کا کھانا پینا بہشت میں ہوگا (کھانا پینا اور قبہ کا ربط برزخ اور رجعت سے ہے کیونکہ روایت میں حوائج دنیا و آخرت کے پوری ہونے کی بات ہے) پس خدا کی یہ ایسی عنایت ہے جس کو زوال نہیں ہے اور اس کی انتہا کو درک نہیں کر سکتے۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۴۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۳، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۶۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۵۱

زیارت حسینؑ کے ایام، زائر کی عمر میں شمار نہیں ہوتے

ح ا۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے انہوں نے ھیثم بن عبداللہ رمانی سے انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد (امام موسیٰ کاظم) سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان ایام زائری الحسین علیہ السلام لا تحسب من اعمارهم و لا تعد من آجالهم" حسینؑ کی زیارت کے ایام، زائر حسینؑ کی عمر میں شمار نہیں کیے جاتے اور وہ ایام، موت کی مدت میں محسوب نہیں ہوتے۔ (۱)

باب ۵۲

زائر حسینؑ، رسولؐ خدا، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کے جوار میں ہوں گے

ح ا۔ مجھ سے علی بن الحسین اور علی بن محمد بن قولویہ رحمھما اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار اور علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین یقطینی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے ابو خالد ذی الشامہ سے اور انہوں نے ابو اسامہ سے روایت کی ہے، ابو اسامہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من اراد ان یکون فی جوار نبیه صلی الله علیه و آله و جوار علی و فاطمة فلا یدع زیارة الحسین بن علی علیهما السلام" جو شخص چاہتا ہے کہ وہ رسولؐ خدا اور علیؑ و فاطمہؑ کے جوار میں رہے وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت ترک نہ کرے۔ (۲)

۱۔ تہذیب ج ۶ ص ۴۳، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۴۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ علی بن الحسین نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی بصیر سے روایت کی ہے، ابی بصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من احب ان یکون مسکنه الجنة و ماواه الجنة فلا یدع زیارة المظلوم، قلت: من هو، قال: الحسین بن علی صاحب کربلا، من اتاه شوقاً الیه و حبّا لرسول الله و حبّا لفاطمة و حباً لامیر المومنین علیه السلام اقعده الله علی موائد الجنة یاکل معهم و الناس فی الحساب" جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی جایگاہ بہشت ہو وہ مظلوم کی زیارت ترک نہ کرے، میں نے عرض کیا مظلوم کون ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: مظلوم، حسینؑ بن علیؑ صاحب کربلا ہیں۔ جو شخص آپ کے شوق واشتیاق اور رسول خدا، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے محبت کی وجہ سے آپ کی زیارت کرے، خدا بہشتی دسترخوان پر ان حضرات کے ہمراہ بیٹھائے گا جب کہ لوگ حساب دیتے ہوں گے۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن ہمام بن سہیل نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے محمد بن عمران سے انہوں نے حسن بن حسین لؤلؤی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن ایوب سے اور انہوں نے حارث بن مغیرہ نصری سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان الله تبارک و تعالیٰ جعل ملائکة موکلین بقبر الحسین علیه السلام، فاذا هم الرجل بزیارته و اغتسل نادیٰ محمد صلی الله علیه و آله : یا وفد الله ابشرو بمرافقتی فی الجنة" قبر حسینؑ پر خدا نے فرشتے معین کئے ہیں جب کوئی شخص امام حسینؑ کی زیارت کے لئے غسل کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باآواز بلند فرماتے ہیں: اے راہ خدا میں سفر کرنے والے تم کو بشارت ہو کہ بہشت میں میرے ہمراہ ہو گے...(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۵، ۴۹۶۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۵۳

زائر حسینؑ، سب سے پہلے داخل بہشت ہوں گے

ح ا۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے محمد بن یحیٰی عطار سے انہوں نے عمرکی بن علی بوفکی سے انہوں نے صندل سے انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے اور انہوں نے عبداللہ بن زرارہ سے روایت کی ہے۔ ابن زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ان لزوار الحسين بن على عليهما السلام يوم القيامة فضلاً على الناس، قلت: و ما فضلهم، قال: يدخلون الجنة قبل الناس باربعين عاماً و سائر الناس فى الحساب و الموقف" قیامت کے دن زائر حسینؑ کو سب پر فضیلت حاصل ہوگی، میں نے پوچھا کس طرح کی فضیلت حاصل ہوگی؟ حضرتؑ نے جواب دیا: دوسروں سے چالیس سال پہلے زائر حسینؑ داخل بہشت ہوں گے، جب کہ لوگ حساب و کتاب کی صف میں کھڑے ہوں گے۔ (۱)

باب ۵۴

معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ا۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے، نیز مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل قمی سے انہوں نے محمد بن عمر وزیات سے انہوں نے قائد حناط سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "من زار الحسين عليه السلام عارفاً بحقه غفر الله له ما تقدم من ذنبه و ما تاخر" جس شخص نے معرفت کے ساتھ حسینؑ کی زیارت کی، خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے

ا۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۶۔

Presented by Ziaraat.Com

گناہوں کو معاف کر دے گا۔(۱)

ح۲۔ مجھ سے ابوالعباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے محمد بن حسین بن کثیر سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے۔ ہارون کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگ، حدیث نقل کرتے ہیں کہ جو شخص (امام) حسینؑ کی زیارت کرے اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم جو شخص معرفت کے ساتھ آپ کی زیارت کرے گا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۲)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے ان کی اسناد سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے حسین بن محمد قمی سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: شط فرات پر زیارت کرنے والے زائر حسینؑ کو کمترین ثواب یہ ملے گا کہ اس کے سارے گناہ ماضی و مستقبل کے معاف کر دیئے جائیں گے، بشرطیکہ وہ آنحضرت کے حق، کا احترام اور ولایت کی معرفت رکھتا ہوگا۔(۳)

ح۴۔ مجھ سے ابوالعباس نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان بن یحیٰی سے اور انہوں نے ابن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص امام حسینؑ کے حق کی معرفت کے ساتھ آپ کی زیارت کرے اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۴)

۱۔ امالی شیخ صدوق ص۱۲۲، ۱۹۷، ثواب الاعمال ص۱۱۰، بحار الانوار ج۱۰۱ ص۲۱، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۱۸، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۴۳۔

۲۔ ثواب الاعمال ص۱۱۰، بحار الانوار ج۱۰۱ ص۲۳، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۴۵۔

۳۔ کافی ج۴ ص۵۸۲، ثواب الاعمال ص۱۱۱، من لایحضرہ الفقیہ ج۲ ص۳۴۸، بحار الانوار ج۱۰۱ ص۲۴، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۱۰۔

۴۔ بحار الانوار ج۱۰۱ ص۲۲، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۲۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۵۔ مجھ سے ابوالعباس نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ابوداؤد سلیمان بن سفیان مسترق سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے مثنی الحناط سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت آپ کے حق کی معرفت کے ساتھ کرے گا خدا اس کے سارے گناہوں کو خواہ ماضی کے ہوں یا مستقبل کے، معاف کر دے گا۔(۱)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حکم بن مسکین سے اور انہوں نے ہند حناط سے روایت کی ہے، ہند کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوے سنا کہ جو شخص (امام) حسینؑ کی زیارت کرے، آپ کے حق کی معرفت رکھے اور آپ کی پیروی کرے اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے قاسم بن محمد بن علی نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (محمد) سے انہوں نے اپنے باپ (علی) سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جائے، خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دے گا۔(۳)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے یوسف انباری سے اور انہوں نے قائد الحناط سے روایت کی ہے، قائد کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگ روتے پیٹتے امام حسینؑ کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اپنے ہمراہ کھانے پینے کی چیزیں بھی لاتے ہیں، حضرتؑ کی زیارت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا اے قائد جو شخص حسینؑ بن علیؑ کی زیارت آپ کے حق کی معرفت کے ساتھ کرے، اس کے ماضی و مستقبل کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۴)

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۴، کافی ج ۴ ص ۵۸۲۔
۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۴۔
۳۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۱۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۴۔
۴۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے قائد سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کرے اس کے گذشتہ اور آئندہ کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۱)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد، محمد بن حسن، علی بن الحسین اور محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے یحییٰ بن علی تمیمی سے انہوں نے ایک محدث سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ اور (چوتھے امام) علی بن الحسین بن علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کرے گا خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (۲)

ح ۱۱۔ محمد بن یحییٰ نے اپنی اسناد سے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے یحییٰ بن علی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کرے خدا اس کے ماضی اور مستقبل کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (۳)

مجھ سے محمد بن جعفر قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مذکورہ دونوں حدیثوں (۱۰، ۱۱) کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۲۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے معلیٰ بن محمد بصری سے انہوں نے ابوداؤد مسترق سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے مثنی حناط سے روایت کی ہے، مثنی کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کرے خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (۴)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۲۔ ۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۳، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۵۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۳۔ ۴۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۳۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۳۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے صفوان سے اور انہوں نے ابن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: معرفت کے ساتھ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے اس کے ماضی و مستقبل کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۱)

ح ۱۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے احمد بن عائذ سے انہوں نے ابو یعقوب ابزاری سے اور انہوں نے قائد سے روایت کی ہے، قائد کا بیان ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں، امام حسینؑ کی زیارت وہ افراد بھی کر رہے ہیں جو آپ کی ولایت کا اعتراف کرتے ہیں اور وہ افراد بھی جو آپ کی ولایت کے منکر ہیں اور عورتیں بھی سواری پر سوار ہو کر آنحضرتؑ کی زیارت کو جاتی ہیں، ان باتوں کی وجہ سے انہوں نے شہرت پالی ہے کہ اس خاندان کے دوست ہیں، اس شہرت کو دیکھ کر میں زیارت سے پیچھے ہٹ گیا ہوں، اب میں کیا کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ امام کافی دیر تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا اور پھر فرمایا: اے عراقی اگر انہوں نے اپنے کو مشہور کر رکھا ہے تو تم اپنے کو مشہور نہ کرنا، خدا کی قسم معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کے لئے کوئی بھی نہیں آتا مگر یہ کہ خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔(۲)

ح ۱۵۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے معلّٰی بن محمد سے انہوں نے ابو داؤد مسترق سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے مثنی حناط سے روایت کی ہے، مثنی کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ معرفت کے ساتھ حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے ماضی و آئندہ کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۵۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۶۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۶۔ مجھ سے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے محمد بن صدقہ سے اور انہوں نے صالح نیلی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من اتی قبر الحسین علیه السلام عارفاً بحقه کان کمن حج ثلاث حجج مع رسول الله صلی علیه و آله" جو شخص (امام) حسینؑ کے حق کی معرفت کے ساتھ آپ کی قبر پر آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے تین بار رسولؐ خدا کے ساتھ حج کیا ہے۔(۱)

ح ۱۷۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن علی بن عبید جعفی سے اور انہوں نے محمد بن ابی جریر قمی سے روایت کی ہے، محمد بن ابی جریر کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ "من زار الحسین بن علی علیهما السلام عارفاً بحقه کان من محدثی الله فوق عرشه، ثم قرء: ان المتقین فی جنات و نهر، فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر" جو شخص معرفت کے ساتھ حسین بن علی کی زیارت کرے اس کا ان لوگوں میں شمار کیا جائے گا جس نے بالائے عرش خدا سے گفتگو کی، پھر اس آیت کی تلاوت کی: "ان المتقین فی جنات نعیم" (قمر/۵۵-۵۴)۔(۲)

باب ۵۵

رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ اور جناب فاطمہؑ کی محبت میں زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، نیز مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے بعض محدثین سے انہوں نے جویریہ بن علاء سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۲۔
۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۳، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۱۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت آئے گی تو منادی ندا دے گا حسینؑ بن علیؑ کے زائر کہاں ہیں؟ یہ سن کر بہت ساری گردنیں بلند ہوں گی جن کی تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہوگا، خدا ان سے پوچھے گا تم نے کیوں حسینؑ کی زیارت کی تھی؟ وہ جواب دیں گے رسولؐ خدا، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے محبت اور جو حسینؑ پر گزری ہے اس سے اظہار ہمدردی کی وجہ سے زیارت کی تھی ان سے کہا جائے گا یہ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں ان سے ملحق ہو جاؤ تم ان کے ہم درجہ ہو، رسولؐ خدا کے پرچم کے سائے میں جاؤ، پس وہ آنحضرت کے پرچم کے نیچے جائیں گے، وہ پرچم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا، یہاں تک کہ وہ سب کے سب اس پرچم کے سائے میں داخل بہشت ہو جائیں گے۔(۱)

ح ۲۔ میرے والد نے اپنی اسناد سے ابو بصیر سے روایت کی ہے، ابو بصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہما السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی جایگاہ بہشت ہو وہ مظلوم کی زیارت ترک نہ کرے، میں نے عرض کیا مظلوم کون ہے؟ فرمایا مظلوم، حسینؑ بن علیؑ مدفون بہ کربلا ہیں، جو شخص آپ کے اشتیاق اور رسولؐ خدا، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے محبت کی وجہ سے آپ کی زیارت کرے خدا اس کو رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ اور فاطمہ زہراؑ کے ہمراہ بہشتی دسترخوان پر بٹھائے گا جب کہ دیگر افراد حساب و کتاب میں لگے ہوں گے۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ یقطینی سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے فضیل بن عثمان صیرفی سے اور انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: **"من اراد اللّٰہ بہ الخیر قذف فی قلبه حب الحسین علیه السلام و حب زیارته ،و من اراد اللّٰہ به سوء قذف فی قلبه بغض الحسین و بغض زیاته"** خدا جس کے لئے خیر چاہتا ہے اس کے دل میں حسینؑ کی محبت اور زیارت حسینؑ کا شوق پیدا کر دیتا ہے اور خدا جس کے لئے بدی چاہتا ہے اس کے دل میں حسینؑ کا بغض اور

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۵، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۵۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۳۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ کی زیارت سے تنفر پیدا کر دیتا ہے۔(۱)

باب۵۶

عشق حسینؑ میں زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے ابی اسامہ زید شحام سے روایت کی ہے۔ ابی اسامہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من اتی قبر الحسین علیه السلام تشوقا الیه کتبه اللّه من الآمنین یوم القیامة و اعطی کتابه بیمینه ،و کان تحت لواء الحسین علیه السلام حتی یدخل الجنة فیسکنه فی درجته ان اللّه عزیز حکیم" جو شخص عشق حسینؑ میں زیارت حسینؑ کرے خدا قیامت کے دن اس کو امان پانے والوں میں قرار دے گا، اور اس کے نامہ اعمال کو اس کے داہنے ہاتھ میں عطا کرے گا، اور جنت میں داخل ہونے تک پرچم حسینؑ کے سائے میں وہ رہے گا اور جنت میں آپ کا ہم درجہ ہوگا، بے شک خدا عزیز و حکیم ہے۔(۲)

ح ۲۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا مسکن و ماویٰ جنت ہو وہ مظلوم کی زیارت ترک نہ کرے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ مظلوم کون ہے؟ فرمایا مظلوم، حسینؑ بن علی مدفون بہ کربلا ہیں۔ جو شخص حسینؑ سے عشق اور رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ اور جناب فاطمہؑ سے محبت کی وجہ سے زیارت حسینؑ کرے خدا اس کو ان حضرات کے ساتھ بہشتی دسترخوان پر بیٹھائے گا اور ان کے ہمراہ وہ کھانا کھائے گا جب کہ اور لوگ حساب و کتاب میں مشغول ہوں گے۔(۳)

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۷۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۶۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۷۔

۳۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۶۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۳۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علا بن رزین سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر لوگ جان جائیں کہ زیارت حسینؑ میں کتنا ثواب ہے تو اس کے عشق میں مرجاتے اور اس کی حسرت میں ان کی سانسیں قطع ہو جاتیں، میں نے عرض کیا آنحضرتؑ کی زیارت کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: جو شخص آپ کے عشق میں آپ کی زیارت کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار عمرۂ مبرور اور ایک ہزار شہدائے بدر کے مانند شہید کا اجر، ایک ہزار روزہ دار کا اجر، ایک ہزار قبول شدہ صدقہ کا ثواب، راہ خدا میں خلوص نیت کے ساتھ ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور اس سال کی ہر طرح کی بلا سے کہ ان میں سب سے چھوٹی بلا، شیطان ہے، سے محفوظ رکھے گا اور اس کے لئے ملک کریم معین کرے گا جو اس کے سامنے، پیچھے، داہنے، بائیں، بالائے سر اور پائین پا سے حفاظت کرے گا اور اگر اسی سال وہ مرجائے تو فرشتۂ رحمت اس کے جنازے پر آئیں گے اور اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کے لئے طلب مغفرت کریں گے اور قبر تک اس کی تشیع جنازہ میں شریک ہوں گے اور اس کے لئے تا حد نظر قبر گشادہ کر دی جائے گی۔

خدا اس کو فشار قبر اور منکر و نکیر کے خوف سے محفوظ رکھے گا، اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولے گا، اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا، قیامت میں اس کو ایسا نور عطا کرے گا جس سے مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری چیزیں سامنے نظر آئیں گی، منادی ندا دے گا یہ وہ شخص ہے جس نے عشق حسینؑ میں زیارت حسینؑ کیا تھا، اس آواز کو سن کر سبھی آرزو کریں گے کہ اے کاش ہم بھی قبر حسینؑ کے زائر ہوتے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابو ایوب ابراہیم بن عثمان خزاز سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے، محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا زیارت حسینؑ کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "من اتاہ شوقاً الیہ

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

كان من عباد الله المكرمين ،و كان تحت لواء الحسين بن علي حتى يدخلهما الله الجنة" جو آپ کے عشق میں آپ کی زیارت کرے وہ خدا کے خاص بندوں میں شمار کیا جائے گا اور وہ قیامت کے دن پرچم حسینؑ بن علیؑ کے سائے میں ہوگا، یہاں تک کہ خدا دونوں کو داخل بہشت کرے گا۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابی المغراء سے اور انہوں نے ذریح محاربی سے روایت کی ہے، ذریح کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب میں اپنی قوم اور اپنی اولاد کے سامنے زیارت حسینؑ کے اجر و ثواب کے بارے میں کہتا ہوں تو وہ مجھے جھٹلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم (چھٹے امامؑ) جعفر بن محمد کی طرف غلط نسبت دے رہے ہو اور یہ حدیث اپنی طرف سے بیان کر رہے ہو۔ حضرت نے فرمایا: اے ذریح لوگوں کو چھوڑو، وہ جہاں جانا چاہیں جائیں، خدا زائر حسینؑ پر فخر و مباہات کرتا ہے، اور خدا کے مقرب فرشتے اور حاملین عرش، زائر کے پاس آتے ہیں اس وقت خدا ان سے کہتا ہے: تم نے زائرین حسینؑ کو دیکھا کہ وہ حسینؑ کے عشق اور فاطمہؑ بنت رسولؐ خدا سے محبت کی وجہ سے زیارت کو آئے ہیں، آگاہ ہو جاؤ میری عزت و جلال و عظمت کی قسم میں نے اپنے کرم و بخشش کو ان پر واجب کر دیا ہے، اور یہ افراد اس جنت میں جائیں گے جس کو اپنے اولیاء، انبیاء اور رسولوں کے لئے بنایا ہے۔

اے میرے ملائکہ، زائرین حسینؑ میرے رسول، محمدؐ کے محبوب ہیں اور محمدؐ میرا محبوب ہے، جو شخص مجھے دوست رکھتا ہوگا میرے محبوب کے محبوب کو بھی دوست رکھتا ہوگا، اور جو میرے محبوب سے بغض رکھتا ہوگا وہ مجھ سے بھی بغض رکھتا ہوگا اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہوگا اس کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کروں گا، اس کو آگ میں جلاؤں گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم قرار دوں گا اور ایسے عذاب کا مزہ چکھاؤں گا کہ کائنات میں کسی کو اس عذاب کا مزہ نہیں چکھایا ہوگا۔(۲)

ح ۶۔ ایک شخص نے مرفوعاً ابوبصیر سے نقل کیا کہ انہوں (ابوبصیر) نے امام جعفر صادقؑ اور امام محمد باقرؑ

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۵، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۶۔

Presented by Ziaraat.Com

کو کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی منزل بہشت ہو........ یہ حدیث پوری اسی طرح ہے جو باب ۵۲ ح ۲، باب ۵۵ ح ۲، باب ۵۶ ح ۲ میں بیان ہوئی ہے۔

باب ۵۷

اجر الٰہی کی خاطر زیارت حسینؑ کرنے کا ثواب

ح ا۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے قدامہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "**من زار الحسين محتسباً لا اشراً و لا بطراً، ولا رياء و لا سمعة، محّصت عنه ذنوبه كما يمحص الثوب في الماء، فلا يبقى عليه دنس، و يكتب له بكل خطوة حجة و كلما رفع قدماً عمرة**" جو شخص خدا سے اجر کی امید پر حسینؑ کی زیارت کرے اور اس زیارت میں نہ کبر و نخوت ہو نہ ریا و شہرت وہ گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو جائے گا جس طرح گندہ کپڑا پانی سے پاک و صاف ہوتا ہے اور اس کو ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے ابان احمر سے انہوں نے محمد بن حسین خزاز سے انہوں نے ہارون بن خارجہ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں بتایئے جو معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے اور اس زیارت کا مقصد رضائے الٰہی اور آخرت ہو اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اے ہارون جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے اور رضائے الٰہی اور آخرت کے سوا کوئی اور مقصد نہ ہو تو خدا اس کے

ا۔ تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۴، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۲۔

Presented by Ziaraat.Com

گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت نے تین مرتبہ فرمایا: کیا میں نے تمہارے لئے قسم نہیں کھائی؟ کیا میں نے تمہارے لئے قسم نہیں کھائی؟ کیا میں نے تمہارے لئے قسم نہیں کھائی؟ (۱)

ح ۳۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن میمون قداح سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے عرض کیا جو شخص کبر و نخوت کے بغیر اور معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "یکتب له الف حجة مقبولة و الف عمرة مبرورة، و ان کان شقیا کتب سعیداً و لم یزل یخوض فی رحمة اللّٰه" اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار قبول شدہ عمرہ لکھا جائے گا اور اگر وہ شقی ہوگا تو اس کو سعید کی صف میں لایا جائے گا اور وہ ہمیشہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہوگا۔ (۲)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے صفوان بن مہران جمال سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر الحسین علیه السلام و هو یرید اللّٰه عزوجل شیّعه جبرئیل و میکائیل و اسرافیل حتی یرد الی منزله" جو شخص رضائے الٰہی کی خاطر زیارت حسینؑ کرے، گھر واپس آنے تک جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ (۳)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۸۔
۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۰۔
۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۳۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، خراسان سے بھی کچھ لوگ حضرت کی خدمت میں موجود تھے، انہوں نے زیارت حسینؑ کے اجر وثواب کے بارے میں حضرتؑ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: میرے باپ نے میرے دادا (امام زین العابدینؑ) سے نقل کیا ہے کہ جو شخص صرف رضائے الٰہی کی خاطر زیارت کرے اس کے سارے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور وہ ایسا ہو جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو، فرشتے اس کے ساتھ ساتھ رہیں گے اور منزل تک پہنچنے تک اپنے پروں کا اس پر سایہ کئے رہیں گے، فرشتے اس کے لئے خدا سے طلب مغفرت کریں گے اور رحمت الٰہی اس کو اپنے احاطے میں لے لے گی اور فرشتے اس کو آواز دے کر کہیں گے کہ تو پاک ہو گیا کیونکہ جس کی تو نے زیارت کی وہ پاک ہے، اس کی، اس کے اہل وعیال کے درمیان حفاظت کی جائے گی۔(۱)

ح ٦۔ مجھ سے عبیداللہ بن فضل بن محمد بن ہلال نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن خثیم سے اور انہوں نے اپنے بھائی معمر سے روایت کی ہے، معمر کا بیان ہے کہ میں نے زید بن علی کو کہتے ہوئے سنا کہ **"من زار قبر الحسين بن علي عليهما السلام لا يريد به الا الله تعالىٰ غفر له جميع ذنوبه و لو كانت مثل زبد البحر ، فاستكثروا من زيارته يغفر الله لكم ذنوبكم"** جو شخص صرف رضائے الٰہی کی خاطر قبر حسینؑ بن علی کی زیارت کرے خدا اس کے سارے گناہ معاف کر دے گا خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، لہٰذا زیادہ سے زیادہ حسینؑ کی زیارت کرو تا کہ خدا تمہارے گناہوں کو معاف کر دے۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے حذیفہ بن منصور سے

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۱۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۸۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۰۔

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر الحسین علیه السلام للّٰه و فی اللّٰه اعتقه اللّٰه من النار و آمنه یوم الفزع الاکبر ، و لم یسئل اللّٰه تعالیٰ حاجة من حوائج الدنیا و الآخرة الا اعطاه" جو شخص خالصۃً للہ زیارت حسینؑ کرے خدا اس کو آتش جہنم سے آزاد کر دے گا اور قیامت کے خوف سے امان دے گا اور دنیا و آخرت کی جو حاجت خدا سے طلب کرے گا اس کو وہ عطا کرے گا۔(۱)

باب ۵۸

زیارت حسینؑ، برترین عمل ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے اور انہوں نے ابوخدیجہ سے روایت کی ہے، ابوخدیجہ کا بیان ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا: "انه افضل ما یکون من الاعمال" یہ بہترین عمل ہے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے اور انہوں نے ابوخدیجہ سے روایت کی ہے، ابوخدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: یہ برترین عمل ہے۔(۳)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۹۔
۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۰۰۔
۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۹۔

Presented by Ziaraat.Com

نے وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے اور انہوں نے ابوخدیجہ سے روایت کی ہے۔ ابوخدیجہ کا کہنا ہے کہ میں نے زیارت حسینؑ کے بارے میں حضرت سے پوچھا، آپ نے فرمایا: یہ افضل عمل ہے۔(۱)

ح۴۔ مجھ سے ابوالعباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے ابان ازرق سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من احب الاعمال الی اللّٰہ تعالیٰ زیارۃ قبر الحسین علیہ السلام و افضل الاعمال عند اللّٰہ ادخال السرور علی المومن ، و اقرب ما یکون العبد الی اللّٰہ تعالیٰ و ھو ساجد باک" خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل زیارت امام حسینؑ ہے اور برترین عمل مومنین کو خوش کرنا ہے اور خدا سے نزدیک ترین بندہ وہ ہے جو سجدے میں گریہ کرتا ہے۔(۲)

ح۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے انہوں نے ابوجہم سے اور انہوں نے ابوخدیجہ سے روایت کی ہے، ابوخدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا: وہ برترین عمل ہے۔(۳)

ح٦۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی ہاشم بزاز سے اور انہوں نے ابوسلمہ یعنی ابوخدیجہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان زیارۃ الحسین علیہ السلام افضل ما یکون من الاعمال" انجام دینے والے اعمال میں سے برترین عمل زیارت امام حسینؑ ہے۔(۴)

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۴۹، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۴۹۹۔

۲۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۴۹، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۴۹۹۔

۳۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۴۹، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۵۰۰۔

۴۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۴۹، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۵۰۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۵۹

زیارت حسینؑ، زیارت خدا کے مانند ہے

ح ا۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، علی بن الحسین اور میرے مشائخ رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد اور محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے، زید شحام کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ زیارت حسینؑ کا کیا ثواب ہے؟ جواب دیا: "کان کمن زار اللّٰہ فی عرشہ، قال: قلت: ما لمن زار احداً منکم، قال: کمن زار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ" وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے (گویا) عرش پر خدا کی زیارت کی ہو، راوی نے پوچھا جو آپ اہلبیتؑ میں سے کسی کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے رسول خدا کی زیارت کی ہو۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے حسین بن محمد قمی سے روایت کی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام بشط الفرات کان کمن زار اللّٰہ فوق عرشہ" جس نے کنار فرات، قبر حسینؑ کی زیارت گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی (۲) (اس سے مراد تقرب الٰہی ہے کیونکہ خدا جسم و جسمانیت سے منزہ ہے۔ مترجم)

ح ۳۔ مجھ سے علی بن الحسین اور میرے مشائخ رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے (انہوں نے اپنے والد سے) انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے عیینہ بیاع

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۱۸۵۔

۲۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۰، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۵، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

القصب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من اتی الحسین علیه السلام عارفاً بحقه کتبه اللّٰه فی اعلی علیین" جوشخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے گا خدا اس کو اعلی علیین میں قرار دے گا۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے ابوالعباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ابو داؤد مسترق سے انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص معرفت کے ساتھ زیارت حسین کرے گا خدا اس کو اعلی علیین میں قرار دے گا۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے گا خدا اس کو علیین میں قرار دے گا۔(۳)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار اور سعد بن عبداللہ سے ان سب نے علی بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عمر و زیات سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جوشخص معرفت کے ساتھ حسینؑ کی زیارت کرے گا خدا اس کو اعلی علیین میں قرار دے گا۔(۴)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے حسین بن محمد قمی سے روایت کی ہے، قمی کا بیان ہے کہ مجھ سے امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص بغداد (کاظمین) میں میرے باپ کی زیارت کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ کی زیارت کی۔ البتہ زیارت رسولؐ خدا اور زیارت

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۰، من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۳۴۷، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۱۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰۔

۴۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

امیرالمومنینؑ کا اپنا فضل و مرتبہ ہے۔ اس کے بعد (آٹھویں) امامؑ نے فرمایا: "من زار قبر ابی عبد اللّٰہ بشط الفرات کان کمن زار اللّٰہ فوق کرسیہ" اور جو شخص فرات کے کنارے زیارت حسینؑ کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے بالائے کرسی خدا کی زیارت کی۔ (۱)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ابان سے اور انہون نے ابن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت حسین کرے گا خدا اس کو علیین میں جگہ دے گا۔ (۲)

ح ۹۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن فضال سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے گا خدا اس کو علیین میں جگہ دے گا۔ (۳)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی کوفی سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت قبر حسینؑ کرے گا خدا اس کو علیین میں قرار دے گا۔ (۴)

ح ۱۱۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن حسن بن شمون بصری سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے، بشیر کا کہنا ہے

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۶۷، ج ۱۰۲ ص ۴، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰، کافی ج ۴ ص ۵۸۳، من لایحضرہ الفقیہ ج ۲، ص ۵۸۲، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۸۲۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۷۱۔

۳۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۴۴، بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۶۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۰۔

۴۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۶۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۱۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال سستی کی وجہ سے حج نہ کر سکا، دوسرے سال جب حج پر گیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے بشیر تم نے سال گذشتہ حج کیوں نہیں کیا؟ میں نے جواب دیا آپ پر فدا ہو جاؤں میرا مال دوسروں کے پاس تھا اور اس کے تلف ہونے کا خوف تھا اسی وجہ سے حج پر نہیں گیا، البتہ اس کے عوض روز عرفہ زیارت حسینؑ کے لئے گیا تھا، یہ سن کر حضرت نے فرمایا: جن چیزوں سے حاجی فیضیاب ہوئے ان سے تم محروم نہیں ہوئے، اے بشیر جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہے۔ (۱)

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن حسن بن شمّون سے انہوں نے جعفر بن محمد خزاعی سے انہوں نے بعض محدثین سے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے جابر سے مذکورہ بالا حدیث کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن خالد طیالسی سے انہوں نے ربیع بن محمد سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت حسینؑ کرے گا خدا اس کو علیین میں قرار دے گا۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۶۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۱۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۶۰

امام حسینؑ اور ائمہؑ کی زیارتیں، رسولؐ خدا کی زیارت کے برابر ہیں

ح ۱۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے جویریہ بن علاء سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ "من سرہ ان ینظر الی اللّٰہ یوم القیامۃ و تھون علیہ سکرۃ الموت و ھول المطلع فلیکثر زیارۃ قبر الحسین علیہ، فان زیارۃ الحسین علیہ السلام زیارۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ" جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا کو دیکھے (یعنی اس کی رحمت کو) اور جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے وہ (امام) حسینؑ کی زیادہ زیارت کرے، اس لئے کہ آپ کی زیارت، رسولؐ خدا کی زیارت ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب زیات سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے فضل بن عبدالملک (یا کسی اور نے فضل سے) اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان زائر الحسین بن علی علیھما السلام زائر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ" زائر حسینؑ، زائر رسول خداؐ ہے۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن یعقوب کلینی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے اور انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے، زید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص ائمہ معصومینؑ میں سے کسی کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اس شخص کے مانند ہے جس نے رسولؐ خدا کی زیارت کی ہے۔ (۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۳۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۴۔

۳۔ عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۶۲، علل الشرائع ص ۵۶۰، بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۱۱۷۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہل بن زیاد آدمی سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے، زید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ زیارت حسینؑ کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اس شخص کے مانند ہے جس نے عرش پر رسولؐ خدا کی زیارت کی، میں نے پوچھا جو شخص آپ میں سے کسی ایک کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اس شخص کے مانند ہے جس نے رسولؐ خدا کی زیارت کی۔(۱)

مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے زید شحام سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۶۱

زیارت حسینؑ عمر و رزق میں زیادتی اور ترک زیارت ان میں کمی کی باعث ہوتی ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ، محمد بن یحییٰ عطار اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے اور ان سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے ابو ایوب سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "مروا شیعتنا بزیارة قبر الحسین علیه السلام ،فان اتیانه یزید فی الرزق و یمد فی العمر و یدفع مدافع السوء،و اتیانه مفترض علی کل مؤمن یقر للحسین بالامامة من اللّٰه" ہمارے شیعوں کو زیارت حسینؑ کا حکم دو کیونکہ آپ کی زیارت رزق میں زیادتی، عمر میں اضافہ اور بلاؤں کو دور کرتی ہے، اور جو مومن آپ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اس پر واجب

ا۔ کافی ج ۴ ص ۵۵۱، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۱۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ وہ حسینؑ کی زیارت کرے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن عبدالحمید سے انہون نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ معصومؑ نے فرمایا: سال گزرنے کے بعد جو شخص زیارت حسینؑ نہ کرے خدا اس کی عمر سے ایک سال کم کر دیتا ہے اور اگر یہ کہوں کہ تم میں سے ایک اپنی طبعی عمر سے تیس سال پہلے مرجائے گا تو یہ بات غلط نہ ہوگی کیونکہ زیارت حسینؑ کو ترک کرتے ہو، لہذا اس زیارت کو نہ چھوڑنا تا کہ خدا تمہاری عمریں بڑھائے اور روزی میں برکت دے، اور اگر اس زیارت کو چھوڑو گے تو تمہاری عمریں اور رزق کم ہو جائیں گے، اس بناء پر اس کو نہ چھوڑنا بلکہ اس کو انجام دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنا تا کہ اس بارے میں خدا، رسولؐ خدا، فاطمہ زہراؑ اور امیر المومنینؑ کے حضور میں حسینؑ گواہی دے سکیں۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے عبداللہ بن وضاح سے اور انہوں نے داؤد حماد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "**من لم یزر قبر الحسین علیہ السلام فقد حرم خیراً کثیراً و نقص من عمرہ سنة**" جو شخص زیارت حسینؑ نہیں کرے گا وہ خیر کثیر سے محروم ہو جائے گا اور اس کی ایک سال عمر کم ہو جائے گی۔(۳)

ح ۴۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے صباح حذاء سے اور انہوں نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے، محمد بن مروان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "**زوروا الحسین علیہ السلام و لو کل سنة فان کل ما اتاہ عارفاً بحقہ غیر جاحد لم یکن لہ عوض غیر الجنة، و رزق رزقاً**

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۴۔

۲۔ تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۳، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۰۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

واسعاً، و آتاه الله من قبله بفرج عاجل ...“ حسین کی زیارت کرو گرچہ سال میں ایک مرتبہ، اس لئے کہ جو آپ کے حق کی معرفت اور آپ کی ولایت کا انکار کئے بغیر زیارت کرے گا اس کا عوض، سوائے بہشت کے اور کچھ نہیں ہوگا اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور خدا اسی دنیا میں اس کو فرح وسرور عطا کرے گا۔(۱)

مجھ سے محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے اور انہوں نے حسن بن محبوب سے ان کی اسناد سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے بعض محدثین سے انہوں نے ابان سے اور انہوں نے عبدالملک سے روایت کی ہے، عبدالملک کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ”یا عبد الملک لا تدع زیارة الحسین بن علی علیهما السلام و مر اصحابک بذالک، یمد الله فی عمرک و یزید الله فی رزقک، و یحییک الله سعیداً و لاتموت الا سعیداً و یکتبک سعیداً“ اے عبدالملک زیارت حسینؑ بن علیؑ ترک نہ کرو اور اس کا اپنے دوستوں کو حکم دو تا کہ اس کی وجہ سے خدا تمہاری عمر طولانی کرے، روزی میں وسعت دے اور حیات کو سعادتمند بنائے، تم مرو گے بھی سعید اور شمار بھی کئے جاؤ گے سعید۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۳، باب ۹۸ میں اس طرح کی متعدد حدیثیں بیان ہوئی ہیں۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۷، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۶۲

زیارت حسینؑ، گناہوں کو مٹا دیتی ہے

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے اور انہوں نے اپنے بعض راویوں سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان زائر الحسین جعل ذنوبه جسراً علی باب داره ثم عبرها، کما یخلف احدکم الجسر ورائه اذا عبر" زائر حسینؑ اپنے دروازے کے سامنے گناہوں کے پل سے اسی طرح گزر جائے گا جس طرح تم (دنیا کے) پل سے گزرتے ہو اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہو۔ (۱) (یعنی زیارت حسینؑ گناہوں کے مٹنے کا سبب بنتا ہے)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زائر حسینؑ کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ اپنے اہل و عیال سے جدا ہوتا ہے تو ہر قدم پر اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور وہ ان سے پاک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ آنحضرتؐ کی قبر پر پہنچتا ہے، اور جب وہ وہاں پہنچتا ہے تو خدا اس سے بڑے پیارے انداز میں کہتا ہے، اے میرے بندے مجھ سے سوال کرتا کہ عطا کروں، مجھ سے مانگ تا کہ تجھے دوں، مجھ سے طلب کرتا کہ عنایت کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ امام نے فرمایا کہ خدا پر واجب ہے کہ جن چیزوں کا اس نے وعدہ کیا ہے ان کو پورا کرے۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے حارث بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے قبر حسینؑ پر فرشتے معین کر رکھے ہیں، جب کوئی شخص آپ کی زیارت کا قصد کرتا ہے تو خدا اس کے

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۶، من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۳۴۷، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۶۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

گناہوں کو فرشتوں کو حوالے کرتا ہے اور جب زائر پہلا قدم اٹھاتا ہے تو اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور جب وہ دوسرا قدم اٹھاتا ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور اس میں اتنا اضافہ کر دیتے ہیں کہ جنت اس پر واجب ہو جائے، پھر وہ زائر حسینؑ کا احاطہ کر لیتے ہیں اور استغفار کے ذریعے اس کو آلودگیوں سے پاک کرتے ہیں اور وہ فرشتے آسمان کے فرشتوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ حبیبؐ خدا کے حبیب کے زائر کی تنزیہ (پاک و پاکیزہ) کرو، جب زائر غسل کرتا ہے تو پیغمبر اسلام اس سے فرماتے ہیں کہ اے مسافر راہ خدا بشارت ہو کہ تم جنت میں میرے ہمراہ ہو گے، پھر امیر المومنینؑ اس کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تمہاری حاجتوں کو پوری کرنے اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے محفوظ رکھنے کی میں ضمانت لیتا ہوں، پھر فرشتے اس کا ہر طرف سے احاطہ کر لیں گے یہاں تک کہ وہ زائر اپنے اہل و عیال تک پہنچ جائے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عبداللہ جاموارنی رازی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے حسن بن محمد بن عبدالکریم سے انہوں نے مفضل بن عمر سے اور انہوں نے جعفر جعفی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک طولانی حدیث میں ارشاد فرمایا: ”فاذا انقلبت من عند قبر الحسین علیه السلام ناداک مناد لو سمعت مقالته لا قمت عمرک عند قبر الحسین علیه السلام ،وهو یقول: طوبی لک ایها العبد قد غنمت و سلمت قد غفرلک ما سلف فاستانف العمل ...“ جب زیارت حسینؑ سے پلٹتے ہو تو منادی ندا دیتا ہے کہ اگر اس کی آواز سن لو تو پوری عمر قبر حسینؑ کے پاس گزار دو، وہ منادی کہتا ہے: اے بندے خوشا بہ حال تم کو بہت بڑا غنیمت ہاتھ آیا ہے اور تم نے سلامتی پائی ہے، تمہارے سارے گناہ معاف ہو گئے، اب پھر سے اپنے عمل کا آغاز کرو۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے ابو العباس رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۱، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۵، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۸۴۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۶۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے حسین بن محمد قمی سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "ادنی ما یثاب به زائر الحسین علیه السلام بشاطئی الفرات اذا عرف حقه و حرمته و ولایته ان یغفرله ما تقدم من ذنبه و ما تاخر" حسینؑ کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت کے ساتھ فرات کے کنارے زیارت کرنے والے کو کمترین اجر یہ ملے گا کہ اس کے سارے گناہ گذشتہ اور آئندہ کے معاف کردیئے جائیں گے۔(۱)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے زکریا مؤمن ابی عبداللہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ خدا کی بخشش اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کے شامل حال ہو وہ زائر حسینؑ بنے تا کہ خدا فضل و کرم اور بہترین ثواب کا مستحق قرار پائے اور دنیا میں انجام دینے والے گناہوں کی وجہ سے اس کا مؤاخذہ نہ ہو گرچہ اس کے گناہوں کی تعداد بیابانوں کی ریت کے برابر، ان کی بزرگی مکہ کے پہاڑوں کے برابر اور مقدار کف دریا کے برابر ہوں۔ حسینؑ اس عالم میں قتل کئے گئے کہ مظلوم و ستمدیدہ تھے اور خود اور ان کے آل و اصحاب پیاسے تھے۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد سے اور انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: زیارت حسینؑ بن علیؑ کے لئے جب کوئی شخص گھر سے نکلتا ہے تو خدا ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے جو اپنی انگلی اس کی پشت پر رکھتا ہے اور جو باتیں اس کی زبان سے نکلتی ہیں انہیں لکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ زائر، حائر حسینی (حرم) تک پہنچ جاتا ہے اور جب حرم کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کی پشت پر ہتھیلی رکھتا ہے اور پھر زائر سے کہتا ہے: تمہارے گذشتہ سارے گناہ معاف کردیئے گئے اب تم اپنے لئے نئے اعمال انجام دو۔(۳)

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۲۳۔
۲۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۲۷، مستدرک الوسائل ج۱۰ص۲۳۷۔
۳۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۶۷۔

Presented by Ziaraat.Com

انہیں اسناد سے حسن بن راشد سے اور انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے ان کے اسناد کے ساتھ اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس کچھ خراسان کے رہنے والے آئے ہوئے تھے، انہوں نے زیارت حسینؑ اور اس کے ثواب کے بارے میں حضرتؑ سے سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا کہ میرے باپ نے میرے دادا (چوتھے امام) سے نقل کیا ہے کہ جو شخص صرف رضائے خدا کی خاطر زیارت حسینؑ کرے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اسی وقت پیدا ہوا ہو: اور پورے سفر میں فرشتے اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اہل وعیال تک پہنچ جاتا ہے، فرشتے اس کے لئے خدا سے طلب مغفرت کرتے ہیں اور آسمان سے رحمت الٰہی اس کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے اور فرشتے اس کو پکار کر کہتے ہیں کہ تو پاک ہو گیا کیونکہ اس کی زیارت کی جو پاک تھا اور اس کی مع اس کے اہل وعیال کے فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔(۱)

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۱۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۶۳
زیارت حسینؑ، عمرہ کے برابر ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے، احمد کا بیان ہے کہ بعض محدثین نے امام علی رضا علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: "تعدل عمرہ" زیارت حسینؑ ایک عمرہ کے برابر ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے انہوں نے اسماعیل بن عباد سے انہوں نے حسن بن علی سے اور انہوں نے ابوسعید مدائنی سے روایت کی ہے، ابوسعید کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں کیا میں زیارت حسینؑ کے لئے جاؤں؟ حضرتؑ نے فرمایا: "یا ابا سعید ائت قبر ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، اطیب الطیبین و اطھر الطاھرین و ابرا لابرار، فاذا زرتہ کتب لک اثنتان و عشرون عمرہ" اے ابوسعید، فرزند رسولؐ خدا کی زیارت کو جاؤ کیونکہ وہ پاکترین، منزہ ترین اور نیکوترین فرد ہیں، جب تم زیارت کرلو گے تو بائیس عمرے کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے، محمد بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ زیارت حسینؑ، قبول شدہ عمرہ کے برابر ہے۔(۳)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۲، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۵۔

۲۔ ثواب الاعمال ص ۷۹، ۸۳، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۸، ۳۴، ۴۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۵۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۶۔

Presented by Ziaraat.Com

نے محمد بن عیسیٰ کے بیٹے احمد اور عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن قاسم سے اور انہوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا آپ زیارت حسینؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت نے پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ عرض کیا بعض کہتے ہیں کہ ایک حج کا ثواب ہے اور بعض ایک عمرہ کا ثواب بتاتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا: ایک قبول شدہ عمرہ کا ثواب ہے۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ قطان سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابوالبلاد سے روایت کی ہے، ابوالبلاد کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو، عرض کیا ہم لوگ کہتے ہیں کہ ایک حج اور ایک عمرہ کے ثواب کے برابر زیارت حسینؑ کا ثواب ہے، حضرتؑ نے فرمایا ایک قبول شدہ عمرہ کے برابر اس کا ثواب ہے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن احمد بن اشیم سے اور انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے روایت کی ہے، صفوان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے ثواب کے بارے میں سوال کیا، آپ نے جواب دیا زیارت حسینؑ، ایک عمرہ کے برابر ہے۔(۳)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا ان دونوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہزیار سے اور انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے، محمد بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ زیارت حسینؑ، قبول شدہ عمرہ کے برابر ہے۔(۴)

۱۔ ثواب الاعمال ۱۱۲، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۰، ۴۲۶۔
۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۶۔
۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۶۔
۴۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے روایت کی ہے، صفوان کا بیان ہے کہ میں نے زیارت حسینؑ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: ایک عمرہ کے برابر ہے۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے عمرکی بن علی سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ بعض ائمہ معصومینؑ نے فرمایا: چار عمرے ایک حج کے برابر ہیں اور زیارت حسینؑ ایک عمرہ کے برابر ہے۔(۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے عمرکی بن بوفکی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے محمد بن فضیل سے اور انہوں نے ابو ناب سے روایت کی ہے، ابو ناب کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا: "تعدل عمرة، و لا ينبغى ان يتخلف عنه اكثر من اربع سنين" زیارت حسینؑ، ایک عمرہ کے برابر ہے اور اس زیارت سے چار سال سے زیادہ محروم نہیں رہنا چاہئے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۶۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۶۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

262

باب ۶۴
زیارت حسینؑ، حج کے برابر ہے

ح ۱۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے جمیل بن دراج سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "زیارة قبر الحسین علیه السلام و زیارة قبر رسول الله صلی الله علیه و آله و زیارة قبور الشهداء تعدل حجة مبرورة مع رسول الله صلی الله علیه و آله" زیارت حسینؑ، زیارت قبر رسولؐ خدا اور زیارت قبور شہداء، رسولؐ خدا کے ہمراہ قبول شدہ حج کے برابر ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اور انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے، محمد بن سنان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص زیارت حسینؑ کرے گا اس کے نامۂ اعمال میں ایک قبول شدہ حج لکھا جائے گا۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے اور انہوں نے عبداللہ بن عبید انباری سے روایت کی ہے، عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں، میں ہر سال حج کے لئے نہیں جا سکتا بتایئے کیا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا: "اذا اردت الحج و لم یتهیالک فائت قبر الحسین علیه السلام فانها تکتب لک حجة، و اذا اردت العمرة و لم یتهیا لک فات قبر الحسین علیه السلام فانها تکتب لک عمرة" جب بھی حج پر جانے کا ارادہ کرو مگر وسائل کی کمی کی بنا پر نہ جا سکو تو زیارت حسینؑ کے لئے جاؤ تمہارے نامۂ اعمال میں ایک حج

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۰۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

لکھا جائے گا، اور جب عمرہ کا ارادہ کرو مگر وہاں نہ جا سکو تو زیارت حسینؑ کرو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک عمرہ لکھا جائے گا۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن حکم سے اور انہوں نے عبدالکریم بن حسان سے روایت کی ہے، عبدالکریم کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ زیارت حسینؑ، حج وعمرہ کے برابر ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: اگر کوئی شخص حج کا ارادہ کرے مگر اس کو عملی جامہ نہ پہنا سکے لیکن اس کے عوض زیارت حسینؑ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج لکھا جائے گا، اسی طرح ایک شخص عمرہ کا ارادہ کرے مگر ارادہ کو عمل میں نہ بدل سکے لیکن اس کے عوض زیارت حسینؑ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک عمرہ لکھا جائے گا۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی فضال سے انہوں نے حریز سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام نے فرمایا: زیارت قبر رسولؐ خدا، زیارت قبور شہداء اور زیارت قبر حسینؑ اس حج کے برابر ہے جس کو رسولؐ خدا کے ساتھ انجام دیا ہو۔(۳)

مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے فضیل بن یسار سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۷۔
۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۲۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۷۔
۳۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ٦۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے جمیل بن صالح سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "**زيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل حجة مبرورة مع رسول الله صلى الله عليه و آله**" زیارت حسینؑ اس قبول شدہ حج کے برابر ہے جس کو رسولؐ خدا کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔ (۱)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے حریز سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے جمیل بن صالح سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا: قبر رسولؐ خدا، قبور شہداء اور قبر حسینؑ کی زیارت، رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیئے حج کے برابر ہے۔ (۲)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے ابوسعید قماط سے اور انہوں نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے، ابن ابی یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: "**لو ان رجلاً اراد الحج ولم يتهيا له ذالك فاتى قبر الحسين عليه السلام فعرّف عنده يجزيه ذالك عن الحج**" اگر کوئی شخص حج کا قصد کرے لیکن اس کو انجام نہ دے سکے اور وہ زیارت حسینؑ کو آئے اور روز عرفہ وہاں (کربلا میں) رہے تو یہ عمل اس کو حج سے بے نیاز کر دے گا۔ (۳) (یعنی بغیر حج کئے حج کا ثواب پالے گا)۔

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے روایت کی ہے، ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس خط

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۷۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۱۸۶۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۷۔

Presented by Ziaraat.Com

بھیجا اور اس میں لکھا کہ اگر مصلحت ہو تو مطلع کیجئے کہ زیارت حسینؑ کا بہترین ثواب کیا ہے، کیا اس کا ثواب حج کے برابر ہے اس شخص کے لئے جو اس عمل (حج) کو انجام نہ دے پایا ہو؟ حضرت نے جواب دیا جو حج نہ کرنے کی وجہ سے زیارت حسینؑ کرے اس کو حج کا ثواب ملے گا۔(۱)

باب ۶۵

زیارت حسینؑ، حج وعمرہ کے برابر ہے

ح ۱۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن احمد بن نہیک سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حسین احمسی سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، ام سعید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: زیارت حسینؑ، ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: فلاں فلاں کار خیر کے برابر ہے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن حکم سے اور انہوں نے عبدالکریم بن حسان سے روایت کی ہے، عبدالکریم کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ زیارت حسینؑ ایک حج وعمرہ کے برابر ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: یہی وہ عمل (زیارت حسینؑ) ہے جو حج وعمرہ کے برابر ہے، اور وہ اس طرح کہ اگر ایک شخص حج کا ارادہ کرے مگر اس فریضہ کو انجام نہ دے سکے لیکن اس کے بدلے زیارت حسینؑ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج کا ثواب لکھا جائے گا، نیز ایک شخص عمرہ کے ارادہ کرے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے اس عمل کو انجام نہ دے سکے

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۷۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

266

البتہ اس کے عوض زیارت حسین کرلے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔(۱)

ح۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اس نے کہا جو شخص زیارت حسین کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ آپ نے جواب دیا:"ان الحسین و کل اللّٰہ بہ اربعة آلاف شعثا غبراً یبکونہ الی یوم القیامة،فقلت لہ: بابی انت و امی روی عن ابیک الحج و العمرة ،قال:نعم حجة و عمرة ،حتی عد عشرہ" خدا نے چار ہزار غبار آلود اور بال بکھیرے فرشتے قبر حسینؑ پر معین کر رکھا ہے تا کہ قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کے والد سے نقل ہوا ہے کہ زیارت حسینؑ حج وعمرہ کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں زیارت حسینؑ ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے پھر حج وعمرہ کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ دس تک پہنچا دیا۔(۲) (یعنی اس کا ثواب دس حج وعمرہ کے برابر تک بتایا)

ح۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے انہوں نے ابوخدیجہ سے اور انہوں نے اس شخص سے جس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے زیارت قبر حسینؑ کے بارے میں سوال کیا تھا جس کے جواب میں امام نے فرمایا تھا زیارت حسینؑ حج وعمرہ کے برابر ہے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ان کی مقدار میں اس میں خیر ہیں۔(۳)

ح۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحیٰی سے انہوں نے ابوسعید حمدان بن

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۷۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۸۔

۳۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۳۔

Presented by Ziaraat.Com

سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارت حسینؑ، (ثواب میں) ایک حج ہے اور اگر (اس کے پہلے) حجۃ الاسلام بجالایا ہو تو یہ حج وعمرہ ہے۔(۱)

ح ۶۔ انہیں اسناد سے ابوسعید نے یونس سے روایت کی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس نے زیارت حسینؑ کیا (گویا) اس نے حج وعمرہ انجام دیا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا، کیا حجۃ الاسلام (حج واجب) اس سے ساقط ہو جائے گا؟ حضرتؑ نے جواب دیا نہیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ضعیفوں (فقراء) کا حج ہے یہاں تک کہ وہ قوی (مالدار) ہو جائیں اور پھر حج بیت اللہ کے لئے جائیں، کیا تم نہیں جانتے ہو کہ ہر روز صبح سے شب تک ستر ہزار فرشتے بیت اللہ (خانہ کعبہ) کا طواف کرتے ہیں اور جب رات آتی ہے تو یہ سب کے سب آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور فرشتوں کا دوسرا گروہ آتا ہے اور وہ صبح تک بیت اللہ کا طواف کرتا ہے؟ جب کہ خدا کی نظر میں حسینؑ، بیت اللہ سے زیادہ معزز ومحترم ہیں، ہر نماز کے وقت گرد میں اٹے ستر ہزار فرشتے آپ کی قبر پر نازل ہوتے ہیں اور اس کا طواف کرتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں اور قیامت تک ان کی نوبت نہیں آتی۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد اور محمد بن عبداللہ سے اور انہوں نے یونس بن یعقوب سے اور انہوں نے ام سعید احمسیہ سے روایت کی ہے، ام سعید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ زیارت حسینؑ کی کیا فضیلت آپ بیان کرتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: اے ام سعید اس کی فضیلت یہ ہے کہ وہ حج وعمرہ کے برابر ہے اور اس میں اور بھی نیکیاں ہیں، آپ نے یہ کہنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کھول دیا اور کف دست کو اپنی طرف اور روئے دست کو مخاطب کی طرف قرار دیا۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۳۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۳۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۳، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۶۰۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حبیب سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے، ابن یسار کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے قبر حسینؑ پر غبار آلود چار ہزار فرشتے معین کیا ہے جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے، آپ کی زیارت ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے نیز (جنگ احد کے) شہداء کی قبروں کی زیارت کی یہی فضیلت ہے۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی کوفی سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ابان سے اور انہوں نے حسین (حسن) بن عطیہ ابوناب بیاع سابری سے روایت کی ہے۔ ابن عطیہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ جو قبر حسینؑ کی زیارت کرے گا خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج اور ایک عمرہ لکھے گا۔(۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ (اساتذہ) کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اور انہوں نے ابوخلان کندی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج اور ایک عمرہ لکھے گا۔(۳)

ح ۱۱۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی (بن مہزیار) نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (حسن) سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن مہزیار سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ ایک شخص

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۲۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۰۔

۳۔ بحارالانوار ج ۱۰۱، ص ۳۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں سوال کیا جس کے آخر میں اس نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کے والد سے نقل ہوا ہے کہ زیارت حسینؑ، ایک حج کے برابر ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں، آپ کی زیارت کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے یہاں تک کہ آپ نے دس تک شمار کیا۔(۱) (یعنی دس حج وعمرہ کے برابر ہے)

ح ۱۲۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحیٰ عطار سے انہوں نے عمرکی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اس نے محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن مصادف سے اور انہوں نے مالک جہنی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے زیارت حسینؑ کے بارے میں فرمایا: جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج لکھے گا اور اپنے اہل وعیال تک پہنچنے تک بلاؤں سے اپنے کو محفوظ پائے گا، راوی کا بیان ہے کہ مالک کا اسی سال انتقال ہو گیا اور میں حج کے لئے گیا اور جب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ مالک نے زیارت حسینؑ سے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک حدیث نقل کی تھی، امام نے فرمایا بیان کرو، میں نے حدیث بیان کی، حضرت نے سن کر فرمایا: زیارت حسینؑ کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے۔(۲)

ح ۱۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحیٰ عطار اور احمد بن ادریس سے ان سب نے عمرکی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اس نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے حسین بن مختار سے روایت کی ہے، حسینؑ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: زیارت حسینؑ کا اجر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۱۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۱۔

۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی زیتونی سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے عیسیٰ بن راشد سے روایت کی ہے، عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں بتایئے جو شخص زیارت حسینؑ کرے اور حضرتؑ کی قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج اور ایک عمرہ لکھا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں کیا یہی اجر ہر اس امام کی زیارت کا ہے جس کی اطاعت واجب ہے؟ فرمایا یہی اجر ہر اس امام کی زیارت کا ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔ (۱)

ح ۱۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی کوفی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے یزید بن عبدالملک سے روایت کی ہے، یزید بن عبدالملک کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ تھا کہ ایک گروہ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر گزرا، حضرتؑ نے پوچھا یہ کہاں جا رہے ہیں؟ عرض کیا شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے، حضرتؑ نے پوچھا شہید غریب کی زیارت سے کس چیز نے انہیں روک رکھا ہے؟ یہ سن کر ایک عراقی نے حضرتؑ سے پوچھا کیا زیارت حسینؑ واجب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا زیارت حسینؑ ایک حج اور ایک عمرہ سے بہتر ہے یہاں تک کہ حضرتؑ نے بیس حج و عمرہ کے برابر قرار دیا اور پھر فرمایا: بیس قبول شدہ حج و عمرہ۔

راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ابھی حضرتؑ کے پاس سے اٹھا نہیں تھا کہ ایک شخص حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے انیس حج کئے ہیں آپ خدا سے دعا کیجئے کہ ایک حج اور کر لوں تا کہ میرے بیس حج ہو جائیں، حضرتؑ نے پوچھا کیا زیارت حسینؑ کئے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: زیارت حسینؑ، بیس حج سے بہتر ہے۔ (۲)

۱۔ تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۷۹، بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۱۱۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۹۔

۲۔ کافی ج ۴ ص ۵۸۱، ثواب الاعمال ص ۱۱۹، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ٦٦

زیارت حسینؑ، کئی حج کے برابر ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے حسین بن مختار سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "زیارة الحسین علیه السلام تعدل عشرین حجة و افضل من عشرین حجة " زیارت حسینؑ بیس حج کے برابر بلکہ بیس حج سے بہتر ہے۔ (۱)

مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے چند محدثین سے اور انہوں نے احمد بن محمد سے ان کی اسناد سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے ابوسعید مدائنی سے روایت کی ہے، ابوسعید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں بتایئے کیا زیارت حسینؑ کے لئے جاؤں؟ حضرت نے فرمایا: ہاں "یا ابا سعید ائت قبر الحسین ابن رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله اطیب الاطیبین و اطهر الطاهرین و ابر الابرار ،فانک اذا زرته کتب اللّه لک به خمسة و عشرین حجة " اے ابوسعید رسولؐ خدا کے فرزند حسینؑ، جو پاکترین اور نیکوترین فرد ہیں، کی زیارت کو جاؤ، کیونکہ جب تم ان کی زیارت کرلو گے تو خدا تمہارے نامۂ اعمال میں پچیس حج کا ثواب لکھے گا۔ (۲)

مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۳، اور کافی ج ۴ ص ۵۸۰ اور تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۷ پر بھی تھوڑی اختلاف عبارت کے ساتھ یہ حدیث موجود ہے۔

۲۔ ثواب الاعمال ص ۷۹، ۸۳، بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۲۸، ۳۴، ۴۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۸، کافی، ج ۴ ص ۵۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

سے اور انہوں نے محمد بن اسماعیل سے ان کی اسناد سے اسی کے مانند کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے احمد بن نضر سے انہوں نے شہاب بن عبدربہ سے (یا کسی اور سے) اور انہوں نے شہاب سے روایت کی ہے، شہاب کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا اے شہاب تم نے کتنی بار حج کیے؟ عرض کیا انیس بار، فرمایا: بیس بار حج کرلو تا کہ زیارت حسین کے برابر ہو جائے۔ (۱)

ح ۴۔ مجھ سے ابوالعباس نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ابن سنان سے انہوں نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی ہے، حذیفہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم نے کتنی مرتبہ حج کیے؟ عرض کیا انیس مرتبہ، فرمایا اگر تم اکیس مرتبہ حج کرلو تو اس شخص کے برابر ہو جاؤ گے جس نے زیارت حسینؑ کیا ہے۔ (۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے محمد بن صدقہ سے اور انہوں نے صالح نیلی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من اتی قبر الحسین علیه السلام عارفاً بحقه کان کمن حج مائة حجة مع رسول الله صلی الله علیه و آله" جو شخص (حق حسینؑ کی) معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے رسولؐ خدا کے ساتھ سو مرتبہ حج کیا ہے۔ (۳)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن صدقہ سے اور انہوں نے مالک بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق لیہ السلام نے فرمایا: جس نے زیارت حسین کی خدا اس کے نامۂ اعمال میں اسی حج لکھے گا۔ (۴)

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۸، بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۹۔

۲۔ ثواب الاعمال ۱۱۸، بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۹۔

۳۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۸، بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۲، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۹۔

۴۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۸، بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۳۴، ۴۲، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۷۔ مجھ سے ابوالعباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے موسیٰ بن قاسم حضرمی سے روایت کی ہے۔ موسی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام ابتدائے خلافت منصور عباسی میں نجف آئے اور مجھ سے کہا اے موسیٰ بڑی شاہراہ پر جا کر کھڑے ہو جاؤ عنقریب ایک شخص قادسیہ سے آتا ہوا نظر آئے گا، جب وہ تمہارے پاس پہنچے تو اس سے کہنا کہ فرزند رسولؐ خدا نے تمہیں بلایا ہے، وہ تمہارے ساتھ آئے گا، موسیٰ کا بیان ہے کہ میں شاہراہ کی طرف چلا اور مذکورہ جگہ پر کھڑا ہو کر انتظار کرنے لگا، گرمی سخت پڑ رہی تھی اس وجہ سے دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ حکم کی سرپیچی کر کے واپس چلا جاؤں کہ اتنے میں دور سے اونٹ پر سوار ایک شخص نظر آیا، جب وہ نزدیک آیا تو میں نے اس سے کہا کہ فرزند رسولؐ خدا نے تمہیں لینے کے لئے مجھے بھیجا ہے، اس نے کہا مجھے اپنے ہمراہ لے چلو، موسیٰ کا بیان ہے کہ میں اسے لے کر حضرتؑ کے خیمے کے پاس آیا اس نے وہیں اپنے اونٹ کو بٹھا دیا اور حضرتؑ سے آنے کی اجازت مانگی، حضرتؑ نے اسے اجازت دی اور وہ اعرابی خیمہ میں داخل ہو گیا، میں خیمے کے باہر ان کی باتیں سن رہا تھا، حضرتؑ نے پوچھا تم کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے جواب دیا یمن کے دور دراز علاقے سے آرہا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا: تم فلاں جگہ سے آرہے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں اسی جگہ سے آرہا ہوں، حضرتؑ نے پوچھا کس مقصد کے لئے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا زیارت حسینؑ کے لئے، حضرتؑ نے پوچھا سوائے زیارت حسینؑ کے کوئی اور کام نہیں تھا؟ جواب دیا صرف اس لئے آیا ہوں کہ قبر حسینؑ کی زیارت کروں، وہاں نماز پڑھوں اور وداع کر کے اپنے اہل و عیال کی طرف واپس چلا جاؤں۔ حضرتؑ نے پوچھا زیارت حسینؑ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا اس زیارت کی وجہ سے جان و مال و اولاد و خاندان و معیشت میں برکت اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا: اے برادر یمنی کیا اس کی ایک اور فضیلت تمہارے لئے بیان کروں؟ اس نے عرض کیا اے فرزندؑ رسول خدا اس کی زیادہ سے زیادہ فضیلت بیان کیجئے، حضرتؑ نے فرمایا: زیارت حسینؑ اس ایک قبول شدہ حج کے برابر ہے جس کو رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیا گیا ہو، اس اعرابی کو تعجب ہوا، حضرتؑ نے فرمایا: ان دو قبول شدہ حج کے برابر ہے جن کو رسول کے ہمراہ انجام دیا گیا ہو، اس کے تعجب میں اضافہ ہوا، حضرتؑ جوں جوں

Presented by Ziaraat.Com

حج کی تعداد میں اضافہ کرتے جا رہے تھے اس اعرابی کے تعجب میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا، یہاں تک کہ حضرت نے فرمایا: زیارت حسینؑ ان تیس قبول شدہ حجوں کے برابر ہے جنہیں رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیا گیا ہو۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے یزید بن عبدالملک سے روایت کی ہے، یزید بن عبدالملک کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ خچر پر سوار ایک گروہ گزرا، حضرتؑ نے پوچھا یہ کہاں جا رہے ہیں؟ جواب دیا قبور شہداء کی زیارت کے لئے، فرمایا کس چیز نے انہیں غریب شہید کی زیارت سے روک رکھا ہے؟ ایک عراقی نے پوچھا کیا زیارت حسینؑ واجب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا ایک حج و عمرہ سے بہتر ہے، پھر آپ نے حج و عمرہ کی تعداد میں اضافہ کیا یہاں تک کہ فرمایا: بیس حج اور بیس عمرہ سے بہتر ہے، تھوڑی دیر کے بعد کہا وہ بھی قبول شدہ حج و عمرہ۔ راوی کا بیان ہے کہ ابھی حضرتؑ کی بارگاہ سے رخصت نہیں ہوا تھا کہ ایک شخص حضرتؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں نے انیس حج کئے ہیں خدا سے دعا کیجئے کہ ایک اور حج کر لوں تاکہ بیس حج ہو جائیں، حضرتؑ نے پوچھا زیارت حسینؑ کی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: زیارت حسینؑ، بیس حج سے بہتر ہے۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے ہارون بن مسلم بن سعدان سے اور انہوں نے مسعدہ بن صدقہ سے روایت کی ہے، مسعدہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص زیارت حسین کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا ایک حج کا ثواب جو رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیا گیا ہو۔ راوی (مسعدہ) نے تعجب سے پوچھا آپ پر فدا ہو جاؤں، رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیئے جانے

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۸، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۹۹۔

۲۔ کافی ج ۴ ص ۵۸۱، ثواب الاعمال ص ۱۱۹، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۰، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

والے ایک حج کا ثواب ملے گا؟!! حضرتؑ نے فرمایا دو حج کا ثواب ملے گا، راوی نے بڑے تعجب سے پوچھا۔ دو حج کا ثواب ملے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا تین حج کا ثواب ملے گا، حضرتؑ حج کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ دس حج کا ذکر کیا، راوی نے حیرت سے پوچھا دس حج کا ثواب جو رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیا گیا ہو؟ حضرتؑ نے فرمایا بیس حج کا ثواب ملے گا، راوی نے حیرت کا مجسمہ بن کر پوچھا بیس حج کا ثواب ملے گا؟ حضرتؑ حجوں کی تعداد میں اضافہ کرتے ہوئے پچاس حج تک پہنچے اور پھر خاموش ہو گئے۔(۱)

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن میمون قداح سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے اور اس میں غرور و تکبر نہ ہو اس کا کیا اجر ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: قبول شدہ ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب ملے گا اور اگر وہ شقی ہوگا تو سعید میں شمار کیا جائے گا اور ہمیشہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن رہے گا۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۴، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۵۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۴۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ٦٧

زیارت حسینؑ، عتق رقبہ کے برابر ہے

ح ا۔ مجھ سے محمد بن جعفر رازکوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین زیات سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے محمد بن صدقہ سے اور انہوں نے صالح نیلی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من اتی قبر الحسین علیه السلام عارفاً بحقه کتب الله له اجر من اعتق الف نسمة، و كمن حمل على الف فرس فی سبیل الله مسرجة ملجمة" جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے گا خدا اس کے نامۂ اعمال میں اس شخص کا اجر لکھے گا جس نے ہزار غلام آزاد کئے ہوں (غلام آزاد کرنے کو عتق رقبہ کہتے ہیں) اور یہ زائر اس شخص کی مانند ہو جائے گا جس نے ہزار گھوڑے راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے مجاہدین کو دیئے ہوں۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے ان کی اسناد سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے ابو العباس قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے ابوسعید مدائنی سے روایت کی ہے، ابوسعید کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں کیا فرزندِ رسول خدا (حسینؑ) کی زیارت کے لئے جاؤں؟ حضرتؑ نے فرمایا: اے ابوسعید، فرزندِ رسول خدا جو پاک ترین اور نیکو ترین فرد ہیں کی زیارت کو جاؤ، جب تم آنحضرتؑ کی زیارت کر لو گے تو خدا تمہارے نامۂ اعمال میں پچیس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا۔(۲)

ا۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۳، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۵۵، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۷۷، ثواب الاعمال ص ۱۱۲، کافی ج ۴ ص ۵۸۱، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۴۔

۲۔ ثواب الاعمال ص ۷۹، ۸۳، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۸، ۴۴، ۴۱، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۰، ص ۲۷۷۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے چند محدثین سے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے ابوسعید مدائنی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مذکورہ حدیث (نمبر۲) کی روایت کی ہے۔

باب ۶۸

زوار حسینؑ، شفاعت کریں گے

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے علی بن نعمان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان اللّٰہ تبارک و تعالیٰ یتجلی لزوار قبر الحسین علیہ السلام قبل اهل عرفات و یقضی حوائجھم و یغفر ذنوبھم و یشفعھم فی مسائلھم، ثم یثنی باهل عرفات فیفعل بھم بذالک" خدا اہل عرفہ سے پہلے زائر حسینؑ پر نظر کرتا ہے اور ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے اور؛ پھر اہل عرفہ (میدان عرفات میں رہنے والے) کی طرف نظر کرتا ہے اور ان کی مذکورہ باتیں پوری کرتا ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، محمد بن حسن اور علی بن الحسین نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے سیف تمار سے روایت کی ہے، سیف کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "زائر الحسین علیه السلام مشفع یوم القیامة لمائة رجل کلھم قدوجبت لھم النار ممن کان فی الدنیا من المسرفین "قیامت کے دن زائر حسینؑ کی ایسے سو آدمیوں کی

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۳۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۶۵، ثواب الاعمال ص ۱۱۶، مصباح المتہجد ص ۴۹۷۔

Presented by Ziaraat.Com

شفاعت قبول کی جائے گی جو یقینی طور پر جہنم میں جانے والے تھے کیونکہ دنیا میں اسراف کرتے تھے۔(۱)

ح۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، محمد بن حسن، علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے بیان کیا ان سب نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عمر کی بن علی بوفکی سے انہوں نے (امام محمد تقی کے خادم) یحییٰ سے انہوں نے علی سے انہوں نے صفوان جمال سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے (پوری حدیث باب ۴۴ ح ۲ میں بیان ہوئی ہے) جس میں انہوں نے حضرت سے سوال کیا کہ جو شخص قبر حسینؑ کے پاس قتل کیا جائے، اس طرح کہ ظالم بادشاہ اس پر ستم کرے اور اس کو قتل کر دے، ایسے مقتول کا کیا اجر وثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا جیسے ہی خون کا پہلا قطرہ گرے گا اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس طینت سے اس کو خلق کیا گیا ہوگا فرشتے اس کو اس سے غسل دیں گے تا کہ تمام آلودگیوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے جس طرح انبیاء پاک صاف ہوتے ہیں، اس طرح اہل کفر کی مٹی جو اس کی طینت سے آمیختہ ہو گئی ہوگی زائل ہو جائے گی، نیز اس کے سینہ کو شگاف کیا جائے گا اور قلب کو دھلا جائے گا اور اس میں ایمان بھر دیا جائے اور جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو اس کا دل اور بدن ہر چیز سے پاک ہوگا اور اس کی شفاعت اس کے خاندان اور ایک ہزار افراد کی کے سلسلے میں قبول کی جائے گی، فرشتے، جبرئیل وملک الموت کے ہمراہ اس کے جنازے پر نماز پڑھیں گے، اس کے لئے بہشتی کفن اور حنوط لایا جائے گا، اس کی قبر گشادہ کی جائے گی اور اس میں چراغ روشن کئے جائیں گے، در بہشت اس کے لئے کھول دیا جائے گا اور فرشتے اس کے لئے بہشت کی نادر وکمیاب چیزیں لائیں گے، ۱۸ دن کے بعد خطیرة القدس (میں جنت کا ایک درجہ ہے) اس کو لے جایا جائے گا اور وہ اولیاء خدا کے ہمراہ رہے گا یہاں تک پہلا صور پھونکا جائے گا کہ جس کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، اور جب دوسرا صور پھونکا جائے گا اور وہ قبر سے باہر آئے گا تو سب سے پہلے جن سے مصافحہ کرے گا رسولؐ خدا، امیر المومنینؑ اور آپ کے اوصیاء ہوں گے اور اس کو بشارت دیتے ہوں گے کہ ہمارے ساتھ رہو پھر اس کو حوض کوثر پر لائیں گے اور وہ اس سے سیراب ہوگا اور جس کو وہ چاہے گا سیراب کرے گا۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۵۴۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۸۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے ابی عبداللہ مومن سے انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے، سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا ہر روز و شب ایک لاکھ مرتبہ اہل زمین کی طرف نگاہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب میں مبتلا کرتا ہے، خاص طور سے زائر حسینؑ، اس کے خاندان والے نیز جس کی وہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا خدا اس کی مغفرت کرے گا، اگرچہ اس کی شفاعت ان سے مربوط ہو جن کے نصیب میں جہنم لکھی جا چکی ہو۔ راوی نے تعجب سے پوچھا اگرچہ وہ مستحق جہنم ہو؟ حضرتؑ نے جواب دیا ہاں ایسا ہی ہے بشرطیکہ وہ ناصبی اور دشمن اہلبیت نہ ہو۔ (۱)

ح ۵۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبداللہ بن وضاح سے اور انہوں نے عبداللہ بن شعیب تمیمی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن منادی ندا دے گا کہ شیعیان آل محمدؐ کہاں ہیں؟ یہ سن کر لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی اتنی کہ سوائے خدا کے کوئی بھی ان کو شمار نہیں کر سکتا، اس وقت وہ لوگ ایک گوشہ میں جا کر کھڑے ہو جائیں گے، پھر منادی ندا دے گا زوّار قبر حسینؑ کہاں ہیں؟ یہ سن کر بہت سارے کھڑے ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا جس کو چاہو ہاتھ پکڑ کر اس کو بہشت میں لے جاؤ، چنانچہ وہ ایسا ہی کریں گے، یہاں تک کہ ایک شخص ایک زائر سے کہے گا اے فلانی تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں وہ ہوں جس نے فلاں نشست میں کھڑے ہو کر تمہاری تعظیم کی تھی، چنانچہ زائر اس کو بھی بہشت میں لے کر جائے گا اور کوئی اس کو نہیں روکے گا۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۸۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۲۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۷۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۶۹

زیارت حسینؑ غم کو برطرف اور حوائج کو برآوردہ کرتی ہے

ح ۱۔ مجھ سے ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبید اللہ موسوی علوی نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے ہشام بن حکم سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: "ان الی جانبکم لقبراً ما اتاہ مکروب الا نفس اللہ کربتہ و قضی حاجتہ" تمہاری طرف ایک قبر ہے جس کی زیارت کو کوئی بھی غمگین نہیں آیا مگر خدا نے اس کے غم کو برطرف اور حاجتیں پوری کیں۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ موسوی علوی نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن نہیک سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے سلمہ صاحب سابری سے اور انہوں نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے، ابو صباح کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری طرف ایک قبر ہے جس کی زیارت کو کوئی بھی غمگین نہیں گیا مگر یہ کہ خدا نے اس کے غم واندوہ کو برطرف اور حاجتوں کو روا کیا، ان (امام حسینؑ) کی قبر کے پاس جس دن سے قبض روح ہوئی چار ہزار فرشتے بال بکھرائے اور گرد میں اٹے گریہ کر رہے ہیں اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا، جو ان کی زیارت کرتا ہے فرشتے ان کے وطن تک ان کے ساتھ رہتے ہیں، اگر زائر مریض ہو جاتا ہے تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر زائر مر جاتا ہے وہ اس کی تشییع جنازہ میں شرکت کرتے ہیں۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عمرو زیات سے انہوں نے کرام سے اور انہوں نے اسماعیل بن جابر سے روایت کی ہے، اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۵۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۵، ۵۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۸۔

Presented by Ziaraat.Com

"ان الحسین علیه السلام قتل مکروباً، و حقیق علی اللّٰه ان لا یاتیه مکروب الاردہ اللّٰه مسـرورا" حسینؑ بڑی اذیت کے بعد مارے گئے، لہٰذا جب بھی کوئی اذیت کا مارا ان کی زیارت کو آئے تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ اس کو خوش و خرم پلٹائے۔(۱)

ح۴۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے مفضل بن صالح سے اور انہوں نے محمد بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے شہروں کے سامنے ہماری ولایت پیش کی مگر سوائے کوفہ کے کسی نے قبول نہیں کیا، اس شہر کے ایک طرف ایک قبر ہے جس کی زیارت کو جو غمگین جائے گا اور وہاں چار رکعت نماز پڑھے گا خدا اس کی حاجتیں پوری کرنے کے بعد اس کو اس کے اہل و عیال تک خوش و خرم واپس کرے گا۔(۲)

ح۵۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علا بن رزین سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ مدفون بہ کربلا، دلسوختہ اور حزن واندوہ کے ساتھ پیاسے قتل کئے گئے تھے، لہٰذا جو بھی محزون و مغموم، تشنہ اور آفتوں میں گھرا آپ کی زیارت کو آئے گا اور آپ کے جوار میں دعا کرے گا، خدا اس کی پریشانیوں کو دور، حاجتوں کو روا، گناہوں کی مغفرت، عمر کو طولانی اور روزی میں برکت دے گا۔ پس اے صاحبان بصیرت عبرت حاصل کرو۔(۳)

ح۶۔ مجھ سے میرے والد، میرے مشائخ کی ایک جماعت اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے انہوں نے عمر کی سے انہوں نے (امام محمد تقی علیہ السلام کے خادم) یحییٰ سے اور انہوں نے بعض محدثین سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان بظهر الکوفة

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۵، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۹۔
۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۲۵۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۱۹۔
۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۹۔

Presented by Ziaraat.Com

لقبراً ما اتاه مکروب قط الا فرج اللّٰہ کربته یعنی قبر الحسین علیه السلام" پشت کوفہ پر ایک قبر ہے، جس تک کوئی بھی محزون ومغموم نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اس کے حزن واندوہ کو دور کر دیا، اور وہ قبر، (امام) حسینؑ کی ہے۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن ناجیہ سے انہوں نے عامر بن کثیر سے اور انہوں نے ابو نمیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "ان ولایتنا عرضت علی اهل الامصار فلم یقبلها قبول اهل الکوفة و ذالک لان قبر علی علیه السلام فیها، و ان الی لزقه لقبراً آخر یعنی قبر الحسین علیه السلام، فما من آت یاتیه فیصلی عنده رکعتین او اربعة ثم یسئل اللّٰه حاجته الا قضاها له، و انه لیحف به کل یوم الف ملک" ہم اہلبیت کی ولایت سارے شہروں کے سامنے پیش کی گئی مگر کسی نے اہل کوفہ کے مانند قبول نہیں کیا، اس لئے کہ وہاں قبر علیؑ ہے اور اسی کے نزدیک ایک اور قبر ہے یعنی قبر حسینؑ، جس کی کسی بھی زائر نے زیارت نہیں کی اور وہاں دو یا چار رکعت نماز پڑھ کر حاجت نہیں مانگی مگر یہ کہ خدا نے اس کو پوری کی۔ ہر روز اس قبر کا ایک ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں۔(۲)

ح ۸۔ مجھ سے ابو العباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے ولید بن حسان سے اور انہوں نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے، ابن ابی یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ کے شوق دیدار نے مجبور کیا کہ سفر کی سختیوں کو تحمل کروں تا کہ آپ کا دیدار کر سکوں۔ حضرتؑ نے فرمایا: پیش خدا شکایت نہ کرو، کیوں نہیں اس کے پاس گئے، جس کا حق تم پر مجھ سے زیادہ ہے۔ حضرتؑ کا یہ ارشاد (پیش خدا شکایت نہ کرو، جس کا حق تم پر مجھ سے زیادہ ہے کیوں نہیں اس کے پاس گئے) میری سمجھ سے باہر تھا، لہٰذا عرض کیا وہ کون ہے جس کا حق مجھ پر آپ سے زیادہ ہے؟

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۵، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۳۹۔

۲۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۴، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۴۶، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۵۱۹۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: حسینؑ بن علیؑ، کیا تم ان کی زیارت کو گئے تھے؟ اور وہاں خدا کو یاد کیا تھا؟ اور اپنی حاجتیں پیش کی تھیں؟ (۱)

ح ۹۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے علی بن معلی سے اور انہوں نے اسحاق بن یزداد سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ جو سونا چاندی میرے پاس تھا ان کو ایک تھیلی میں جمع کر لیا ہے اور اپنی جائداد بیچ دی ہے، اب دوسری جگہ رہنا چاہتا ہوں کہاں جاؤں، راوی (اسحٰق) کا بیان ہے کہ میں نے کہا مکہ جا کر رہو، یہ سن کر حضرتؑ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ اہل مکہ علنی طور پر خدا پر کفر باندھتے ہیں، آنے والے نے پوچھا حرم پیغمبر (مدینہ) میں جا کر رہوں؟ حضرتؑ نے جواب دیا وہ (اہل مدینہ) اہل مکہ سے بدتر ہیں، آنے والے نے کہا پھر کہاں جا کر رہوں؟ حضرتؑ نے فرمایا: عراق میں کوفہ میں جا کر رہو، کیونکہ وہاں سے برکتوں کے چشمے پھوٹتے ہیں اور بارہ میل تک کی جگہوں کو سیراب کرتے ہیں، اسی کے ایک جانب ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے، جس کی زیارت کو کوئی بھی محزون و مغموم نہیں گیا مگر یہ کہ خدا نے اس کے حزن و غم کو دور کر دیا۔ (۲)

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۶، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۴۰۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۴۰۴۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۷۰
روز عرفہ، زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر سے روایت کی ہے، بشیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کبھی ایسا ہوا کہ حج پر نہ جا سکا مگر (انہیں دنوں) عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تھا اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: اے بشیر تم نے بڑا اچھا کام کیا، جو مومن عید کے علاوہ کسی بھی دن زیارت حسینؑ کے لئے جائے اور وہ آپ کے حق کی معرفت رکھتا ہو تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ بیس حج اور بیس عمرہ کا ثواب اور پیغمبر یا امام عادل کی معیت میں بیس جنگ کرنے کا اجر لکھے گا، اور جو شخص عید کے دن زیارت حسینؑ کے لئے جائے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں سو حج، سو عمرہ اور پیغمبر یا امام عادل کی معیت میں دشمنان خدا سے سو بار جنگ کرنے کا اجر لکھے گا، اور جو شخص عرفہ کے دن حق حسینؑ کی معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرہ اور پیغمبر یا امام عادل کی معیت میں دشمنان خدا سے ایک ہزار بار جنگ کرنے کا ثواب لکھے گا۔ بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ان اجر و ثواب کا تعلق کس طرح مجھ سے ہو سکتا ہے جب کہ موقف کو ترک کیا ہے؟ بشیر کا کہنا ہے کہ یہ سن کر حضرتؑ نے غصے میں بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور پھر فرمایا: اے بشیر! عرفہ کے دن جب مومن زیارت حسین کے لئے جاتا ہے اور فرات میں غسل کرنے کے بعد آپ کے قبر کی طرف بڑھتا ہے تو خدا ہر قدم کے عوض سارے مناسک کے ساتھ ایک حج کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے، نیز فرمایا: ایک غزوہ کا ثواب بھی لکھتا ہے۔ (۱)

۱۔ کافی ج۴ص۵۸۰، امالی صدوق ص۱۲۳، ثواب الاعمال ص۱۱۵، من لایحضرہ الفقیہ ج۲ص۳۴۶، تہذیب الاحکام ج۶ ص۴۶، ۱، امالی طوسی ج۱ص۲۰۴، مصباح المتہجد ص۴۹۷، بحارالانوار ج۱۰۱ص۸۵، ۹۰، وسائل الشیعہ ج۱۴ص۴۶۱، مستدرک الوسائل ج۱۰ص۲۶۸، ۲۸۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، علی بن الحسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید زیات سے اور انہوں نے داؤد رقی سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق اور امام علی رضا علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من اتی قبر الحسین علیہ السلام بعرفة قلبه اللّه ثلج الفؤاد" جو شخص عرفہ (۹ ر ذی الحجہ) کے دن زیارت حسینؑ کرے، خدا ایمان کی پختگی یا مغفرت کی خوشی اور مطمئن دل کے ساتھ پلٹائے گا۔ (۱)

ح۳۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا ان سب نے سعد سے انہوں نے ہیثم بن ابی مسروق نہدی سے انہوں نے علی بن اسباط سے اور انہوں نے بعض محدثین سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا: خدا عرفہ کے دن عصر کے وقت پہلے زائر حسین کی طرف نگاہ کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اہل موقف (حاجیوں) سے پہلے؟ فرمایا ہاں، عرض کیا ایسا کیوں ہے؟ فرمایا اس لئے کہ حاجیوں کے درمیان زنا زادے بھی ہوتے ہیں جب کہ زائر حسین میں کوئی بھی زنا زادہ نہیں ہوتا۔ (۲)

(شاید زنا زادے سے مراد دشمن علیؑ ہو جیسا کہ متفق علیہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے اور حج پر محبّ علیؑ بھی آتے ہیں اور دشمن علی بھی، جب کہ زیارت حسینؑ کو جانے والا دشمن علی نہیں ہوسکتا۔ مترجم)

ح۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر سے انہوں نے علی بن نعمان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان اللّه تبارک و تعالیٰ یتجلی لزوار قبر الحسین علیہ السلام قبل اهل عرفات و یقضی حوائجهم و یغفر ذنوبهم و یشفعهم فی مسائلهم، ثم یاتی اهل عرفة

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج۲ ص۳۴۷، ثواب الاعمال ص۱۱۵، بحار الانوار ج۱۰۱ ص۸۶، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۶۴، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۸۲، مصباح المتہجد ۴۹۷، مصباح کفعمی ص۵۰۱۔

۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج۲ ص۳۴۷، ثواب الاعمال ص۱۱۵، معانی الاخبار ص۳۹۱، تہذیب الاحکام ج۶ ص۵۰، بحار الانوار ج۱۰۱ ص۸۶، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۶۴، مصباح شیخ ص۴۹۷، مصباح کفعمی ص۵۰۱۔

Presented by Ziaraat.Com

فیفعل ذالک بھم " خدا عرفات میں مقیم حاجیوں سے پہلے زائر حسینؑ کی طرف نظر کرتا ہے، ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے، ان کے گناہ معاف کرتا، ان کی شفاعت قبول کرتا ہے اور پھر عرفات میں مقیم حاجیوں کی طرف نظر کرتا ہے اور ان کی مذکورہ باتوں کو عملی جامہ پہناتا ہے۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے ابوسعید حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے اور انہوں نے یونس بن یعقوب بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من فاتته عرفة بعرفات فادركها بقبر الحسين عليه السلام لم يفته ،و ان الله تبارك و تعالىٰ ليبدأ باهل قبر الحسين عليه السلام قبل اهل عرفات ثم يخاطبهم بنفسه" جو شخص عرفہ کے دن عرفات میں نہ ہو مگر اس دن قبر حسینؑ کے پاس ہو تو وہ اس (عرفہ کے دن) کے اجر و ثواب سے محروم نہیں ہوا، کیونکہ خدا اہل عرفات سے پہلے زائر حسینؑ پر نظر التفات کرتا ہے اور ان پر خاص عنایت کرتا ہے۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد سے انہوں نے اپنے دادا حسن سے اور انہوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار الحسين عليه السلام ليلة النصف من شعبان و ليلة الفطر و ليلة عرفة فی سنة واحدة كتب الله له الف حجة مبرورة و الف عمرة متقبلة ،و قضت له الف حاجة من حوائج الدنيا و الآخرة " جو شخص ایک ہی سال میں شب نیمۂ شعبان، شب عید فطر اور شب عرفہ زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ کا ثواب لکھتا ہے اور دنیا و آخرت کی ایک ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے۔(۳)

۱۔ ثواب الاعمال ص ۱۱۵، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۸۶، مصباح المتہجد ص ۴۹۷، مصباح کفعمی ۵۰۱۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۸۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۴۔ ۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۹۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۷۔مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اورانہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:"اذا کان یوم عرفة اطلع اللّٰه تعالیٰ علی زوار قبر ابی عبد اللّٰه الحسین علیه السلام فقال لهم: استانفوا فقد غفرت لکم، ثم یجعل اقامته علی اهل عرفات" جب عرفہ کا دن نمودار ہوتا ہے تو خدا زائر قبر حسینؑ کی طرف نگاہ کرتا ہے اوران سے کہتا ہے اپنے اعمال کو از اول شروع کرو کیونکہ تمہاری مغفرت ہوچکی ہے اور پھر اہل عرفات کی طرف نگاہ کرتا ہے۔(۱)

ح۸۔مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اوراس نے عمر بن حسن عرزمی سے روایت کی ہے،عمر بن حسن کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کوفرماتے ہوئے سنا کہ جب عرفہ کا دن آتا ہے تو خدا زائر حسینؑ کی طرف نظر کرتا ہے اوران سے کہتا ہے کہ تم پلٹ جاؤ،تمہارے ماضی کے گناہ معاف کردیئے گئے اور جس دن تم واپس ہوگے اس دن سے ستر دن تک تمہارا کوئی گناہ لکھا نہیں جائے گا۔(۲)

ح۹۔مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے دوستوں کی ایک جماعت رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے ان دونوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے،بشیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب آپ حیرہ میں تھے اور شیعوں کی ایک جماعت آپ کے پاس تھی،مجھ سے پوچھا،اے بشیر کیا تم اس سال حج پر گئے تھے؟ میں نے جواب دیا نہیں لیکن عرفہ کے دن زیارت حسینؑ کے لئے گیا تھا،حضرتؑ نے فرمایا:اے بشیر خدا کی قسم جو اجر وثواب حاجیوں کا ہوتا ہے اس سے محروم نہیں ہو،میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہوجاؤں مکہ میں تو عرفات ہے(جب کہ کربلا میں عرفات نہیں پھر کس طرح حاجیوں

۱۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۸۸،وسائل الشیعہ ج۱۴ص۴۶۲،مستدرک الوسائل ج۱۰ص۲۸۵۔

۲۔ بحارالانوار ج۱۰۱ص۸۸،وسائل الشیعہ ج۱۴ص۴۶۲،مستدرک الوسائل ج۱۰ص۲۸۵،مصباح المتھجد ص۴۹۷،مصباح کفعمی ص۵۰۱۔

Presented by Ziaraat.Com

کا سارا اجر و ثواب مجھے مل جائے گا) ذرا اس بارے میں توضیح دیجئے۔ حضرتؑ نے فرمایا: اے بشیر جب تم میں سے کسی نے فرات میں غسل کیا اور پھر معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی طرف زیارت حسینؑ کے لئے بڑھا تو خدا ہر اٹھنے والے قدم کے عوض قبول شدہ سو حج اور سو عمرہ اور پیغمبر کی معیت میں دشمنان خدا کے ساتھ سو مرتبہ جنگ کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ اے بشیر غور سے سنو اور جس میں تحمل کی صلاحیت ہو اس تک یہ پیغام پہنچا دو کہ جس نے عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کی گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی۔(۱)

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن عبدالمومن رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحیٰی سے انہوں نے محمد بن حسین (یا، حسن) سے انہوں نے احمد بن محمد کوفی سے انہوں نے محمد بن جعفر بن اسماعیل عبدی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن مہران سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عرفہ کے دن زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں حضرت قائمؑ کے ہمراہ انجام دیئے ہزار ہزار (دس لاکھ) حج، رسولؐ خدا کے ہمراہ انجام دیئے ہزار ہزار (دس لاکھ) عمرہ، آزاد کئے ہوئے ہزار ہزار (دس لاکھ) غلام اور راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے ہزار ہزار (دس لاکھ) گھوڑے دینے کا ثواب لکھے گا، اور خدا اس کو "عبدی الصدیق امن بوعدی" (اے میرے سچے بندے تو میرے وعدے پر ایمان لایا ہے) سے یاد کرے گا اور فرشتے کہیں گے یہ ایسا سچا ہے جس کو خدا نے بالائے عرش سے پاک و منزہ کیا ہے، اور زمین میں اس کو "کروب" (فرشتۂ مقرب و سردار) پکارا جائے گا۔(۲)

ح ۱۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر الحسین علیه السلام یوم عرفة

۱۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۸۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۴۔

۲۔ بحارالانوار ج ۱۰۱ ص ۸۸، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۶۰، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۵، تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۴۹، مصباح المتہجد ص ۶۵۸، مصباح کفعمی ص ۵۰۱۔

Presented by Ziaraat.Com

عارفاً بحقه كتب الله له ثواب الف حجة و الف عمرة و الف غزوة مع نبي مرسل، و من زاره اول يوم من رجب غفر الله له البتة" جو شخص معرفت کے ساتھ عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرہ اور نبی مرسل کی معیت میں دشمنان خدا سے ایک ہزار جنگ کرنے کا ثواب لکھے گا، اور جو پہلی رجب کو آنحضرتؑ کی زیارت کرے گا خدا یقیناً اس کے گناہ معاف کر دے گا۔(۱)

ح ۱۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابوسعید قماط سے اور انہوں نے بشار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مجبوری کی وجہ سے حجۃ الاسلام (واجبی حج) انجام نہ دے سکتا ہو وہ زیارت حسینؑ کے لئے جائے اور عرفہ کے دن وہاں رہے، ایسا کرنے سے وہ حجۃ الاسلام سے بے نیاز ہو جائے گا، البتہ اس پر دھیان رہے کہ یہ زیارت تنگدست اور مجبور شخص کو حجۃ الاسلام سے بے نیاز کرتی ہے، لیکن جو شخص ثروتمند اور قادر ہو اور حجۃ الاسلام انجام دے چکا ہو اور مستحبی حج و عمرہ کرنا چاہتا ہے لیکن دنیاوی مشاغل اس کے لئے مانع بن رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ عرفہ کے دن زیارت حسینؑ کے لئے جانا چاہتا ہے تو یہ زیارت اس کو مستحبی حج و عمرہ سے بے نیاز کر دے گی بلکہ اس کے نامۂ اعمال میں خدا کئی حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ راوی نے (تعجب سے) پوچھا کتنے حج و عمرہ کے برابر اس کو ثواب ملے گا؟ حضرتؑ نے جواب دیا شمار نہیں کیا جا سکتا، راوی نے پوچھا سو حج و عمرہ کے برابر ثواب ملے گا؟ حضرت نے فرمایا کون ان کو شمار کر سکتا ہے؟ راوی نے کہا ہزار حج و عمرہ کے برابر اس کا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ اور پھر اس آیت کی تلاوت کی "اگر تم نعمت الٰہی کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے" (۲) (ابراہیم/۳۴)

۱۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۸۹، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۶۔

۲۔ تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۵۰، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۸۹، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۶۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۸۶۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۷۱
عاشور کے دن زیارت حسینؑ کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن علی مدائنی سے انہوں نے محمد بن سعید بلخی سے انہوں نے قبیصہ سے اور انہوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے، جابر کا بیان ہے کہ عاشور کے دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: "هولاء زوار الله و حق على المزور ان يكرم الزائر، من بات عند قبر الحسين عليه السلام ليلة عاشورا لقى الله يوم القيامة ملطخاً بدمه كانما قتل معه فى عرصته" یہ گروہ (زائرین حسینؑ) زائرین خدا ہیں اور مزور (جس کی زیارت کی جائے) پر واجب ہے کہ زائر کا اکرام کرے، جو شخص شب عاشور قبر حسینؑ کے پاس رہے، وہ قیامت میں اس طرح خون آلودہ خدا سے ملاقات کرے گا گویا وہ زائر حسینؑ کی معیت میں قتل کیا گیا ہے۔ (۱)

نیز حضرتؑ نے فرمایا: "من زار قبر الحسين عليه السلام ليوم عاشورا و بات عنده كان كمن استشهد بين يديه" جو شخص عاشور کے دن حسینؑ کی زیارت کرے اور آپ کی قبر کے پاس کچھ دیر تک رہے وہ اس شخص کے مانند ہے جو حضرتؑ کے سامنے شہید ہوا ہو۔ (۲)

ح ۲۔ مجھ سے ابو علی محمد بن ہمام نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد بن محمد بن مالک فزاری سے انہوں نے احمد بن علی بن عبید جعفی سے انہوں نے حسین بن سلیمان سے انہوں نے حسن بن راشد سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے حریز سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار الحسين يوم عاشورا وجبت له الجنة" جس نے عاشور کے دن حسینؑ کی زیارت کی، جنت اس پر

۱۔ مسار الشیعہ ص ۲۰، مصباح المتہجد ۷۱۳، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۰۴، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۹۱۔

۲۔ مسار الشیعہ ص ۲۰، مصباح المتہجد ص ۷۱۳، بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۰۴، وسائل الشیعہ ج ۱۴ ص ۴۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۹۱۔

Presented by Ziaraat.Com

واجب ہو جائے گی۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن یزید انباری سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے حقِ حسین علیہ السلام کی معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کی اس نے گویا عرش پر خدا کی زیارت کی۔(۲)

ح ۴۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے معلیٰ بن محمد سے انہوں نے محمد بن جمہور قمی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے معصومین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ "من زار قبر الحسين عليه السلام يوم عاشورا كان كمن تشحط بدمه بين يديه "جس نے عاشور کے دن قبرِ حسینؑ کی زیارت کی وہ اس شخص کے مانند ہے جو آنحضرتؑ کے حضور میں اپنے خون میں آلودہ ہوا۔(۳)

ح ۵۔ محمد بن ابی سیار مدائنی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ "من سقى يوم عاشورا عند قبر الحسين عليه السلام كان كمن سقى عسكر الحسين عليه السلام و شهد معه "جس نے عاشور کے دن قبرِ حسینؑ کے پاس کسی کو پانی پلایا وہ اس شخص جیسا ہے جس نے لشکرِ حسینؑ کو پانی پلایا اور حضرتؑ کے ساتھ شہید ا ہوا۔(۴)

ح ۶۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار

۱۔ تہذیب الاحکام ج۶ ص۵۱، مصباح المتہجد ص۷۱۳، بحار الانوار ج۱۰۱ ص۱۰۴، وسائل الشیعہ ج۱۴ ص۴۷۶، مستدرک الوسائل ج۱۰ ص۲۹۱۔

۲۔ مسار الشیعہ ص۶۱، تہذیب الاحکام، ج۶، ص۵۱، مصباح المتہجد، ص۷۱۳، بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۵، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۷۶، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۹۲۔

۳۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۵، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۹۲۔

۴۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۵، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۹۲۔

Presented by Ziaraat.Com

الحسين عليه السلام ليلة النصف من شعبان غفر الله له ما تقدم من ذنوبه و ما تاخر، و من زاره يوم عرفة كتب الله له ثواب الف حجة متقبلة و الف عمرة مبرورة و من زاره يوم عاشورا ،فكانما زار الله فوق عرشه "جس نے شب نیمۂ شعبان (شب برات) میں زیارت حسینؑ کی اس کے ماضی اور مستقبل کے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے،اور جس نے عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کی اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور جس نے عاشور کے دن زیارت حسینؑ کی اس نے گویا عرش پر خدا کی زیارت کی۔(۱)

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حمدان بن مغافا سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے زید شحام سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۷۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم اور دیگر افراد نے بیان کیا انہوں ...نے محمد بن موسیٰ ہمدانی سے انہوں نے محمد بن خالد طیالسی سے انہوں نے سیف بن عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے ان دونوں نے علقمہ بن محمد بن حضرمی اور محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے مالک جہنی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "من زار الحسين عليه السلام يوم عاشور حتى يظل عنده باكياً لقى الله عزوجل يوم القيامة بثواب الفى الف حجة و الفى الف عمرة و الفى الف غزوة ،و ثواب كل حجة و عمرة و غزوة كثواب من حج و اعتمر و غزا مع رسول الله صلى الله عليه و آله و مع الآئمة الراشدين "جوشخص عاشور کے دن حسینؑ کی زیارت کرے اور دن ڈھلنے تک وہاں روتا رہے تو قیامت کے دن خدا اس کو بیس لاکھ حج ،بیس لاکھ عمرہ اور بیس لاکھ مرتبہ جہاد کرنے کا ثواب عطا کرے گا،اور یہ حج وعمرہ وجہاد کا ثواب اس شخص کے حج وعمرہ وجہاد کے مانند ہوگا جس نے رسول خداؐ اور ائمہ راشدین علیہم السلام کی معیت میں انہیں انجام دیا ہو۔

۱۔ مسار الشیعہ ،ص۶۱،تہذیب الاحکام ،ج۶،ص۵۱،مصباح المتہجد ص۵۳۸،بحارالانوار،ج۱۰۱،ص۱۰۵، وسائل الشیعہ ، ج۱۴،ص۴۷۶،مستدرک الوسائل،ج۱۰،ص۲۹۲۔

Presented by Ziaraat.Com

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں بتایئے جو دور دراز علاقے میں رہتا ہو اور اس تاریخ میں زیارت حسینؑ کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو وہ کیا کرے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس دن وہ صحرا کی طرف چلا جائے یا اپنے گھر کی چھت پر جائے اور آنحضرت کی طرف اشارہ کر کے آپ کو سلام کرے اور جتنا ممکن ہو آپ کے قاتلین پر نفرین کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور یہ سب زوال سے پہلے انجام دے اور پھر آنحضرت پر نوحہ و بکا کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کا حکم دے اور اپنے گھر میں ذکر مصیبت کرے اور روتے ہوئے دوسروں سے ملاقات کرے اور انہیں پرسہ دے، ان سب امور کو انجام دینے والے کی میں ضمانت لیتا ہوں کہ خدا مذکورہ سارے ثواب اس کو عطا فرمائے گا، راوی نے عرض کی آپ پر فدا ہو جاؤں ان سارے ثواب کی آپ ضمانت لے رہے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: جس طرح بتایا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو میں ضامن ہوں۔ راوی نے پوچھا کس طرح دوسروں کو پرسہ دیں؟ فرمایا اس طرح پرسہ دو: "عظم الله اجورنا بمصابنا بالحسین علیه السلام، و جعلنا و ایاکم من الطالبین بثاره مع ولیه الامام المهدی من آل محمد صلی الله علیه و آله" اگر ہو سکے تو عاشور کے دن دنیاوی معاملات کو ترک کر دینا کیونکہ یہ نحس دن ہے، اس دن دنیاوی حاجت پوری نہیں ہوتی اور اگر پوری ہو بھی جائے تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اس دن گھر میں ذخیرہ اندوزی نہ کرنا کیونکہ اس دن جو شخص اپنے گھر میں کھانے پینے کی چیزیں لائے گا وہ نہ اس کے لئے باعث برکت ہوں گی نہ ہی اس کے اہل و عیال کے لئے۔ لہٰذا جو شخص اس دستور کے مطابق عمل کرے گا اس کے نامۂ اعمال میں ہزار ہزار حج (دس لاکھ حج)، ہزار ہزار عمرہ اور رسول خداؐ کی معیت میں ہزار ہزار جہاد کا ثواب لکھا جائے گا۔ اسی طرح انبیاء، رسل، صدیقین اور خلقت دنیا سے قیامت تک شہداء کو پہنچنے والی مصیبتوں کے عوض جو ثواب انہیں دے گا وہ اس کو بھی عطا کرے گا۔ صالح بن عقبہ جہنی اور سیف بن عمیرہ کا بیان ہے کہ علقمہ بن محمد حضرمی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا ایسی زیارت تعلیم فرمایئے کہ جب عاشور کے دن حضرتؑ کی قبر پر جاؤں تو اس کو پڑھوں اور ایسی زیارت بھی تعلیم فرمایئے کہ اگر نزدیک سے آنحضرتؑ کی زیارت نہ کر سکوں تو دور سے گھر کی چھت سے اشارہ کر کے پڑھ سکوں۔

Presented by Ziaraat.Com

راوی کا بیان ہے کہ امامؑ نے فرمایا: اے علقمہ جب تم اشارے سے حضرتؑ کو سلام کرلو تو دو رکعت نماز پڑھو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد (چند سطروں بعد آنے والی) اس زیارت کو پڑھو، اگر تم نے اس زیارت کو پڑھا تو گویا اس زیارت کو پڑھا جس کو آنحضرتؐ کی زیارت کرنے والے فرشتے پڑھتے ہیں، اور اس کے عوض خدا تمہارے نامۂ اعمال میں ہزار ہزار (دس لاکھ) حسنہ لکھے گا اور ہزار ہزار گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ ہزار درجہ بلند کرے گا اور ان کی طرح قرار دے گا جو حسینؑ بن علیؑ کے ہمراہ شہید ہوئے تھے تا کہ ان کے ہم درجہ ہوسکو اور تمہاری شناخت بھی انہیں شہداء کے زمرے میں ہوگی جو آپ کے ہمراہ شہید ہوئے تھے اور سارے انبیاء، رسولوں اور شہادت کے وقت سے لے کر آج تک کے زائر کا ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ متن زیارت یہ ہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤمِنينَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيّينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُور، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِكَ وَأَناخَتْ بِرَحْلِكَ، عَلَيْكُمْ مِنِّي جَمِيعاً سَلامُ اللهِ أَبَداً ما بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ.

يا أَبا عَبْدِاللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنا وَعَلىٰ جَمِيعِ أَهْلِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَساسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقامِكُمْ، وَأَزالَتْكُمْ عَنْ مَراتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيها، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ، وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِن قِتالِكُمْ[۲] بَرِئتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ.

يا أَبا عَبْدِاللهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ إِلىٰ يَوْمِ الْقِيامَةِ، فَلَعَنَ اللهُ آلَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ، وَلَعَنَ اللهُ بَنِي أُمَيَّةَ قاطِبَةً، وَلَعَنَ اللهُ بْنَ مَرْجانَةَ، وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ، وَلَعَنَ اللهُ شِمْراً، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ

Presented by Ziaraat.Com

لِقِتالِكَ.

يا أبا عَبْدِاللهِ بِأبي أنْتَ وَاُمّي لَقَدْ عَظُمَ مُصابي بِكَ، فَأسْألُ اللهَ الَّذي أكْرَمَ مَقامَكَ أنْ يُكْرِمَني بِكَ، وَيَرْزُقَني طَلَبَ ثارِكَ مَعَ إمامٍ مَنْصُورٍ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ، أللّهُمَّ اجْعَلْني وَجِيهاً عِنْدَكَ بِالحُسَيْنِ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ.

يا سَيِّدي يا أبا عَبْدِاللهِ إنّي أتَقَرَّبُ إلَى اللهِ تَعالىٰ وَإلىٰ رَسُولِهِ وَإلىٰ أميرِالْمُؤمِنِينَ وَإلىٰ فاطِمَةَ وَإلَى الْحَسَنِ وَإلَيْكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ بِمُوالاتِكَ يا أبا عَبْدِاللهِ وَبِالْبَراءَةِ مِنْ أعْدائِكَ وَمِمَّنْ قاتَلَكَ، وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ، وَمِنْ جَميعِ أعْدائِكُمْ، وَبِالْبَراءَةِ مِمَّنْ أسَّسَ الْجَوْرَ وَبَنىٰ عَلَيْهِ بُنْيانَه، وَأجْرىٰ ظُلْمَهُ وَجَوْرَهُ عَلَيْكُمْ وَعَلىٰ أشْياعِكُمْ.

بَرِئتُ إلَى اللهِ وَإلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَأتَقَرَّبُ إلَى اللهِ ثُمَّ إلَيْكُمْ بِمُوالاتِكُمْ وَمُوالاةِ وَلِيِّكُمْ، وَالْبَراءَةِ مِنْ أعْدائِكُمْ وَمِنَ النّاصِبينَ لَكُمُ الْحَرْبَ، وَالْبَراءَةِ مِنْ أشْياعِهِمْ وَأتْباعِهِمْ، إنّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ والاكُمْ، وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداكُمْ، فَأسْألُ اللهَ الَّذي أكْرَمَني بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أولِيائِكُمْ، وَرَزَقَنِي الْبَراءَةَ مِنْ أعْدائِكُمْ، أنْ يَجْعَلَني مَعَكُمْ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَأنْ يُثَبِّتَ لي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَأسْألُهُ أنْ يُبَلِّغَنِي الْمَقامَ الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ، وَأنْ يَرْزُقَني طَلَبَ ثارِكُمْ مَعَ إمامٍ مَهْدِيٍّ ناطِقٍ لَكُمْ، وَأسْألُ اللهَ بِحَقِّكُمْ، وَبِالشَّأنِ الَّذي لَكُمْ عِنْدَهُ، أنْ يُعْطِيَني بِمُصابي بِكُمْ أفْضَلَ ما أعْطىٰ مُصاباً بِمُصيبَةٍ أقول: ﴿إنّا لِلّهِ وَإنّا إلَيْهِ راجِعُونَ﴾ يا لَها مِنْ مُصيبَةٍ ما أعْظَمَها وَأعْظَمَ رَزِيَّتَها فِي الإسْلامِ وَفي جَميعِ أهْلِ السَّماواتِ وَالأرْضِ.

أللّهُمَّ اجْعَلْني في مَقامي هٰذا مِمَّنْ تَنالُهُ مِنْكَ صَلَواتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ، أللّهُمَّ اجْعَلْ مَحْيايَ مَحْيا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَماتي مَماتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

Presented by Ziaraat.Com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَنَزَّلَتْ فِيهِ اللَّعْنَةُ عَلَىٰ آلِ زِيَادٍ وَآلِ أُمَيَّةَ وَابْنِ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينِ بْنِ اللَّعِينِ عَلَىٰ لِسَانِ نَبِيِّكَ، فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَعَلَىٰ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ اللَّعْنَةَ أَبَدَ الْآبِدِينَ. أَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةَ أَبَداً لِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ، وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

پھر سو مرتبہ کہو:

أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي حَارَبَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ أَعْدَاءَهُ عَلَىٰ قَتْلِهِ وَقَتْلِ أَنْصَارِهِ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعاً.

پھر سو مرتبہ کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ، عَلَيْكُمْ مِنِّي سَلَامُ اللهِ أَبَداً مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمْ. اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَىٰ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

پھر ایک مرتبہ کہو:

أَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ آلَ نَبِيِّكَ بِاللَّعْنِ، ثُمَّ الْعَنْ أَعْدَاءَ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ وَأَبَاهُ وَالْعَنْ عُبَيْدَاللهِ بْنَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَبَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

پھر سجدے میں کہو:

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ عَلىٰ مُصَابِهِمْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلىٰ عَظِيمِ مُصَابِي وَرَزِيَّتِي بِهِمْ، أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُودِ، وَثَبِّتْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِ الْحُسَيْنِ، الَّذِينَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

علقمہ کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے علقمہ اگر روزانہ اس زیارت سے حسینؑ کی زیارت کر سکتے ہو تو اس عمل کو انجام دو، انشاءاللہ مذکورہ سارا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔(۱)

باب ۷۲

نیمۂ شعبان میں زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن یعقوب رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دوستوں سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اذا کان لیلة النصف من شعبان نادی مناد من الافق الاعلیٰ: زائری الحسین ارجعوا مغفوراً لکم، ثوابکم علی ربکم و محمد نبیکم" جب نیمۂ شعبان آتی ہے (بعض نسخوں میں نیمۂ شب شعبان ہے) تو افق اعلیٰ سے ایک منادی ندا دیتا ہے اے زائر حسین پلٹ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، اس کا اجر خدا کے ذمے ہے جو تمہارا پروردگار ہے اور محمد کے ذمہ ہے جو تمہارا نبی ہے۔(۲)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۹۰، ۲۹۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۳، ۳۱۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۹۴، مصباح المتہجد، ص ۲۷۷، مصباح الزائر، ص ۱۴۷، مصباح کفعمی، ص ۴۸۳، بلد الامین، ص ۲۶۹۔

۲۔ کافی، ج ۴، ص ۵۸۹، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۴۸، مسار الشیعہ، ص ۴۷، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۹، مصباح المتہجد، ص ۷۶۱، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۹۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۶۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے حسن بن علی زیتونی وغیرہ سے انہوں نے احمد بن ہلال سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حماد بن عثمان سے انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، اسی طرح حسن بن محبوب نے ابوحمزہ سے اور انہوں نے علی بن الحسینؑ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں (چھٹے اور چوتھے) اماموں نے فرمایا: "من احب ان یصافحه مائة الف نبی و اربعة و عشرون نبی فلیزر قبر ابی عبد الله الحسین بن علی علیهما السلام فی النصف من شعبان ،فان ارواح النبیین علیهم السلام یستاذنون اللّٰه فی زیارته فیوذن لهم،منهم خمسة اولوالعزم من الرسل " جوشخص ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کرے، کیونکہ حضرتؑ کی زیارت کرنے کے لئے انبیاء کی روحیں جن میں پانچ اولوالعزم انبیاء بھی ہیں خدا سے اجازت مانگتی ہیں، عرض کیا اولوالعزم نبی کون ہیں؟ فرمایا: نوحؑ ، ابراہیمؑ ، موسیٰؑ ، عیسیٰؑ ، محمدؐ۔ عرض کیا اولوالعزم کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: جو شرق و غرب اور جن و انس کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ (۱)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے صندل سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اذا کان النصف من شعبان نادی مناد من الافق الاعلی: زائری الحسین ارجعوا مغفوراً لکم، ثوابکم علی ربکم و محمد نبیکم " جب نیمۂ شعبان (۱۵ رشعبان) آتی ہے تو افق اعلیٰ سے منادی ندا دیتا ہے، اے زائر حسینؑ تم پلٹ جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی ہے، تمہارا اجر خدا کے ذمہ ہے جو تمہارا پروردگار ہے اور

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۸، مصباح المتہجد، ص ۷۶۱، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۹۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۶۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۸۸۔

Presented by Ziaraat.Com

محمد کے ذمہ ہے جو تمہارا نبی ہے۔(۱)

ح ۴۔صافی برقی نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار ابا عبد اللّٰه علیہ السلام ثلاث سنین متوالیات لا فصل فیها فی النصف من شعبان غفر له ذنوبه" جو شخص پے در پے تین سال نیمہ شعبان میں زیارت امام حسینؑ کرے اس کے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔(۲)

ح ۵۔میرے والد نے اپنی اسناد سے داؤد بن کثیر رقی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نیمہ شعبان میں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس سال کی کوئی لغزش لکھی نہیں جاتی یہاں تک کہ یہ سال گزر جائے اور دوسرا سال آ جائے، اگر اس سال بھی زیارت کرے تو اس سال کے بھی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(۳)

ح ۶۔مجھ سے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حسین بن ابی سارہ مدائنی سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن حجاج یا ان کے علاوہ دوسرے سے جس کا نام حسین ہے، سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تین راتوں میں سے کسی ایک رات میں زیارت حسینؑ کرے اس کے گذشتہ اور آئندہ کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔راوی نے پوچھا، آپ پر فدا ہو جاؤں وہ تین راتیں کونسی ہیں؟ فرمایا: عید کی رات، بقر عید کی رات اور نیمہ شعبان (۱۵ شعبان) کی رات ہے۔(۴)

ح ۷۔مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے

۱۔ کافی، ج۴،ص۵۸۹، من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲،ص۳۴۸، مسار الشیعہ، ص۴۷، تہذیب الاحکام، ج۶،ص۴۹، مصباح المتہجد، ص۷۶۱، بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۹۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۴۶۸، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۸۹۔

۲۔ مصباح المتہجد، ص۷۶۱، امالی طوسی، ج۱،ص۴۶، بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۹۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۴۶۸، مستدرک الوسائل، ج۱۰،ص۲۸۹۔

۳۔ مصباح المتہجد، ص۷۶۱، امالی طوسی، ج۱،ص۴۶، بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۹۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۴۶۸۔

۴۔ تہذیب الاحکام، ج۶،ص۴۹، بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۸۹، ۹۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۴۷۵، مستدرک الوسائل، ج۱۰،ص۲۹۰۔

Presented by Ziaraat.Com

سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے اور انہوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار الحسین علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان و لیلۃ الفطر و لیلۃ عرفۃ فی سنۃ واحدۃ کتب اللّٰہ لہ الف حجۃ مبرورۃ، و الف عمرۃ متقبلۃ، و قضیت لہ الف حاجۃ من حوائج الدنیا و الآخرۃ" جوشخص ایک ہی سال میں شب نیمۂ شعبان عید فطر اور شب عرفہ میں زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھے گا اور اس کی دنیاوی اور اخروی ایک ہزار حاجتیں پوری کرے گا۔(۱)

شب نیمۂ شعبان کے اعمال

ح ۸۔ سالم بن عبدالرحمٰن نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جوشخص شب نیمۂ شعبان سرزمین کربلا پر ہو اور وہاں ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد، ایک ہزار مرتبہ استغفار اور ایک ہزار مرتبہ الحمد للہ پڑھے اور پھر کھڑا ہو کر چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو خدا دو فرشتے معین کریگا جو اس کی ہر بدی اور ہر شیطان و سلطان کے شر سے حفاظت کریں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں حسنات لکھیں گے اور سیئات نہیں لکھیں گے اور جب تک اس کے ساتھ رہیں گے اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔(۳)

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۶ ص ۵۱، بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۹۰، ۹۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴ ص ۴۷۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰ ص ۲۹۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۳۴۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴ ص ۴۷۱۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۹۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴ ص ۴۶۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۰۔ مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحاق بن عمار نے بیان کیا انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے محمد بن ولید سے اور انہوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے، یونس کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لو اخبرت الناس بما فیها لمن زار الحسین علیه السلام لقامت ذکور الرجال علی الخشب" اے یونس، شب نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کرنے والے مومنین کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو خدا معاف کرتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ اب نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرو، یونس کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یہ ساری فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کرے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس شب کی زیارت کی فضیلت سے باخبر کردوں تو اس میں کسی طرح کی سستی نہیں کریں گے بلکہ اپنی جان تک دے ڈالیں گے۔(۱)

ح ۱۱۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر الحسین علیه السلام لیلة النصف من شعبان غفر اللّٰه له ما تقدم من ذنوبه و ما تاخر، و من زاره یوم عرفة کتب اللّٰه له ثواب الف حجة متقبلة و الف عمرة مبرورة، و من زاره یوم عاشورا کانما زار اللّٰه فوق عرشه" جس نے شب نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کیا خدا اس کے اگلے سارے گناہ معاف کردے گا، اور جس نے عرفہ کے دن زیارت حسینؑ کیا خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ کا ثواب لکھے گا اور جس نے عاشور کے دن حسینؑ کی زیارت کی اس نے گویا عرش پر خدا کی زیارت کی۔(۲)

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۱،ص۹۵۔

۲۔ بحارالانوار، ج۱۰۱،ص۹۳۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۷

رجب میں زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے ابوعلی محمد بن ہمام نے بیان کیا انہوں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن مالک سے انہوں نے حسن بن محمد ابزاری سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے، احمد کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کس مہینے میں امام حسینؑ کی زیارت کروں؟ حضرتؑ نے جواب دیا: ۱۵/رجب اور ۱۵/شعبان کو زیارت حسینؑ کرو۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من زار الحسين عليه السلام يوم عرفة عارفاً بحقه كتب الله له ثواب الف حجة و الف عمرة و الف غزوة مع نبي مرسل، و من زاره اول يوم من رجب غفر الله له البتة" جس نے معرفت کے ساتھ عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کیا خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرہ اور نبی مرسل کی معیت میں ایک ہزار جنگ کرنے کا ثواب لکھے گا، اور جس نے پہلی رجب کو حضرتؑ کی زیارت کی خدا یقیناً اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ (۲)

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۸، مصباح المتہجد، ص ۷۴۳، الاقبال، ج ۳، ص ۲۱۸، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۹۶، ۹۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۶۶۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۸، مصباح الزائر، ص ۱۵۴، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۹۷۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۷

عیداور عرفہ کے علاوہ دنوں میں زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں ے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: " ایما مومن زار الحسین علیه السلام عارفاً بحقه فی غیر عید ولا عرفة کتب الله له عشرین حجة و عشرین عمرة مبرورات متقبلات و عشرین غزوة مع نبی مرسل او امام عادل " جومومن عیداور عرفہ کے علاوہ دنوں میں معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ بیس حج، بیس عمرہ اور نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں کیے گئے بیس جہاد کا ثواب لکھے گا۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن صالح سے اور انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی آپ پر فدا ہو جاؤں بتایئے زیارتِ حسینؑ کا کمترین اجر وثواب کیا ہے؟ فرمایا: "یا عبد الله ان ادنی ما یکون له ان الله یحفظه فی نفسه و ماله حتی یرده الی اهله، فاذا کان یوم القیامة کان الله الحافظ له " اے عبداللہ کمترین اجر وثواب یہ ہے کہ خدا اس کی اور اس کے اہل وعیال کی حفاظت کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے پاس پہنچ جائے اور قیامت کے دن خدا اس کا محافظ ہو گا۔(۲)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اور انہوں نے صالح سے اس باب کی حدیث نمبر ا کے مانند

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۴۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۴۶، ۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عمر کی بن علی بوفکی سے انہوں نے صندل سے اور انہوں نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہر جمعہ زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوگا تو کوئی حسرت لے کر نہیں جائے گا اور وہ جنت میں امام حسینؑ کے ساتھ ہوگا، پھر فرمایا: اے داؤد بتاؤ حسینؑ کے ہمسایہ ہونے سے کون خوش نہیں ہوگا؟ عرض کی جو کامیاب نہ ہوا ہو۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عمر کی سے انہوں نے صندل سے اور انہوں نے داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا جو شخص ہر مہینہ امام حسینؑ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: "من الثواب ثواب مائة الف شهيد مثل شهداء بدر" اس کو شہدائے بدر کے مانند ایک لاکھ شہید کا ثواب ملے گا۔(۲)

ح ۵۔ میرے والد نے اپنی اسناد سے صندل سے اور انہوں نے ابی الصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اذا كان ليلة القدر و فيها يفرق كل امر حكيم ،نادى منادتلك الليلة من بطنان العرش :ان الله قد غفر لمن زار قبر الحسين عليه السلام فى هذه الليلة " جب شب قدر آتی ہے، کہ اسی رات میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے، ایک منادی باطن عرش سے ندا دیتا ہے آج کی رات جو شخص زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا۔(۳)

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۹۶، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۷۹۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج۶، ص۵۴، بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۱۷، ص۳۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۳۸۔

۳۔ تہذیب الاحکام، ج۶، ص۴۹، بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۹۷، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے، بشیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا جب حج پر نہیں جا پاتا تو عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کرنے چلا جاتا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا: بہت اچھا کام کرتے ہو، جو مومن عید اور عرفہ کے دن کے علاوہ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جائے جب کہ وہ آپ کے حق کی معرفت رکھے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ بیس حج، بیس عمرہ اور پیغمبر یا امام عادل کی معیت میں کئے گئے بیس جہاد کا ثواب لکھتا ہے.....(۱)

باب ۷۵

فرات میں غسل کرنے کے بعد زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص آبِ فرات سے غسل کر کے زیارت حسینؑ کرے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جیسے اسی روز شکم مادر سے پیدا ہوا ہو، خواہ گناہان کبیرہ اس کے ذمے ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جب کوئی شخص زیارت حسینؑ کے لئے جائے تو غسل کر کے جائے اور جب وداع کرے تو غسل نہ کرے بلکہ (تر کر کے) ہاتھ کو چہرے پر پھیرے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے، بشیر کا بیان ہے کہ

۱۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۶، پوری حدیث باب ۷۰ حدیث ۱ میں دوسری سند کے ساتھ ذکر ہو چکی ہے۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۵۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لا و یحک یا بشیر ان المومن اذا اتی قبر الحسین علیہ السلام عارفاً بحقه فاغتسل فی الفرات ثم خرج کتب له بکل خطوة حجة و عمرة مبرورات متقبلات وغزوة مع نبی مرسل او امام عادل " اے بشیر تم پروائے ہو، جب کوئی مومن معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اور فرات میں غسل کرنے کے بعد قبر کی طرف بڑھتا ہے تو خدا ہر اٹھنے والے قدم کے عوض قبول شدہ ایک حج، ایک عمرہ اور نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں کیا گیا ایک جہاد کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔(۱)

ح۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحیٰی اور احمد بن ادریس سے انہوں نے عمرکی بن علی سے انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے خادم یحیٰی سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے بشیر دہان سے روایت کی ہے، بشیر کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا جب آپ حیرہ میں تھے اور شیعوں کی ایک جماعت آپ کے پاس تھی، حضرتؑ نے میری طرف رخ کر کے فرمایا: اے بشیر تم نے اس سال حج کیا ہے؟ میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں نہیں، لیکن عرفہ کے دن قبر حسینؑ کے پاس تھا، حضرتؑ نے فرمایا: اے بشیر بخدا تم نے کچھ بھی ان میں سے ہاتھ سے نہیں دیا جو حاجیوں کو مکہ میں ملتا ہے، میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں، مکہ میں عرفات بھی ہے (جب کہ کربلا میں عرفات نہیں ہے جس کے ثواب سے بہرہ مند ہوتا) ذرا اس بارے میں توضیح فرمائیے، حضرتؑ نے فرمایا: اے بشیر! جب تم میں سے کوئی معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کے لئے فرات میں غسل کر کے قبر کی طرف بڑھتا ہے تو خدا ہر اٹھنے والے قدم کے عوض قبول شدہ سو حج سو عمرہ اور نبی مرسل کی معیت میں دشمنان خدا سے سو بار جنگ کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے.....(۲)

ح۴۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبد اللہ بن

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۴۳۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۸۷، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۸۶، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے ہشام بن سالم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرتؑ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ کے پدر بزرگوار کی زیارت کی جاتی ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا ہاں، اس نے پوچھا جو شخص فرات میں غسل کرنے کے بعد آنحضرتؑ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: زیارت کے قصد سے جیسے ہی انسان فرات میں غسل کرتا ہے، اس کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو.....(۱)

ح ۵۔ مجھ سے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری نے بیان کیا انہوں نے ابو علی محمد بن ہمام بن سہیل سے انہوں نے احمد بن مابنداد سے انہوں نے شہر رأس العین کے احمد بن معافا ثعلبی سے اور انہوں نے علی بن جعفر ھمانی سے روایت کی ہے، ہمانی کا بیان ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص زیارت حسینؑ کے ارادے سے گھر سے نکلے اور فرات میں آکر غسل کرے تو خدا اس کو مفلحین (رستگاروں) میں شمار کرے گا اور جب (امام) حسینؑ کو سلام کرے گا تو خدا اس کو فائزین (کامیاب ہونے والوں) میں شمار کرے گا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوگا تو ایک فرشتہ اس کے نزدیک آکر کہے گا تم کو رسول خداؐ نے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، اب نئے سرے سے اپنے اعمال انجام دو۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے احمد بن علویہ اصفہانی سے اور انہوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام غسلِ زیارت کے بعد کہتے تھے:(۳)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي نُوراً وَطَهُوراً، وَحِرْزاً وَكَافِياً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ، وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاهَةٍ، وَطَهِّرْ بِهِ قَلْبِي وَجَوَارِحِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي وَبَشَرِي، وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي، وَمَا أَقَلَّتِ الأَرْضُ مِنِّي، فَاجْعَلْهُ لِي شَاهِداً يَوْمَ القِيَامَةِ وَيَوْمَ

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۶۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۶۔

۳۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۵۴، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۹۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

حاجتي وفقري وفاقتي.

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن ہمام بن سہیل اسکافی نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک فزاری سے انہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن رواسی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے بشیر دہان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من اتی الحسین بن علی علیهما السلام فتوضا و اغتسل فی الفرات لم یرفع قدما و لم یضع قدماً الا کتب اللّٰه له حجة و عمرة " جو شخص زیارتِ حسین بن علی علیہما السلام کے لئے جائے اور وضو کرنے کے بعد فرات میں غسل کرے وہ کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ خدا ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اسے عطا کرے گا۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا ان دونوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے اور انہوں نے یوسف کناسی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب زیارتِ حسینؑ کے لئے جاؤ تو پہلے فرات کی طرف جاؤ اور قبر امام حسینؑ کے برابر والی جگہ پر غسل کرو۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن نہیک سے انہوں نے محمد فراشی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد طحان سے انہوں نے بشیر دہان سے اور انہوں نے رفاعہ بن موسیٰ نحاس سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان من خرج الی قبر الحسین علیه السلام عارفاً بحقه و بلغ الفرات و اغتسل فیه و خرج من الذنوب فاذا مشی الی الحائر لم یرفع قدماً ولم یضع اخری الا کتب اللّٰه له عشر حسنات و محی عنه " جو شخص معرفت کے ساتھ زیارتِ حسینؑ کے لئے جائے اور فرات میں غسل کرے وہ جیسے ہی پانی سے نکلے گا اس شخص کے مانند ہو جائے گا جو گناہوں سے نکلا ہو اور (امام حسینؑ کی) قبر کی طرف جانے کے لئے

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۵۲، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۷۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۷۔

Presented by Ziaraat.Com

کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ خدا ہر قدم پر دس حسنات لکھے گا اور دس سیئات مٹائے گا۔(۱)

باب ۷٦

غسلِ زیارت امام حسین علیہ السلام واجب نہیں ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور میرے بھائی نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متویہ بن سندی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے عیص بن قاسم بجلی سے روایت کی ہے، بجلی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص زیارت حسینؑ کے لئے جائے کیا اس پر غسل واجب ہے؟ جواب دیا نہیں۔(۲)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے عیص بن قاسم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے عیص سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے علی بن حسین بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابی یسع سے روایت کی ہے، ابی یسع کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا زیارت حسینؑ کے لئے غسل کرنا واجب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا، نہیں۔(۳)

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ٦، ص ۵۲، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۱۴۷۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ٦، ص ۵۳، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۸۔

۳۔ تہذیب الاحکام، ج ٦، ص ۵۳، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۸۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ایوب بن نوح وغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابویسع سے مذکورہ حدیث (نمبر۲) کی روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے ایوب بن نوح وغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابویسع سے مذکورہ حدیث (نمبر۲) کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے احمد بن ابی زاہر سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے عیص بن قاسم بجلی سے روایت کی ہے بجلی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ زیارتِ حسینؑ کرنیوالے پر کیا غسل واجب ہے؟ فرمایا: نہیں۔ (۱)

ح ۴۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق علیہم السلام نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن نہیک سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوحنیفہ سابق (یعنی سعید بن بیان) سے اور انہوں نے یونس بن عمار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ سے نزدیک ہو جاؤ تو اگر غسل کر سکتے ہو تو غسل کر و ورنہ وضو کر کے زیارت کے لئے جاؤ۔ (۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن احمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے علی بن حسن بن فضال سے انہوں نے عباس بن عامر سے اور انہوں نے حسن بن عطیہ ابی ناب سے روایت کی ہے، ابی ناب کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب زیارت حسینؑ کے لئے جاؤں تو کیا مجھ پر غسل واجب ہے؟ جواب دیا نہیں۔ (۳)

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۹۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۹۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۶۔ مجھ سے حسن بن زبرقان طبری نے بیان کیا انہوں نے اپنی اسناد سے مرفوعاً امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، راوی نے امامؑ سے پوچھا جب زیارت حسینؑ کے لئے جاتا ہوں تو کبھی سردی وغیرہ کی وجہ سے غسل کرنا دشوار ہوتا ہے بتایئے کیا کروں؟ فرمایا: جس نے فرات میں غسل کرنے کے بعد حسینؑ کی زیارت کی اس کو اتنا اجر وثواب ملے گا کہ شمار نہیں کیا جاسکتا، اور جب واپس آنا ہو تو اس جگہ پر جائے جہاں غسل کیا تھا مگر اس مرتبہ وضو کرے اور پھر حسینؑ کی زیارت کرے تو اس کو وہی اجر وثواب ملے گا۔(۱)

باب ۷۷

فرشتوں کا زائر امام حسین علیہ السلام کا استقبال، عیادت اور تا قیامت استغفار کرنا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد جوہری سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے معین کر رکھا ہے جو بال بکھیرے گریہ کرتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت آجائے، جو شخص معرفت کے ساتھ آنحضرت کی زیارت کرے گا یہ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور جب تک اپنی منزل تک نہ پہنچ جائے یہ اس کے ساتھ ساتھ رہیں گے، اگر زائر مریض ہو جائے تو یہ صبح وشام اس کی عیادت کریں گے اور اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہوں گے اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے ابو اسماعیل سراج سے انہوں نے یحییٰ بن معمر عطار سے اور انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی،

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۸۹۔

۲۔ امالی صدوق، ص ۲۲، ۱۲۲، ثواب الاعمال ص ۱۱۳، کافی، ج ۴، ص ۵۸۱، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اربعة آلاف ملک شعث غبر یبکون الحسین علیه السلام الی یوم القیامة، فلا یاتیه احد الّا استقبلوه، ولا یرجع احد من عنده الا شیّعوه، ولا یمرض احد الا عادوه، ولا یموت احد الّا شهدوه" بال بکھرائے اور گرد میں اٹے چار ہزار فرشتے ہیں جو قیامت تک حسینؑ پر روتے رہیں گے، آنحضرتؑ کے پاس کوئی بھی نہیں آتا مگر یہ اس کا استقبال کرتے ہیں، کوئی بھی زائر، مریض نہیں ہوتا مگر یہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور کوئی بھی زائر اس دنیا سے رخصت نہیں ہوتا مگر یہ اس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے میرے والد نے انہوں نے سعد سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے انہوں نے عمر بن ابان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے سلمہ صاحب سابری سے اور انہوں نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے، کنانی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے اطراف میں ایک قبر ہے جس کی زیارت کو کوئی بھی غمگین نہیں آئے گا مگر یہ کہ خدا اس کے غم کو دور اور حاجتوں کو پوری کرے گا، اس قبر کے پاس بال بکھرائے اور غبار آلود چار ہزار فرشتے ہیں جو شہادت کے وقت سے رو رہے ہیں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے جو کوئی بھی آتا ہے یہ اس کا استقبال کرتے ہیں، جو زائر مریض ہو جاتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو زائر مرجاتا ہے اس کی تشییع جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔(۳)

۱۔ ثواب الاعمال، ص ۱۱۳، بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۵۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۲۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۲۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۵۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارتِ حسینؑ کے لئے جب کوئی گھر سے نکلتا ہے تو اس کے بالائے سر، پائین پا، داہنی طرف، بائیں طرف، سامنے اور پشت سے سات سو فرشتے اس کے ہمراہ چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد تک پہنچ جائے، اور جب وہ آنحضرتؑ کی زیارت کرتا ہے تو منادی ندا دیتا ہے کہ تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، اب نئے سرے سے اعمال کا آغاز کر اور جب وہ اپنے گھر کی طرف واپس ہوتا ہے تب بھی وہ اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اور جب وہ اپنی منزل پر پہنچتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں خدا کے حوالے کیا۔ اور مرتے وقت تک اس کا دیدار کرتے ہیں اور اس کے مرنے کے بعد وہ (فرشتے) قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں اور اس کا ثواب اس شخص کو ہدیہ کرتے ہیں۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے ان کی اسناد سے منیع سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے اور انہوں نے محمد حلبی سے روایت کی ہے، حلبی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے قبر حسینؑ کے اطراف میں قیامت تک کے لئے بال بکھرائے چار ہزار فرشتے معین کئے ہیں، جب کوئی شخص آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو یہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، زائر کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت کرتے ہیں اور اس کے مرجانے پر اس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ابان سے اور انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے قبر حسینؑ پر بال بکھرائے اور گرد میں اٹے

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۹۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۹۔

Presented by Ziaraat.Com

چار ہزار فرشتے معین کر رکھا ہے وہ طلوع آفتاب سے زوال تک آنحضرتؑ پر گریہ کرتے ہیں، جب ظہر کا وقت ہوتا ہے تو چار ہزار فرشتے یہاں نازل ہوتے ہیں اور وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں، آنے والے فرشتے طلوع آفتاب تک گریہ کرتے رہتے ہیں، زائر حسینؑ کے گھر واپس ہونے تک وہ ان کے ہمراہ ہوتے ہیں، جب زائر مریض ہوتا ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں، مر جانے پر اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے اور انہوں نے اپنے دادا حسن بن راشد سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جب کوئی گھر سے نکلتا ہے تو خدا ایک فرشتہ اس پر معین کرتا ہے جو اپنی انگلی اس کی گردن پر رکھتا ہے اور جو کچھ اس کی زبان سے نکلتا ہے ان کو لکھتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر حسینؑ پر پہنچ جاتا ہے، اور جب زائر قبر حسینؑ پر پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اور پھر اس سے کہتا ہے کہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، اب پھر سے اپنے نئے اعمال کا آغاز کرو۔(۲)

مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مذکورہ حدیث (نمبر ۷) کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن عبداللہ رحمہما اللہ نے بیان کیا ان دونوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہز یار سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور میں وہاں موجود تھا کہ جو

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۱، ۵۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۳۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

شخص زیارتِ حسینؑ کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے جواب دیا: جب حسینؑ شہید کئے گئے تو آپ پر حتیٰ شہروں نے بھی گریہ کیا تھا اور خدا نے چار ہزار بال بکھرائے اور غبار آلود فرشتے آنحضرتؑ کی قبر پر معین کئے جو قیامت تک آپ روتے رہیں گے، جب بھی کوئی معرفت کے ساتھ آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے آتا ہے تو یہ اس کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں یہاں تک کہ زائر اپنی منزل پر پہنچ جائے، اگر زائر مریض ہو جائے تو یہ اس کی صبح وشام عیادت کرتے ہیں، اور اگر زائر کا انتقال ہو جائے تو یہ اس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ (۱)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے انہوں نے عمر بن ابان کلبی سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار ہزار فرشتے امام حسین علیہ السلام کے ہمرکاب ہو کر جنگ کرنے کے لئے زمین پر آئے مگر انہیں اجازت نہیں ملی چنانچہ اجازت کے لئے وہ آسمان کی طرف گئے لیکن جب واپس ہوئے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے اسی وجہ سے وہ آنحضرتؑ کی قبر پر بال بکھرائے قیامت تک روتے رہیں گے، ان فرشتوں کا سردار، منصور ہے، کوئی بھی زائر نہیں جاتا ہے مگر وہ اس کا استقبال کرتے ہیں، کوئی زائر وداع نہیں کرتا مگر وہ اس کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں، کوئی زائر مریض نہیں ہوتا مگر وہ اس کی عیادت کرتے ہیں، کوئی زائر نہیں مرتا مگر وہ اس کے جنازے پر نماز پڑھتے ہیں۔ اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور وہ سب کے سب (بارہویں امامؑ) قائم کے قیام کے منتظر ہیں۔ (۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے ابوالعباس رزاز نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی طالب سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن مضارب سے اور انہوں نے مالک جہنی سے روایت کی ہے، مالک کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب خدا نے حسینؑ کی روح قبض کی تو بال بکھرائے اور گرد میں اٹے چار ہزار فرشتے

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۶۳۔

۲۔ کافی، ج۴، ص۵۸۱، امالی صدوق، ص۱۲۲،۱۲۲، ثواب الاعمال، ص۱۱۳، غیبت نعمانی، ص۱۶۸، خرائج راوندی، ج۱، ص۳۲۵، بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۶۳، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۰۹، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۴۵۔

Presented by Ziaraat.Com

بھیجے جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے۔پس جو کوئی بھی معرفت کے ساتھ آپ کی زیارت کرے گا خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کردے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج لکھے گا اور اہل و عیال تک پہنچنے تک اس کی حفاظت کرے گا، محمد بن مضارب کا بیان ہے کہ جب مالک کا انتقال ہوا اسی وقت امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی اس دنیا کو خیر باد کہا تھا، لہٰذا جب حج پر گیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ حدیث حضرت کے سامنے پیش کی تو آپ نے فرمایا: ایک حج اور ایک عمرہ بھی (اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا)۔(۱)

باب ۷۸

زیارت امام حسین علیہ السلام کے ترک کرنے کے نقصانات

ح ا۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عاصم بن حمید حناط سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "من لم یات قبر الحسین علیہ السلام من شیعتنا کان منتقص الایمان منتقص الدین، و ان دخل الجنة کان دون المومنین فی الجنة" ہمارے شیعوں میں جو زیارت حسین علیہ السلام کے لئے نہ جائے اس کا ایمان ناقص ہے اور اس کا دین ناقص ہے اور اگر وہ جنت میں داخل ہو تو دیگر مومنین کی نسبت اس کا درجہ بہت کم ہوگا۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے ابی المغراء سے اور انہوں نے عنبسہ بن مصعب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت حسینؑ کے لئے نہ جائے یہاں تک کہ مرجائے تو اس کا دین ناقص اور ایمان بھی ناقص ہوگا، اور اگر داخل بہشت ہوگا تو اس کا مرتبہ دیگر مومنین کے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۴۹۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۲، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

316

مقابلے بہت کم ہوگا۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "من لم یات قبر الحسین علیه السلام و هو یزعم انه لنا شیعة حتی یموت فلیس هو لنابشیعة، و ان کان من اهل الجنة فهو من ضیفان اهل الجنة" جو شخص زیارت حسینؑ کے لئے نہ جائے اور وہ گمان کرتا ہو کہ ہمارا شیعہ ہے اور وہ (بغیر زیارت کئے) مر جائے تو وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے، اور اگر وہ اہل بہشت سے ہوگا بھی تو اہل بہشت کے مہمانوں میں اس کا شمار ہوگا۔(۲)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے اپنی اسناد سے بیان کیا انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور انہوں نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے، حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ اہل بہشت سے ہے یا نہیں تو وہ ہماری محبت کو اپنے دل کے سامنے پیش کرے اگر اس کا دل قبول کرلے تو وہ مومن ہے، اور جو ہمارا محبّ ہوگا وہ زیارتِ حسینؑ کی طرف میل و رغبت پیدا کرے گا، لہٰذا جو زائر حسینؑ ہوگا اس کو ہم اپنا محبّ سمجھیں گے اور وہ اہل بہشت سے ہوگا اور جو زائر حسینؑ نہیں ہوگا اس کا ایمان ناقص ہوگا۔(۳)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عمرکی بن علی بوفکی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے صندل سے اور انہوں نے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے، ہارون کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو بغیر کسی علت کے زیارت حسین بن علی علیہما السلام کو ترک کرتا ہے،

۱۔ تہذیب الاحکام، ج۶، ص۴۲، بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۳۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۳۲۔

۳۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۴، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

317

حضرتؑ نے فرمایا: ایسا شخص جہنمی ہے۔(۱)

ح ٦۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز کوفی قرشی نے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے علی بن میمون سے روایت کی ہے، ابن میمون کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "لو ان احدکم حج الف حجة ثم لم یات قبر الحسین بن علی علیهما السلام لکان قد ترک حق من حقوق اللّٰه، و سئل عن ذلک، فقال: حق الحسین علیه السلام مفروض علی کل مسلم "اگر کوئی شخص ایک ہزار حج کرے لیکن قبر حسینؑ کی زیارت نہ کرے اس نے حقوق الٰہی میں سے ایک حق کو ترک کیا ہے اور قیامت میں اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، پھر حضرتؑ نے فرمایا: حق حسینؑ سارے مسلمانوں پر فرض ہے۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے ہشام بن سالم سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں نقل کیا ہے (پوری حدیث باب ۴۴ حدیث نمبر ۲ میں بیان ہو چکی ہے) کہ ایک شخص حضرتؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا آپ کے باپ (امام حسینؑ) کی زیارت کی جاتی ہے، حضرتؑ نے فرمایا ہاں، پوچھا جو آنحضرتؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ جواب دیا بہشت ہے اگر آپ کی پیروی کے ساتھ کرے، راوی نے پوچھا جو شخص بے رغبتی کی وجہ سے آنحضرتؑ کی زیارت ترک کرے اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: حسرت درروز حسرت....(۳)

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۲۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۲۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۵۸، ۳۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۷۹
امام حسین علیہ السلام کی زیارتیں

ح ۱۔ مجھ سے محمد جعفر رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق شعر سے اور انہوں نے حسن بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حائر حسینی میں داخل ہو تو کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا مَقَامٌ أَكْرَمْتَنِي بِهِ، وَشَرَّفْتَنِي بِهِ، أَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنِي فِيهِ رَغْبَتِي عَلىٰ حَقِيقَةِ إِيْمَانِي بِكَ وَبِرُسُلِكَ، سَلَامُ اللهِ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ، فِيمَا تَرُوحُ وَتَغْتَدِي بِهِ الرَّائِحَاتُ الطَّاهِرَاتُ لَكَ وَعَلَيْكَ، وَسَلَامٌ عَلىٰ مَلَائِكَةِ اللهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُسَلِّمِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، اَلنَّاطِقِينَ لَكَ بِفَضْلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ.

أَشْهَدُ أَنَّكَ صَادِقٌ صِدِّيقٌ، صَدَقْتَ فِيمَا دَعَوْتَ إِلَيهِ، وَصَدَقْتَ فِيمَا أَتَيْتَ بِهِ، أَنَّكَ ثَارُ اللهِ فِي الْأَرْضِ مِنَ الدَّمِ الَّذِي لَا يُدْرَكُ ثَارُهُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا بِأَوْلِيَائِكَ.

أَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ وَشَهَادَتَهُمْ حَتّىٰ تُلْحِقَنِي بِهِمْ، وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ فَرَطاً وَتَابِعاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

پھر تھوڑا چلو اور سات مرتبہ اللہ اکبر کہو اور قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو:

سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحَ لَهُ الْمُلْكُ وَالْمَلَكُوتُ، وَقَدَّسَتْ بِأَسْمَائِهِ جَمِيعُ خَلْقِهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، أَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِي فِي وَفْدِكَ إِلىٰ خَيْرِ بِقَاعِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ وَالْعَنْ أَشْيَاعَهُمْ وَأَتْبَاعَهُمْ. أَللّٰهُمَّ أَشْهِدْنِي مَشَاهِدَ الْخَيْرِ كُلَّهَا مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، أَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَاجْعَلْ لِي قَدَماً مَعَ الْبَاقِينَ الْوَارِثِينَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

Presented by Ziaraat.Com

پھر پانچ مرتبہ تکبیریں کہواور تھوڑا چل کر کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنّي بِكَ مُؤْمِنٌ وَبِوَعْدِكَ مُوقِنٌ، أَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي إِيماناً وَثَبِّتْهُ فِي قَلْبِي، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ما أَقُولُ بِلِسانِي حَقِيقَتَهُ فِي قَلْبِي وَشَرِيعَتَهُ فِي عَمَلِي. أللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ لَهُ مَعَ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَدَمَ ثَباتٍ، وَأَثْبِتْنِي فِيمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَهُ.

پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہواور دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے انہیں قبر پر رکھواور کہو:

أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طاهِرٌ مِنْ طُهْرٍ طاهِرٍ، طَهُرْتَ وَطَهُرَتْ بِكَ الْبِلادُ، وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ بِها وَطَهُرَ حَرَمُكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالْقِسْطِ وَالْعَدْلِ وَدَعَوْتَ إِلَيْهِما، وَأَنَّكَ ثارُ اللهِ فِي أَرْضِهِ حَتّىٰ يَسْتَثْبِرَ لَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ.

پھر دونوں رخساروں کو قبر پر رکھواور پھر وہاں بیٹھواور ہر وہ ذکر جو خدا کی طرف متوجہ کر سکے اس کو پڑھواور دونوں ہاتھوں کو پائیں پا رکھ کر پڑھو:

صَلَوٰاتُ اللهِ عَلىٰ رُوحِكَ وَعَلىٰ بَدَنِكَ. صَدَقْتَ وَأَنْتَ الصّادِقُ الْمُصَدَّقُ، وَقَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ.

پھر آنحضرتؑ کے بیٹے علی اکبر کی طرف رخ کر کے جو پڑھنا ہو پڑھو پھر سیدھے کھڑے ہو کر شہداء کی قبر کی طرف رخ کر کے کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الشُّهَداءُ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، اَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذِي لا خُلْفَ لَهُ، اَللهُ مُدرِكٌ لَكُمْ وِتْرَكُمْ، وَمُدرِكٌ بِكُمْ فِي الْأَرْضِ عَدُوَّهُ، أَنْتُمْ سادَةُ الشُّهَداءِ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ.

پھر قبر کو اپنے سامنے قرار دواور جو نماز پڑھنا چاہو پڑھواور پھر کہو:

جِئْتُ وافِداً إِلَيْكَ أَتَوَسَّلُ إِلَى اللهِ بِكَ فِي جَمِيعِ حَوائِجِي مِنْ أَمْرِ دُنْيايَ وَآخِرَتِي، بِكَ يَتَوَسَّلُ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللهِ فِي حَوائِجِهِمْ، وَبِكَ يُدرِكُ عِنْدَ اللهِ أَهْلُ التِّراثِ طَلِبَتَهُمْ.

Presented by Ziaraat.Com

پھر پے در پے ٹھہر ٹھہر کر گیارہ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تھوڑا چلو اور پھر قبلہ رخ ہو کر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْمُتَوَحِّدِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، خَلَقَ الْخَلْقَ فَلَمْ يَغِبْ شَيْءٌ مِنْ أُمُورِهِمْ عَنْ عِلْمِهِ، فَعَلِمَهُ بِقُدْرَتِهِ، ضَمِنَتِ الْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا دَمَكَ وَثَارَكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ. أَشْهَدُ أَنَّ لَكَ مِنَ اللهِ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالْفَتْحِ، وَأَنَّ لَكَ مِنَ اللهِ الْوَعْدَ الصَّادِقَ فِي هَلَاكِ أَعْدَائِكَ، وَتَمَامِ مَوْعِدِ اللهِ إِيَّاكَ. أَشْهَدُ أَنَّ مَنْ تَبِعَكَ الصَّادِقُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِم: ﴿... أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ وَٱلشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ... ﴾.

پھر سات مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تھوڑا چلو اور پھر قبلہ رخ ہو کر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً. أَشْهَدُ أَنَّكَ دَعَوتَ إِلَى اللهِ وَإِلَىٰ رَسُولِهِ، وَوَفَيْتَ لِلّٰهِ بِعَهْدِهِ وَقُمْتَ لِلّٰهِ بِكَلِمَاتِهِ، وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّىٰ أَتَاكَ الْيَقِينُ. لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً خَذَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً خَدَعَتْكَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ بِالْوِلَايَةِ لِمَنْ وَالَيْتَ، وَوَالَتْهُ رُسُلُكَ، وَأَشْهَدُ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ بَرِئْتَ مِنْهُ وَبَرِئَتْ مِنْهُ رُسُلُكَ. أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ وَهَدَمُوا كَعْبَتَكَ، وَحَرَّفُوا كِتَابَكَ، وَسَفَكُوا دِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأَفْسَدُوا فِي بِلَادِكَ، وَٱسْتَذَلُّوا عِبَادَكَ. أَللّٰهُمَّ ضَاعِفْ عَلَيْهِمُ ٱلْعَذَابَ فِيمَا جَرَىٰ مِنْ سُبُلِكَ وَبَرِّكَ وَبَحْرِكَ. أَللّٰهُمَّ ٱلْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسِرِّ السَّرَائِرِ وَظَاهِرِ ٱلْعَلَانِيَةِ فِي أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ.

اور جیسے ہی حائر (حرم) میں داخل ہو سب سے پہلے سلام کرو اور اپنے رخسار کو (بعض نسخوں میں ہاتھوں کو) قبر پر رکھو۔(۱)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

دوسری زیارت

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے حسن بن راشد سے اور انہوں نے حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ میں، یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابوسلمہ سراج، امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، یونس جو ہم سب میں سن کے لحاظ سے بزرگ تھے، ہم لوگوں کے ترجمان تھے، یونس نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا آپ پر قربان ہوں، میں اس جماعت یعنی بنی عباس کی مجلس (نشست) میں جاتا ہوں وہاں کیا کہوں؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب ان کی مجلس میں جانا اور وہ ہمارا ذکر کریں تو کہنا "اللھم ارنا الرخا و السرور فانک تاتی علی ما ترید" راوی (یونس) نے عرض کیا آپ پر فدا ہوں میں ذکر حسینؑ بہت زیادہ کرتا ہوں آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہو:" السلام علیک یا ابا عبد اللہ "اور اس کی تین بار تکرار کرو، کیونکہ آپ تک سلام پہنچتا ہے خواہ قریب سے بھیجا جائے یا دور سے۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا: جب امام حسینؑ نے اس دنیا سے سفر کیا تو آپ پر ساتوں آسمان، زمین کے ساتوں طبقوں اور جوان میں اور ان کے درمیان رہنے والے تھے، نے گریہ کیا، نیز جنت وجہنم کی مخلوق اور وہ مخلوق جو دیکھی جاسکتی تھیں اور وہ مخلوق جو دیکھی نہیں جاسکتی تھیں ان سب نے امام حسینؑ پر گریہ کیا سوائے تین کے۔ راوی نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں وہ تین کون ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: بصرہ، دمشق اور آل عثمان نے آپ پر گریہ نہیں کیا تھا، یونس نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں میں زیارت حسینؑ کا ارادہ رکھتا ہوں وہاں کیا کہوں اور کیا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب تم زیارت حسینؑ کے لئے جاؤ تو پہلے فرات میں غسل کرو پھر پاک وصاف لباس پہنو اور پا برہنہ قبر کی طرف چلو، کیونکہ تم حرم خدا اور رسول میں ہو، تم پر ضروری ہے کہ تکبیر (اللہ اکبر) تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور خدا کی تعریف وتمجید زیادہ سے زیادہ کرو اور محمد وآل محمد پر صلواۃ بھیجو یہاں تک کہ حرم کے دروازے تک پہنچ جاؤ، اور جب دروازے پر پہنچو تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا مَلائِكَةَ اللهِ وَزُوّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ.

Presented by Ziaraat.Com

پھر دس قدم چلو اس کے بعد ٹھہر کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور پھر قبر کی طرف جاؤ اور جب وہاں پہنچو تو قبر کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کہ قبلہ دونوں کاندھوں کے درمیان ہو۔ (یعنی پشت بہ قبلہ ہو) اور پھر کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَتِيلَ اللهِ وَابْنَ قَتِيلِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وِتْرَ اللهِ الْمَوْتُورِ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ. أَشْهَدُ أَنَّ دَمَكَ سَكَنَ فِي الْخُلْدِ، وَاقْشَعَرَّتْ لَهُ أَظِلَّةُ الْعَرْشِ، وَبَكَىٰ لَهُ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ، وَبَكَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُونَ السَّبْعُ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَنْ يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا، وَمَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ. أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَتِيلُ اللهِ وَابْنُ قَتِيلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ ثَارُ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَابْنُ ثَارِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وِتْرُ اللهِ الْمَوْتُورُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَنَصَحْتَ وَوَفَيْتَ وَوَافَيْتَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ، وَمَضَيْتَ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ لِلَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيداً وَمُسْتَشْهِداً، وَشَاهِداً وَمَشْهُوداً. أَنَا عَبْدُاللهِ وَمَوْلَاكَ، وَفِي طَاعَتِكَ وَالْوَافِدُ إِلَيْكَ، أَلْتَمِسُ كَمَالَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللهِ وَثَبَاتَ الْقَدَمِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَيْكَ، وَالسَّبِيلَ الَّذِي لَا يَخْتَلِجُ دُونَكَ مِنَ الدُّخُولِ فِي كِفَالَتِكَ الَّتِي أُمِرْتَ بِهَا. مَنْ أَرَادَ اللهَ بَدَأَ بِكُمْ، مَنْ أَرَادَ اللهَ بَدَأَ بِكُمْ، مَنْ أَرَادَ اللهَ بَدَأَ بِكُمْ، بِكُمْ يُبَيِّنُ اللهُ الْكِذْبَ، وَبِكُمْ يُبَاعِدُ اللهُ الزَّمَانَ الْكَلِبَ، وَبِكُمْ فَتَحَ اللهُ، وَبِكُمْ يَخْتِمُ اللهُ، وَبِكُمْ يَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ، وَبِكُمْ يُثْبِتُ، وَبِكُمْ يَفُكُّ الذُّلَّ مِنْ رِقَابِنَا، وَبِكُمْ يُدْرِكُ اللهُ تِرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ يُطْلَبُ، وَبِكُمْ تُنْبِتُ الْأَرْضُ أَشْجَارَهَا، وَبِكُمْ تُخْرِجُ الْأَرْضُ أَثْمَارَهَا، وَبِكُمْ تُنْزِلُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا وَرِزْقَهَا، وَبِكُمْ يَكْشِفُ اللهُ الْكَرْبَ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ اللهُ الْغَيْثَ، وَبِكُمْ تُسَبِّحُ اللهَ الْأَرْضُ الَّتِي تَحْمِلُ أَبْدَانَكُمْ، وَتَسْتَقِلُّ جِبَالُهَا عَلَىٰ مَرَاسِيهَا.

Presented by Ziaraat.Com

إِرادَةُ الرَّبِّ فِي مَقادِيرِ أُمُورِهِ تَهْبِطُ إِلَيْكُمْ، وَتَصْدُرُ مِنْ بُيُوتِكُمْ، وَالصّادِقُ عَمّا فُصِّلَ مِنْ أَحْكامِ الْعِبادِ، لُعِنَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْكُمْ، وَأُمَّةٌ خالَفَتْكُمْ، وَأُمَّةٌ جَحَدَتْ وِلايَتَكُمْ، وَأُمَّةٌ ظاهَرَتْ عَلَيْكُمْ، وَأُمَّةٌ شَهِدَتْ وَلَمْ تَسْتَشْهِدْ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ النّارَ مَأْواهُمْ، وَبِئْسَ وِرْدُ الْوارِدِينَ، وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ.

اور تین مرتبہ کہو: "صلى الله عليك يا ابا عبد الله و انا الى الله ممن خالفك بريءٌ" پھر قبر علی اکبرؑ کی طرف آؤ جو آنحضرتؑ کے پائنتی دفن ہیں اور کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرىٰ وَفاطِمَةَ الزَّهْراءِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ تین مرتبہ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ تین مرتبہ أَنَا إِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ

پھر شہداء کی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہو: "السلام عليكم (تین مرتبہ)، فزتم واللہ (تین مرتبہ، فليت انی معكم فافوز فوزاً عظيماً"

پھر قبر کا طواف کرو اور قبر حسینؑ کو اپنے مقابل قرار دے کر چھ رکعت نماز پڑھو، جب ایسا کر لو تو سمجھو کہ تمہاری زیارت مکمل ہو گئی، اس کے بعد اگر چاہو تو وہاں رہو ورنہ پلٹ جاؤ۔(۱)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۵۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۹۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۱۳، کافی، ج ۴، ص ۵۷۶، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۵۴، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۵۹۴، محجۃ البیضاء، ج ۴، ص ۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

324

تیسری زیارت

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے نعیم بن ولید سے اور انہوں نے یوسف کناسی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤ تو پہلے فرات پر جاؤ اور اس مقام پر غسل کرو جو قبر امامؑ کے برابر ہے، پھر ٹھہر ٹھہر کر قبر کی طرف روانہ ہو اور مشرقی دروازے سے داخل حرم ہو اور داخل ہوتے وقت کہو:

اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُقرَّبِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُنْزَلِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُرْدِفِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُسَوَّمِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الَّذِينَ هُمْ فِي هٰذَا الْحائِرِ بِإِذْنِ اللهِ مُقِيمُونَ.

اور جب قبر حسینؑ نظر آئے تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ، أَمِينِ اللهِ عَلىٰ رُسُلِهِ وَعَزائِمِ أَمْرِهِ، الْخاتِمِ لِما سَبَقَ وَالْفاتِحِ لِما اسْتُقْبِلَ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ.

پھر کہو:

اَلسَّلامُ عَلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ وَدَيّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ.

پھر حسینؑ اور دیگر اماموں پر اسی طرح صلواۃ وسلام بھیجو جس طرح حسن بن علی پر بھیجا اور قبر حسینؑ کے نزدیک آکر کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا

Presented by Ziaraat.Com

أبا عَبْدِاللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يا أبا عَبْدِاللهِ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ ما أمَرَكَ بِهِ وَلَمْ تَخْشَ أحَداً غَيْرَهُ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ وَعَبَدْتَهُ صادِقاً مُخْلِصاً حَتّىٰ أتاكَ الْيَقِينُ.

أشْهَدُ أنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوىٰ، وَبابُ الْهُدىٰ، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقىٰ، وَالْحُجَّةُ عَلىٰ مَنْ يَبْقىٰ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ، أشْهَدُ أنَّ ذٰلِكَ لَكُمْ سابِقٌ فِيما مَضىٰ، وَذٰلِكَ لَكُمْ فاتِحٌ فِيما بَقِيَ، أشْهَدُ أنَّ أرْواحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ طِينَةٌ طَيِّبَةٌ، طابَتْ وَطَهُرَتْ هِيَ بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ، مَنّاً مِنَ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ، فَأُشْهِدُ اللهَ وَأُشْهِدُكُمْ أنّي بِكُمْ مُؤمِنٌ، وَبِإيابِكُمْ مُوقِنٌ، وَلَكُمْ تابِعٌ فِي ذاتِ نَفْسِي وَشَرائِعِ دِينِي وَخاتِمَةِ عَمَلِي، وَمُنْقَلَبِي وَمَثْوايَ، فَأسْألُ اللهَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ، أنْ يُتَمِّمَ لِي ذٰلِكَ، وَأشْهَدُ أنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ عَنِ اللهِ ما أمَرَكُمْ بِهِ، حَتّىٰ لَمْ تَخْشَوْا أحَداً غَيْرَهُ، وَجاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِهِ، وَعَبَدْتُمُوهُ حَتّىٰ أتاكُمُ الْيَقِينُ، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ أمَرَ بِهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أشْهَدُ أنَّ الَّذِينَ انْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ وَسَفَكُوا دَمَكَ مَلْعُونُونَ عَلىٰ لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ.

پھر کہو:

ألَّلهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ، وَخالَفُوا مِلَّتَكَ، وَرَغِبُوا عَنْ أمْرِكَ، وَاتَّهَمُوا رَسُولَكَ، وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِكَ، ألَّلهُمَّ احْشُ قُبُورَهُمْ ناراً، وَأجْوافَهُمْ ناراً، وَاحْشُرْهُمْ وَأتْباعَهُمْ إلىٰ جَهَنَّمَ زُرْقاً، ألَّلهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْناً يَلْعَنُهُمْ بِهِ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ، وَكُلُّ عَبْدٍ مُؤمِنٍ، امْتَحَنْتَ قَلْبَهُ لِلإيمانِ، ألَّلهُمَّ الْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظاهِرِ الْعَلانِيَةِ، ألَّلهُمَّ الْعَنْ جَوابِيتَ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَطَواغِيتَها، وَالْعَنْ فَراعِنَتَها، وَالْعَنْ قَتَلَةَ أمِيرِالْمُؤمِنِينَ، وَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً ألِيماً لاتُعَذِّبُ بِهِ أحَداً مِنَ الْعالَمِينَ، ألَّلهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْصُرُهُ وَتَنْتَصِرُ بِهِ وَتَمُنُّ عَلَيْهِ بِنَصْرِكَ لِدِينِكَ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ.

Presented by Ziaraat.Com

پھر آنحضرتؑ کے سرہانے بیٹھو اور کہو:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُاللهِ وَأَمِينُهُ، بَلَّغْتَ نَاصِحاً، وَأَدَّيْتَ أَمِيناً، وَقُتِلْتَ صِدِّيقاً، وَمَضَيْتَ عَلىٰ يَقِينٍ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمىً عَلىٰ هُدىً وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلىٰ بَاطِلٍ. أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاتَّبَعْتَ الرَّسُولَ، وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلاوَتِهِ، وَدَعَوْتَ إِلىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوعِظَةِ الْحَسَنَةِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً. أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ عَلىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، قَدْ بَلَّغْتَ مَا أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ، وَصَدَّقْتَ مَنْ قَبْلَكَ، غَيْرَ وَاهِنٍ وَلا مُوهِنٍ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، فَجَزَاكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْراً عَنْ رَعِيَّتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَكَ جِهَادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَإِلَيْكَ، وَأَنْتَ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ، وَمِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ؑ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صِدِّيقٌ عِنْدَ اللهِ، وَحُجَّتُهُ عَلىٰ خَلْقِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ دَعْوَتَكَ حَقٌّ، وَكُلُّ دَاعٍ مَنْصُوبٍ غَيْرَكَ فَهُوَ بَاطِلٌ مَدْحُوضٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ.

پھر آنحضرتؑ کے پائینتی آؤ اور جو دعا پڑھنا چاہو پڑھو اور اپنے لئے بھی دعا کرو اور پھر (حضرتؑ کے فرزند) علی بن الحسین کی قبر کے سرہانے جاؤ اور کہو:

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْكَ يَا مَوْلايَ وَابْنَ مَوْلايَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ وَعِتْرَةِ آبَائِكَ الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ، الَّذِينَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً.

پھر شہداء کی طرف رخ کر کے کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الرَّبَّانِيُّونَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَسَلَفٌ، وَنَحْنُ لَكُمْ أَتْبَاعٌ وَأَنْصَارٌ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصَارُ اللهِ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَـٰتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا ٱسْتَكَانُواْ...﴾

Presented by Ziaraat.Com

فَما وَهَنْتُمْ وَما ضَعُفْتُمْ وَمَا اسْتَكَنْتُمْ حَتّى لَقِيتُمُ اللهَ عَلى سَبِيلِ الْحَقِّ وَنُصْرَةِ كَلِمَةِ اللهِ التّامَّةِ. صَلَّى اللهُ عَلى أَرْواحِكُمْ وَأَبْدانِكُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذِي لا خُلْفَ لَهُ إِنَّه لايُخْلِفُ الْمِيعادَ، اللهُ مُدرِكُ لَكُمْ ثارَ ما وَعَدَكُمْ، أَنْتُمْ سادَةُ الشُّهَداءِ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، أَنْتُمُ السّابِقُونَ وَالْمُهاجِرُونَ وَالأَنْصارُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ جاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَقُتِلْتُمْ عَلى مِنْهاجِ رَسُولِ اللهِ وَابْنِ رَسُولِ اللهِ، اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِي صَدَقَكُمْ وَعْدَهُ وَأَراكُمْ ما تُحِبُّونَ.

پھر کہو:(۱)

أَتَيْتُكَ يا حَبِيبَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ رَسُولِهِ، وَإِنِّي لَكَ عارِفٌ، وَبِحَقِّكَ مُقِرٌّ، وَبِفَضْلِكَ مُسْتَبْصِرٌ، وَبِضَلالَةِ مَنْ خالَفَكَ مُوقِنٌ، عارِفٌ بِالْهُدَى الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي. أَللّهُمَّ إِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ كَما صَلَّيْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ وَرُسُلُكَ وَأَميرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلاةً مُتَتابِعَةً مُتَواصِلَةً مُتَرادِفَةً، يَتْبَعُ بَعْضُها بَعْضاً لا انْقِطاعَ لَها وَلا أَمَدَ وَلا أَبَدَ وَلا أَجَلَ، فِي مَحْضَرِنا هذا وَإِذا غِبْنا وَشَهِدْنا، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ.

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۵۷، کافی، ج ۴، ص ۵۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

چوتھی زیارت

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن خالد طیالسی سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فضیل بن عثمان صائغ سے اور انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے، معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب زیارتِ حسینؑ کے لئے جاؤں تو کیا پڑھوں؟ فرمایا پڑھو:(۱)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شَرِكَ فِي دَمِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ بَرِيءٌ.

پانچویں زیارت

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعبداللہ رازی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے حسن بن محمد بن عبدالکریم ابوعلی سے اور انہوں نے مفضل بن عمر اور جابر بن جعفی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے پوچھا (مزار کبیر مشہدی اور مزار ابن طاؤس میں یہ زیارت جابر جعفی سے مروی ہے اس میں مفضل کا ذکر نہیں ہے) اے مفضل تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ مفضل نے جواب دیا آپ کے ماں باپ پر فدا جاؤں ایک دن کا یا کچھ زیادہ کا، حضرتؑ نے پوچھا کیا آنحضرتؑ کی زیارت کرتے ہو؟ جواب دیا ہاں، حضرتؑ نے فرمایا: کیا تمہیں اس زیارت کے بعض ثواب کی بشارت دے کر خوش نہ کروں؟ عرض کیا آپ پر فدا ہوں اس کے ثواب سے باخبر کیجئے، فرمایا: جب تم میں سے کوئی زیارت کے لئے آمادہ ہوتا ہے اور اس کے مقدمات فراہم کرتا ہے تو آسمان کے رہنے والے ایک دوسرے کو بشارت دیتے ہیں اور جب گھر سے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۶۲، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۹، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

سوار یا پیدل نکلتا ہے تو خدا چار ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ وہ اس پر درود وصلواۃ بھیجیں یہاں تک کہ قبر حسینؑ تک پہنچ جائے ،اے مفضل جب قبر حسین بن علی علیہما السلام کی طرف آؤ تو حرم کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور یہ کلمات پڑھو تا کہ ہر کلمہ کے عوض رحمت الٰہی نصیب ہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إبْراهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسىٰ كَلِيمِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عِيسىٰ رُوحِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عَلِيٍّ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِيِّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ فاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْوَصِيُّ الْبارُّ التَّقِيُّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِكَ، وَأَناخَتْ بِرَحْلِكَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُحْدِقِينَ بِكَ. أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّىٰ أَتاكَ الْيَقِينُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ.

پھر قبر کی طرف جاؤ کہ اس کی وجہ سے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض اس شخص کا ثواب ملے گا جو راہ خدا میں قتل ہو کر خاک وخون میں غلطاں ہو، اور جب قبر کو سلام کر لو تو اس پر ہاتھ رکھ کر کہو: "السلام علیک یا حجة الله فی سمائه و ارضه"، پھر نماز کے لئے جاؤ کہ اس نماز کی ہر رکعت کے عوض اس شخص کا ثواب ہے جس نے ہزار حج اور ہزار عمرہ کیا ہو اور ہزار غلام آزاد کیا ہو، اور جب زیارت سے پلٹو گے تو منادی ندا دے گا کہ اگر تم اس کی آواز کو سن لو تو پوری عمر قبر حسینؑ کے پاس گزار دو۔

منادی پکار کر کہے گا: خوشا نصیب اے بندۂ خدا، بہت بڑا سرمایہ تمہیں ہاتھ لگا ہے، خدا نے تمہارے سارے گناہ معاف کر دیا ہے، لہذا از اول اپنے اعمال کا آغاز کرو، اب اگر وہ اس سال یا اس شب یا اس روز جس میں اس نے زیارت کی ہے مر جائے تو اس کی روح کسی نے قبض نہیں کی ہوگی سوائے خدا کے، فرشتے

Presented by Ziaraat.Com

اس کے پاس آتے ہیں اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں اور اس پر درود و صلواۃ بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی منزل پر پہنچ جائے، اس وقت فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے جو تیرے نبی کے بیٹے کی زیارت کر کے اپنے گھر پلٹا ہے، اب تو بتا ہم کہاں جائیں؟ اس وقت آسمان سے ندائے الٰہی آئے گی کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کے گھر کے دروازے پر بیٹھ کر تسبیح و تقدیس کرتے رہو اور اس کی وفات تک کی تسبیح و تقدیس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھو۔

امامؑ نے فرمایا: زائر کی وفات تک وہ فرشتے اس کے دروازے پر بیٹھ کر تسبیح و تقدیس کرتے رہیں گے اور مرنے کے بعد اس کی تجہیز و تکفین میں شریک رہیں گے اور اس کے بعد کہیں گے: اب کہاں جائیں؟ آواز الٰہی آئے گی اے میرے فرشتو! قیامت تک میرے بندے کی قبر کے پاس بیٹھ کر تسبیح و تقدیس کرتے رہو اور اس کے ثواب کو اس کے نامۂ اعمال میں لکھو۔(۱)

مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے ابوعبداللہ رازی جاموانی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے ان کی اسناد سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

چھٹی زیارت

ح ۶۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے روایت کی ہے، ابراہیم کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ زیارت حسینؑ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے پوچھا تم لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ عرض کیا بعض کہتے ہیں کہ آنحضرتؑ کی زیارت ایک حج کے برابر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک عمرہ کے برابر ہے۔ حضرتؑ نے پوچھا وقتِ زیارت کیا کہتے ہو؟ عرض کیا میں کہتا ہوں: (۲)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۶۳، ۱۶۴، ۲۲۹، مستدرک الوسائل، ج ۱۰ ص ۲۹۹، ۳۰۲، مصباح الزائر ص ۱۳۴، مصباح کفعمی ص ۴۹۹، بلد الامین ص ۲۸۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۶۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰ ص ۳۰۲۔

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَدَعَوْتَ إلىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ. وَأشْهَدُ أنَّ الَّذِينَ سَفَكُوا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ مَلْعُونُونَ مُعَذَّبُونَ عَلىٰ لِسانِ داوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، ذٰلِكَ بِما عَصَوا وَكانُوا يَعْتَدُونَ.

ساتویں زیارت

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے ابراہیم بن ابی البلاد سے روایت کی ہے، ابراہیم کا بیان ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پوچھا تم کس طرح (امام) حسینؑ کو سلام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا، کہتا ہوں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَدَعَوْتَ إلىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ. وَأشْهَدُ أنَّ الَّذِينَ سَفَكُوا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ مَلْعُونُونَ مُعَذَّبُونَ عَلىٰ لِسانِ داوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، ذٰلِكَ بِما عَصَوا وَكانُوا يَعْتَدُونَ.

فرمایا حضرتؑ کو اس طرح سلام کیا جاتا ہے۔(۱)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۶۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۳۔

Presented by Ziaraat.Com

آٹھویں زیارت

ح ۸۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے بعض محدثین سے انہوں نے سلیمان بن حفص مروزی سے انہوں نے امام معصوم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قبر حسینؑ کے پاس پڑھو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضى، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ. أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّى أَتاكَ الْيَقِينُ، وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً.

پھر داہنے رخسارہ کو قبر پر رکھ کر کہو:

أَشْهَدُ أَنَّكَ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، جِئْتُكَ مُقِرّاً بِالذُّنُوبِ، اشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا بْنَ رَسُولَ اللهِ ثمّ اذكر الأئمّة واحداً واحداً وقُلْ: أَشْهَدُ أَنَّهُمْ حُجَجُ اللهِ. ثمّ قُل: اُكْتُبْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً وَمِيثاقاً بِأَنِّي أَتَيْتُكَ مُجَدِّداً الْمِيثاقَ، فَاشْهَدْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ، إِنَّكَ أَنْتَ الشّاهِدُ.

نویں زیارت

ح ۹۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے حسین بن زکریا سے اور انہوں نے سلیمان بن حفص مروزی سے روایت کی ہے کہ مبارک نے کہا کہ قبر حسینؑ کے پاس پڑھو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضى، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ.

Presented by Ziaraat.Com

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ، وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً.

پھر داہنے رخسارہ کو قبر پر رکھو اور پڑھو: أَشْهَدُ أَنَّكَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، جِئْتُكَ مُقِرّاً بِالذُّنُوبِ، لِتَشْفَعَ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يَا بْنَ رَسُولَ اللهِ.

پھر اماموں کو ایک ایک کر کے ان کے ناموں کو یاد کر کے پڑھو: ''اشهد انهم حجج الله''

پھر کہو: (۱)

: اُكْتُبْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً وَمِيثَاقاً بِأَنِّي أَتَيْتُكَ مُجَدِّداً الْمِيثَاق، فَاشْهَدْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ، إِنَّكَ أَنْتَ الشَّاهِدُ

دسویں زیارت

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے اور انہوں نے عامر بن جذاعہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ پر آؤ تو کہو: (۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ. لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَمَنْ شَارَكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔ تین مرتبہ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۷۳، کافی، ج ۴ ص ۵۷۷، تہذیب الاحکام، ج ۶ ص ۱۱۴، مصباح کفعمی ص ۴۹۹۔

۲۔ بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۶۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰ ص ۳۰۳۔

Presented by Ziaraat.Com

گیارہویں زیارت

ح ۱۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے عامر بن جذاعہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حائر (حرم) میں پہنچو تو کہو: (۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ أهل بَيْتِهِ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، السَّلاٰمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ، عَلَيْكَ السَّلام يا أبٰا عَبْدِاللّٰهِ. لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَمَنْ شٰارَكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أنَا إلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ بَريءٌ.

بارہویں زیارت

ح ۱۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے عمرو بن سعید مدائنی سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے اور انہوں نے عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ پر آؤ تو کہو: (۲)

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا بْنَ أمِيرِالْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا أبٰا عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا سَيِّدَ شَبٰابِ أهْلِ الْجَنَّةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا مَنْ رِضٰاهُ مِنْ رِضَى الرَّحْمٰانِ وَسَخَطُهُ مِنْ سَخَطِ الرَّحْمٰانِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا أمِينَ اللّٰهِ، وَحُجَّتَهُ وَبٰابَ اللّٰهِ، وَالدَّلِيلَ عَلَى اللّٰهِ، وَالدّٰاعِيَ إلَى اللّٰهِ.
أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ حَلَّلْتَ حَلاٰلَ اللّٰهِ وَحَرَّمْتَ حَرٰامَ اللّٰهِ، وَأقَمْتَ الصَّلاٰةَ، وآتَيْتَ الزَّكٰاةَ، وَأمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ، وَدَعَوتَ إلىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَأشْهَدُ أنَّكَ وَمَنْ قُتِلَ مَعَكَ شُهَدٰاءُ أحْيٰاءٌ عِنْدَ رَبِّكُمْ تُرْزَقُونَ،

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۶۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۴، مصباح کفعمی، ص ۵۰۱، بلدالامین، ص ۲۸۱۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۸۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

وَأَشْهَدُ أَنَّ قَاتِلِيكَ فِي النَّارِ، أَدِينُ اللهَ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَمِمَّنْ قَتَلَكَ وَشَايَعَ عَلَيْكَ، وَمِمَّنْ جَمَعَ عَلَيْكَ، وَمِمَّنْ سَمِعَ صَوْتَكَ وَلَمْ يُجِبْكَ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً.

ح ۱۳۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق سے اور انہوں نے حسن بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ پر پہنچ کر بہ عنوان زیارت جو پڑھنا چاہو پڑھو: (۱)۔

تیرہویں زیارت

ح ۱۴۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے اور انہوں نے ابو سعید مدائنی سے روایت کی ہے، ابو سعید کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور پوچھا، آپ پر فدا ہوں میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤں؟ فرمایا: قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤ جو نیکوں میں سب سے نیک، پاکیزہ لوگوں میں سب سے پاکیزہ اور نیکوکاروں میں سب سے زیادہ نیکوکار تھے۔ اے ابو سعید جب ان کی زیارت کرنا تو ان کی قبر کے سرہانے ہزار مرتبہ تسبیح امیر المومنینؑ، پانچ ہزار مرتبہ تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ اور پھر دو رکعت نماز پڑھنا اور ان دو رکعتوں میں سورۂ یٰس اور سورۂ رحمٰن (پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ یٰس اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ رحمٰن) پڑھنا، جب ایسا کرلو گے تو اس کا ثواب خدا تمہارے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں مجھے تسبیح حضرت علیؑ و فاطمہؑ کی تعلیم دیجئے، حضرت نے فرمایا: اے ابو سعید تسبیح علی یہ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِي لَا تَنْفَدُ خَزَائِنُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَفْنَى مَا عِنْدَهُ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يُشْرِكُ أَحَداً فِي حُكْمِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ.

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۸۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۴۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

اور یہ ہے تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ:(۱)

سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْبَهْجَةِ وَالْجَمَالِ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا وَوَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ.

چودہویں زیارت

ح ۱۵۔ مجھ سے میرے والد اور دیگر محدثین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عباس بن موسیٰ وراق سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے عامر بن جذاعہ سے روایت کی ہے، عامر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قبر حسینؑ پر آؤ تو کہو:(۲)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُم بَرِيءٌ.

پندرہویں زیارت

ح ۱۶۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے احمد بن اسحاق بن سعد سے انہوں نے سعد بن مسلم سے انہوں نے قائد ابی بصیر سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ پر پہنچو تو پہلے خدا کی حمد وثنا کرو پھر نبیؐ پر درود وصلواۃ بھیجو اس کے بعد کہو:

سَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ فِيمَا تَرُوحُ وَتَغْدُو، وَالزَّاكِيَاتُ الطَّاهِرَاتُ لَكَ وَعَلَيْكَ، وَسَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْمُسَلِّمِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، وَالنَّاطِقِينَ

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۶۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۶۸۔

Presented by Ziaraat.Com

بِفَضلِكَ، وَالشُّهَداءِ، عَلى أنَّكَ صادِقٌ صِدِّيقٌ، صَدَقْتَ وَنَصَحْتَ فِيما أتَيْتَ بِـهِ، وَاَنَّكَ ثارُ اللهِ فِي الْأرْضِ، والدَّمُ الّذي لا يُدْرَكُ ثارُهُ أحَدٌ مِنْ أهْلِ الْأرْضِ، وَلا يُدْرِكُهُ إلّا اللهُ وَحْدَهُ. جِئْتُكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وافِداً إلَيْكَ أتَوَسَّلُ إلَى اللهِ بِكَ فِي جَمِيعِ حَوائِجِي، مِنْ أمْرِ دُنْيايَ وَآخِرَتِي، وَبِكَ يَتَوَسَّلُ الْمُتَوَسِّلُونَ إلَى اللهِ فِي حَوائِجِهِمْ، وَبِكَ يُدْرِكُ أهْلُ التِّراتِ مِنْ عِبادِ اللهِ طَلِبَتَهُمْ.

پھر تھوڑا چلو اور پشت بہ قبلہ ہو کر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْواحِدِ الْمُتَوَحِّدِ بِالْأُمُورِ كُلِّها، خالِقِ الْخَلْقِ فَلَمْ يَعْزُبْ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ أمْرِهِمْ، وَعالِمِ كُـلِّ شَيْءٍ بِلا تَعْلِيمٍ، ضَمَّنَ الْأرْضَ وَمَنْ عَلَيْها دَمَكَ وَثارَكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ. أشْهَدُ أنَّ لَكَ مِنَ اللهِ ما وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالْفَتْحِ، وَأنَّ لَكَ مِنَ اللهِ الْوَعْدَ الْحَقَّ فِي هَلاكِ عَدُوِّكَ، وَتَمامِ مَوْعِدِهِ إيّاكَ. أشْهَدُ أنَّهُ قاتَلَ مَعَكَ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ، كَما قالَ اللهُ تعالى: ﴿وكَأيِّنٍ مِنْ نبيٍّ قاتَلَ مَعهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَما وَهنُوا لِما أصابَهُم ...﴾.

پھر سات مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تھوڑا چلو اور قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، خَـلَقَ كُـلَّ شَـيْءٍ فَـقَدَّرَهُ تَقْدِيراً. أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ ما اُمِرْتَ بِهِ وَوَفَيْتَ بِـعَهْدِ اللهِ، وَتَـمَّتْ بِكَ كَلِماتُهُ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتّى اَتاكَ الْيَقِينُ، لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَاُمَّةً خَذَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً خَذَّلَتْ عَنْكَ. اَللّٰهُمَّ إنِّي أشْهَدُ بِالْوِلايَةِ لِمَنْ والَيْتَ وَوالَتْ رُسُلُكَ، وَأشْهَدُ بِالْبَراءَةِ مِمَّنْ بَرِئْتَ مِنْهُ وَبَرِئَتْ مِنْهُ رُسُلُكَ. اَللّٰـهُمَّ الْـعَنِ الَّـذِينَ كَـذَّبُوا رَسُولَكَ، وَهَدَمُوا كَعْبَتَكَ، وَحَرَّفُوا كِتابَكَ، وَسَفَكُوا دِماءَ أهلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأفْسَدُوا عِبادَكَ وَاسْتَذَلُّوهُمْ. اَللّٰهُمَّ ضاعِفْ لَهُمُ اللَّعْنَةَ فِيما جَرَتْ بِهِ سُنَّتُكَ فِي بَرِّكَ وَبَحْرِكَ،

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ اْلعَنْهُمْ فِي سَمٰائِكَ وَأَرْضِكَ. أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ لِي لِسٰانَ صِدْقٍ فِـي أَوْلِـيٰائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشٰاهِدَهُمْ حَتّٰى تُلْحِقَنِي بِهِمْ، وَتَجْعَلَهُمْ لِي فَرَطاً وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ تَبَعاً فِي الدُّنْيٰا وَالآخِرَةِ.

پھر تھوڑا چلو اور سات مرتبہ اللہ اکبر، سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ، سات مرتبہ الحمدللہ، سات مرتبہ سبحان اللہ اور سات مرتبہ لبیک کہو اور پھر کہو:

لَبَّيْكَ دٰاعِيَ اللهِ، لَبَّيْكَ دٰاعِيَ اللهِ، إِنْ كٰانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَنِي فَقَدْ أَجٰابَكَ قَلْبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَ رَأْيِي وَهَوٰايَ عَلَى التَّسْـلِيمِ لِـخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعٰالِمِ، وَالأَمِينِ الْـمُسْتَخْزَنِ، وَالْـمَرْضِيِّ الْبَلِيغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ، جِئْتُ انْقِطٰاعاً إِلَيْكَ وَإِلىٰ وَلَدِكَ وَوَلَدِ وَلَدِكَ، الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ عَلٰى بَرَكَةِ الْحَقِّ. فَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَأَمْرِي لَكُمْ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰاكِمِينَ لِدِينِي وَيَبْعَثَكُمْ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لاٰ مَـعَ عَدُوِّكُمْ، إِنِّي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِرَجْعَتِكُمْ، لاٰ أُنْكِرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً، وَلاٰ أُكَذِّبُ لَهُ مَشِيَّةً، وَلاٰ أَزْعَمُ أَنَّ مٰا شٰاءَ لاٰ يَكُونُ.

پھر چلو یہاں تک کہ قبر تک پہنچ جاؤ اور وہاں کھڑے ہو کر کہو:

سُبْحٰانَ اللهِ الَّذِي يُسَبِّحُ لَهُ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَ يُقَدِّسُ بِأَسْمٰائِهِ جَمِيعُ خَلْقِهِ، سُبْحٰانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّنٰا وَرَبِّ الْمَلاٰئِكَةِ وَالرُّوحِ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي وَفْدِكَ إِلىٰ خَيْرِ بِقٰاعِكَ وَخَيْرِ خَـلْقِكَ، أَللّٰهُمَّ اْلعَنِ الْجِبْتَ وَالطّٰاغُوتَ.

پھر دونوں ہاتھوں کو بلند کرو اور ان کو قبر پر رکھ کر کہو:

أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طٰاهِرٌ مِنْ طُهْرٍ طٰاهِرٍ، قَدْ طَهُرَتْ بِكَ الْبِلاٰدُ وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ فِيهٰا، وَأَنَّكَ ثٰارُ

Presented by Ziaraat.Com

اللهِ فِي الْأَرْضِ حَتّىٰ يَسْتَبْشِرَ لَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ.

پھر اپنے ہاتھوں اور رخسارہ کو قبر پر رکھو اور سرہانے بیٹھ کر جتنا چاہو ذکر الٰہی کرو اور اس سے اپنی حاجتیں مانگو پھر اپنے ہاتھوں اور رخسارہ کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ کر کہو:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، فَلَقَدْ صَدَقْتَ وَصَبَرْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ، قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ.

پھر آپ کے بیٹے (علی اکبر) کی قبر پر جاؤ اور ان کی مدح وستائش کرو اور خدا سے حاجت طلب کرو، پھر شہداء کی قبر کا رخ کرو اور کھڑے ہو کر کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الرَّبَّانِيُّونَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَأَنْصَارٌ، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذِي لَا خُلْفَ لَهُ وَأَنَّ اللهَ مُدْرِكٌ بِكُمْ ثَارَكُمْ، وَأَنْتُمْ سَادَةُ الشُّهَدَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

پھر قبر کو اپنے سامنے قرار دو اور جو دعا و نماز پڑھنی ہو پڑھو، اور جب حائر (حرم) میں داخل ہو تو پہلے سلام کرو، پھر قبر کی طرف بڑھو اور وہاں پہنچ کر دونوں ہاتھوں اور رخساروں کو قبر پر رکھو، اور جب حرم سے نکلنا چاہو تو یہی عمل انجام دو اور جتنی مدت وہاں رہو (قصر کے بجائے) نماز پوری پڑھو، اور جب وہاں سے واپس آؤ تو آنحضرتؑ سے وداع کرو اور کہو: (۱)

سَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ، وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَمَنْ حَضَرَكَ مِنْ أَوْلِيَائِكَ.

سولہویں زیارت

ح ۱۷۔ احمد بن محمد بن حسن بن سہل نے اسی زیارت کو مجھ سے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد) سے انہوں نے اپنے والد (حسن) سے انہوں نے موسیٰ بن حسن بن عامر سے انہوں نے احمد بن ہلال سے انہوں نے امیہ بن علی قیسی شامی سے انہوں نے سعدان بن مسلم سے اور انہوں نے ایک شخص

۱۔ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۵۳، ج ۱۰۱، ص ۱۶۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۶۔

Presented by Ziaraat.Com

سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے لیکن " من عند من حضرک من اولیائک " کے آخر میں اس کا اضافہ ہے کہ جب رات آئے تو اس کلام کو ابتداء سے آخر تک اسی طرح پڑھو جس طرح حائر (حرم) میں داخل ہوتے وقت پڑھا تھا اور جب گھر پہنچو تو کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَلَّمَنِي وَسَلَّمَ مِنِّي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي الْاُمُورِ كُلِّهَا وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

پھر ۲۱ مرتبہ پے در پے اطمینان وسکون کے ساتھ اللہ اکبر کہو: (۱)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

سترہویں زیارت

ح ۱۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے ابان سے اور انہوں نے حسین (یا حسن) بن عطیہ ابی ناب بیاع سابری سے روایت کی ہے، ابن عطیہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے آئے خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہوں بتایئے جب آنحضرتؑ کے قبر کے پاس پہنچوں تو کیا کہوں؟ حضرتؑ نے فرمایا: وہاں کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَوْمَ وُلِدْتَ وَيَوْمَ تَمُوتُ وَيَوْمَ تُبْعَثُ حَيّاً. أَشْهَدُ أَنَّكَ حَيٌّ شَهِيدٌ تُرْزَقُ عِنْدَ رَبِّكَ، وَأَتَوالى وَلِيَّكَ وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ الَّذينَ قاتَلُوكَ وَانْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ مَلْعُونُونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوعِظَةِ الْحَسَنَةِ. أَسْأَلُ اللهَ وَلِيَّكَ وَوَلِيَّنا أَنْ يَجْعَلَ تُحْفَتَنا مِنْ زِيارَتِكَ الصَّلاةَ عَلى نَبِيِّنا وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِنا، إِشْفَعْ لِي يَابْنَ رَسُولِ اللهِ عِنْدَ رَبِّكَ.

ح ۱۹۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے جابر مکفوف سے اور انہوں نے ابو صامت سے روایت کی ہے، ابو صامت کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص زیارت امام حسین علیہ السلام کے لئے پیدل جائے تو ہر اٹھنے والے قدم کے عوض اس کے نامۂ اعمال میں خدا ایک ہزار حسنہ لکھے گا اور ایک ہزار گناہ مٹا دے گا اور اس کا ایک ہزار درجہ بلند کر دے گا۔ دیکھو جب فرات پر پہنچو تو اس میں غسل کرو، جوتیوں کو اپنے ہاتھ میں لے لو اور بندۂ ذلیل کی طرح ننگے پاؤں حرم کی طرف جاؤ اور جب اس کے دروازے پر پہنچو تو چار مرتبہ اللہ اکبر کہو اور اس کے پاس نماز پڑھو اور خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجت مانگو۔ (۱)

Presented by Ziaraat.Com

چھوٹی زیارت

ح ۲۰۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن فضال سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے ابی صلاح یا ابی بصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حسینؑ بن علیؑ کو کس طرح سلام کروں؟ فرمایا کہو: (۲)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ أَعَانَ عَلَيْكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ.

دوسری چھوٹی زیارت

ح ۲۱۔ محمد بن حسن نے اپنی اسناد سے احمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابان بن عثمان سے اور انہوں نے ابی ہمام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ کی زیارت کرنے آؤ تو کہو: (۳)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شَرِكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ وَأَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ.

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۷۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۹۰۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۷۱۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۷۱۔

Presented by Ziaraat.Com

اٹھارہویں زیارت

ح ۲۲۲۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری اور محمد بن حسن نے بیان کیا ان دونوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد علی بن مہزیار سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن مروان سے اور انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ کی زیارت کا ارادہ کرو تو بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھو اور جب گھر سے نکلنا چاہو تو اپنے اہل وعیال کو جمع کرو اور دعائے سفر "اللھم انی استودعک الیوم نفسی و اھلی ...." پڑھو اور گھر سے نکلنے سے پہلے غسل کرو اور غسل کرتے وقت کہو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلىٰ لِسانِي ذِكْرَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّناءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لا قُوَّةَ إِلاّ بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِوامَ دِينِي اَلتَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ وَالاِتِّباعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَالشَّهادَةُ عَلىٰ جَمِيعِ أَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ إِلىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوراً وَطَهُوراً وَحِرْزاً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ وَسُقْمٍ، وَآفَةٍ وَعاهَةٍ، وَمِنْ شَرِّ ما أَخافُ وَأَحْذَرُ.

اور جب گھر سے نکلو تو کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي، وَإِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي، وَإِلَيْكَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِي، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، لا مَلْجَأَ وَلا مَنْجا إِلاّ إِلَيْكَ، تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ، عَزَّ جارُكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ.

پھر کہو:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أَنَبْتُ، فاطِرِ السَّماواتِ السَّبْعِ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْفَظْنِي فِي سَفَرِي، وَاخْلُفْنِي فِي أَهْلِي بِأَحْسَنِ الْخَلَفِ، أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَإِلَيْكَ خَرَجْتُ، وَإِلَيْكَ وَفَدْتُ،

Presented by Ziaraat.Com

وَلِخَيْرِكَ تَعَرَّضْتُ، وَبِزِيارَةِ حَبِيبِ حَبِيبِكَ تَقَرَّبْتُ، أَللّٰهُمَّ لا تَمْنَعْنِي خَيْرَ ما عِنْدَكَ بِشَرِّ ما عِنْدِي، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَكَفِّرْ عَنِّي سَيِّئاتِي، وَحُطَّ عَنِّي خَطاياي، واقْبَلْ مِنِّي حَسَناتِي.

نیز کہو:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي دِرْعِكَ الْحَصِينَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيها مَنْ تُرِيدُ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ

اس فقرہ "اللهم انی ابرء اليک من الحول و القوة" کی تین مرتبہ تکرار کرو۔ پھر سورۂ حمد، سورۂ معوذتین (قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق)، سورۂ قل ھو اللہ احد، سورۂ انا انزلنا، آیۃ الکرسی، سورۂ یٰس اور سورۂ حشر کے آخر کی ان چند آیتوں کی تلاوت کرو:

﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَـٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَـٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۞ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ عَـٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَـٰدَةِ هُوَ ٱلرَّحْمَـٰنُ ٱلرَّحِيمُ ۞ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَـٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ سُبْحَـٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۞ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَـٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَافِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴾.

نہ سر میں تیل لگاؤ نہ آنکھوں میں سرمہ یہاں تک کہ فرات تک پہنچ جاؤ۔ وہاں باتیں مختصر، مذاق کم اور ذکر خدا زیادہ کرو اور لڑائی جھگڑے سے بالکل پرہیز کرو۔ جب سواری پر یا پیدل ہو تو کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَطَواتِ النَّكالِ، وَعَواقِبِ الْوَبالِ، وَفِتْنَةِ الضَّلالِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقانِي بِمَكْرُوهٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَبْسِ وَاللَّبْسِ، وَمِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطانِ وَطَوارِقِ السُّوءِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ شَياطِينِ الْجِنِّ وَالإِنْسِ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَنْصِبُ لِأَوْلِياءِ اللهِ الْعَداوَةَ، وَمِنْ أَنْ يَفْرُطُوا عَلَيَّ وَأَنْ يَطْغَوا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

Presented by Ziaraat.Com

شَرِّ عُيُونِ الظَّلَمَةِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَشَرِكِ إِبْلِيسَ، وَمَنْ يَرُدُّ عَنِ الْخَيْرِ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ.

جب کسی چیز سے خوف کھاؤ تو کہو:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، بِهِ احْتَجَبْتُ وَبِهِ اعْتَصَمْتُ، أَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ، فَإِنَّمَا أَنَا بِكَ وَأَنَا عَبْدُكَ.

جب فرات پر پہنچو تو اس سے گزرنے سے پہلے کہو:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ:

خَيْرُ مَنْ وَفَدَ إِلَيْهِ الرِّجَالُ، وَأَنْتَ يَا سَيِّدِي أَكْرَمُ مَأْتِيٍّ وَأَكْرَمُ مَزُورٍ، وَقَدْ جَعَلْتَ لِكُلِّ زَائِرٍ كَرَامَةً، وَلِكُلِّ وَافِدٍ تُحْفَةً، وَقَدْ أَتَيْتُكَ زَائِراً قَبْرَ ابْنِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ، فَاجْعَلْ تُحْفَتَكَ إِيَّايَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي، وَاشْكُرْ سَعْيِي، وَارْحَمْ مَسِيرِي إِلَيْكَ بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّي، بَلْ لَكَ الْمَنُّ عَلَيَّ إِذْ جَعَلْتَ لِيَ السَّبِيلَ إِلَىٰ زِيَارَتِهِ، وَعَرَّفْتَنِي فَضْلَهُ، وَحَفِظْتَنِي حَتَّى بَلَّغْتَنِي قَبْرَ ابْنِ وَلِيِّكَ وَقَدْ رَجَوْتُكَ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي، وَقَدْ أَتَيْتُكَ فَلَا تُخَيِّبْ أَمَلِي، وَاجْعَلْ هٰذَا كَفَّارَةً لِمَا كَانَ قَبْلَهُ مِنْ ذُنُوبِي، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اور جب فرات سے گزر و تو کہو:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ سَعْيِي مَشْكُوراً، وَذَنْبِي مَغْفُوراً، وَعَمَلِي مَقْبُولاً، وَاغْسِلْنِي مِنَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ، وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنْ كُلِّ آفَةٍ تَمْحَقُ دِينِي أَوْ تُبْطِلُ عَمَلِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

پھر نینوا کی طرف آؤ اور وہاں اقامت کرو اور جب تک وہاں رہو تیل استعمال نہ کرو، سرمہ نہ لگاؤ اور گوشت نہ کھاؤ، پھر فرات کے ساحل پر جو قبر کے برابر میں ہے آؤ اور لنگی پہن کر غسل کرو اور درمیان غسل کہو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَىٰ لِسَانِي مَحَبَّتَكَ

Presented by Ziaraat.Com

وَمِدْحَتَكَ وَالثَّناءَ عَلَيْكَ، فَإنَّهُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ أنَّ قَوامَ دِيني التَّسْليمُ لِأمْرِكَ، وَالشَّهادَةُ عَلىٰ جَميعِ أنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ بِالْأُلْفَةِ بَيْنَهُمْ، أشْهَدُ أنَّهُمْ أنْبِياؤُكَ وَرُسُلُكَ إلىٰ جَميعِ خَلْقِكَ. أللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوراً وَطَهُوراً وَحِرْزاً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَداءٍ، وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعاهَةٍ، وَمِنْ شَرِّ ما أخافُ وَأحْذَرُ. أللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهِ قَلْبي وَجَوارِحي وَعِظامي، وَلَحْمي وَدَمي، وَشَعْري وَبَشَري، وَمُخّي وَعَصَبي، وَما أقَلَّتِ الْأرْضُ مِنّي، وَاجْعَلْهُ لي شاهِداً يَوْمَ فَقْري وَفاقَتي.

پھر پاکیزہ لباس پہنو اور لباس پہنتے وقت تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور پھر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي إلَيْهِ قَصَدْتُ فَبَلَّغَني، وَإيّاهُ أرَدْتُ فَقَبِلَني وَلَمْ يَقْطَعْ بي، وَرَحْمَتَهُ ابْتَغَيْتُ فَسَلَّمَني، أللّٰهُمَّ أنْتَ حِصْني وَكَهْفي وَحِرْزي وَرَجائي وَأمَلي، لا إلٰهَ إلّا أنْتَ يا رَبَّ الْعالَمينَ.

جب راستہ چلو تو کہو:

أللّٰهُمَّ إنّي أرَدْتُكَ فَأرِدْني، وَإنّي أقْبَلْتُ بِوَجْهي إلَيْكَ فَلا تُعْرِضْ بِوَجْهِكَ عَنّي، فَإنْ كُنْتَ عَلَيَّ ساخِطاً فَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْ مَسيري إلَى ابْنِ حَبيبِكَ أبْتَغي بِذٰلِكَ رِضاكَ عَنّي، فَارْضَ عَنّي وَلا تُخَيِّبْني، يا أرْحَمَ الرّاحِمينَ.

پھر پابرہنہ ٹھہر ٹھہر کر تکبیر (اللّٰہ اکبر) تہلیل (لا الہ الا اللّٰہ) تمجید (لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ جیسے کلمات) تحمید (الحمد للّٰہ) اور ایسے کلمات زبان پر جاری کرتے ہوئے چلو جو خدا اور رسول خداؐ کی عظمت کو بیان کرے۔

نیز کہو:

أللّٰهُمَّ إنّي أشْهِدُكَ وَكَفىٰ بِكَ شَهيداً، فَاشْهَدْ لي أنّي أشْهَدُ أنَّكَ حَقٌّ، وَأنَّ رَسُولَكَ حَقٌّ وَأنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ، وَأنَّ قَضائَكَ حَقٌّ، وَأنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ وَأنَّ فِعْلَكَ حَقٌّ، وَأنَّ حَشْرَكَ حَقٌّ، وَأنَّ نارَكَ حَقٌّ، وَأنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ، وَأنَّكَ مُميتُ الْأحْياءِ، وَمُحْيِي

Presented by Ziaraat.Com

الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيَّ وَعَرَّفَنِي فَضْلَ مُحَمَّدٍ وَأَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام.

پھر چھوٹے قدموں کے ساتھ تھوڑا چلو اور جب ٹیلہ پر پہنچو اور قبر سامنے نظر آئے تو ٹھہر کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور پھر کہو:

لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فِي عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَلا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ بَعْدَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَلا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ بَعْدَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهىٰ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ عَلىٰ جَمِيعِ نِعَمِهِ، وَلا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَحَقٌّ لَهُ ذٰلِكَ. لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَنُورُ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ، وَنُورُ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلائِكَةَ اللهِ وَزُوَّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ.

پھر دس قدم چلو اور تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور اس کے بعد چلتے ہوئے کہو:

لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ تَهْلِيلاً لا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ وَبَعْدَ كُلِّ وَاحِدٍ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ وَعَدَدَ كُلِّ وَاحِدٍ، وَسُبْحَانَ اللهِ تَسْبِيحاً لا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ وَبَعْدَ كُلِّ وَاحِدٍ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ وَعَدَدَ كُلِّ وَاحِدٍ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ قَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ وَبَعْدَ كُلِّ وَاحِدٍ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ وَعَدَدَ كُلِّ وَاحِدٍ أَبَداً أَبَداً أَبَداً.

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَكَفىٰ بِكَ شَهِيداً، فَاشْهَدْ لِي أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ حَقٌّ، وَأَنَّ رَسُولَكَ حَقٌّ وَأَنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ، وَأَنَّ قَضَائَكَ حَقٌّ، وَأَنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ وَأَنَّ فِعْلَكَ حَقٌّ، وَأَنَّ حَشْرَكَ حَقٌّ، وَأَنَّ نَارَكَ حَقٌّ، وَأَنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ، وَأَنَّكَ مُمِيتُ الْأَحْيَاءِ، وَمُحْيِي

Presented by Ziaraat.Com

الْمَوْتٰى، وَأَنَّكَ بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ، وَأَنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللهِ وَيَا زُوَّارَ قَبْرِ أَبِي عَبْدِاللهِؑ.

پھر وقار و سکون کے ساتھ چھوٹے قدموں کے ساتھ تھوڑا چلو اس وقت تمہاری زبان پر تکبیر، تہلیل، تمجید، تحمید اور خدا اور رسولؐ کی عظمت سے متعلق کلمات ہوں۔ اور جب مشرقی دروازے پر پہنچو تو دروازہ پر کھڑے ہو کر کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداًﷺ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمِينُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، سَلَامٌ عَلٰى رَسُولِ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ، لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا قَبْرُ ابْنِ حَبِيبِكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَنَّهُ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ، أَكْرَمْتَهُ بِكِتَابِكَ، وَخَصَصْتَهُ وَائْتَمَنْتَهُ عَلٰى وَحْيِكَ، وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْأَصْفِيَاءِ، فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ، وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْجَهَالَةِ، وَالْعَمٰى وَالشَّكِّ وَالْاِرْتِيَابِ إِلٰى بَابِ الْهُدٰى مِنَ الرَّدٰى، وَأَنْتَ تَرٰى وَلَا تُرٰى، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰى، حَتّٰى ثَارَ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ الْآخِرَةَ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ الْأَدْنٰى، وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ رَسُولَكَ، وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ مِنْ أَهْلِ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةِ الْأَوْزَارِ مَنِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ، لَعَنَ اللهُ قَاتِلِي وَلَدِ رَسُولِكَ وَضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ.

پھر تھوڑا نزدیک ہو کر کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ،

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إبْراهيمَ خَليلِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى كَليمِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عِيسى رُوحِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبيبِ اللهِ ﷺ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ أميرِالْمُؤمِنينَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ وَوَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةَ نِساءِ الْعالَمينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها الصِّدِّيقُ الشَّهيدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها الوَصِيُّ الرَّضِيُّ الْبارُّ التَّقِيُّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها الْوَفِيُّ النَّقِيُّ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّى أتاكَ الْيَقينُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأرْواحِ الَّتي حَلَّتْ بِفِنائِكَ وَأناخَتْ بِرَحْلِكَ، اَلسَّلام عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الْمُحْدِقينَ بِكَ، اَلسَّلام عَلى مَلائِكَةِ الله وَزُوّارِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ.

پھر حائر (حرم) میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت کہو:

اَلسَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الْمُقَرَّبينَ، اَلسَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الْمُنْزَلينَ، اَلسَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الْمُسَوِّمينَ، اَلسَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الَّذينَ هُمْ مُقيمُونَ في هٰذَا الْحائِرِ بِإذْنِ رَبِّهِمْ، اَلسَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الَّذينَ هُمْ في هٰذَا الْحائِرِ يَعْمَلُونَ وَلِأمْرِ اللهِ مُسَلِّمُونَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ، وَابْنَ أمينِ اللهِ وَابْنَ خالِصَةِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ إنّا لِلّٰهِ وَإنّا إلَيْهِ راجِعُونَ، ما أعْظَمَ مُصيبَتَكَ عِنْدَ جَدِّكَ(۲) رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَما أعْظَمَ مُصيبَتَكَ عِنْدَ مَنْ عَرَفَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ، وَأجَلَّ مُصيبَتَكَ عِنْدَ الْمَلَأِ الْأعْلى، وَعِنْدَ أنْبِياءِ اللهِ وَرُسُلِهِ( ) اَلسَّلامُ مِنّي إلَيْكَ وَالتَّحِيَّةُ مَعَ عَظيمِ الرَّزِيَّةِ عَلَيْكَ، كُنْتَ نُوراً فِي الْأصْلابِ الشّامِخَةِ، وَنُوراً في ظُلُماتِ الْأرْضِ، وَنُوراً فِي الْهَواءِ، وَنُوراً فِي السَّماواتِ الْعُلى، كُنْتَ فيها نُوراً ساطِعاً لا يُطْفَأُ، وَأنْتَ النّاطِقُ بِالْهُدى.

پھر تھوڑا چلو اور سات مرتبہ اللہ اکبر، سات مرتبہ لا الہ الا اللہ، سات مرتبہ الحمد للہ، اور سات مرتبہ

Presented by Ziaraat.Com

سبحان اللہ کہو، اس کے بعد یہ کلمات زبان پر جاری کرو:

لَبَّيْكَ داعِيَ اللهِ، لَبَّيْكَ ـ سبعاً ـ وقُلْ: إنْ كانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَني عِنْدَ اسْتِغاثَتِكَ، وَلِساني عِنْدَ اسْتِنْصارِكَ، فقد أجابَكَ قَلْبي وَسَمْعي وَبَصَري وَرَأْيي وَهَوايَ عَلَى التَّسْليمِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّليلِ الْعالِمِ، وَالْأَمينِ الْمُسْتَخْزَنِ، وَالْمُؤَدّي الْمُبَلِّغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُضْطَهَدِ، جِئْتُكَ يا مَولايَ انْقِطاعاً إلَيْكَ، وإلىٰ جَدِّكَ وَأَبيكَ وَوَلَدِكَ الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ، فَقَلْبي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَرَأْيي لَكُمْ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّىٰ يَحْكُمَ اللهُ بِدِينِهِ وَيَبْعَثَكُمْ، وَأُشْهِدُ اللهَ أَنَّكُمُ الْحُجَّةُ وَبِكُمْ تُرْجَى الرَّحْمَةُ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إنّي بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنينَ، لا أُنْكِرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً، وَلا أُكَذِّبُ مِنْهُ بِمَشِيَّةٍ.

پھر چھوٹے چھوٹے قدموں سے چل کر قبر تک پہنچو اور اپنے رخ کو آنحضرتؑ کے چہرے کی جانب کرو اور قبلہ کو دونوں کاندھوں کے درمیان قرار دے کر کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ، وَالسَّلامُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ أَمينِ اللهِ عَلىٰ رُسُلِهِ وَعَزائِمِ أَمْرِهِ، الْخاتِمِ لِما سَبَقَ، وَالْفاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ وَتَحِيّاتُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صاحِبِ ميثاقِكَ وَخاتَمِ رُسُلِكَ وَسَيِّدِ عِبادِكَ وَأَمينِكَ في بِلادِكَ وَخَيْرِ بَرِيَّتِكَ، كَما تَلا كِتابَكَ، وَجاهَدَ عَدُوَّكَ، حَتّىٰ أَتاهُ الْيَقينُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عَبْدِكَ وَأَخي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّليلَ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلَ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ. اَللّٰهُمَّ أَتْمِمْ بِهِ كَلِماتِكَ، وَأَنْجِزْ بِهِ وَعْدَكَ، وَأَهْلِكْ بِهِ عَدُوَّكَ، وَاكْتُبْنا في أَوْلِيائِهِ وَأَحِبّائِهِ، اَللّٰهُمَّ

Presented by Ziaraat.Com

اجْعَلْنا لَهُ شِيعَةً وَأَنْصاراً، وَأَعْواناً عَلىٰ طاعَتِكَ وَطاعَةِ رَسُولِكَ، وَما وَكَّلْتَهُ بِهِ وَاسْتَخْلَفْتَهُ عَلَيْهِ يا رَبَّ الْعالَمِينَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ فاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ، وَأُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، الطّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ، الصِّدِّيقَةِ الزَّكِيَّةِ، سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ صَلاةً لا يَقْوىٰ عَلىٰ إِحْصائِها غَيْرُكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ أَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ وَدَيّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ أَخِي رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلَ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ.

پھر سارے اماموں پر اسی طرح صلواۃ بھیجو جس طرح (امام) حسن وحسین علیہما السلام پر صلواۃ بھیجی تھی اس کے بعد کہو:

أَللّٰهُمَّ أَتْمِمْ بِهِمْ كَلِماتِكَ، وَأَنْجِزْ بِهِمْ وَعْدَكَ، وَأَهْلِكْ بِهِمْ عَدُوَّكَ وَعَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِينَ. أَللّٰهُمَّ اجْزِهِمْ عَنّا خَيْرَ ما جازَيْتَ نَذِيراً عَنْ قَوْمِهِ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا لَهُمْ شِيعَةً وَأَنْصاراً وَأَعْواناً عَلىٰ طاعَتِكَ وَطاعَةِ رَسُولِكَ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ يَتَّبِعُ النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُمْ، وَأَحْيِنا مَحْياهُمْ، وَأَمِتْنا مَماتَهُمْ، وَأَشْهِدْنا مَشاهِدَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذا مَقامٌ أَكْرَمْتَنِي بِهِ، وَشَرَّفْتَنِي بِهِ، وَأَعْطَيْتَنِي فِيهِ رَغْبَتِي عَلىٰ حَقِيقَةِ إِيمانِي بِكَ وَبِرَسُولِكَ.

پھر قبر سے تھوڑا نزدیک ہو اور کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، وَسَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ كُلَّما تَرُوحُ الرّائِحاتُ الطّاهِراتُ لَكَ، وَعَلَيْكَ سَلامُ الْمُؤْمِنِينَ لَكَ

Presented by Ziaraat.Com

بِقُلُوبِهِم، النّاطِقِينَ لَكَ بِفَضْلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صادِقٌ صِدِّيقٌ، صَدَقْتَ فِيما دَعَوتَ إِلَيهِ، وَصَدَقْتَ فِيما أَتَيْتَ بِهِ، وَأَنَّكَ ثارُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي أَولِيائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشاهِدَهُمْ وَشَهادَتَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

پھر کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا عَبْدِاللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ الْهُدىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا عَلَمَ التُّقىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ عَلىٰ أَهْلِ الدُّنْيا، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وِتْرَ اللهِ وَابْنَ وِتْرِهِ. أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً، وَأَنَّ قاتِلَكَ فِي النّارِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ جاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، لَمْ تَأْخُذْكَ فِي اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، وَأَنَّكَ عَبَدْتَهُ حَتّىٰ أَتاكَ الْيَقِينُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوىٰ، وَبابُ الْهُدىٰ، وَالْحُجَّةُ عَلىٰ خَلْقِهِ. أَشْهَدُ أَنَّ ذٰلِكَ لَكُمْ سابِقٌ فِيما مَضىٰ، وَفاتِحٌ فِيما بَقِيَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ أَرْواحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ طِينَةٌ طَيِّبَةٌ، طابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ، مِنَ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ وَأُشْهِدُ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ وَكَفىٰ بِهِ شَهِيداً، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي بِكُمْ مُؤمِنٌ وَلَكُمْ تابِعٌ، فِي ذاتِ نَفْسِي وَشَرائِعِ دِينِي وَخَواتِيمِ عَمَلِي وَمُنْقَلَبِي وَمَثْوايَ، فَأَسْأَلُ اللهَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ أَنْ يُتَمِّمَ ذٰلِكَ لِي. أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ وَقُتِلْتُمْ وَغُصِبْتُمْ، وَأُسِيءَ إِلَيْكُمْ فَصَبَرْتُمْ، لَعَنَ اللهُ أُمَّةً خالَفَتْكُمْ، وَأُمَّةً جَحَدَتْ وِلايَتَكُمْ، وَأُمَّةً تَظاهَرَتْ عَلَيْكُمْ، وَأُمَّةً شَهِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْهَدْ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ، وَبِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ.

اس کے بعد کہو:

Presented by Ziaraat.Com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ ـ ثلاثاً، وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلِيكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ سَالِبِيكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ خَاذِلِيكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ شَايَعَ عَلىٰ قَتْلِكَ وَمَنْ أَمَرَ بِقَتْلِكَ وَشَارَكَ فِي دَمِكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ أَوْ سَلِمَ إِلَيْهِ، أَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ وِلاٰيَتِهِمْ وَأَتَوَلَّى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَآلَ رَسُولِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ الَّذِينَ انْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ وَسَفَكُوا دَمَكَ مَلْعُونُونَ عَلىٰ لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَسَفَكُوا دِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَتَلَةَ أَنْصَارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ، وَذُقْهُمْ بَأْسَكَ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً، أَللّٰهُمَّ احْلُلْ بِهِمْ نِقْمَتَكَ، وَآتِهِمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ، وَخُذْهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ، وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً نُكْراً، وَالْعَنْ أَعْدَاءَ نَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ لَعْناً وَبِيلاً، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ وَالْفَرَاعِنَةَ، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

نیز کہو:

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ، إِلَيْكَ كَانَتْ رِحْلَتِي مَعَ بُعْدِ شُقَّتِي، وَلَكَ فَاضَتْ عَبْرَتِي، وَعَلَيْكَ كَانَ أَسَفِي وَنَحِيبِي وَصُرَاخِي، وَزَفْرَتِي وَشَهِيقِي، وَإِلَيْكَ كَانَ مَجِيئِي، وَبِكَ أَسْتَتِرُ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِي، أَتَيْتُكَ وَافِداً قَدْ أَوْقَرْتُ ظَهْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا سَيِّدِي، بَكَيْتُكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ، وَحَقٌّ لِي أَنْ أَبْكِيكَ، وَقَدْ بَكَتْكَ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرَضُونَ وَالْجِبَالُ وَالْبِحَارُ، فَمَا عُذْرِي إِنْ لَمْ أَبْكِكَ، وَقَدْ بَكَاكَ حَبِيبُ رَبِّي، وَبَكَتْكَ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَبَكَاكَ مِنْ دُونِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهىٰ إِلَى الثَّرىٰ جَزَعاً عَلَيْكَ.

پھر قبر پر ہاتھ کو رکھ کر کہو:

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، يا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَابْنَ رَسُولِ‌اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُاللهِ وَأَمِينُهُ، بَلَّغْتَ ناصِحاً، وَأَدَّيْتَ أَمِيناً، وَقُلْتَ صادِقاً، وَقُتِلْتَ صِدِّيقاً، فَمَضَيْتَ شَهِيداً، وَمَضَيْتَ عَلىٰ يَقِينٍ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمىً عَلىٰ هُدىً وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلىٰ باطِلٍ، وَلَمْ تُجِبْ إِلَّا اللهَ وَحْدَهُ، وأَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ عَلىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، بَلَّغْتَ ما أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ، وَصَدَّقْتَ مَنْ كانَ قَبْلَكَ، غَيْرَ واهِنٍ وَلا مُوهِنٍ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، جَزاكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْراً، أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهادَ مَعَكَ جِهادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَإِلَيْكَ، وَأَنْتَ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ، وَمِيراثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ؑ، وأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَنَصَحْتَ وَوَفَيْتَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَمَضَيْتَ لِلَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيداً ـ وَمُسْتَشْهِداً وَمَشْهُوداً، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسلِيماً، أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طاهِرٌ مُطَهَّرٌ، مِنْ طُهْرٍ طاهِرٍ مُطَهَّرٍ، طَهُرْتَ وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ بِها وَطَهُرَ حَرَمُكَ، وأَشْهَدُ أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالْقِسْطِ وَالْعَدْلِ وَدَعَوتَ إِلَيْهِما، وَأَشْهَدُ أَنَّ أُمَّةً قَتَلَتْكَ أَشْرارُ خَلْقِ اللهِ وَكَفَرَتُهُ، وَأَنِّي أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي مِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِي، وَأَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللهِ فِي جَمِيعِ حَوائِجِي وَرَغْبَتِي فِي أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيايَ.

پھر اپنے داہنے رخسارہ کو قبر پر رکھ کر کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْقَبْرِ وَمَنْ فِيهِ، وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْقُبُورِ وَمَنْ أَسْكَنْتَها أَنْ تَكْتُبَ اسْمِي عِنْدَكَ فِي أَسْمائِهِمْ حَتّىٰ تُورِدَنِي مَوارِدَهُمْ، وَتُصْدِرَنِي مَصادِرَهُمْ، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

پھر کہو:

رَبِّ أَفْحَمَتْنِي ذُنُوبِي وَقَطَعَتْ مَقالَتِي، فَلا حُجَّةَ لِي وَلا عُذْرَ لِي، فَأَنَا الْمُقِرُّ بِذَنْبِي، الْأَسِيرُ بِبَلِيَّتِي، الْمُرْتَهِنُ بِعَمَلِي، الْمُتَجَلِّدُ فِي خَطِيئَتِي، الْمُتَحَيِّرُ عَنْ قَصْدِي،

Presented by Ziaraat.Com

الْمُنْقَطِعُ بِي. قَدْ أَوْقَفْتُ نَفْسِي يا رَبِّ مَوْقِفَ الْأَشْقِياءِ الْأَذِلّاءِ الْمُذْنِبِينَ، الْمُجْتَرِئِينَ عَلَيْكَ، الْمُسْتَخِفِّينَ بِوَعِيدِكَ. يا سُبْحانَكَ أَيَّ جُرْأَةٍ اجْتَرَأْتُ عَلَيْكَ، وَأَيَّ تَغْرِيرٍ غَرَرْتُ بِنَفْسِي، وَأَيَّ سَكْرَةٍ أَوْبَقَتْنِي، وَأَيَّ غَفْلَةٍ أَعْطَبَتْنِي، ما كانَ أَقْبَحَ سُوءَ نَظَرِي وَأَوْحَشَ فِعْلِي. يا سَيِّدِي فَارْحَمْ كَبْوَتِي لِحُرِّ وَجْهِي، وَزَلَّةَ قَدَمِي، وَتَعْفِيرِي فِي التُّرابِ خَدِّي، وَنَدامَتِي عَلىٰ ما فَرَطَ مِنِّي، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَارْحَمْ صُراخِي وَعَبْرَتِي، وَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي، وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلىٰ جَهْلِي، وَبِإِحْسانِكَ عَلىٰ خَطِيئاتِي، وَبِعَفْوِكَ عَلَيَّ، رَبِّ أَشْكُو إِلَيْكَ قَساوَةَ قَلْبِي، وَضَعْفَ عَمَلِي، فَامْنَحْ بِمَسْأَلَتِي، فَأَنَا الْمُقِرُّ بِذَنْبِي، الْمُعْتَرِفُ بِخَطِيئَتِي، وَهٰذِهِ يَدِي وَناصِيَتِي، أَسْتَكِينُ لَكَ بِالْقَوَدِ مِنْ نَفْسِي، فَاقْبَلْ تَوبَتِي، وَنَفِّسْ كُرْبَتِي، وَارْحَمْ خُشُوعِي وَخُضُوعِي وَانْقِطاعِي إِلَيْكَ سَيِّدِي، وا أَسَفِي عَلىٰ ما كانَ مِنِّي وَتَضَرُّعِي وَتَعْفِيرِي فِي تُرابِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَأَنْتَ رَجائِي وَظَهْرِي وَعُدَّتِي وَمُعْتَمَدِي، لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ.

پھر ۳۵ مرتبہ اللہ اکبر کہو اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر پڑھو:

إِلَيْكَ يا رَبِّ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي، وَإِلَى ابْنِ نَبِيِّكَ قَطَعْتُ الْبِلادَ رَجاءً لِلْمَغْفِرَةِ، فَكُنْ لِي يا وَلِيَّ اللهِ سَكَناً وَشَفِيعاً، وَكُنْ بِي رَحِيماً، وَكُنْ لِي مَنْجاً يَوْمَ لا تَنْفَعُ الشَّفاعَةُ إِلّا لِمَنِ ارْتَضىٰ، يَوْمَ لا تَنْفَعُ شَفاعَةُ الشّافِعِينَ، وَيَومَ يَقُولُ أَهْلُ الضَّلالَةِ: ما لَنا مِنْ شافِعِيْنَ وَلا صَدِيقٍ حَمِيمٍ، فَكُنْ يَوْمَئِذٍ فِي مَقامِي بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي لِي مُنْقِذاً، فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي إِذَا ارْتَعَدَتْ فَرائِصِي، وَأُخِذَ بِسَمْعِي وَأَنَا مُنَكِّسٌ رَأْسِي بِما قَدَّمْتُ مِنْ سُوءِ عَمَلِي، وَأَنَا عارٍ كَما وَلَدَتْنِي أُمِّي، وَرَبِّي يَسْأَلُنِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً وَمُنْقِذاً، فَقَدْ أَعْدَدْتُكَ لِيَوْمِ حاجَتِي وَيَوْمِ فَقْرِي وَفاقَتِي.

پھر بائیں رخسارہ کو قبر پر رکھ کر کہو:

أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَضَرُّعِي فِي تُرابِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ، فَإِنِّي فِي مَوْضِعِ رَحْمَةٍ يا رَبِّ.

Presented by Ziaraat.Com

357

پھر کہو:

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ قاتِلِكَ وَمِنْ سالِبِكَ، يا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكَ فَأَفُوزَ فَوزاً عَظِيماً، وَأَبْذُلَ مُهْجَتِي فِيكَ، وَأَقِيكَ بِنَفْسِي، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَقامَ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتَّى يُسْفَكَ دَمِي مَعَكَ، فَأَظْفَرَ مَعَكَ بِالسَّعادَةِ وَالْفَوزِ بِالْجَنَّةِ.

نیز کہو:

لَعَنَ اللهُ مَنْ رَماكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ طَعَنَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنِ اجْتَزَّ رَأْسَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ حَمَلَ رَأْسَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ نَكَتَ بِقَضِيبِهِ بَيْنَ ثَناياكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَبْكَى نِساءَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَيْتَمَ أَولادَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَعانَ عَلَيْكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ سارَ إِلَيْكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ مَنَعَكَ مِنْ ماءِ الْفُراتِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ غَشَّكَ وَخَلاكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ سَمِعَ صَوْتَكَ فَلَمْ يُجِبْكَ، لَعَنَ اللهُ ابْنَ آكِلَةِ الأَكْبادِ، وَلَعَنَ اللهُ ابْنَهُ وَأَعْوانَهُ وَأَتْباعَهُ وَأَنْصارَهُ وَابْنَ سُمَيَّةَ، وَلَعَنَ اللهُ جَمِيعَ قاتِلِيكَ وَقاتِلِي أَبِيكَ وَمَنْ أَعانَ عَلَىٰ قَتْلِكُمْ، وَحَشَا اللهُ أَجْوافَهُمْ وَبُطُونَهُمْ وَقُبُورَهُمْ ناراً، وَعَذَّبَهُمْ عَذاباً أَلِيماً.

پھر آنحضرتؑ کے سرہانے ایک ہزار مرتبہ تسبیح علیؑ پڑھو اور اگر چاہو تو آنحضرتؑ کے پائینتی جا کر اس دعا کو پڑھو جس کو بیان کیا ہے (اس سے مراد شاید وہ دعا ہے جس کو حضرتؑ نے ابوحمزہ ثمالی سے بیان کیا تھا) پھر پائینتی سے سرہانے کی طرف آؤ اور جب نماز سے فارغ ہو لو تو اس تسبیح کو پڑھو:

سُبْحانَ مَنْ لا تَبِيدُ مَعالِمُهُ، سُبْحانَ مَنْ لا تَنْقُصُ خَزائِنُهُ، سُبْحانَ مَنْ لا انْقِطاعَ لِمُدَّتِهِ، سُبْحانَ مَنْ لا يَنْفَدُ ما عِنْدَهُ، سُبْحانَ مَنْ لا اضْمِحْلالَ لِفَخْرِهِ، سُبْحانَ مَنْ لا يُشاوِرُ أَحَداً فِي أَمْرِهِ، سُبْحانَ مَنْ لا إِلٰهَ غَيْرُهُ.

پھر قبر کے پائینتی آؤ اور قبر پر ہاتھ رکھ کر کہو:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ. صَبَرْتَ وَأَنْتَ الصّادِقُ الْمُصَدَّقُ، قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ بِالأَيْدِي وَالأَلْسُنِ.

Presented by Ziaraat.Com

نیز کہو:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْأَرْبابِ، صَرِيخَ الْأَخْيارِ، إِنِّي عُذْتُ مَعاذاً فَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، جِئْتُكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ وافِداً إِلَيْكَ، أَتَوَسَّلُ إِلَى اللهِ فِي جَمِيعِ حَوائِجِي مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيايَ، وَبِكَ يَتَوَسَّلُ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللهِ فِي جَمِيعِ حَوائِجِهِمْ، وَبِكَ يُدْرِكُ أَهْلُ الثَّوابِ مِنْ عِبادِ اللهِ طَلِبَتَهُمْ، أَسْأَلُ وَلِيَّكَ وَوَلِيَّنا أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكَ الصَّلاةَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْصُرُهُ وَتَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ.

پھر رخساروں کو قبر پر رکھ کر کہو:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ اشْفِ صَدْرَ الْحُسَيْنِ، أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ أُطْلُبْ بِدَمِ الْحُسَيْنِ، أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ انْتَقِمْ مِمَّنْ رَضِيَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ، أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ انْتَقِمْ مِمَّنْ خالَفَ الْحُسَيْنَ، أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ انْتَقِمْ مِمَّنْ فَرِحَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ.

پھر قاتل حسینؑ اور قاتل امیر المومنینؑ پر لعنت بھیجتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں دعا اور تضرع وزاری کرو اور آنحضرتؑ کے پائینتی ایک ہزار مرتبہ تسبیح حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھو اور اگر اتنی مقدار میں نہ پڑھ سکو تو سو مرتبہ تسبیح فاطمہؑ پڑھو اور پھر کہو:

سُبْحانَ ذِي الْعِزِّ الشّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحانَ ذِي الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ الْفاخِرِ الْعَظِيمِ سُبْحانَ ذِي الْمُلْكِ الْفاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحانَ ذِي الْمُلْكِ الْفاخِرِ الْعَظِيمِ، سُبْحانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْجَمالَ، سُبْحانَ مَنْ تَرَدّىٰ بِالنُّورِ وَالْوَقارِ، سُبْحانَ مَنْ يَرىٰ أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفا وَخَفَقانَ الطَّيْرِ فِي الْهَواءِ، سُبْحانَ مَنْ هُوَ هٰكَذا وَلا هٰكَذا غَيْرُهُ.

پھر قبر علی بن الحسینؑ (علی اکبر) کی طرف آؤ جو (امام) حسینؑ کی قبر کے پائینتی ہے اور وہاں کھڑے ہو کر کہو:

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ ورَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، وَابْنَ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ورَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ مُضاعَفَةً، كُلَّما طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرُبَتْ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمّي مِنْ مَذْبُوحٍ وَمَقْتُولٍ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمّي دَمُكَ الْمُرْتَقىٰ بِهِ إِلىٰ حَبِيبِ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمّي مِنْ مُقَدَّمٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيكَ، يَحْتَسِبُكَ وَيَبْكِي عَلَيْكَ، مُحْتَرِقاً عَلَيْكَ قَلْبُهُ، يَرْفَعُ دَمَكَ بِكَفِّهِ إِلىٰ أَعْنانِ السَّماءِ لا يَرْجِعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ، وَلا تَسْكُنُ عَلَيْكَ مِنْ أَبِيكَ زَفْرَةٌ وَدَّعَكَ لِلْفِراقِ، فَمَكانُكُما عِنْدَ اللهِ مَعَ آبائِكَ الْماضِينَ وَمَعَ أُمَّهاتِكَ فِي الْجِنانِ مُنَعَّمِينَ، أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِمَّنْ قَتَلَكَ وَذَبَحَكَ.

پھر خود کو قبر پر ڈال دو اور دونوں ہاتھوں کو قبر پر رکھ کر کہو:

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ وَابْنَ مَوْلايَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ عِتْرَتِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَآبائِكَ وَأَبْنائِكَ وَأُمَّهاتِكَ الْأَخْيارِ الْأَبْرارِ، الَّذِينَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَابْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، لَعَنَ اللهُ قاتِلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّكُمْ وَقَتَلَكُمْ، لَعَنَ اللهُ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ وَمَنْ مَضىٰ، نَفْسِي فِداؤُكُمْ وَلِمَضْجَعِكُمْ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً.

پھر اپنے رخسارہ کو قبر پر رکھو اور کہو:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبَا الْحَسَنِ - ثلاثاً، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمّي أَتَيْتُكَ زائِراً وافِداً عائِذاً مِمّا جَنَيْتُ عَلىٰ نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلىٰ ظَهْرِي، أَسْأَلُ اللهَ وَلِيَّكَ وَوَلِيِّي أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكَ عِتْقَ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ.

اس کے بعد جو دعا پڑھنی ہو پڑھو، پھر قبر حسینؑ کے پائنتی سے طواف کرتے ہوئے سر مبارک کی طرف آؤ

Presented by Ziaraat.Com

اور سرہانے دو رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھو، اور اگر چاہو تو قبر کی پشت پر نماز پڑھو، لیکن سرہانے نماز پڑھنا افضل ہے، جب نماز پڑھ لو تو دوسری جو نماز پڑھنی چاہو پڑھو، البتہ زیارت کی دو رکعت نماز ہر قبر پر پڑھو، اور جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنَّا أَتَيْنَاهُ مُؤْمِنِينَ بِهِ، مُسَلِّمِينَ لَهُ، مُعْتَصِمِينَ بِحَبْلِهِ، عَارِفِينَ بِحَقِّهِ، مُقِرِّينَ بِفَضْلِهِ، مُسْتَبْصِرِينَ بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَهُ، عَارِفِينَ بِالْهُدَى الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ، إِنِّي بِهِمْ مُؤْمِنٌ، وَإِنِّي بِمَنْ قَتَلَهُمْ كَافِرٌ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِمَا أَقُولُ بِلِسَانِي حَقِيقَةً فِي قَلْبِي وَشَرِيعَةً فِي عَمَلِي، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ لَهُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَدَمٌ ثَابِتٌ وَأَثْبِتْنِي فِي مَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَهُ، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ كُفْراً، سُبْحَانَكَ يَا حَلِيمُ عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الْأَرْضِ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ، تَرَىٰ عَظِيمَ الْجُرْمِ مِنْ عِبَادِكَ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ، تَعَالَيْتَ يَا كَرِيمُ أَنْتَ شَاهِدٌ غَيْرُ غَائِبٍ، وَعَالِمٌ بِمَا أُوتِيَ إِلَىٰ أَهْلِ صَفْوَتِكَ وَأَحِبَّائِكَ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي لَا تَحْمِلُهُ سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ، وَلَوْ شِئْتَ لَانْتَقَمْتَ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّكَ ذُو أَنَاةٍ وَقَدْ أَمْهَلْتَ الَّذِينَ اجْتَرَأُوا عَلَيْكَ وَعَلَىٰ رَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ، فَأَسْكَنْتَهُمْ أَرْضَكَ، وَغَذَوْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، إِلَىٰ أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ، وَوَقْتٍ هُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ، لِيَسْتَكْمِلُوا الْعَمَلَ الَّذِي قَدَّرْتَ، وَالْأَجَلَ الَّذِي أَجَّلْتَ، لِتُخَلِّدَهُمْ فِي مَحَطٍّ وَوَثَاقٍ وَنَارِ جَهَنَّمَ وَحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَالضَّرِيعِ وَالْإِحْرَاقِ وَالْأَغْلَالِ وَالْأَوْثَاقِ وَغِسْلِينَ وَزَقُّومٍ وَصَدِيدٍ، مَعَ طُولِ الْمُقَامِ فِي أَيَّامِ لَظَىٰ وَفِي سَقَرَ، الَّتِي لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ، وَفِي الْحَمِيمِ وَالْجَحِيمِ.

پھر اپنے کو قبر پر ڈال دو اور کہو:

يَا سَيِّدِي أَتَيْتُكَ زَائِراً مُوقَراً بِالذُّنُوبِ، أَتَقَرَّبُ إِلَىٰ رَبِّي بِوُفُودِي إِلَيْكَ، وَبُكَائِي عَلَيْكَ، وَعَوِيلِي وَحَسْرَتِي، وَأَسَفِي وَبُكَائِي، وَمَا أَخَافُ عَلَىٰ نَفْسِي،

Presented by Ziaraat.Com

رَجاءَ أنْ تَكُونَ لِي حِجاباً وَسَنَداً، وَكَهْفاً وَحِرْزاً، وَشافِعاً وَوِقايَةً مِنَ النّارِ غَداً، وَأنَا مِنْ مَوالِيكُمُ الَّذِينَ أُعادِي عَدُوَّكُمْ وَأُوالِي وَلِيَّكُمْ، عَلىٰ ذٰلِكَ أَحْيىٰ وَعَلىٰ ذٰلِكَ أَمُوتُ، وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إنْ شاءَ اللهُ تَعالىٰ وَقَدْ أَشْخَصْتُ بَدَنِي، وَوَدَّعْتُ أَهْلِي، وَبَعُدَتْ شُقَّتِي، وَأُؤَمِّلُ فِي قُرْبِكُمُ النَّجاةَ، وَأَرْجُو فِي أَيّامِكُمُ الْكَرَّةَ، وَأَطْمَعُ فِي النَّظَرِ إِلَيْكُمْ وَإِلىٰ مَكانِكُمْ غَداً فِي جَنّاتِ رَبِّي مَعَ آبائِكُمُ الْماضِينَ.

اس کے بعد کہو:

يا أَبا عَبْدِاللهِ يا حُسَيْنَ بْنَ رَسُولِ اللهِ، جِئْتُكَ مُسْتَشْفِعاً بِكَ إِلَى اللهِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِوَلَدِ حَبِيبِكَ، وَبِالْمَلائِكَةِ الَّذِينَ يَضِجُّونَ عَلَيْهِ وَيَبْكُونَ وَيَصْرَخُونَ، لا يَفْتَرُونَ وَلا يَسْأَمُونَ، وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِكَ مُشْفِقُونَ، وَمِنْ عَذابِكَ حَذِرُونَ، لا تُغَيِّرُهُمُ الْأَيّامُ وَلا يَنْهَزِمُونَ مِنْ نَواحِي الْحِيرِ يَشْهَقُونَ وَسَيِّدُهُمْ يَرىٰ ما يَصْنَعُونَ وَما فِيهِ يَتَقَلَّبُونَ، قَدِ انْهَمَلَتْ مِنْهُمُ الْعُيُونُ فَلا تَرْقَأُ، وَاشْتَدَّ مِنْهُمُ الْحُزْنُ بِحِرْقَةٍ لا تُطْفىٰ.

پھر ہاتھوں کو اٹھا کر کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ الْمُسْتَكِينِ، الْعَلِيلِ الذَّلِيلِ الَّذِي لَمْ يُرِدْ بِمَسْأَلَتِهِ غَيْرَكَ فَإِنْ لَمْ تُدْرِكْهُ رَحْمَتُكَ عَطِبَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُدارِكَنِي بِلُطْفٍ مِنْكَ، وَأَنْتَ الَّذِي لا يُخَيِّبُ سائِلُكَ، وَتُعْطِي الْمَغْفِرَةَ وَتَغْفِرُ الذُّنُوبَ، فَلا أَكُونَنَّ يا سَيِّدِي أَنَا أَهْوَنَ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، وَلا أَكُونُ أَهْوَنَ مَنْ وَفَدَ إِلَيْكَ بِابْنِ حَبِيبِكَ، فَإِنِّي أَمَّلْتُ وَرَجَوْتُ وَطَمِعْتُ وَزُرْتُ وَاغْتَرَبْتُ، رَجاءً لَكَ أَنْ تُكافِيَنِي إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْ رَحْلِي فَأَذِنْتَ لِي بِالْمَسِيرِ إِلىٰ هٰذَا الْمَكانِ، رَحْمَةً مِنْكَ وَتَفَضُّلاً مِنْكَ يا رَحْمانُ يا رَحِيمُ.

توانائی بھر زیادہ سے زیادہ دعائیں پڑھو پھر سائبان سے باہر آؤ اور شہداء کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر ان کی طرف اشارہ کر کے کہو:

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنْ أَهْلِ دِيارٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَوْلِياءَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ اللهِ وَأَنْصارَ رَسُولِهِ وَأَنْصارَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَأَنْصارَ ابْنِ رَسُولِهِ وَأَنْصارَ دِينِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصارُ اللهِ كَما قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَـٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا ٱسْتَكَانُواْ ...﴾ فَما ضَعُفْتُمْ وَمَا اسْتَكَنْتُمْ حَتّى لَقِيتُمُ اللهَ عَلى سَبِيلِ الْحَقِّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ وَعَلى أَرْواحِكُمْ وَأَبْدانِكُمْ وَأَجْسادِكُمْ، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذي لا خُلْفَ لَهُ وَلا تَبْدِيلَ، إِنَّ اللهَ لا يُخْلِفُ وَعْدَهُ وَاللهُ مُدْرِكٌ بِكُمْ ثارَ ما وَعَدَكُمْ، أَنْتُمْ خاصَّةُ اللهِ اخْتَصَّكُمُ اللهُ لِأَبي عَبْدِاللهِ، أَنْتُمُ الشُّهَداءُ وَأَنْتُمُ السُّعَداءُ، سُعِدْتُمْ عِنْدَ اللهِ وَفُزْتُمْ بِالدَّرَجاتِ مِنْ جَنّاتٍ لا يَظْعَنُ أَهْلُها وَلا يَهْرَمُونَ، وَرَضُوا بِالْمَقامِ فِي دارِ السَّلامِ مَعَ مَنْ نَصَرْتُمْ، جَزاكُمُ اللهُ خَيْراً مِنْ أَعْوانٍ، جَزآءَ مَنْ صَبَرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنْجَزَ اللهُ ما وَعَدَكُمْ مِنَ الْكَرامَةِ فِي جِوارِهِ وَدارِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، أَسْأَلُ اللهَ الَّذي حَمَلَني إِلَيْكُمْ حَتّى أَراني مَصارِعَكُمْ أَنْ يُرِيَنِيكُمْ عَلَى الْحَوْضِ رَوآءً مَرْوِيِّينَ وَيُرِيَنِي أَعْداءَكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ، فَإِنَّهُمْ قَتَلُوكُمْ ظُلْماً وَأَرادُوا إِماتَةَ الْحَقِّ، وَسَلَبُوكُمْ لِابْنِ سُمَيَّةَ وَابْنِ آكِلَةِ الْأَكْبادِ، فَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيهِمْ ظِماءً مُظْمَئِينَ، مُسَلْسَلِينَ، مُغَلْغَلِينَ، يُساقُونَ إِلَى الْجَحِيمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ اللهِ وَأَنْصارَ ابْنِ رَسُولِهِ مِنّي ما بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ دائِماً إِذا فَنِيتُ وَبَلِيتُ، لَهْفي عَلَيْكُمْ أَيُّ مُصِيبَةٍ أَصابَتْ كُلَّ مَوْلىً لِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، لَقَدْ عَظُمَتْ وَخَصَّتْ وَجَلَّتْ وَعَمَّتْ مُصِيبَتُكُمْ، أَنَا بِكُمْ لَجَزِعٌ وَأَنَا بِكُمْ لَمُوجَعٌ مَحْزُونٌ وَأَنَا بِكُمْ لَمُصابٌ مَلْهُوفٌ، هَنِيئاً لَكُمْ ما أُعْطِيتُمْ وَهَنِيئاً لَكُمْ ما بِهِ حُيِّيتُمْ، فَلَقَدْ بَكَتْكُمُ الْمَلائِكَةُ

Presented by Ziaraat.Com

وَحَفَّتْكُمْ وَسَكَنَتْ مُعَسْكَرَكُمْ وَحَلَّتْ مَصارِعَكُمْ وَقَدَّسَتْ وَصَفَّتْ بِأَجْنِحَتِها عَلَيْكُمْ، لَيْسَ لَها عَنْكُمْ فِراقٌ إِلىٰ يَوْمِ التَّلاقِ وَيَوْمَ الْمَحْشَرِ وَيَوْمَ الْمَنْشَرِ، طافَتْ عَلَيْكُمْ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ وَبَلَّغْتُمْ بِها شَرَفَ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، أَتَيْتُكُمْ شَوقاً وَزُرْتُكُمْ خَوْفاً، أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَفِي الْجِنانِ مَعَ الأَنْبِياءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَدآءِ وَالصّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً.

پھر حائر کا طواف کرو اور یہ پڑھو:(۱)

يا مَنْ إِلَيْهِ وَفَدْتُ، وَإِلَيْهِ خَرَجْتُ، وَبِهِ اسْتَجَرْتُ، وَإِلَيْهِ قَصَدْتُ، وَإِلَيْهِ بِابْنِ نَبِيِّهِ تَقَرَّبْتُ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دارِي، وَارْحَمْ مَسِيرِي إِلَيْكَ وَإِلَى ابْنِ حَبِيبِكَ، وَاقْلِبْنِي مُفْلِحاً مُنْجِحاً، قَدْ قَبِلْتَ مَعْذِرَتِي وَخُضُوعِي وَخُشُوعِي عِنْدَ إِمامِي وَسَيِّدِي وَمَولايَ، وَارْحَمْ صَرْخَتِي وَبُكائِي وَهَمِّي وَجَزَعِي وَخُشُوعِي وَحُزْنِي، وَما قَدْ باشَرَ قَلْبِي مِنَ الْجَزَعِ عَلَيْهِ، فَبِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَبِلُطْفِكَ لِي خَرَجْتُ إِلَيْهِ، وَبِتَقْوِيَتِكَ إِيّايَ وَصَرْفِكَ الْمَحْذُورَ عَنِّي، وَكَلائَتِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ لِي، وَبِحِفْظِكَ وَكَرامَتِكَ إِيّايَ، وَكُلِّ بَحْرٍ قَطَعْتُهُ، وَكُلِّ وادٍ وَفَلاةٍ سَلَكْتُها، وَكُلِّ مَنْزِلٍ نَزَلْتُهُ، فَأَنْتَ حَمَلْتَنِي فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَأَنْتَ الَّذِي بَلَّغْتَنِي وَوَفَّقْتَنِي وَكَفَيْتَنِي، وَبِفَضْلٍ مِنْكَ وَوِقايَةٍ بَلَغْتُ، وَكانَتِ الْمِنَّةُ لَكَ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَأَثَرِي مَكْتُوبٌ عِنْدَكَ وَاسْمِي وَشَخْصِي، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلىٰ ما أَبْلَيْتَنِي وَاصْطَنَعْتَ عِنْدِي. أَللّٰهُمَّ فَارْحَمْ قُرْبِي مِنْكَ وَمَقامِي بَيْنَ

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۹۰، ۲۰۲، ۱۷۳، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۲۷، ۳۴۸، مصباح المتہجد ص۵۰۴۔

Presented by Ziaraat.Com

يَدَيْكَ وَتَمَلُّقِي، وَاْقْبَلْ مِنّي تَوَسُّلِي إِلَيْكَ بِابْنِ حَبِيبِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَتَوَجُّهِي إِلَيْكَ، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَاقْبَلْ عَظِيمَ مَا سَلَفَ مِنّي، وَلاَيَمْنَعُكَ مَا تَعْلَمُ مِنّي مِنَ الْعُيُوبِ وَالذُّنُوبِ وَالإِسْرافِ عَلىٰ نَفْسِي، وَإِنْ كُنْتَ لِي مَاقِتاً فَارْضَ عَنّي، وَإِنْ كُنْتَ عَلَيَّ سَاخِطاً فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً وَاجْزِهِمَا عَنّي خَيْراً، أَللّٰهُمَّ اجْزِهِمَا بِالإِحْسانِ إِحْسَاناً وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَاناً، أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُمَا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَحَرِّمْ وُجُوهَهُمَا عَنْ عَذابِكَ، وَبَرِّدْ عَلَيْهِمَا مَضاجِعَهُمَا، وَاْفْسَحْ لَهُمَا فِي قَبْرَيْهِمَا، وَعَرِّفْنِيهِمَا فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَجِوارِ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

Presented by Ziaraat.Com

باب۸۰

قبر امام حسین علیہ السلام کے پاس نماز پڑھنے کا طریقہ

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد برقی سے، نیز مجھ سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابو عبداللہ برقی سے اور انہوں نے جعفر بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کے سرہانے نماز پڑھو۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، علی بن الحسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے موسیٰ بن عمر اور ایوب بن نوح سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابو یسع سے روایت کی ہے، ابو یسع کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا کہ جب قبر حسینؑ پر آؤں تو کیا اس کو قبلہ قرار دیتے ہوئے نماز پڑھوں؟ (یعنی نماز پڑھتے وقت قبر سامنے ہو) حضرتؑ نے جواب دیا قبر کے کنارے نماز پڑھو۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق سے اور انہوں نے حسن بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب شہداء پر سلام کرنے سے فارغ ہو جاؤ تو قبر حسینؑ پر آؤ اور اس کے برابر میں کھڑے ہو کر جو نماز پڑھنا ہو پڑھو۔(۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۹۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۰۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۷، کافی، ج ۴، ص ۵۷۸۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ علی بن الحسین نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے علی بن عقبہ سے اور انہوں نے عبید اللہ بن علی حلبی سے روایت کی ہے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ امام حسینؑ کی کس طرح زیارت کریں اور آپ کی قبر کے پاس کس طرح نماز پڑھیں؟ حضرتؑ نے فرمایا قبر کی پشت پر آپ کے دونوں شانوں کے پاس کھڑے ہو اور پھر پیغمبرؐ اور حسینؑ پر صلواۃ بھیجو۔ (۱)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے ایوب بن نوح وغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابو یسع سے روایت کی ہے، ابو یسع کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت کے وقت غسل کرنے سے متعلق سوال کیا اور میں سن رہا تھا، اس نے پوچھا جب نماز پڑھوں تو کیا قبر کو قبلہ قرار دوں؟ حضرتؑ نے جواب دیا اس کے کنارے کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اس نے پوچھا کہ کیا وہاں کی مٹی اٹھا کر اپنے پاس رکھ سکتا ہوں تا کہ برکت حاصل کروں؟ فرمایا ایسا کر سکتے ہو۔ (۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے، ہشام کا بیان ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اس نے پوچھا کیا آپ کے پدر بزرگوار (امام حسینؑ) کی زیارت کی جاتی ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا ہاں اور وہاں نماز بھی پڑھی جاتی ہے، اس کے بعد فرمایا: آنحضرتؑ کی قبر کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے، آپ کی قبر کے آگے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۰۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۹۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۸۱

حرم حسینی اور دیگر مشاہدۂ مشرفہ میں واجبی نماز کا قصر ہونا اور مستحبی نماز کا جائز ہونا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن رحمہما اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد جوہری سے اور انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے، علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا میں نہیں چاہتا کہ تم اس کو ترک کرو۔ عرض کیا آنحضرتؑ کی بارگاہ میں مستحبی نماز کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جب کہ وہاں واجبی نماز قصر پڑھتا ہوں؟ حضرتؑ نے جواب دیا مسجد الحرام، مسجد النبی اور قبر حسینؑ کے پاس مستحبی نمازیں جتنی پڑھ سکتے ہو پڑھو، کیونکہ وہاں مستحبی نماز پڑھنے کو میں دوست رکھتا ہوں، راوی (علی) کا بیان ہے کہ میں نے دن میں قبر حسینؑ کے پاس مستحبی نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا پڑھی جاسکتی ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن نہیک سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے روایت کی ہے، ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا، جب میں مسافر ہوں اور واجبی نماز پڑھتا ہوں کیا مکہ، مدینہ اور قبر حسینؑ کے پاس مستحبی نماز پڑھ سکتا ہوں؟ حضرتؑ نے جواب دیا مسجد الحرام میں، مسجد النبی میں، مشاہد النبی میں اور قبر حسین علیہم السلام کے پاس مستحبی نماز پڑھ سکتے ہو، کیونکہ یہ عمل خیر ہے۔ (۲)

مجھ سے علی بن الحسین نے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر اور ابراہیم بن عبد الحمید سے اور ان دونوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۲، وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۷۔

۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

نیز مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے جعفر بن محمد بن حکیم خشعمی سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے علی بن محمد بن یعقوب کسائی نے بیان کیا انہوں نے علی بن حسن بن فضال سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے اور انہوں نے عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت کی ہے، عمار کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حائر حسینی میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا: وہاں واجبی نماز قصر پڑھو اور مستحبی نماز نہ پڑھو۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد ابن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن اسماعیل سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قبر حسینؑ، مشاہد النبی اور حرمین (مسجد الحرام و مسجد النبی) میں مستحبی نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ہم لوگ قصر نماز پڑھتے ہیں، حضرت نے جواب دیا مستحبی نمازیں جتنی پڑھ سکتے ہو پڑھو کیونکہ یہ نیک عمل ہے۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا جب میں مسافر ہوں اور نماز شکستہ پڑھتا ہوں تو کیا مسجد الحرام، مسجد النبی اور قبر حسینؑ کے پاس مستحبی نمازیں پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: توانائی بھر جتنی مستحبی نمازیں پڑھنا چاہو پڑھو۔(۳)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵۔

۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵۔

۳۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد جوہری سے اور انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے، علی بن ابی حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قبرِ حسینؑ، مشاہد النبی اور حرمین (مسجد الحرام و مسجد النبی) میں مستحبی نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ہم لوگ وہاں قصر نماز پڑھتے ہیں، حضرتؑ نے جواب دیا جتنی توانائی ہو اس کے مطابق مستحبی نماز پڑھ سکتے ہو۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے اور انہوں نے ایوب بن نوح سے مکہ، مدینہ، کوفہ اور قبرِ حسینؑ کے پاس قصر نماز پڑھنے اور اس سلسلے میں وارد روایت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب دیا میں، صفوان، ابن ابی عمیر اور ہمارے سارے ساتھی قصر نماز پڑھتے ہیں۔(۲)

باب۸۲
قبرِ حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھنا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن رحمھما اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہل بن زیاد آدمی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے ابی شبل سے روایت کی ہے، ابی شبل کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤں؟ فرمایا جاؤ اور اس طیب و طاہر شخص کی زیارت کرو اور وہاں پوری نماز پڑھو۔ ابوشبل نے (تعجب سے) پوچھا آنحضرتؑ کی قبر کے پاس پوری نماز پڑھوں؟ جواب دیا وہاں پوری نماز پڑھو۔ عرض کیا بعض راویوں نے روایت کی ہے کہ وہاں قصر نماز پڑھنی چاہیئے؟ فرمایا ضعفاء قصر نماز پڑھتے ہیں۔(۳) (ضعفاء سے مراد یا جسمانی ضعف والے ہیں یا حکم سے عدم واقفیت والے)۔

۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵۔

۳۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۵، تہذیب الاحکام، ج ۵، ص ۴۲۸، استبصار، ج ۲، ص ۳۳۲۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۴، کافی، ج ۴، ص ۵۷۸، تہذیب الاحکام، ج ۵، ص ۴۳۱، استبصار، ج ۲، ص ۳۳۵، وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۲۷۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے محمد بن یعقوب رحمہ اللہ نے انہوں نے اپنے مشائخ کی ایک جماعت سے انہوں نے سہل بن زیاد سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد عسکری نے بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہز یار سے انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ابراہیم بن بلاد سے اور انہوں نے حسین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین جگہوں پر پوری نماز پڑھو، مسجد الحرام میں، مسجد النبی میں اور قبر حسینؑ کے نزدیک۔ (۱)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ، میرے بھائی اور علی بن الحسین رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے عبدالملک قمی سے انہوں نے اسماعیل بن جابر سے اور انہوں نے اسماعیل بن جعفر کے خادم عبدالحمید سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار جگہوں پر پوری نماز پڑھو مسجد الحرام میں، مسجد النبی میں، مسجد کوفہ میں اور حرم حسینؑ میں۔ (۲)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے بعض محدثین سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان چار جگہوں پر حرم خدا میں، حرم رسول میں، حرم امیر المومنین میں اور حرم حسین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین میں پوری نماز پڑھنا خدا کے مخفی علم میں سے ہے۔ (۳)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن ہمام بن سہیل نے بیان کیا انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک فزاری سے انہوں نے فرمایا: جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی، اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی، تم دونوں حرموں (حرم خدا اور حرم رسول خداؐ) میں، کوفہ میں اور قبر حسینؑ کے پاس پوری

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۰، کافی، ج ۴، ص ۵۸۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۳، کافی، ج ۴، ص ۵۸۷، تہذیب الاحکام، ج ۵، ص ۴۳۱، استبصار، ج ۲، ص ۳۳۵، مصباح المتہجد، ص ۶۷۴، وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۲۸۔

۳۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

نماز پڑھو۔(۱)

ح۶۔ مجھ سے علی بن حاتم قزوینی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابی عبداللہ اسدی سے انہوں نے قاسم بن ربیع صحاف سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے اور انہوں نے عمرو بن مرزوق سے روایت کی ہے، عمرو کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حرمین (مسجد الحرام و مسجد النبی) میں، کوفہ میں اور قبر حسینؑ کے پاس نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا وہاں پوری نماز پڑھو۔(۲)

ح۷۔ مجھ سے محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ کی ایک جماعت رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی ہے، حذیفہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد الحرام، مسجد النبی، مسجد کوفہ اور حرم حسینؑ میں پوری نماز پڑھو۔(۳)

ح۸۔ مجھ سے احمد بن ادریس نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ابی زاہر سے انہوں نے محمد بن حسین زیات سے انہوں نے حسین بن عمران سے اور انہوں نے عمران سے روایت کی ہے، عمران کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ مسجد الحرام میں قصر نماز پڑھوں یا پوری؟ جواب دیا قصر نماز پڑھ سکتے ہو لیکن اگر پوری نماز پڑھو تو بہتر ہے کیونکہ عمل خیر کو زیادہ انجام دینا خود خیر ہے۔(۴)

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۸۴، تہذیب الاحکام، ج۵، ص۴۳۱، استبصار، ج۲، ص۳۳۵، مصباح المتہجد، ص۶۷۴، وسائل الشیعہ، ج۸، ص۵۲۷۔

۲۔ وسائل الشیعہ، ج۸، ص۵۳۲۔

۳۔ کافی، ج۴، ص۵۸۶، تہذیب الاحکام، ج۵، ص۴۳۱، استبصار، ج۲، ص۳۳۵، مصباح المتہجد، ص۶۷۴، وسائل الشیعہ، ج۸، ص۵۳۰۔

۴۔ وسائل الشیعہ، ج۸، ص۵۲۶، تہذیب الاحکام، ج۵، ص۴۳۰، استبصار، ج۲، ص۳۳۴۔

Presented by Ziaraat.Com

372

باب ۸۳

حرم حسینؑ میں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے

ح ۱۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمار سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا: حاجت کے وقت قبر حسینؑ پر آکر اور چار رکعت نماز پڑھ کر حاجت طلب کرنے سے کونسی چیز تمہارے لئے رکاوٹ بنتی ہے؟ کیونکہ یہاں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی عبد اللہ جامورانی رازی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے حسن بن محمد بن عبد الکریم ابو علی سے اور انہوں نے مفضل بن عمر اور جابر جعفی سے روایت کی ہے (پوری حدیث باب ۷۹ زیارت ۵ میں بیان ہو چکی ہے اس کا ایک ٹکڑا یہ ہے) راوی کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیارت حسینؑ کے سلسلے میں کہا کہ "ثم تمضی الی صلاتک، ولک بکل رکعة رکعتها عنده کثواب من حج الف حجة و اعتمر الف عمرة و اعتق الف رقبة، وکانما وقف فی سبیل اللّٰه الف مرّة و مع نبی مرسل ..." اس کے بعد نماز پڑھو، کیونکہ آنحضرتؑ کی قبر کے پاس پڑھی جانے والی نماز کی ہر رکعت کا ثواب اس شخص کے مانند ہے جس نے ایک ہزار بار حج، ایک ہزار بار عمرہ اور ایک ہزار غلام آزاد کیا ہو اور وہ اس شخص کے مثل ہے جس نے نبی مرسل کی معیت میں راہ خدا میں ایک ہزار بار جنگ کیا ہو.....(۲)

ح ۳۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے محمد بن حسین بن مت جوہری سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۵۲۶، تہذیب الاحکام، ج ۵، ص ۴۳۰، استبصار، ج ۲، ص ۳۳۴۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۷، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۷۔

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے ابوعلی حرانی سے روایت کی ہے، ابوعلی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: جو شخص قبر حسینؑ پر آئے اور اس کی زیارت کرے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے تو خدا اس کے نامہٗ اعمال میں ایک حج وعمرہ کا ثواب لکھے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا جو شخص ہر اس امام کی زیارت کو جائے جس کی اطاعت واجب ہے کیا اس کا بھی یہی اجر وثواب ہے؟ فرمایا: یہی اجر وثواب ہر اس امام کی زیارت کا ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے ابوعلی خزاعی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۴۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے علاء بن رزین سے اور انہوں نے شعیب عقرقوفی سے روایت کی ہے، شعیب کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں، بتایئے جو شخص زیارتِ قبر حسینؑ کے لئے جائے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ فرمایا: اے شعیب آنحضرتؐ کی قبر کے نزدیک کوئی شخص بھی نماز نہیں پڑھتا مگر یہ کہ خدا اس کو قبول کرتا ہے، کوئی شخص بھی وہاں دعا نہیں مانگتا مگر یہ کہ اس کی دنیوی اور اخروی دعا قبول کرتا ہے۔ میں (راوی) نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں اس بارے میں مزید بیان فرمایئے، فرمایا: اے شعیب حسین بن علی علیہم السلام کے زائر کو سب سے چھوٹی جو بشارت دی جائے گی یہ ہوگی کہ اے بندۂ خدا تیری مغفرت ہوگئی، اب نئے سرے سے اپنے اعمال کا آغاز کر۔(۲)

۱۔ مقنعہ، ص ۴۷، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۹، مصباح الزائر، ص ۱۴۹، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۲۰، ج ۱۰۱، ص ۸۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۳۳۰، ۵۲۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۸۳، وسائل الشیعہ، ص ۱۴، ص ۵۳۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۸، ۳۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۸۴

زیارت وداع امام حسین علیہ السلام

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے اور انہوں نے حسین بن سعید سے روایت کی ہے۔

نیز مجھ سے میرے والد علی بن الحسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے حسین بن سعید سے روایت کی ہے۔

اسی طرح مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے نعیم بن ولید سے اور انہوں نے یوسف کناسی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حسین بن علی علیہما السلام سے وداع کرنا چاہو تو کہو: (۱)

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَسْتَودِعُكَ اللهَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِما جِئْتَ بِهِ وَدَلَّلْتَ عَلَيْهِ، وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ، أَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّا وَمِنْهُ. أَللّٰهُمَّ إِنّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَنْفَعَنا بِحُبِّهِ، أَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً، تَنْصُرُ بِهِ دِينَكَ، وَتَقْتُلُ بِهِ عَدُوَّكَ، وَتَبِيرُ بِهِ مَنْ نَصَبَ حَرْباً لِآلِ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّكَ وَعَدْتَهُ ذٰلِكَ وَأَنْتَ لا تُخْلِفُ الْمِيعادَ. وَالسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ. أَشْهَدُ أَنَّكُمْ شُهَداءُ نُجَباءُ، جاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَقُتِلْتُمْ عَلىٰ مِنْهاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَنْتُمُ السّابِقُونَ وَالْمُهاجِرُونَ وَالْأَنْصارُ. أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصارُ اللهِ وَأَنْصارُ رَسُولِهِ. فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَكُمْ وَعْدَهُ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۸۲، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۵۹۷، مصباح الزائر، ص ۱۱۵۔

Presented by Ziaraat.Com

وَأَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ لاَ تَشْغَلْنِي فِي الدُّنْيَا عَنْ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ لاَ بِإِكْثَارٍ تُلْهِينِي عَجَائِبُ بَهْجَتِهَا وَتَفْتِنُنِي زَهَرَاتُ زِينَتِهَا، وَلاَ بِإِقْلاَلٍ يُضِرُّ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَيَمْلَأُ صَدْرِي هَمُّهُ، أَعْطِنِي مِنْ ذٰلِكَ غِنىً عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ، وَبَلاَغاً أَنَالُ بِهِ رِضَاكَ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الْأَخْيَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ح ۲۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے شہر عسکر مکرم میں بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن مروان سے اور انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آنحضرتؑ سے وداع کرنا چاہو تو زیادہ سے زیادہ زیارت کرو اور تمہاری اقامت گاہ (کربلا سے نزدیک دو قریے) نینوا یا غاضریہ ہو، وہاں سے زیارت کے لئے جاؤ اور جب قصد زیارت کرو تو پہلے غسل کرو پھر زیارتِ وداع کرو اور جب زیارت سے فارغ ہو جاؤ تو قبر کی طرف رخ کر کے کہو:

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، أَنْتَ لِي جُنَّةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَهٰذَا أَوَانُ انْصِرَافِي عَنْكَ، غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكَ وَلاَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ سِوَاكَ، وَلاَ مُؤْثِرٍ عَلَيْكَ غَيْرَكَ، وَلاَ زَاهِدٍ فِي قُرْبِكَ، وَقَدْ جُدْتُ بِنَفْسِي لِلْحَدَثَانِ، وَتَرَكْتُ الْأَهْلَ وَالْأَوْطَانَ، فَكُنْ لِي يَوْمَ حَاجَتِي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي، وَيَوْمَ لاَ يُغْنِي عَنِّي وَالِدِي وَلاَ وَلَدِي وَلاَ حَمِيمِي وَلاَ رَفِيقِي وَلاَ قَرِيبِي. أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي قَدَّرَ وَخَلَقَ أَنْ يُنَفِّسَ بِكَ كَرْبِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي قَدَّرَ عَلَيَّ فِرَاقَ مَكَانِكَ أَنْ لاَ يَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي وَمِنْ رَجْعَتِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَبْكَىٰ عَلَيْكَ عَيْنِي أَنْ يَجْعَلَهُ سَنَداً لِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي نَقَلَنِي إِلَيْكَ مِنْ رَحْلِي وَأَهْلِي أَنْ يَجْعَلَهُ ذُخْراً لِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَرَانِي مَكَانَكَ وَهَدَانِي لِلتَّسْلِيمِ عَلَيْكَ وَلِزِيَارَتِي إِيَّاكَ أَنْ يُورِدَنِي حَوْضَكُمْ وَيَرْزُقَنِي مُرَافَقَتَكُمْ فِي الْجِنَانِ مَعَ آبَائِكَ الصَّالِحِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ

Presented by Ziaraat.Com

325

يا صَفْوَةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، حَبِيبِ اللهِ وَصَفْوَتِهِ وَأَمِينِهِ وَرَسُولِهِ وَسَيِّدِ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ أَمِيرِالْمُؤمِنِينَ[1] وَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعالَمِينَ وَقائِدِ الغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، اَلسَّلامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الرّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَنْ فِي الْحائِرِ مِنْكُمْ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْباقِينَ الْمُقِيمِينَ الْمُسَبِّحِينَ الَّذِينَ هُمْ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ قائِمُونَ، اَلسَّلامُ عَلَيْنا وَعَلىٰ عِبادِ اللهِ الصّالِحِينَ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعالَمِينَ.

پھر کہو:

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ عَلَيْكَ يا بْنَ رَسُولِ اللهِ، وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلىٰ ذُرِّيَّتِكَ وَعَلىٰ مَنْ حَضَرَكَ مِنْ أَوْلِيائِكَ، أَسْتَودِعُكَ اللهَ وَاسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ[2] اللهِ، أَللّٰهُمَّ اكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ.

نیز کہو:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي ابْنِ رَسُولِكَ، وَارْزُقْنِي زِيارَتَهُ أَبَداً ما أَبْقَيْتَنِي، أَللّٰهُمَّ وَانْفَعْنِي بِحُبِّهِ يا رَبَّ الْعالَمِينَ، أَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بَعْدَ الصَّلاةِ وَالتَّسْلِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي إِيّاهُ، فَإِنْ جَعَلْتَهُ يا رَبِّ فَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبائِهِ وَأَوْلِيائِهِ، وَإِنْ أَبْقَيْتَنِي يا رَبِّ فَارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهِ، ثُمَّ الْعَوْدَ إِلَيْهِ بَعْدَ الْعَوْدِ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي لِسانَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشاهِدَهُمْ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلا تَشْغَلْنِي عَنْ ذِكْرِكَ بِإِكْثارٍ عَلَيَّ مِنَ الدُّنْيا تُلْهِينِي عَجائِبُ بَهْجَتِها، وَتَفْتِنُنِي زَهَراتُ زِينَتِها، وَلا بِإِقْلالٍ يَضُرُّ بِعَمَلِي كَدُّهُ، وَيَمْلَأُ

Presented by Ziaraat.Com

صَدْرِي هَمَّهُ، وأعْطِنِي بِذٰلِكَ غِنىً عَنْ شِرارِ خَلْقِكَ، وَبَلاغاً أنالُ بِهِ رِضاكَ، يا رَحْمٰنُ وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا مَلائِكَةَ اللهِ وَزُوّارَ قَبْرِ أبِي عَبْدِاللهِ ؑ.

اس کے بعد ایک مرتبہ داہنے رخسارہ کو قبر پر رکھو اور ایک مرتبہ بائیں رخسارہ کو اور دعا اور حاجت مانگنے میں کوتاہی نہ کرو، اور جب حرم سے نکلنا چاہو تو چہرہ قبر کی جانب ہو اس کی طرف پشت نہ ہو یہاں تک کہ حرم سے باہر آجاؤ۔(۱)

باب۸۵

زیارت حضرت عباس علیہ السلام

ح ۱۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے شہر عسکر میں بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد علی بن مہزیار سے انہوں ے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن مروان سے اور انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر عباس بن علی علیہما السلام کی زیارت کا قصد کرو جو فرات کے کنارے حائر کے مقابل میں ہے تو دروازۂ سقیفہ پر کھڑے ہو کر پڑھو:

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ، وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ، وَجَمِيعِ الشُّهَداءِ وَالصِّدِّيقِينَ، وَالزّاكِياتِ الطَّيِّباتِ فِيما تَغْتَدِي وَتَرُوحُ، عَلَيْكَ يا ابْنَ أمِيرِالْمُؤْمِنِينَ، أشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ وَالْوَفاءِ وَالنَّصِيحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعالِمِ، وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ، فَجَزاكَ اللهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ أمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أفْضَلَ الْجَزاءِ، بِما صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَأعَنْتَ، فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ، وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ حالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۸۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

ماءِ الْفُراتِ، أشْهَدُ أنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً وَأنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ ما وَعَدَكُمْ، جِئْتُكَ يَا بْنَ أميرِالْمُؤمِنِينَ وافِداً إلَيْكُمْ، وَقَلْبي مُسَلِّمٌ لَكُمْ، وَأنَا لَكُمْ تابعٌ، وَنُصْرَتي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحاكِمينَ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إنّي بِكُمْ وَبِإيابِكُمْ مِنَ الْمُؤمِنِينَ، وَبِمَنْ خالَفَكُمْ وَقَتَلَكُمْ مِنَ الْكافِرينَ، قَتَلَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالأيْدي وَالألْسُنِ.

پھر روضہ میں داخل ہو اور قبر سے لپٹ کر پڑھو:(۱)

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أيُّهَا الْعَبْدُ الصّالِحُ، الْمُطيعُ لِلّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلأميرِالْمُؤمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ وَرِضْوانُهُ وَعَلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ. أشْهَدُ وَأُشْهِدُ اللهَ أنَّكَ مَضَيْتَ عَلى ما مَضى عَلَيْهِ الْبَدْرِيُّونَ الْمُجاهِدُونَ في سَبيلِ اللهِ، الْمُناصِحُونَ لَهُ في جِهادِ أعدائِهِ، الْمُبالِغُونَ في نُصْرَةِ أوْلِيائِهِ، الذّابُّونَ عَنْ أحِبّائِهِ، فَجَزاكَ اللهُ أفْضَلَ الْجَزاءِ، وَأكْثَرَ الْجَزاءِ، وَأوْفَرَ الْجَزاءِ، وَأوْفى جَزاءِ أحَدٍ مِمَّنْ وَفى بِبَيْعَتِهِ، وَاسْتَجابَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَأطاعَ وُلاةَ أمْرِهِ، وَأشْهَدُ أنَّكَ قَدْ بالَغْتَ فِي النَّصيحَةِ، وَأعْطَيْتَ غايَةَ الْمَجْهُودِ، فَبَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَداءِ، وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ أرْواحِ الشُّهَداءِ، وَأعْطاكَ مِنْ جِنانِهِ أفْسَحَها مَنْزِلاً، وَأفْضَلَها غُرَفاً، وَرَفَعَ ذِكْرَكَ في عِلِّيِّينَ، وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيّينَ وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحينَ وَحَسُنَ أُولئِكَ رَفيقاً. أشْهَدُ أنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ، وَأنَّكَ مَضَيْتَ عَلى بَصيرَةٍ مِنْ أمْرِكَ، مُقْتَدِياً بِالصّالِحينَ وَمُتَّبِعاً لِلنَّبِيّينَ، فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَنا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهِ وَأوْلِيائِهِ في مَنازِلِ الْمُخْبِتينَ، فَإنَّهُ أرْحَمُ الرّاحِمينَ.

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۱ص۲۷۷، مستدرک الوسائل، ج۱۰ص۳۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۸۶

وداع حضرت عباس علیہ السلام

ح ا۔ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے شہر عسکر میں بیان کیا انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد علی بن مہزیار سے انہوں نے محمد بن عمیر سے انہوں نے محمد بن مروان سے اور انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت عباسؑ سے رخصت ہونا چاہو تو قبر کے قریب آ کر کہو:

أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَأَسْتَرْعِيكَ، وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِكِتابِهِ وَبِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، أَللّٰهُمَّ اكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ. أَللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَةِ قَبْرِ ابْنِ أَخِي نَبِيِّكَ، وَارْزُقْنِي زِيارَتَهُ أَبَداً ما أَبْقَيْتَنِي وَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبائِهِ فِي الْجِنانِ، أَللّٰهُمَّ وَعَرِّفْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِكَ وَأَوْلِيائِكَ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَوَفَّنِي عَلَى الْإِيمانِ بِكَ، وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ، وَالْوِلايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَالْبَراءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُ بِذٰلِكَ يا رَبِّ.

پھر اپنے لئے، اپنے ماں باپ کے لئے، اپنی اولاد کے لئے اور مومنین و مسلمین کے لئے دعا کرو اور دعاؤں میں سے جو دعا چاہو انتخاب کرو۔(۱)

ا۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۲۷۸۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۸۷

قبر شہداء سے وداع

ح ۱۔ پھر شہداء کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر کہو: (۱)

أللّٰهُمَّ لا تجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيٰارَتي إيّٰاهُمْ، وَأشْرِكْني مَعَهُمْ، وَأدْخِلْني في صٰالِحِ مٰا أعْطَيْتَهُمْ عَلىٰ نَصْرِهِم ابْنَ بِنْتِ نَبيِّكَ، وَحُجَّتِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، وَجِهٰادِهِمْ مَعَهُ في سَبيلِكَ. أللّٰهُمَّ اجْمَعْنٰا وَإيّٰاهُمْ في جَنَّتِكَ مَعَ الشُّهَدٰاءِ وَالصّٰالِحينَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفيقاً، أسْتَودِعُكُمُ اللهَ وأقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلامَ، أللّٰهُمَّ ارْزُقْني الْعَوْدَ إلَيْهِمْ، وَاحْشُرْني مَعَهُمْ يٰا أرْحَمَ الرّٰاحِمينَ. (۱)

باب ۸۸

کربلا اور زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور میرے مشائخ رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابوسعید قماط سے اور انہوں نے عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے ایک چاہنے والے سے کہتے ہوئے سنا کہ اے فلانی (یعنی دوست امام) کیا اباعبداللہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں، ہر تین سال یا دو سال پر ایک مرتبہ زیارت کے لئے جاتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا جب کہ چہرے کا رنگ زرد تھا، آگاہ ہو جاؤ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں ہے، اگر ان کی زیارت کرتے تو یہ تمہارے لئے ہر چیز سے بہتر

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ہوتا، میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں اس کی اتنی ساری فضیلت ہے؟ فرمایا ہاں، خدا کی قسم اگر میں آنحضرتؐ کی زیارت کی فضیلت اور آپ کے قبر کی فضیلت کو بیان کر دوں تو تم بالکل سے حج کرنا چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی بھی حج کے لئے نہیں جائے۔ وائے ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ اس قبر کی فضیلت کی وجہ سے قبل اس کے کہ مکہ کو خدا حرم امن قرار دے، کربلا کو حرم امن قرار دیا؟

ابن ابی یعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؐ سے عرض کیا کہ خدا نے لوگوں پر حج بیت اللہ کو تو واجب قرار دیا ہے جب کہ زیارتِ حسینؑ کو واجب قرار نہیں دیا (پھر کس طرح آپ ایسا کہہ رہے ہیں) حضرتؐ نے فرمایا، بات تمہاری درست ہے مگر خدا نے آنحضرتؐ کی زیارت کو ایسی ہی فضیلت عطا کی ہے، تم نے میرے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ کا کلام نہیں سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ پیر کے مسح کے لئے اس کا ظاہری حصے سے اس کا باطنی حصہ سزاوار تر ہے لیکن خدا نے پیر کے ظاہری حصے پر مسح واجب قرار دیا ہے، نیز کیا نہیں جانتے کہ موقف (صحرائے عرفات اور مشعر الحرام) اگر حرم میں ہوتا تو حرم کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا وہاں ہونا افضل و بہتر تھا لیکن خدا نے اس کو غیر حرم میں قرار دیا ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابو سعید قماط سے اور انہوں نے عمر بن یزید بیاع سابری سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کعبہ کی زمین نے فخر سے کہا کونسی زمین میرے مثل ہو سکتی ہے، کیونکہ خدا نے اپنا گھر یہاں بنایا، دور دراز سے لوگ میرے پاس آتے ہیں اور خدا کا حرم اور جائے امن قرار دی گئی ہوں؟! خدا نے اس پر وحی نازل کی کہ زیادہ نہ اتراؤ، اپنی عزت و جلال کی قسم جن فضیلتوں کی وجہ سے تجھے برتری حاصل ہوئی ہے وہ کربلا کو عطا ہوئی فضیلتوں کے مقابلے میں اس قطرہ کے مانند ہے جو دریا سے نکلنے والی سوئی میں لگا ہوتا ہے۔ (یعنی فضیلتوں کے اعتبار سے زمین کعبہ قطرہ ہے اور زمین کربلا دریا) اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو یہ فضیلت بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتی، اور اگر اس خاک میں سونے والا (حسینؑ) نہ ہوتا تو نہ تجھے خلق کرتا نہ اس گھر کو جس پر تو فخر و مباہات کر رہی ہے، لہذا اترانا چھوڑ دو اور متواضع ہو جاؤ اور زمین کربلا کے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۳، ۱۱۰، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ہوتے ہوئے غرور نہ کرو اور اپنے کو بزرگ نہ سمجھو ورنہ تجھے جہنم میں ڈال دوں گا۔(۱)

مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عباد ابوسعید عصفری سے انہوں نے عمر بن یزید بیاع سابری سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل کی روایت کی ہے۔

ح ۳۔ مجھ سے ابوالعباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن الخطاب سے انہوں نے ابوسعید عصفری سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "خلق اللّٰہ تبارک و تعالیٰ ارض کربلا قبل ان یخلق الکعبة باربعة و عشرین الف عام و قدسها و بارک علیها فمازالت قبل خلق اللّٰہ الخلق مقدسة مبارکة و لا تزال کذالک حتی یجعلها اللّٰہ افضل ارض فی الجنة و افضل منزل و مسکن یسکن اللّٰہ فیه اولیائه فی الجنة" خدا نے کعبہ کی خلقت سے ۲۴ ہزار سال قبل زمین کربلا کو خلق کیا اور اس کو مقدس و بابرکت بنایا، اور قبل اس کے کہ خدا مخلوقات کو خلق کرتا یہ زمین مقدس و بابرکت موجود تھی اور ہمیشہ رہے گی یہاں تک کہ خدا نے بہشت میں اس کو برترین زمین اور منزل و مسکن قرار دیا جس میں، بہشت میں خدا کے دوست رہیں گے۔(۲)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے ابوجارود سے روایت کی ہے کہ (چوتھے امام) علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے زمین کعبہ کی خلقت سے ۲۴ ہزار سال قبل زمین کربلا کو خلق کیا اور اس کو حرمِ امن و بابرکت قرار دیا، (قیامت میں) جب خدا ساری زمینوں کو جھٹکے دے گا تو زمین کربلا کو اس کی نورانی اور شفاف مٹی کے ساتھ بلند کرے گا اور اس کو بہشت کے بہترین باغوں میں قرار دے گا اور وہاں بہترین مکان بنوائے گا جس میں انبیاء و مرسلین (یا اولوالعزم پیغمبر) رہیں گے، یہ زمین بہشت کے باغوں

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۵۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۲۷، بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۶۔

Presented by Ziaraat.Com

کے درمیان اس طرح چمکے گی جس طرح ستاروں کے درمیان کوکب دری چمکتا ہے، اس زمین کا نور اہل بہشت کی آنکھوں کو خیرہ کردے گا اور زمین بہ آواز بلند کہے گی: میں وہ مقدس اور طیب وطاہر زمین ہوں جس کی آغوش میں سید الشہداء اور جوانان جنت کا سردار سویا ہوا ہے۔(۱)

مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عباد ابوسعید عصفری سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے ابو جارود سے اور انہوں نے (چوتھے امام) علی بن الحسین علیہم السلام سے اس کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ غاضریہ وہ جگہ ہے جہاں خدا نے موسیٰ بن عمران سے کلام کیا اور حضرت نوحؑ کو راز کی باتیں بتائیں۔ روئے زمین پر اس سے معزز زمین کوئی نہیں ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا اپنے انبیاء اور اولیاء کو وہاں دفن نہ کراتا، لہٰذا تم غاضریہ میں ہماری قبروں کی زیارت کرو۔(۲)

ح ۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ غاضریہ، بیت المقدس کی مٹی ہے۔(۳)

ح ۷۔ میرے والد اور علی بن الحسین بن بابویہ نے اپنے اسناد سے ابوسعید عصفری سے انہوں نے حماد بن ایوب سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: "**یقبر ابنی بارض یقال لها: کربلا، هی البقعة التی کانت فیها قبة الاسلام التی نجّا اللّٰه علیها المومنین الذی آمنوا مع نوح فی الطوفان**" میرا فرزند جس زمین پر دفن کیا جائے گا اس کو کربلا کہتے ہیں، یہ وہ سرزمین ہے جس پر قبۃ الاسلام تھا، یہی وہ جگہ ہے جہاں نوح پر ایمان لانے والوں کو خدا نے طوفان سے نجات دی تھی۔(۴)

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۸، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۵۱۵، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۲۳۔
۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۶، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۲۴۔
۳۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۹، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۲۴۔
۴۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۹، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۸۔ میرے والد نے اپنی اسناد سے ابن میثم سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "من بات لیلة عرفة فی کربلا و اقام بها حتی یعید و ینصرف، وقاه اللّٰه شر سنته" جو شخص شب عرفہ کربلا میں رہے اور رات عبادت میں گزارے اور عید کے دن بھی وہاں رہے تو جب وہ پلٹے گا تو خدا اس کو اس سال کے شر سے محفوظ رکھے گا۔(۱)

ح ۹۔ میرے والد نے انہیں اسناد سے علی بن حارث سے انہوں نے فضل بن یحییٰ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "زوروا کربلا و لا تقطعوه، فان خیر اولاد الانبیاء ضمنته، الا و ان الملائکة زارت کربلا الف عام من قبل ان یسکنه جدی الحسین علیه السلام، و ما من لیلة تمضی الا و جبرائیل و میکائیل یزورانه، فاجتهد یا یحیی ان لا تفقد من ذلک الموطن" کربلا کی زیارت کرو اور اس کو ترک نہ کرو اس لئے کہ اس سرزمین پر بہترین فرزندان آدم دفن ہوئے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میرے جد حسینؑ کے دفن ہونے سے ایک ہزار سال پہلے فرشتے اس زمین کی زیارت کرتے تھے، کوئی رات نہیں گزرتی مگر یہ کہ جبرئیل و میکائیل اس جگہ کی زیارت کرتے ہیں۔ لہذا اے یحییٰ (اسم راوی) کوشش کرنا کہ یہاں سے دور نہ جاؤ کہ اس وجہ سے تم زیارت سے محروم ہو جاؤ گے۔(۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے جعفر بن محمد بن عبیداللہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن میمون القداح سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے اصحاب کے ہمراہ جب کربلا سے گزرے تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب گئیں اور آپ بہت روئے پھر فرمایا یہ جگہ ان سواروں (کاروان حسینی) کے اترنے کی ہے، یہاں ان کی اقامت گاہ ہوگی، اور یہاں ان کا خون بہایا جائے گا۔ (پھر زمین کربلا سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے زمین! خوشا نصیب کہ تجھ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۹، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۸۷۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۹، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

پر دوستانِ خدا کا خون بہایا جائے گا۔(۱)

ح ۱۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کچھ لوگوں کے ہمراہ شہر سے باہر نکلے اور جب کربلا ایک یا دو میل کے فاصلہ پر تھی تو آپ اپنے ساتھیوں کے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ قتل گاہِ شہداء میں پہنچے اور فرمایا: یہ وہ جگہ ہے جہاں دو سو پیغمبر، دو سو وصی پیغمبر اور دو سو پیغمبر کے نواسوں کو شہید کیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے رکاب سے پیر نکالا اور سواری پر بیٹھ کر اس جگہ کا طواف کیا اور طواف کرتے ہوئے فرمایا: یہاں سواروں کے اترنے اور شہیدوں کے گھوڑے سے گرنے کی جگہ ہے، ان سے پہلے والوں نے ان پر سبقت نہیں کیا اور ان کے بعد والے ان سے ملحق نہیں ہوں گے۔(۲) (یعنی مقام و منزلت میں شہدائے کربلا کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا نہ ان سے پہلے والے نہ ان کے بعد والے)

ح ۱۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے کعبہ سے ۲۴ ہزار سال پہلے کربلا کو خلق کیا اور اس کو مقدس و بابرکت قرار دیا، وہ مخلوقات کی خلقت سے پہلے بھی مقدس و بابرکت تھی اور ان کی خلقت کے بعد بھی، خدا نے جنت میں اس کو افضل و برتر زمین قرار دیا ہے۔(۳)

ح ۱۳۔ میرے مشائخ کی ایک جماعت، میرے والد اور میرے بھائی وغیرہ نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے ابوسعید عصفری

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۶۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۳، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۶۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۷۔

Presented by Ziaraat.Com

سے انہوں نے عمرو بن ثابت ابوالمقدام سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مذکورہ حدیث کے مانند حدیث کی روایت کی ہے لیکن اس میں اس فقرہ کا اضافہ ہے کہ کربلا افضل و برتر منزل و مسکن ہے، جس میں خدا اپنے دوستوں کو جنت میں رکھتا ہے۔

مجھ سے میرے والد، میرے بھائی اور علی بن الحسین رحمھم اللہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عباد ابوسعید عصفری سے انہوں نے عمرو بن ثابت ابوالمقدام سے انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث کی روایت کی ہے۔(۱)

ح ۱۴۷۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عباد ابوسعید عصفری سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے، صفوان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا نے بعض زمین اور پانی کو بعض زمین اور پانی پر برتری دی، ان میں بعض نے غرور و تفاخر کیا اور بعض نے ظلم و تعدی، چنانچہ جس زمین اور پانی نے ایسا کیا وہ عقاب کے مستحق ہوئے کیونکہ انہوں نے خدا کے سامنے تواضع کا دامن چھوڑ دیا تھا، حتی خدا نے کعبہ پر مشرکین کو مسلط کیا اور زمزم تک کھارا پانی بھیجا تا کہ اس کا مزہ بدل دے، لیکن کربلا کی زمین اور فرات کا پانی ایسی پہلی زمین اور پہلا پانی ہیں جن کو خدا نے پاک و پاکیزہ کیا اور انہیں بابرکت بنایا پھر اس زمین سے خطاب کر کے کہا: جن چیزوں کی وجہ سے خدا نے تجھے فضیلت دی ہے انہیں بیان کر، کیا بعض زمینوں نے بعض زمین پر اور بعض پانیوں نے بعض پانیوں پر فخر نہیں کیا تھا؟ یہ سن کر زمین کربلا بولی، میں خدا کی زمین ہوں جس کو مقدس و بابرکت خلق کیا، میری مٹی اور پانی میں شفا دیا اس کے باوجود میں نے فخر و مباہات نہیں کیا، بلکہ جس نے یہ سب کچھ عطا کیا اس کے سامنے خاضع و فروتن ہوں، حتی جو زمینیں مجھ سے پست ہیں ان کے سامنے بھی فخر و مباہات نہیں کرتی بلکہ خدا کا شکر کرتی ہوں، پس خدا نے (امام) حسینؑ اور آپ کے اصحاب کے طفیل میں اس کو عزت و اکرام سے نوازا اور اس کے تواضع اور شکر میں

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۹، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۶۔

Presented by Ziaraat.Com

اضافہ کیا، اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص خدا کے لئے تواضع کرے گا خدا اس کو سربلند کرے گا اور جو غرور و تکبر کرے گا خدا اس کو پست و ذلیل کرے گا۔(۱)

باب ۸۹
حائرِ حسینی کی فضیلت

ح ۱۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "موضع قبر الحسين بن علي عليهما السلام منذ يوم دفن فيه روضة من رياض الجنة، و قال: موضع قبر الحسين عليه السلام ترعة من ترع الجنة" جب سے حسینؑ بن علیؑ دفن ہوئے اس وقت سے آپ کی قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، نیز فرمایا: قبرِ حسینؑ، بہشت کے مرتفع باغوں میں سے ایک مرتفع باغ ہے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید یقطینی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بصری سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "حرمة قبر الحسين فرسخ في فرسخ من اربعة جوانبه" حائرِ حسینی، قبرِ حسینؑ کے ہر طرف سے ایک ایک فرسخ ہے۔(۳) (ہر فرسخ تین میل سے زیادہ ہوتا ہے)

ح ۳۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۰۹، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۴۔
۲۔ ثواب الاعمال، ص ۱۲۰، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۱، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۴۔
۳۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۱، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۰۔

Presented by Ziaraat.Com

منصور بن عباس سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ حرم حسینی، قبر حسینؑ کے ہر طرف سے پانچ پانچ فرسخ ہے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابی الخطاب سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ روضۂ حسینؑ بن علیؑ کی مسافت معلوم ہے، جو شخص اس کو جانے اور وہاں پناہ لے اس کو پناہ ملے گی۔ میں (اسحاق) نے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں اس کے حدود سے آگاہ کیجئے، فرمایا: ۲۵ ذراع حضرتؑ کے پائنتی سے، ۲۵ ذراع آپ کے چہرے کے سامنے سے، ۲۵ ذراع آپ کی پشت کی طرف سے اور ۲۵ ذراع آپ کے سرہانے کی جانب سے روضہ حسین بن علی علیہما السلام کا حدود اربعہ ہے، جس دن سے آپ دفن ہوئے ہیں وہ جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، وہاں ایک زینہ نصب ہے جس کے ذریعے زوّار کے اعمال آسمان کے طرف لے جائے جاتے ہیں، آسمان میں کوئی فرشتہ یا پیغمبر نہیں ہے جو زیارت حسینؑ کے لئے خدا سے اجازت نہ مانگتا ہو، پس ایک گروہ زیارت کے لئے آتا ہے اور ایک گروہ زیارت کر کے واپس جاتا ہے۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اشعث سے انہوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبر حسینؑ جو لمبائی میں ۲۰ ذراع (ہر ذراع درمیانی انگلی کے سرے سے کہنی تک ہوتا ہے) اور چوڑائی میں ۲۰ ذراع مکسر (یعنی کہنی سے کلائی کے جوڑ تک) ہے وہ بہشت کے

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۱، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۴۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۱، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۴، ثواب الاعمال، ص ۱۱۹، کافی، ج ۵۸۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۱، مصباح المتھجد، ص ۵۰۹، مصباح کفعمی، ص ۵۰۸۔

Presented by Ziaraat.Com

باغوں میں سے ایک باغ ہے.....(۱) (بقیہ عبارت اس کے پہلے والی حدیث کے مانند ہے)

مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۹۰

دعا کے لئے خدا کی محبوب ترین جگہ حائر حسینی ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہل بن زیاد سے اور انہوں نے ابو ہاشم جعفری سے روایت کی ہے، ابو ہاشم کا بیان ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام نے بیماری کے عالم میں مجھے اور محمد بن حمزہ کو بلوایا، محمد بن حمزہ مجھ سے پہلے پہنچ گئے تھے، انہوں نے مجھ سے نقل کیا کہ آنحضرتؑ (دسویں امام) کی زبان پر صرف یہی تھا کہ کسی کو حائر (حرم امام حسینؑ) بھیجو تا کہ میرے لئے وہ دعا کرے، میں نے محمد (بن حمزہ) سے کہا کیا تم نے نہیں کہا کہ میں حائر جا رہا ہوں؟ پھر میں حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں میں حائر جا رہا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا جاؤ مگر بڑی ہوشیاری سے تا کہ کوئی مطلع نہ ہونے پائے، پھر فرمایا محمد (بن حمزہ) زید بن علی کا راز دار نہیں ہے (بلکہ وہ راز کو فاش کرتا ہے) لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ وہ اس سے باخبر ہو جائے، ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں نے امام کی فرمائش کا تذکرہ علی بن بلال سے کیا انہوں نے کہا کہ امام کو حائر بھیجنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو خود حائر ہیں؟ میں سامرا آیا اور حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تھوڑی دیر بیٹھ کر جانا چاہ رہا تھا کہ حضرتؑ نے فرمایا بیٹھو، جب آنحضرتؑ کے لطف وعنایت کو دیکھا تو علی بن بلال کی بات نقل کی، حضرتؑ نے فرمایا: کیا تم نے جواب

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۲، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۴، ثواب الاعمال، ص ۱۱۹، کافی، ج ۴، ص ۵۸۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۲۷، مصباح المتہجد، ص ۵۰۹، مصباح کفعمی، ص ۵۰۸۔

Presented by Ziaraat.Com

نہیں دیا کہ رسول خداؐ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور حجر اسود کا بوسہ لیتے تھے جب کہ پیغمبر اسلامؐ اور مومن کی عظمت، بیت اللہ سے زیادہ ہے، نیز خدا نے پیغمبرؐ کو حکم دیا کہ عرفات میں وقوف کریں جب کہ پیغمبرؐ کا مرتبہ، عرفہ سے زیادہ ہے، اس کا راز یہ ہے کہ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کو یاد کیا جائے، اور میں بھی چاہتا ہوں کہ ایسی جگہ میرے لئے دعا کیجئے جہاں خدا چاہتا ہے کہ دعا کی جائے اور حائر حسینی انہیں جگہوں میں سے ایک ہے۔(۱)

ح۲۔ مجھ سے علی بن الحسین اور محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابو ہاشم جعفری سے روایت کی ہے، ابو ہاشم کا بیان ہے کہ میں محمد بن حمزہ کے ہمراہ امام علی نقی علیہ السلام کی عیادت کے لئے گیا، حضرتؑ نے ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کچھ لوگوں کو میرے خرچ پر حائر (کربلا) بھیجو، جب ہم حضرتؑ سے رخصت ہوئے تو محمد بن حمزہ نے مجھ سے کہا حضرتؑ ہم کو حائر (کربلا) بھیج رہے ہیں، جب کہ آپ خود ان کی طرح ہیں جو حائر (کربلا) کی آغوش میں سویا ہوا ہے (یعنی امام حسینؑ) ابو ہاشم کا بیان ہے کہ جب ہم پلٹے اور حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو محمد بن حمزہ کی بات دہرائی، حضرتؑ نے فرمایا: جیسا وہ کہہ رہا ہے ایسا نہیں، کچھ جگہیں ایسی ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ وہاں عبادت کی جائے اور حائر حسینی (حرم امام حسینؑ) انہیں جگہوں میں سے ہے۔(۲)

باب ۹۱

قبر امام حسین علیہ السلام کی مٹی خاک شفا ہے

ح۱۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے کرام سے اور انہوں نے ابن ابی یعفور سے روایت کی

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۱۲، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۵۳۸، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۴۶، کافی، ج۴، ص۵۶۷۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۱۳، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۴۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے، ابن ابی یعفور کا بیان ہے کہ میں نے خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں عرض کیا ایک شخص قبر حسینؑ سے مٹی اٹھاتا ہے اور اس سے اس کو فائدہ پہنچتا ہے جب کہ دوسرا شخص وہاں سے مٹی اٹھاتا ہے مگر اس کو فائدہ نہیں پہنچتا، حضرتؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے کہ صرف مٹی اٹھانے سے اس کو فائدہ پہنچے، قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو شخص اس اعتقاد کے ساتھ مٹی اٹھائے کہ خدا اس مٹی کے سبب اس کو فائدہ پہنچائے گا تو خدا اس کو اس کے توسط سے ضرور فائدہ پہنچائے گا۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبداللہ برقی سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے مجھے پشم دیا تاکہ پردۂ کعبہ درست کر کے اسے پردہ داران مکہ کو دوں، راوی کا بیان ہے کہ چونکہ میں پردہ داران (حاجیان مکہ) کو پہچانتا تھا لہٰذا نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان کو دوں، جب مدینہ پہنچا اور امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ میری جان آپ پر قربان ہو جائے، ایک عورت نے مجھے پشم دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے پردہ داران کو دوں تاکہ وہ کعبہ کے لئے پردہ درست کریں، لیکن میں انہیں اسے دینا نہیں چاہتا، میں کیا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس کے عوض شہد خریدو اور اس کو، زعفران، تھوڑی سی تربت حسینؑ اور بارش کے پانی میں مخلوط کر کے شیعوں کے درمیان تقسیم کر دو تاکہ وہ اس کے ذریعہ اپنی بیماریوں کا علاج کر سکیں۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بصری سے جن کا لقب فہد ہے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "طين قبر الحسين عليه السلام شفاء من كل داء" قبر حسینؑ کی مٹی ہر مرض کی دوا ہے۔(۳)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن حسین بن

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۲، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۹، کافی، ج ۴، ص ۵۸۸۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۰، المحاسن، ج ۲، ص ۵۰۰۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن سلیمان بصری سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "فی طین قبر الحسین علیہ السلام الشفا من کل داء ،وھو الدواء الاکبر" قبر حسینؑ کی مٹی میں ہر مرض کے لئے شفا ہے اور وہ بڑی اہم دوا ہے۔(۱)

ح ۵۔مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے اور انہوں نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:"طین قبر الحسین علیہ السلام فیہ شفاء و ان اخذ علی راس میل" قبر حسینؑ کی مٹی میں شفا ہے گرچہ اسے قبر سے ایک میل کے فاصلے سے اٹھایا جائے۔(۲)

ح ۶۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ"من اصابتہ علۃ فبدأ بطین قبر الحسین علیہ السلام شفاہ اللّٰہ من تلک العلۃ الا ان تکون علۃ السام" جو شخص مریض ہو جائے اور وہ کسی دوا کو کھانے سے پہلے تربت حسینؑ کھائے تو خدا اس کو شفا دے گا، مگر یہ کہ وہ بیماری موت کا سبب بن رہی ہو۔(۳)

ح ۷۔مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن اصم سے انہوں نے مدلج سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے، محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں مدینہ گیا درانحالیکہ مجھ پر درد کا غلبہ تھا، امام محمد باقر علیہ السلام کو بتایا گیا کہ مجھے درد کی شکایت ہوگئی ہے ،حضرت نے رومال میں ڈھکے ایک ظرف میں میرے لئے شربت بھیجا، لانے والے نے مجھے شربت دینے کے بعد کہا کہ اس کو پیو کیونکہ مجھے امامؑ نے حکم دیا ہے کہ جب تک اس کو نہ پی لو یہاں سے جاؤں نہیں، میں نے وہ ظرف لیا، اس میں مشک کی خوشبو آرہی تھی، وہ خوش مزہ اور سرد تھا، جب میں نے شربت پی لیا تو لانے

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۱۲۳۔

۲۔ مصباح المتہجد ،ص۶۷۴ ، بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۱۲۴، وسائل الشیعہ ، ج۱۴،ص۵۱۳۔

۳۔ بحار الانوار، ج۱۰۱،ص۱۲۴، ۱۳۱، وسائل الشیعہ ، ج۱۴،ص۵۲۶۔

Presented by Ziaraat.Com

والے نے کہا کہ تمہارے مولا نے کہا ہے کہ جب اس کو پی لینا تو میرے پاس آنا، اس پیغام کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ میں تو اپنے پیر پر نہیں کھڑا ہوسکتا پھر کس طرح حضرتؑ کے پاس جاؤں گا، مگر جیسے ہی شربت پیا درد سے نجات مل گئی، پھر حضرت کے دولت کدہ پر حاضر ہوا اور داخل ہونے کی اجازت مانگی، حضرتؑ نے بلند آواز میں کہا تمہارے جسم کو بہبودی مل گئی ہے داخل ہوجاؤ، میں روتا ہوا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو سلام کیا اور آپ کے ہاتھ اور سر کا بوسہ لیا، حضرت نے مجھ سے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں چند وجوہات کی بنا پر رو رہا ہوں، پردیسی ہونے کی وجہ سے، آپ سے دوری کی وجہ سے، اپنے ضعیف ہونے کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ آپ کے پاس نہیں رہ سکتا کہ آپ کی زیارت کرتا رہوں، حضرتؑ نے فرمایا: جہاں تک ضعف وقدرت کی بات ہے تو کہوں گا کہ خدا نے ہمارے دوست اور چاہنے والوں کو ایسا ہی قرار دیا ہے، ان کی طرف مشکلیں بڑی تیزی سے آتی ہیں، پردیسی ہونے کے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ مومن اس دنیا میں اور لوگوں کے درمیان پردیسی ہے یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے کوچ کر کے رحمت الٰہی میں پناہ لے لے، جہاں تک دوری کی بات ہے تو اس کے بارے میں بتا دوں کہ تم (امام) حسینؑ کو اپنے لئے اسوہ ونمونہ قرار دو جو ہم سے دور فرات کے کنارے سوئے ہوئے ہیں، اور یہ جو تم نے کہا کہ آپ سے قربت رہنے اور زیارت کرنے کو دوست رکھتا ہوں مگر افسوس کہ اس پر قادر نہیں ہوں، تو اس بارے میں کہہ دوں کہ خدا تمہارے دل کے راز سے واقف ہے اور وہ اس کا پاداش دے گا۔

پھر فرمایا: کیا قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟ عرض کیا ہاں، مگر خوف وہراس کے عالم میں، فرمایا اس زیارت میں جتنی زیادہ سختی اور ہراس ہوگا اتنا ہی اس کے اجر میں اضافہ ہوگا، اور جو شخص خوف کے عالم میں آنخضرتؑ کی زیارت کرے قیامت کے دن خدا اس (خوف) کو امن میں بدل دے گا، اور جب یہ زیارت سے پلٹے گا تو اس کے گناہ معاف ہوگئے ہوں گے اور فرشتے اس کو سلام کرتے ہوں گے، اور پیغمبر اسلامؐ اس کو اس کے اعمال کے ساتھ دیکھ کر اس کو دعا دیں گے، اور وہ خدا کے فضل وکرم سے یوں پلٹے گا کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور وہ رضائے الٰہی کی پیروی کرے گا (اقتباس از آیۃ ۱۷۴، آل عمران)

پھر آنخضرتؑ نے مجھ سے فرمایا: شربت کیسا لگا؟ عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اہل بیت رحمت اور

Presented by Ziaraat.Com

اوصیاء میں سے ایک وصی ہیں، آپ نے شربت کے ہمراہ جس جوان کو بھیجا تھا میرے پاس آیا اس وقت میں بغیر سہارا کے کھڑا نہیں ہوسکتا تھا اور سلامتی سے ناامید ہو چکا تھا کہ اس نے مجھے شربت دیا، اس کو پیا اس وقت سے اب تک نہ اس جیسی خوشبو سونگھی، نہ اس جیسا مزہ چکھا نہ ہی اس سے زیادہ سرد کسی چیز کو پایا، جب میں نے شربت پیا تو اس جوان نے کہا کہ آنحضرتؑ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم سے کہوں کہ جب شربت پی لینا تو میرے (امامؑ کے) پاس آجانا، میں تو اپنی مشکلات سے واقف تھا پھر بھی ارادہ کرلیا کہ آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا چاہے میری جان چلی جائے، لہٰذا آپ کے پاس آیا، گویا مشکلات سے نجات پا چکا ہوں، پس حمد خدا سے مخصوص ہے جس نے آپ کو شیعوں کے لئے باعث رحمت قرار دیا (اور میرے لئے بھی)، حضرتؑ نے فرمایا، اے محمد (بن مسلم) جو شربت تم نے پیا اس میں قبر حسینؑ کی خاک تھوڑی سے ملی ہوئی تھی، وہ ایسی بہترین دوا ہے کہ جس کے وسیلہ سے بیمار شفا مانگتا ہے اور اس کو صحت ملتی ہے، لہٰذا کسی دوا کو اس کا معادل ومساوی قرار نہ دو، ہم بھی اپنے بچوں اور عورتوں کو اسے پلاتے ہیں اور اس سے شفا پاتے ہیں۔

حضرتؑ نے فرمایا ہوسکتا ہے کوئی شخص وہاں سے مٹی اٹھائے اور حائر (حرم) سے باہر لے جائے لیکن بجائے چھپانے کے اس کو کھلا رکھے اور جب مریض جن یا نقصان پہنچانے والے جانوروں کی طرف سے گزرے تو اس کو سونگھیں جس کی وجہ سے اس کا اثر ختم ہو جائے، مگر جس تربت (مٹی) سے ہم معالجہ کرتے ہیں وہ ایسی نہیں ہے، اگر دوسرے افراد بھی ان چیزوں کی رعایت کریں جنہیں تم سے بیان کیا اور وہاں سے اٹھائی جانے والی مٹی کو دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ رکھیں تو کوئی بھی اس کو نہیں کھائے گا مگر یہ کہ اس کو اسی وقت مرض سے افاقہ ہو جائے گا، یہ تربت (قبر حسینؑ کی مٹی) حجر اسود کی طرح ہے جس سے جاہلیت و کفر جیسے مرض رکھنے والوں نے اپنے کو مس کر کے اپنی بیماریوں کو تو دور کرلیا مگر اس کے رنگ کو سیاہی میں اس طرح بدل دیا جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں، جب کہ پہلے یہ پتھر یاقوت سفید کی طرح صاف وشفاف تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں بتایئے پھر اس کے ساتھ کیا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا: جس طرح دوسرے کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرتے ہو، اس کو کھلا رکھتے ہو اور اہمیت نہیں دیتے حتیٰ گندی جگہ پر رکھ دیتے ہو جس کی وجہ سے جس فائدے کی امید رکھتے ہو نظر نہیں آتا، میں نے عرض کیا

Presented by Ziaraat.Com

آپ پر قربان ہو جاؤں آپ نے صحیح فرمایا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص اس مٹی کو اٹھائے مگر اٹھانے کے آداب سے واقف نہ ہو تو وہ اثر اس سے ختم ہو جائے گا عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں بتایئے کیسے آپ کی طرح اٹھاؤں؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس میں سے تھوڑی مٹی دوں؟ عرض کیا عطا کیجئے، فرمایا جب مجھ سے لو گے تو کیا کرو گے، عرض کیا اپنے ہمراہ لے کر جاؤں گا، فرمایا کس چیز میں رکھو گے؟ عرض کیا اپنے لباس میں، فرمایا اسی عمل کی تکرار کرو گے جس کو پہلے انجام دیتے تھے، دیکھو ایسا نہ کرنا بلکہ جیسے ہی مجھ سے لینا میرے سامنے اس کو کھا لینا تا کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے اور ہرگز اپنے ساتھ نہ لے جانا کیونکہ اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔ راوی (محمد بن مسلم) کا بیان ہے کہ حضرت نے دوبارہ مجھے شربت پلایا اور جب واپس ہوا تو سارا درد والم دور ہو چکا تھا۔ (۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسین بن متّ جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری سے انہوں نے ابو ولاد سے اور انہوں نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "لو ان مریضاً من المومنین یعرف حق ابی عبد الله و حرمته و ولایته اخذ من طین قبره مثل راس انملة کان دواء" اگر ابا عبد اللہ (امام حسینؑ) کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھنے والا مومن مریض، آنحضرتؑ کی قبر سے انگلی کے سرے کے برابر مٹی اٹھائے تو وہی اس کے لئے دوا ہے۔ (۲)

۱۔ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۱۵۷، ج ۱۰۱، ص ۱۲۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۲، ۱۲۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۹۲

قبر حسینؑ کی مٹی، خاک شفا بھی ہے اور باعث امان بھی

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد اور میرے مشائخ رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے خراسان سے میرے پاس کچھ کپڑے بھجوائے کہ جن کے درمیان تھوڑی مٹی بھی تھی۔ لانے والے سے (مٹی کے بارے میں) میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب دیا قبر حسینؑ کی مٹی ہے، آپ (آٹھویں امامؑ) لباس یا کوئی چیز نہیں بھیجتے مگر یہ کہ اس میں یہ مٹی رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ (مٹی) خدا کے اذن سے حفظ و امان کا باعث ہے۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے اور انہوں نے حسین بن ابی العلاء سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "حنکوا اولادکم بتربة الحسین علیه السلام فانها امان" اپنے بچوں کے منہ کے تلوے (تالو) میں قبر حسینؑ کی مٹی (خاک شفا) ملو کیونکہ یہ ان کے لئے حفظ و امان کا باعث ہے۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ایوب بن نوح سے انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے ابویسع سے روایت کی ہے، ابویسع کا بیان ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کر رہا تھا اور میں سن رہا تھا، اس نے پوچھا کیا قبر حسینؑ کی مٹی لے جاؤں تاکہ اس سے برکت حاصل کروں؟ فرمایا لے جاؤ کوئی بات نہیں ہے۔ (۳)

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ۸، ص ۴۰، استبصار، ج ۳، ص ۲۷۹، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۴۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۴، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۴۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عباس بن موسیٰ وراق سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عیسیٰ بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن زیاد سے اور انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ **"ان فی طین الحائر الذی فیہ الحسین علیہ السلام شفاء من کل داء و اماناً من کل خوف"** حائر حسینی کی مٹی میں کہ جس میں حسینؑ دفن ہیں ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور یہ ہر خوف سے امان کا باعث ہے۔ (۱)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحیٰ سے انہوں نے عمرکی بن علی بوفکی سے انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے خادم یحیی سے انہوں نے عیسی بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن مارد سے اور انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی ہے، ان کی پھوپھی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ حائر حسینی کی مٹی میں جس میں حسینؑ دفن ہوئے ہیں ہر مرض کے لئے شفا اور ہر خوف وہراس کے لئے امان کا سبب ہے۔ (۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری سے انہوں ابو ولاد سے انہوں نے ابوبکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: **"لو ان مریضاً من المومنین یعرف حق ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام و حرمتہ وولایتہ اخذ لہ من طین قبرہ علی رأس میل کان لہ دواء و شفاء"** اگر ایک صاحب ایمان مریض کے لئے جو امام حسینؑ کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہے آنحضرتؑ کی قبر کے ایک میل کے فاصلے سے بھی تھوڑی مٹی اٹھائی جائے تب بھی وہ اس کے لئے دوا اور شفا کی باعث ہے۔ (۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۲۵، ۱۳۱
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۲۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰ ص ۳۳۱، طب الائمہ ص ۵۲۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱ ص ۱۱۲، ۱۲۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴ ص ۵۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۹۳

قبر حسینؑ کی مٹی کہاں سے اور کیسے اٹھائی جائے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے یعقوب ابن یزید سے انہوں نے حسن بن علی سے اور انہوں نے یونس بن رفیع سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قبر حسینؑ بن علیؑ کے سرہانے سرخ رنگ کی مٹی ہے جس میں ہر مرض کے لئے شفا ہے سوائے موت کے، راوی (یونس) کا بیان ہے کہ اس حدیث کو سننے کے بعد قبر کے پاس آیا اور سرہانے کی طرف کھودنا شروع کیا جب ایک ذراع کھودا تو ایک درہم بھر ریت کے مانند سرخ مٹی نظر آئی جس کو لے کر کوفہ گیا اور اس میں پانی ملا کر مخفی کر دیا پھر لوگوں کو دیتا رہا تا کہ وہ اپنا علاج کر سکیں۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد، محمد بن حسن اور علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے رزق اللہ بن علاء سے انہوں نے سلیمان بن عمرو سراج سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "یوخذ طین قبر الحسین علیہ السلام من عند القبر علی قدر سبعین ذراعاً" قبر حسینؑ سے ستر ذراع تک کے فاصلے سے مٹی اٹھائی جا سکتی ہے۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے اور انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب قبر حسینؑ کی مٹی (خاک شفا) کو کھائے تو یہ پڑھے اور آخر میں بیماری کا نام لے۔ (۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۱، کافی، ج ۴، ص ۵۸۸۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۰، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۱۱، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۳، کافی، ج ۴، ص ۵۸۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۴، مصباح الزائر، ص ۱۳۶۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۴۰۔

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِي تَنَاوَلَهُ، وَالرَّسُولِ الَّذِي بَوَّأَهُ، وَالْوَصِيِّ الَّذِي ضُمِّنَ فِيهِ أَنْ تَجْعَلَهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ كَذَا وَكَذَا.

ح۴۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان یا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے علی بن ریان بن صلت سے انہوں نے حسین بن اسد سے انہوں نے احمد بن مصلقہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے اور انہوں نے ابو جعفر موصلی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قبر حسینؑ سے مٹی اٹھاؤ تو کہو:

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ، وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهَا، وَالْمَلَكِ الَّذِي كَرَبَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي هُوَ فِيهَا، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ هٰذَا الطِّينَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَأَمَاناً مِنْ كُلِّ خَوفٍ.

اگر اس عمل کو انجام دے دیا تو ہر مرض سے شفا اور ہر خوف سے امان پا جاؤ گے۔(۱)

ح۵۔ مجھ سے محمد بن حسن بن علی بن مہز یار نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا علی بن مہز یار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے ابو عمرو سے جو کوفہ کی اہم شخصیت تھے انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ابوحمزہ کا بیان ہے کہ مکہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں میں نے اپنوں کو دیکھا ہے وہ حائر کی مٹی ۔لے کر جاتے ہیں تا کہ اس کے ذریعے شفا حاصل کریں کیا اس میں شفا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جو مٹی آنحضرتؑ کی قبر سے چار میل تک کے فاصلے سے اٹھائی جائے اس میں شفا ہے، نیز (دوسرے امام) حسنؑ، (چوتھے امام) علیؑ بن الحسینؑ اور (پانچویں امام) محمدؑ (بن علیؑ) کے قبر کی مٹی کی بھی یہی تاثیر ہے۔(البتہ سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کسی اور کے قبر کی مٹی کھا کر شفا حاصل کرنے کی روایتوں میں اجازت نہیں دی گئی ہے۔مترجم) پس وہاں کی مٹی اٹھاؤ کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے وہ سپر ہے۔جن چیزوں کے ذریعے شفا حاصل کی جاتی ہے کوئی بھی اس کے برابر نہیں ہے سوائے دعا کے، اور برتنوں کے بنانے والی مٹی کو مخلوط کرنے اور یقین کی کمی کے باعث اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے، لیکن

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۴۰۔

Presented by Ziaraat.Com

اس مٹی میں شفا کے یقین کی صورت میں اس سے علاج کرنے پر اذن الٰہی سے ان تمام چیزوں سے انسان بے نیاز ہو جاتا ہے جن سے علاج ہوتا ہے، اور شیاطین اور کافر جن حسد کی بناء پر اس مٹی سے اپنے کومس کر کے اس کو خوشبو ختم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ جیسے ہی وہ مٹی حائر سے باہر لائی جاتی ہے ان میں کے بے شمار اس کی طرف بڑھتے ہیں تا کہ اپنے کومس کر کے مٹی کے اثر کو ختم کر دیں کیونکہ وہ فرشتوں کے ہمراہ حائر میں داخل نہیں ہو سکتے، اب اگر وہاں کی تھوڑی سی خالص مٹی ہو (جس سے نہ شیاطین نے اپنے کومس کیا ہو نہ ہی دوسری مٹی اس سے مخلوط ہوئی ہو) اور اس سے کوئی شخص علاج کرے تو اس کو اسی وقت شفا مل جائے گی، لہذا جب اس مٹی کو اٹھاؤ تو اس کو چھپا لو اور اس پر زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کرو، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ بعض مٹی اٹھانے والے اس کو اتنی کم اہمیت دیتے ہیں کہ اس کو جانوروں کو چارہ دینے والے ظرف میں رکھتے ہیں یا گندے ہاتھ سے چھوتے ہیں اور یا بال اور پشم سے بنے ہوئے کیسہ میں رکھتے ہیں، پس جس کی نظر میں اس کی اتنی کم اہمیت ہو وہ کس طرح اس سے شفا پا سکتا ہے؟! کم اہمیت جاننے کی وجہ سے یقین سے خالی قلب اس مٹی کی تاثیر کو ختم کر دیتا ہے۔(۱)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے رزق اللہ بن علاء سے انہوں نے سلیمان بن عمرو سراج سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قبر حسینؑ سے ستر باع (ہر باع دو ہاتھ کے برابر ہے) سے مٹی اٹھائی جاتی ہے۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن علی سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ قبر حسینؑ کی مٹی کو جنوں اور شیطانوں کی آفت سے بچانے کے لئے اس پر سورۂ ''انا انزلناہ فی لیلة القدر'' کی تلاوت کرنی چاہئے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۱۵۶، ج ۱۰۱، ص ۱۲۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۲۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۱، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۴۔

۳۔ کافی، ج ۴، ص ۵۸۸، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۲۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۸۔ مروی ہے کہ جب قبر حسینؑ کی مٹی اٹھاؤ تو کہو: (۱)

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الطّٰاهِرَةِ، وَبِحَقِّ الْبُقْعَةِ الطَّيِّبَةِ، وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي تُوارِيهِ، وَبِحَقِّ جَدِّهِ وَأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخِيهِ وَالْمَلاٰئِكَةِ الَّذِينَ يَحُفُّونَ بِهِ، وَالْمَلاٰئِكَةِ الْعُكُوفِ عَلىٰ قَبْرِ وَلِيِّكَ يَنْتَظِرُونَ نَصْرَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، وَاجْعَلْ لِي فِيهِ شِفٰاءً مِن كُلِّ دٰاءٍ، وَأَمٰاناً مِنْ كُلِّ خَوفٍ، وَغِنىً مِنْ كُلِّ فَقْرٍ، وَعِزّاً مِنْ كُلِّ ذُلٍّ، وَأَوسِعْ بِهِ عَلَيَّ فِي رِزْقِي، وَأَصِحَّ بِهِ جِسْمِي.

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے روایت کی ہے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے ایک کوفی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "حريم قبر الحسين عليه السلام فرسخ فى فرسخ فى فرسخ فى فرسخ" حائر حسینی، قبر سے ہر طرف سے ایک ایک فرسخ ہے۔ (۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن نہیک سے انہوں نے سعد بن صالح سے انہوں نے حسن بن علی بن ابو مغیرہ سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا میں کثیر الامراض ہوں اور مجھے بیماریوں نے گھیر رکھا ہے میں نے ہر طرح کا علاج کر رکھا ہے (مگر کوئی فائدہ نظر نہیں آیا کیا کروں) حضرتؑ نے فرمایا تم نے تربت حسینؑ (خاک شفا) سے کیوں غفلت برتی اس میں ہر مرض کے لئے شفا اور یہ ہر خوف کے لئے باعث امن ہے۔ جب اس مٹی کو اٹھاؤ تو کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّينَةِ، وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِي أَخَذَهٰا، وَبِحَقِّ النَّبِيِّ الَّذِي قَبَضَهٰا، وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي حَلَّ فِيهٰا، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَاجْعَلْ لِي فِيهٰا شِفٰاءً مِنْ كُلِّ دٰاءٍ، وَأَمٰاناً مِنْ كُلِّ خَوفٍ.

۱۔ مصباح الزائر، ص ۱۳۷، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۸

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۲۰۔

Presented by Ziaraat.Com

راوی کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس فرشتہ نے وہ مٹی اٹھائی تھی وہ جبرئیل تھے جس کو پیغمبرؐ کو دکھا کر کہا یہ تربت آپ کے اس بیٹے (حسینؑ کے قبر) کی ہے جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کر دے گی اور جس نبی نے وہ تربت اپنی مٹھی میں لی وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سلم تھے اور جو وصی اس پر اترا وہ حسینؑ بن علیؑ سید الشہداء تھے۔

راوی کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا یہ تو سمجھ گیا کہ قبر حسینؑ کی مٹی ہر مرض کے لئے شفا کا باعث ہے مگر کس طرح یہ ہر خوف کے لئے امان کا باعث بن سکتی ہے؟ فرمایا جب بھی کسی بادشاہ یا کسی اور سے خوف کھاؤ تو گھر سے نکلتے وقت قبر حسینؑ کی تھوڑی سے مٹی اپنے ہمراہ لے لو اور اس کو اٹھاتے وقت کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ طِينَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، اتَّخَذْتُهَا حِرْزاً لِمَا أَخَافُ وَلِمَا لاَ أَخَافُ.

کیونکہ بعض وقت ایسی چیزوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے جن سے خوف نہیں کھایا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ جس طرح حضرتؑ نے فرمایا تھا اسی طرح عمل کیا اور بخدا میرا بدن صحیح و سالم ہو گیا اور جن چیزوں سے خوف کھاتا تھا یا جن سے خوف نہیں کھاتا تھا اسی طرح امن محسوس کرنے لگا جس طرح حضرتؑ نے فرمایا تھا۔ اور پھر بحمد اللہ کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جو اذیت کا باعث بنتی۔ (۱)

ح ۱۱۔ مجھ کو حکیم بن داؤد بن حکیم نے خبر دی انہوں نے سلمہ سے انہوں نے احمد بن اسحاق قزوینی سے اور انہوں نے ابو بکار سے روایت کی ہے میں نے قبر حسینؑ بن علیؑ کے سرہانے سے سرخ رنگ کی مٹی اٹھائی اور اس کو امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی، حضرت نے اس کو اپنی ہتھیلی پر لیا، اس کو سونگھا اور پھر روئے یہاں تک کہ رخسار پر آنسو جاری ہو گئے اور پھر فرمایا: یہ میرے جد (حسینؑ) کے قبر کی مٹی ہے۔ (۲)

ح ۱۲۔ مجھ سے ابو عبد الرحمٰن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے سامرہ میں بیان کیا انہوں نے حسن بن علی

۱۔ امالی شیخ طوسی، ج ۱، ص ۳۲۵، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۱۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۴، بشارۃ المصطفیٰ، ص ۲۱۴، نمبر ۴۴۱۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۱، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۳۴۔

Presented by Ziaraat.Com

بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد (علی بن مہزیار) سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے محمد بن مروان سے اور انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر حسینؑ سے مٹی اٹھاؤ تو سورۂ الحمد، سورۂ معوذتین (سورۂ "قل اعوذ برب الناس" اور سورۂ "قل اعوذ برب الفلق")، سورۂ "قل هو الله احد"، سورۂ "قل یا ایها الکافرون"، سورۂ "انا انزلناه فی لیلة القدر"، سورۂ "یٰس" اور آیۃ الکرسی پڑھو اور پھر کہو:

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ، وَبِحَقِّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ، وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ، وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَبِحَقِّ الْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ، وَبِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ، وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهَا، وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي حَلَّ فِيهَا، وَبِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِي تَضَمَّنَتْ، وَبِحَقِّ السِّبْطِ الَّذِي ضَمَّنَتْ، وَبِحَقِّ جَمِيعِ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي هٰذَا الطِّينَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَلِمَنْ يَسْتَشْفِي بِهِ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَمَرَضٍ، وَأَمَاناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ. أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ اجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً، وَرِزْقاً وَاسِعاً، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ، وَآفَةٍ وَعَاهَةٍ، وَجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اس کے بعد کہو: (۱)

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمَيْمُونَةِ، وَالْمَلَكِ الَّذِي هَبَطَ بِهَا، وَالْوَصِيِّ الَّذِي هُوَ فِيهَا صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَانْفَعْنِي بِهَا، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۲۸، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۵۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۹۴
خاک شفا کھاتے وقت پڑھی جانے والی دعا

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں ۔ نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بصری سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور جب اس کو کھاؤ تو کہو: (۱)

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقاً واسِعاً، وَعِلْماً نافِعاً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ح ۲۔ سعد بن عبداللہ نے کہا نیز مجھ سے محمد بن عیسیٰ جیسے بعض محدثین نے بیان کیا لیکن انہوں نے کہا کہ میں اس حدیث کے سلسلۂ سند کو بھول گیا ہوں جس میں امامؑ نے فرمایا کہ جب خاک شفا کھاؤ کہو: (۲)

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبارَكَةِ، وَرَبَّ هٰذَا الْوَصِيِّ الَّذِي وارَتْهُ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ عِلْماً نافِعاً، وَرِزْقاً واسِعاً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ.

ح ۳۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن محمد) سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے مالک بن عطیہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مظلوم کربلا کے قبر کی مٹی جب اٹھاؤ اور اس کو اپنے منہ میں رکھو تو کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ، وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِي قَبَضَها، وَالنَّبِيِّ الَّذِي

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۹، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۴۱، مزار شیخ مفید، ص ۱۳۱، مکارم الاخلاق طبرسی، ج ۱، ص ۳۶۰، نمبر ۱۱۷۶، مصباح کفعمی، ص ۵۰۹۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲۹، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۴۱، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۶۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۵۔

Presented by Ziaraat.Com

حَضَنَها، وَالْإِمامِ الَّذي حَلَّ فِيها، أنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأنْ تَجْعَلَ لِي فِيها شِفاءً نافِعاً، وَرِزْقاً واسِعاً، وَأماناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَداءٍ.

جس نے اس پر عمل کیا تو خدا اس کو عافیت اور شفا عنایت کرے گا۔(۱)

باب۹۵

بجز خاک شفا ہر مٹی کا کھانا حرام ہے

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو یحییٰ واسطی سے اور انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "الطين كله حرام كلحم الخنزير ،و من اكله ثم مات منه لم اصلّ عليه ، الا طين قبر الحسين عليه السلام ،فان فيه شفاء من كل داء ،و من اكله بشهو ة لم يكن فيه شفاء " مٹی کا کھانا سور کے گوشت کی طرح حرام ہے اگر کوئی شخص مٹی کھائے اور اس کے سبب اس کی موت ہو جائے تو میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کیونکہ اس میں ہر درد کی دوا ہے اور جو شخص اس کو صرف اپنی خواہش کی بنیاد پر کھائے گا اس کو شفا نہیں ملے گی۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عباد بن سلیمان سے اور انہوں نے سعد بن سعد سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے مٹی کے کھانے کے بارے میں سوال کیا حضرتؑ نے جواب دیا: "اكل الطين حرام مثل الميتة و الدم و لحم الخنزير ،الا طين قبر الحسين عليه السلام فان فيه شفاء من كل داء و امناً من كل

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۲۹، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۴۲۔

۲۔ علل الشرائع، ص۵۳۲، بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۲۹۔

Presented by Ziaraat.Com

خــوف " مردار، خون اور سور کے گوشت کی طرح مٹی کا بھی کھانا حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے اس لئے کہ یہ ہر بیماری کے لئے شفا اور ہر خوف سے امان کا باعث ہے۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے بعض محدثین سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا: خدا نے آدم کو مٹی سے خلق کیا لہذا مٹی کے کھانے کو ان کی اولاد پر حرام قرار دیا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ آپ قبر حسینؑ کی مٹی کے کھانے کے بارے میں کیا کہتے ہیں، فرمایا لوگوں پر ایک دوسرے کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن چنے کے دانے کے برابر ہمارے گوشت کا کھانا حلال ہے۔(۲) (علامہ امینیؒ اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی خلقت خاک کربلا سے ہوئی ہو کیونکہ اس سرزمین کو اپنے گوشت سے تعبیر کیا ہے جب کہ اوروں کی خلقت کے بارے میں فرمایا کہ ان کی خلقت دوسری مٹی سے ہوئی ہے، اور کیوں ایسا نہ ہو اس لئے کہ خاک کربلا، دنیا کی سب سے اشرف و اعلیٰ مٹی ہے، لہذا اشرف موجودات کی خلقت بھی شریف ترین مٹی سے ہونی چاہئے، اس بات کی تائید (باب ۸۸ کی) گذشتہ ان حدیثوں سے ہوتی ہے جن میں امامؑ نے فرمایا کہ زمین کعبہ کی خلقت سے ۲۴ ہزار سال پہلے کربلا کی مٹی خلق کی گئی تھی اور یہ جنت کے باغوں میں سے ایک بہترین باغ ہے اور جنت کے باغوں کے درمیان یہ سرزمین اسی طرح چمکتی ہے جس طرح ستاروں کے درمیان کوکب دری اور اس میں انبیاء و رسل رہتے ہیں۔ اب یہ کہ مذکورہ حدیث (نمبر ۳) کو حقیقی معنی پر محمول کریں یا مجازی معنی پر تو حقیقی معنی پر حمل کرنے کی تائید اسی باب کی آخری حدیث (نمبر ۵) کرتی ہے۔ مترجم)۔

ح ۴۔ سماعہ بن مہران نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: "کــل **طین حرام علی بنی آدم ما خلا طین قبر الحسین علیه السلام من اکله من وجع شفاء الله**

۱۔ امالی شیخ طوسی، ج ۱، ص ۳۲۶، الخرائج، ج ۲، ص ۸۷۲۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۷۴، مصباح الزائر ص ۱۳۶، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۰، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۸۔

Presented by Ziaraat.Com

تعالیٰ " بنی آدم (انسانوں) پر ساری مٹی کا کھانا حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے، جو شخص درد والم کو رفع کرنے کے لئے اس کو کھائے تو خدا شفاعطا کرے گا۔(۱)

ح ۵۔ مجھے حسین بن مہران فارسی کی حدیث میں نظر آیا انہوں نے محمد بن ابی سیار سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ "من باع طین قبر الحسین علیه السلام فانه یبیع لحم الحسین و یشتریه" جس نے قبر حسینؑ کی مٹی بیچی اس نے (امام) حسینؑ کے گوشت کی خرید وفروخت کی۔(۲)

باب ۹۶

دور سے زیارتِ حسینؑ کا طریقہ

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے اس سے روایت کی ہے جس نے ان سے روایت کی تھی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اذا بعدت باحدکم الشقة و نات به الدار فلیعل اعلا منزل له ،فیصلی رکعتین ،و لیوم بالسلام الی قبورنا ، فان ذالک یصل الینا" جو شخص کربلا سے دور ہو وہ ایک بلند جگہ پر جائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہماری قبروں کی طرف اشارہ کر کے سلام کرے، وہ ہم تک پہنچ جائے گا۔(۳)

ح ۲۔ مجھ سے علی بن الحسین اور علی بن محمد بن قولویہ رحمہم اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمران بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے ایک طولانی

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۰۔

۳۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۳، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۶۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۶۸۔

Presented by Ziaraat.Com

حدیث میں روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے (سدیر سے) فرمایا: اے سدیر تم پر واجب ہے کہ جمعہ کے دن پانچ مرتبہ اور ہر روز ایک مرتبہ قبر حسینؑ کی زیارت کیا کرو، میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں میں تو کربلا سے فرسخوں دور ہوں (پھر کس طرح یہ زیارت ممکن ہے) فرمایا: اپنے گھر کی چھت پر جاؤ اور داہنے بائیں دیکھنے کے بعد آسمان کی طرف اپنے سر کو بلند کرو (تا کہ دشمن تمہارے عمل سے واقف نہ ہو سکے) اور پھر قبر حسینؑ کا رخ کر کے کہو: '' السلام علیک یا ابا عبد اللہ، السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ'' اگر تم نے یہ عمل انجام دے لیا تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک زیارت اور ایک حج و عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا، سدیر کا بیان ہے کہ پھر میں اس عمل کو دن میں پچیس مرتبہ انجام دیتا تھا۔(۱)

ح ۳۔ مجھ سے حکیم بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن ابن الخطاب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سنان سے انہوں نے منیع سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد (سدیر) سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے سدیر کیا قبر حسینؑ کی تم ہر روز زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا ہاں سال میں ایک مرتبہ زیارت کرتا ہوں۔ فرمایا اے سدیر! تم نے کتنا حسینؑ پر جفا کیا، کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ہزار ہزار (دس لاکھ) بال بکھرائے غبار آلود فرشتے خلق کیے ہیں جو آنحضرتؑ پر گریہ کرتے ہیں اور آپ کی زیارت کرتے رہتے ہیں اور اس میں تساہلی نہیں برتتے، اے سدیر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم جمعہ کو پانچ مرتبہ اور..... بقیہ گذشتہ حدیث (نمبر۲) کی طرح ہے۔(۲)

ح ۴۔ سلیمان بن عیسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے، عیسیٰ کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب آپ تک نہ پہنچ سکوں تو کس طرح آپ کی زیارت کروں؟ فرمایا اے عیسیٰ جب مجھ تک نہ پہنچ سکو تو جمعہ کے دن غسل یا وضو کرو اور اپنے گھر کی چھت پر جا کر دو رکعت نماز پڑھو

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۶۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۶۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۶، کافی، ج ۴، ص ۵۸۹، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۱۶، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

اور پھر میری جانب متوجہ ہوا اس لئے کہ جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اس نے (گویا) میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی اور جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی اس نے (گویا) زندگی میں میری زیارت کی (۱) (علامہ امینی کا کہنا ہے کہ یہ حدیث امامؑ کی زندگی میں دور دراز سے آپ کی زیارت کے طریقے کی نشاندہی کرتی ہے لہذا اسی طریقہ پر عمل کرتے ہوئے سرداب کی طرف رخ کر کے امام زمانہؑ کی زیارت کی جاسکتی ہے۔ مترجم)

ح ۵۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد دہقان سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے، ان (سدیر) کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا تم قبر حسینؑ کی زیارت کیوں زیادہ نہیں کرتے؟ عرض کیا چونکہ مشغولیات زیادہ ہیں اس لئے زیادہ زیارت نہیں کرسکتا، حضرتؑ نے فرمایا کیا تجھے ایسا طریقہ بتاؤں جس پر عمل کر کے خدا سے زیارت کا ثواب لے سکو؟ عرض کیا ضرور بتایئے، فرمایا غسل کرنے کے بعد گھر کی چھت پر جاؤ اور اشارہ کر کے سلام کرو تا کہ تمہارے نامۂ اعمال میں ایک زیارت کا ثواب لکھ دیا جائے۔ (۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے اسماعیل بن سہل سے انہوں نے ابو احمد سے اور انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا، اس کا کہنا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "**اذا بعدت علیک الشقة و نات بک الدار فلتعل علی اعلی منزلک و لتصل رکعتین ،فلتؤم بالسلام الی قبورنا ، فان ذالک یصل الینا**" جب تمہارا گھر دور ہو تو اپنے گھر کی چھت پر چلے جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہماری قبروں کی طرف اشارہ کر کے سلام کرو، وہ سلام ہم تک پہنچ جائے گا۔ (۳)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کی ہے،

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۶۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۶۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۷۸، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۵۔

۳۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۳، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۳۶۷۔

Presented by Ziaraat.Com

ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حنان بن سدیر صیرفی امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ کے پاس آپ کے اصحاب کی ایک جماعت موجود تھی، حضرتؑ نے فرمایا اے حنان بن سدیر کیا مہینہ میں ایک مرتبہ اباعبداللہ (امام حسینؑ) کی زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کیا دو مہینے میں ایک بار زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کیا سال میں ایک مرتبہ زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا پھر تم اپنے سید و سردار پر کتنا ستم کرتے ہو؟ عرض کیا اے فرزند پیغمبرؐ، زادراہ کی کمی اور راہ کی دوری اس زیارت میں مانع بنتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ دوری کے باوجود قبول شدہ زیارت کا ثواب پاؤ؟ عرض کیا اے فرزند پیغمبر پھر کس طرح زیارت کر سکتا ہوں۔ فرمایا جمعہ کے دن یا جس دن زیارت کرنا چاہو غسل کرو اور پاک وصاف لباس پہن کر اپنے گھر کی بلند جگہ یا صحرا کی طرف جاؤ اور جب قبر کی سمت معلوم ہو جائے تو قبلہ کی طرف رخ کرو (البتہ یہ اس صورت میں ہے جب دونوں کی جہت ایک ہو) اور کہو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَوْلاٰيَ وَآبْنَ مَوْلاٰيَ، وَسَيِّدِي وَآبْنَ سَيِّدِي، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَوْلاٰيَ، آلشَّهِيدَ بْنَ الشَّهِيدِ، وَالْقَتِيلَ بْنَ الْقَتِيلِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ. أَنَا زٰائِرُكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ بِقَلْبِي وَلِسٰانِي وَجَوٰارِحِي، وَإِنْ لَمْ أَزُرْكَ بِنَفْسِي مُشٰاهَدَةً لِقُبَّتِكَ فَعَلَيْكَ اَلسَّلاٰمُ يٰا وٰارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، وَوٰارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، وَوٰارِثَ إِبْرٰاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، وَوٰارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللهِ، وَوٰارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللهِ، وَوٰارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ وَنَبِيِّهِ وَرَسُولِهِ، وَوٰارِثَ عَلِيٍّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ وَخَلِيفَتِهِ، وَوٰارِثَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَصِيِّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ، لَعَنَ اللهُ قٰاتِلِيكَ وَجَدَّدَ عَلَيْهِمُ الْعَذٰابَ فِي هٰذِهِ السّٰاعَةِ وَفِي كُلِّ سٰاعَةٍ. أَنَا يٰا سَيِّدِي مُتَقَرِّبٌ إِلَى اللهِ جَلَّ وَعَزَّ وَإِلىٰ جَدِّكَ رَسُولِ اللهِ، وَإِلىٰ أَبِيكَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ، وَإِلىٰ أَخِيكَ الْحَسَنِ، وَإِلَيْكَ يٰا مَوْلاٰيَ، فَعَلَيْكَ اَلسَّلاٰمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ بِزِيٰارَتِي لَكَ بِقَلْبِي وَلِسٰانِي وَجَمِيعِ جَوٰارِحِي. فَكُنْ لِي يٰا سَيِّدِي شَفِيعِي لِقَبُولِ ذٰلِكَ مِنِّي، وَأَنَا بِالْبَرٰاءَةِ مِنْ أَعْدٰائِكَ وَاللَّعْنَةِ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ، فَعَلَيْكَ صَلَوٰاتُ اللهِ وَرِضْوٰانُهُ وَرَحْمَتُهُ.

Presented by Ziaraat.Com

پھر بائیں طرف تھوڑا کج ہو اور قبر علی بن الحسین (جناب علی اکبر) کی طرف رخ کر کے جو اپنے باپ کے پائنتی ہے سلام کرو پھر اپنی دینی اور دنیوی حاجتیں مانگو، اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھو اس لئے کہ زیارت کی نماز آٹھ رکعت یا چار رکعت یا دو رکعت ہے، آٹھ رکعت پڑھنا افضل ہے، پھر قبر (تیسرے امام) ابا عبداللہ کے قبر کی طرف رخ کر کے کہو: (۱)

باب ۹۷

قبر حسینؑ کی زیارت کا ترک کرنا جفا ہے

ح ۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے بعض محدثین سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص سے پوچھا تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا سولہ فرسخ کا فاصلہ ہے، فرمایا کیا قبر حسینؑ پر جاتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا تم نے کتنی زیادتی کی ہے۔ (۲)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن فضل سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے، حنان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ زیارت حسینؑ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: "زره ولا تجفه، فانه سيد الشهداء و

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۶۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۸۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۰۷، مصباح المتہجد، ص ۲۵۳، مصباح الزائر، ص ۱۹۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۵۔

Presented by Ziaraat.Com

سید شباب اهل الجنة،و شبیه یحیی بن زکریا ،و علیهما بکت السماء و الارض"
زیارتِ حسینؑ کرواور اس کو ترک نہ کرو کیونکہ وہ (امام حسینؑ) سید الشہداء، سید شباب اھل الجنۃ اور یحییٰ بن زکریا سے مشابہ ہیں اور دونوں ہی پر آسمان اور زمین نے گریہ کیا تھا۔(۱)

ح۳۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن ابی داؤد سے انہوں نے سعد بن ابی عمرو جلات سے اور انہوں نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "بابی و امی الحسین المقتول بظهر الکوفة،والله لکانی انظر الی الوحش مادة اعناقها علی قبره من انواع الوحش یبکونه و یرثونه لیلاً حتی الصباح ،فاذا کان ذالک فایاکم الجفا "میرے ماں باپ حسینؑ پر قربان ہوں جس کو پشت کوفہ (کربلا میں) قتل کیا جائے گا، خدا کی قسم گویا میں مختلف وحشی جانوروں کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی گردن دراز کئے ہوئے اس کی قبر پر گریہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، جب ان کا یہ عالم ہے تو تم ترک زیارت نہ کرنا۔(۲)

ح۴۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی، علی بن الحسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حنان بن سدیر سے اور انہوں نے اپنے والد سدیر سے روایت کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے سدیر کیا تم ہر روز قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا تم نے کتنا جفا کیا، فرمایا کیا ہر جمعہ زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کیا ہر مہینہ زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا گاہے سال میں ایک مرتبہ زیارت کرتا ہوں۔ فرمایا اے سدیر تم نے حسینؑ کے حق میں بہت زیادتی کی، کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے بال بکھرائے گرد میں اٹے ایک ہزار فرشتے خلق کئے ہیں جو حسینؑ پر گریہ اور مرثیہ سرائی کرتے رہتے ہیں اور اس میں کمی نہیں ہونے دیتے، وہ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے رہتے ہیں اور اس کا ثواب حسینؑ کے

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۵، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۲۴۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۶، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۴۳۳، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۲۵۸۔

Presented by Ziaraat.Com

زائروں کو ہدیہ کرتے ہیں.....۔(۱)

ح ۵۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے حنان بن سدیر سے روایت کی ہے، حنان کا بیان ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کرنے کے بعد بیٹھ گیا، حضرتؑ نے پوچھا کس جگہ سے آئے ہو؟ جواب دیا کوفہ سے آیا ہوں آپ کے محبوں اور موالیوں میں سے ہوں، حضرتؑ نے پوچھا کیا تم ہر جمعہ کو قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، پوچھا کیا ہر مہینہ زیارت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، پوچھا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، فرمایا پھر تم عمل خیر سے محروم ہو۔(۲)

ح ۶۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ربعی عبداللہ سے اور انہوں نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے فضیل تم حسینؑ کی زیارت نہ کر کے آنحضرت پر کتنا جفا کرتے ہو، کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے چار ہزار غبار آلود، گرد میں اٹے فرشتے خلق کئے ہیں جو حسینؑ پر گریہ کرتے ہیں جس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا۔(۳)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے حماد سے انہوں نے محمد بن مسلم سے اور انہوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص سے پوچھا تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے، اس نے جواب دیا سولہ یا سترہ فرسخ کا، حضرتؑ نے پوچھا کیا ان کی زیارت کو جاتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا کتنے بدنصیب ہو۔(۴)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے ابو عبداللہ مومن سے انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے سلیمان بن خالد

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۴۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۴۔

۴۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

سے روایت کی ہے، سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے کہ جو گمان تو کرتے ہیں کہ ہمارے شیعہ ہیں لیکن ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی عمر تمام ہوگئی اور وہ کم توجہی اور سستی کی وجہ سے زیارت حسینؑ کے لئے نہیں گئے، آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم اگر وہ جان جاتے کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو اس کو انجام دینے میں سستی نہیں کرتے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں بتایئے اس زیارت میں کیا فضیلت ہے؟ فرمایا بہت زیادہ برکت و فضیلت ہے، آگاہ ہو جاؤ! اس کی پہلی برکت یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اب شروع سے اپنے اعمال کا آغاز کرو۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن خطاب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سنان سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حنان سے اور انہوں نے اپنے والد (سدیر) سے روایت کی ہے، ان (سدیر) کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے سدیر کیا روزانہ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں نہیں، فرمایا کتنی زیادتی کرتے ہو، پوچھا کیا ہر جمعہ آنحضرت کی زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، پوچھا کیا ہر مہینہ زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟ عرض کیا کبھی سال میں ایک مرتبہ زیارت کر لیتا ہوں حضرت نے فرمایا اے سدیر تم حسینؑ پر کتنا ظلم کرتے ہو......(۲)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے محمد بن ناجیہ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عامر بن کثیر سراج نہدی سے اور انہوں نے ابی جارود سے روایت کی ہے، ابی جارود کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے، عرض کیا سواری سے ایک دن کا اور پا پیادہ ایک دن اور اس سے کچھ زیادہ کا، حضرتؑ نے پوچھا کیا ہر جمعہ کو قبر حسینؑ پر آتے ہو، عرض کیا نہیں

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۳۵۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۔

Presented by Ziaraat.Com

مگر بعض اوقات ،حضرتؑ نے فرمایا تم کتنی زیادتی کرتے ہو، آگاہ ہو جاؤ! اگر آنحضرتؑ کی قبر ہم سے نزدیک ہوتی تو وہاں ہجرت کرجاتے۔(۱)

مجھ سے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے محمد بن ناجیہ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے عامر بن کثیر نہدی سراج سے انہوں نے ابی جارود سے اورانہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس کی مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۹۸

امیروغریب کے لئے ہرسال زیارت حسینؑ کی تعداد

ح ۱۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن نہیک سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے اورانہوں نے ابوایوب سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:"**حق علی الغنی ان تاتی قبر الحسين عليه السلام فی السنة مرتین ،و حق علی الفقیر ان یاتیه فی السنة مرة**" قبرحسینؑ کی زیارت کے لئے امیر پرلازم ہے کہ سال میں دومرتبہ اور غریب ایک مرتبہ آئے۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے اورانہوں نے عامر بن عمیر اور سعید اعرج سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:"**ائتوا قبر الحسين عليه السلام فی کل سنة مرة**" قبرحسینؑ کی زیارت کے لئے سال میں ایک مرتبہ آؤ۔(۳)

ح ۳۔ مجھ سے ابوالعباس نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۱،ص۱۷۔

۲۔ بحارالانوار، ج۱۰۱،ص۱۲، وسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۵۳۲۔

۳۔ بحارالانوار، ج۱۰۱،ص۱۳۔

Presented by Ziaraat.Com

نے مسلم سے اور انہوں نے عامر بن عمیر اور سعید اعرج سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے سال میں ایک مرتبہ آؤ۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے جعفر بن محمد بن عبید اللہ موسوی نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن نہیک سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حماد سے اور انہوں نے حلبی سے روایت کی ہے، حلبی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں دریافت کیا، حضرتؑ نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ زیارت کرو، میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔(۲) (کیونکہ زیادہ زیارت کرنے والے کا ذکر زیادہ کیا جاتا ہے۔مترجم)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے ابی رئاب (یا ابن رئاب) سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارت حسینؑ کے لئے غریب پر لازم ہے کہ سال میں ایک مرتبہ اور امیر پر لازم ہے کہ سال میں دو مرتبہ آئے۔(۳)

ح ٦۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے حلبی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارت حسینؑ کے لئے سال میں ایک مرتبہ جاؤ کیونکہ میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔(۴)

ح ۷ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے حسن بن علی بن عبد اللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عباس بن عامر سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: زیارت حسینؑ سے بے اعتنائی نہ کرو، ثروتمند چار مہینے میں

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۲۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۔

۳۔ تہذیب الاحکام، ج ٦، ص ۴۲، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۲۷، ۵۳۳۔

۴۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کے لئے آئے اور تنگدست کے بارے میں صرف اتنا کہوں گا کہ خدا توانائی سے زیادہ تکلیف (ذمہ داری) نہیں دیتا، (آخر میں) عباس نے کہا مجھے یاد نہیں رہا ہے کہ حضرتؑ نے یہ بات علی (بن حمزہ) سے کہی تھی یا ابی ناب (حسن بن عطیہ) سے۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے حلبی سے روایت کی ہے، حلبی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں دریافت کیا حضرتؑ نے فرمایا: سال میں ایک مرتبہ زیارت کرو، (کثرت زیارت سے) شہرت کا خوف ہے۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے ابو العباس نے بیان کیا انہوں نے زیات سے انہوں نے جعفر بن بشیر سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابن مسلم سے اور انہوں نے عامر بن عمیر اور سعید اعرج سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کے لئے آؤ۔(۳)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے، عیص کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا زیارت حسینؑ کے لئے واجبی نماز ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا اس کے لئے واجبی نماز نہیں ہے، راوی کا بیان ہے میں نے حضرتؑ سے سوال کیا کتنے دنوں پر آنحضرتؑ کی زیارت کی جائے؟ فرمایا: "ماشئت" جتنے دنوں میں چاہو زیارت کرو۔(۴)

ح ۱۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن جعفر حمیری سے ان کی اسناد سے انہوں نے علی بن میمون صائغ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۳۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۳۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۲۔
۴۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۲۳۔

Presented by Ziaraat.Com

نے فرمایا: اے علی! مجھے خبر ملی ہے ایک دو سال گزر جاتا ہے اور ہمارے بعض شیعہ زیارت حسینؑ کو نہیں جاتے! عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں بہت ساروں کو پہچانتا ہوں جو ایک دو سال گزر جانے کے بعد بھی زیارت حسینؑ کو نہیں جاتے، حضرتؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! وہ لوگ خیر و سعادت سے محروم، ثواب خدا سے منحرف اور جوار محمدؐ سے دور ہو گئے ہیں۔ میں (راوی) نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں کتنے دنوں پر زیارت حسینؑ کرنا لازم ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اے علی اگر تم ہر ماہ زیارت کر سکتے ہو تو زیارت کرو، میں نے عرض کیا میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں اپنا کام خود سے انجام دیتا ہوں اور لوگوں کے امور میرے ہاتھوں میں ہیں، حتی ایک دن کے لئے بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا، حضرتؑ نے فرمایا تم اور تم جیسے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، میری مراد وہ افراد ہیں جو خود سے اپنا کام نہیں کرتے اور ہر جمعہ کو زیارت حسینؑ کے لئے گھر سے نکلنا ان کے لئے آسان ہے، آگاہ ہو جاؤ ایسے افراد قیامت کے دن پیش خدا اور رسول معذور نہیں ہوں گے۔ عرض کیا اگر ایک شخص اپنی نیابت میں کسی کو زیارت کے لئے بھیجتا ہے تو کیا یہ عمل جائز ہوگا؟ فرمایا ہاں، لیکن اگر خود جائے تو خدا اسے زیادہ اجر و ثواب دے گا، اور جب اس کا پروردگار دیکھے گا کہ وہ خدا کے لئے شب بیداری اور دن میں اپنے کام انجام دے کر اپنے کو زحمتوں میں ڈال رہا ہے تو خدا اس پر نظر کرے گا اور اس نظر (رحمت) کی وجہ سے محمد و آل محمد کے ہمراہ فردوس اعلیٰ اس پر واجب قرار دے گا۔ لہٰذا اس زیارت (حسینؑ) کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو اور ان میں سے ہو جاؤ جو اس کے لئے شائستہ ہیں۔ (۱)

ح ۱۲۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے صباح الحذاء سے اور انہوں نے محمد بن مروان سے روایت کی ہے، محمد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کرو خواہ سال میں ایک مرتبہ ......۔ (۲) (پوری حدیث دوسری سند کے ساتھ باب ۲۷ میں اور اسی سند کے ساتھ باب ۶۱ میں بیان ہوئی ہے)۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۶۳، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۴۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۲۹۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عمرکی بن علی بوفکی سے انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے خادم یحییٰ سے انہوں نے علی سے انہوں نے صفوان بن مہران جمال سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث کی روایت کی ہے، صفوان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا جو شخص زیارت حسینؑ سے واپس آئے وہ دوبارہ کتنی مدت میں زیارتِ حسینؑ کے لئے جائے، اور کتنے دنوں میں آنحضرتؑ کی زیارت کرنی ضروری ہے اور لوگ کتنے دنوں تک آنحضرتؑ کی زیارت ترک کر سکتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا: ایک مہینہ سے زیادہ ترک نہیں کر سکتے لیکن اگر گھر سے دور ہو تو تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کرے، لہٰذا جس شخص نے تین سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ نہیں کی اس نے رسول خداؐ پر جفا اور ان کی حرمت کو پامال کیا، مگر یہ کہ کوئی مجبوری پیش آجائے۔(۱)

ح ۱۴۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے علی بن عقبہ سے اور انہوں نے عبید اللہ حلبی سے روایت کی ہے، حلبی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا ہم ہر سال دو یا تین مرتبہ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں، حضرتؑ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ تم زیادہ میرے پاس آؤ، آنحضرتؑ کی سال میں ایک مرتبہ زیارت کیا کرو، عرض کیا کیسے آنحضرتؑ پر درود بھیجوں؟ فرمایا: آپ کے دونوں شانوں کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ اور پھر پیغمبرؐ پر درود بھیجو اس کے بعد حسینؑ پر درود و صلواۃ بھیجو۔(۲)

ح ۱۵۔ عمرکی نے اپنی اسناد سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قبر حسینؑ کے پاس طلوع فجر سے غروب آفتاب تک چار ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور پھر آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں، پھر اتنی ہی تعداد میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک وہاں نماز پڑھتے ہیں، لہٰذا مسلمانوں کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ آنحضرتؑ کی زیارت کو چار سال سے زیادہ ترک کرے۔(۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۴۔
۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۵۔
۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۶۲۔ عمرکی نے اپنی اسناد سے محمد بن فضیل سے اور انہوں نے ابی ناب سے روایت کی ہے، ابی ناب کا بیان ہے کہ میں نے زیارت حسینؑ کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ "تعدل عمرة ،و لا ینبغی التخلف عنه اکثر من اربع سنین "زیارت حسینؑ، ایک عمرہ کے برابر ہے لہٰذا اس کو چار سال سے زیادہ ترک کرنا سزاوار نہیں ہے۔ (۱)

ح ۱۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبد اللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے، صفوان کا بیان ہے کہ میں نے مکہ جاتے ہوئے مدینہ کے راستے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ محزون و مغموم ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا جو میں سن رہا ہوں اگر تم بھی سنتے تو یہ سوال نہ کرتے، عرض کیا کیا سن رہے ہیں؟ فرمایا بارگاہ الٰہی میں فرشتوں کی گریہ وزاری، قاتلانِ امیر المومنینؑ اور قاتلان حسینؑ پر لعنت ونفرین، جنوں کا ان دونوں پر نوحہ پڑھنا اور فرشتوں کا بے تابی سے گریہ کرنا، اب جو ان آوازوں کو سنے اسے خواب و خوراک کیسے اچھے لگیں گے؟

عرض کیا جو زیارت سے واپس آئے وہ کتنے دنوں کے بعد دوبارہ زیارت کے لئے جائے، اور لوگ کتنے دنوں میں آپ کی زیارت کریں اور کتنی مدت تک آپ کی زیارت ترک کر سکتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا جو نزدیک رہتے ہیں وہ مہینے میں ایک مرتبہ زیارت کریں اور جو دور رہتے ہیں وہ تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کریں، اور جس نے تین سال میں زیارت نہ کی اس نے رسول خداؐ پر جفا اور آپ سے قطع رحم کیا مگر یہ کہ کوئی عذر پیش آجائے جس کی وجہ سے وہ زیارت نہ کر سکتا ہو۔ اگر زائر حسینؑ جان جائے کہ اس زیارت سے رسول خداؐ، امیر المومنینؑ، جناب فاطمہؑ اور ہم اہلبیتؑ کے شہید کتنا خوش ہوتے ہیں اور اگر وہ جان جائے کہ ائمہؑ کی دعا کے ساتھ وہ واپس ہوتا ہے نیز اگر وہ جان جائے کہ دنیا و آخرت میں اس زیارت کا کیا ثواب ہے اور کتنا پیش خدا ذخیرہ ہوتا ہے تو وہ چاہے گا کہ وہاں مکان بنا کر اپنی بچی ہوئی زندگی کو وہیں گزار دے۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۶، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

۸۱۹

جب زائرحسینؑ گھر سے نکلتا ہے تو جس چیز پر اس کا سایہ پڑتا ہے وہ اس کے لئے دعا دیتی ہے اور جب سورج کی کرنیں اس پر پڑتی ہیں تو اس کے گناہوں کو جلا کر اسی طرح راکھ کردیتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو، اور جب وہ پلٹتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک بھی گناہ نہیں ہوتا ہے، اور اس کے درجات اتنے بلند ہو جاتے ہیں کہ اس تک راہ خدا میں خون آلود (شہید) بھی نہیں پہنچ سکتا، ایک فرشتہ اس کے قائم مقام بنتا ہے جو اس کے لئے، طلب مغفرت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ زیارت سے واپس آجائے یا تین سال گزر جائیں یا اس کا انتقال ہو جائے.....(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عمر کی بن بوفکی سے انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے خادم یحییٰ سے انہوں نے علی سے انہوں نے صفوان بن مہران جمال سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔(۲)

۱۔ بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۱۴، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۴۳، اس کتاب (کامل الزیارات) سے معلوم ہوتا ہے کہ صفوان کی یہ حدیث بڑی طولانی ہے اس سفر میں مختلف موضوعات سے متعلق سوال کیا گیا البتہ مؤلفین نے اپنی کتابوں میں اپنے موضوع سے متعلق اس ٹکڑے کو نقل کیا، خود مؤلف کتاب (ابن قولویہ) نے اس حدیث کے ٹکڑوں کو باب ۲۸، ۴۶، ۶۸ پر متعدد اسناد سے نقل کیا ہے۔

۲۔ بحارالانوار، ج۱۰۱، ص۱۴۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۹۹

امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارت کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے حسن بن علی وشاء سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت، قبر حسینؑ کی زیارت کے مانند ہے؟ فرمایا: ہاں۔(۱)

مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابی علی وشاء سے اور انہوں نے حسین بن یسار واسطی سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا کیا بغداد میں قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کروں؟ فرمایا اگر کسی چیز کا خوف نہ ہو، ورنہ پشت پردہ سے زیارت کرو۔(۲)

ح ۳۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے اور انہوں نے حسن بن علی وشاء سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا جو شخص آپ کے باپ ابوالحسنؑ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ان کی زیارت کرو، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اس زیارت میں کیا فضیلت ہے؟ فرمایا: "لہ مثل من زار قبر الحسين عليه السلام" آپ کی قبر کی زیارت کی فضیلت، قبر حسینؑ کی زیارت کی

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۲، ص۳، وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۵۴۶، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۵۳، ثواب الاعمال ص۱۲۳، تہذیب، ج۶، ص۸۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۲، ص۳۔

Presented by Ziaraat.Com

فضیلت جیسی ہے۔ (۱)

ح ۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے علی بن حسان واسطی سے اور انہوں نے بعض محدثین کے توسط سے امام علی رضا علیہ السلام سے امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت سے متعلق ایک حدیث نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: آنحضرتؑ کی قبر کے اطراف کے مساجد میں نماز پڑھو۔ (۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے یعقوب بن یزید سے اور انہوں نے حسین بن یسار واسطی سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا جو شخص آپ کے باپ کی قبر کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا آنحضرتؑ کی زیارت کرو، راوی نے عرض کیا اس زیارت کی کیا فضیلت ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا اس زیارت کی فضیلت آپ کے والد یعنی رسول خداؐ کی زیارت کے مانند ہے۔ میں (راوی) نے عرض کیا اگر خوف پیدا ہو جائے اور حرم میں داخل ہو کر زیارت نہ کرسکوں تو کیا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا پشت دیوار سے سلام کرو۔ (۳)

ح ۶۔ مجھ سے ابو العباس محمد بن جعفر قرشی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے خیبری سے اور انہوں نے حسین بن محمد اشعری قمی سے روایت کی ہے، حسین کا بیان ہے کہ مجھ سے امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر ابی ببغداد کان کمن زار رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و قبر امیر المومنین، الا ان لرسول اللّٰه و امیر المومنین فضلهما" جس نے بغداد میں میرے باپ کی زیارت کی اس نے گویا رسول خداؐ اور قبر امیر المومنینؑ کی زیارت کی، البتہ رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ کی زیارت کا مرتبہ زیادہ ہے۔ (۴)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۳، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۳۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۸۳، بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۳۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۳، المقنعہ، ص ۴۷، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۸۲۔

۴۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۶۷، ج ۱۰۲، ص ۴۔

Presented by Ziaraat.Com

مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے اور انہوں نے محمد بن حسین سے ان کی اسناد سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے روایت کی ہے، عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو قصد وارادہ کے ساتھ رسول خداؐ کی زیارت کرتا ہے، حضرتؑ نے فرمایا: "لـه الجنة ،و من زار ابی الحسن علیه السلام فله الجنة "اس کے لئے جنت ہے اسی طرح جو شخص (ساتویں امام) ابوالحسن (موسیٰ بن جعفر) کی قبر کی زیارت کرے اس کے لئے بھی جنت ہے۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے حسن بن علی وشاء سے روایت کی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: میرے باپ کی قبر کی زیارت، قبر حسینؑ کی زیارت کے مانند ہے۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے احمد بن عبدوس خلنجی سے اور انہوں نے اپنے باپ رحیم سے روایت کی ہے، رحیم کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں، بغداد میں ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی زیارت کرنا ہمارے لئے دشوار ہے اس لئے صرف نزدیک جا کر دیوار کی پشت سے آپ کو سلام کر لیتے ہیں، اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا خدا کی قسم اس کا ثواب اس شخص کے ثواب کے مانند ہے جو قبر رسولؐ خدا کی زیارت کرتا ہے۔(۱)

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۴۷۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۴۷۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے رحیم سے روایت کی ہے، رحیم کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے لئے بغداد میں ابوالحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کی زیارت کرنا دشوار ہے، اس حالت میں جو شخص آپ (ساتویں امامؑ) کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا اس کا ثواب زیارت حسینؑ کے برابر ہے، راوی کا بیان ہے کہ اتنے میں ایک شخص داخل ہوا، اس نے سلام کیا اور بیٹھ کر بغداد، وہاں کے پست فطرت افراد اور زمین میں دھنسنے اور بجلی گرنے جیسی بلاؤں کے نازل ہونے کا ذکر کیا، راوی کا بیان ہے کہ میں جانے کے لئے اٹھ رہا تھا کہ امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حرم ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) ان سب چیزوں سے محفوظ رہے گا۔(۱)

ح ۱۱۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے حمدان قلانسی سے انہوں نے علی بن محمد حضینی سے انہوں نے علی بن عبداللہ بن مروان سے اور انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے روایت کی ہے، ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے خط کے ذریعے امام حسینؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارتوں کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ "ابو عبد اللّٰه (امام حسین) المقدم و هذا اجمع و اعظم اجراً" ابوعبداللہ (امام حسینؑ) کی زیارت افضل ومقدم ہے اور یہ (کاظمین کی) زیارت جامع تر اور اجر عظیم کی حامل ہے۔(۲) (جامع اس لئے کہ یہاں دو اماموں کی زیارتیں ہیں، اور شیعہ اثناعشری ہی آپ کی زیارت کرتے ہیں)۔

ح ۱۲۔ مجھ سے علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نجران سے روایت کی ہے، عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے قصد و ارادے کے ساتھ پیغمبر اسلامؐ کی زیارت کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے فرمایا:

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۴۸۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۴۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۶۲، کافی، ج ۴، ص ۵۸۳، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۹۱، المقنعہ، ص ۴۷۶، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کا اجر جنت ہے اور جو شخص ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی زیارت کرے اس کا بھی اجر جنت ہے۔(۱)

باب ۱۰۰

امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارتیں

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اور انہوں نے اس سے روایت کی ہے جس نے ان سے بیان کیا تھا کہ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا جب بغداد (کاظمین) پہنچو تو کہو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نُورَ اللهِ فِي ظُلُمٰاتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ بَدٰا لِلّٰهِ فِي شَأْنِهِ، أَتَيْتُكَ عٰارِفاً بِحَقِّكَ، مُعٰادِياً لِأَعْدٰائِكَ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يٰا مَولاٰيَ.

پھر دعائیں مانگو اور اپنی حاجتیں طلب کرو، اس کے بعد امام محمد تقی علیہ السلام کو انہیں (مذکورہ) کلمات سے سلام کرو۔(۲)

ح ۲۔ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: جب امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارت کا ارادہ کرو تو غسل کرو اور پاک وصاف لباس پہن کر (ساتویں امامؑ) ابوالحسنؑ موسیٰ بن جعفرؑ اور (نویں امام) محمدؑ بن علیؑ کی زیارت کرو اور جب امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر کے پاس پہنچو تو کہو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نُورَ اللهِ فِي ظُلُمٰاتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مَنْ بَدٰا لِلّٰهِ فِي شَأْنِهِ، أَتَيْتُكَ عٰارِفاً بِحَقِّكَ، مُعٰادِياً لِأَعْدٰائِكَ، مُوٰالِياً لِأَوْلِيٰائِكَ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يٰا مَولاٰيَ.

۱۔ تہذیب الاحکام، ج۶، ص۸۵، بحار الانوار، ج۱۰۲، ص۵۔

۲۔ بحار الانوار، ج۱۰۲، ص۷، مستدرک الوسائل، ج۱۰، ص۳۵۳، کافی ج۴، ص۵۷۸، تہذیب الاحکام، ج۶، ص۸۲، ۹۱۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر حاجت مانگو اس کے بعد امام محمد تقیؑ کو ان الفاظ میں سلام کرو لیکن پہلے غسل کرلو۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، الْإِمامِ الْبَرِّ التَّقِيِّ، النَّقِيِّ الرَّضِيِّ الْمَرْضِيِّ، وَحُجَّتِكَ عَلىٰ مَنْ فَوقَ الْأَرَضِينَ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ، صَلاةً كَثِيرَةً تامَّةً[1] زاكِيَةً مُبارَكَةً مُتَواصِلَةً مُتَواتِرَةً مُتَرادِفَةً، كَأَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيائِكَ.

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ[2] الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خَلِيفَةَ النَّبِيِّينَ وَسُلالَةَ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الْأَرْضِ، أَتَيْتُكَ زائِراً عارِفاً بِحَقِّكَ، مُعادِياً لِأَعْدائِكَ، مُوالِياً لِأَوْلِيائِكَ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَولايَ.

پھر اپنی حاجت مانگو خدا اسے پوری کرے گا۔(۱)

ح۳۔امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: بغداد میں قبر امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس کہو اور اس کو دیگر اماکن مقدسہ پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اَلسَّلامُ عَلىٰ أَولِياءِ اللهِ وَأَصْفِيائِهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ أُمَناءِ اللهِ وَأَحِبّائِهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ أَنْصارِ اللهِ وَخُلَفائِهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَحالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَساكِنِ ذِكْرِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَظاهِرِ أَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الدُّعاةِ إِلَى اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُسْتَقِرِّينَ فِي مَرْضاتِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُخْلِصِينَ فِي طاعَةِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَدِلّاءِ عَلَى اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الَّذِين مَنْ والاهُمْ فَقَدْ والَى اللهَ، وَمَنْ عاداهُمْ فَقَدْ عادَى اللهَ، وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ، وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ، وَمَنْ تَخَلّىٰ مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّىٰ مِنَ اللهِ.

أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي مُسَلِّمٌ لَكُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلانِيَتِكُمْ، مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ، لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۲، ص۷۔

Presented by Ziaraat.Com

وَالْإِنْسِ، وَأَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

یہ زیارت ساری زیارتی جگہوں پر پڑھی جاسکتی ہے، محمد وآل محمدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود وصلواۃ بھیجو اور ہر ایک کا جدا جدا نام لو اور ان کے دشمنوں سے اظہار بیزاری کرو اور اپنے لئے اور مومنین ومومنات کے حق میں اچھی دعا کرو۔(۱)

باب ۱۰۱

طوس میں امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب

ح ۱۔ مجھ سے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے داؤد صرمی سے روایت کی ہے، داؤد کا بیان ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من زار قبر ابی فله الجنة" جو شخص میرے باپ کے قبر کی زیارت کرے گا اس پر جنت واجب ہوجائے گی۔(۲)

ح ۲۔ مجھ سے حسن بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے داؤد صرمی سے روایت کی ہے، داؤد کا کہنا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میرے والد کی قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔(۳)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن ابراہیم جعفری سے اور انہوں نے حمدان دسوائی سے روایت کی ہے، حمدان کا بیان ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جو شخص آپ کے باپ کی طوس (مشہد مقدس) میں زیارت کرے اس کا

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۲۳۱، ج ۱۰۲، ص ۱۲۶، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۴، کافی، ج ۴، ص ۵۷۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۲، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۷۱، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۶۰۸۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۵۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۵۔

Presented by Ziaraat.Com

کیا ثواب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص میرے باپ کی طوس (مشہد مقدس) میں زیارت کرے گا، خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دے گا، حمدان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایوب بن نوح بن دراج سے ملاقات ہوئی ان سے کہا اے ابوالحسین میں نے اپنے مولا امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص طوس میں میرے باپ کی زیارت کرے گا خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے سارے گناہ معاف کر دے گا، یہ سن کر ایوب نے کہا اس بارے میں مزید کچھ کہوں؟ میں نے کہا ہاں، ایوب نے کہا میں نے حضرت (امام محمد تقیؑ) سے مذکورہ بات کے ساتھ یہ بھی سنا کہ قیامت کے دن اس (زائر امام علی رضاؑ) کے لئے منبر رسولؐ کے سامنے ایک منبر نصب کیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے علی بن الحسین نیشاپوری دقاق سے انہوں نے ابوصالح شعیب بن عیسیٰ سے انہوں نے صالح بن محمد بن محمد ہمدانی سے اور انہوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے روایت کی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "**من زارنی علی بعدداری و شطون مزاری اتیته یوم القیامة فی ثلاث مواطن حتی اخلصه من اهوالها: اذا تطایرت الکتب یمیناً و شمالاً، و عند الصراط، وعند المیزان**" جو شخص دوری کے باوجود میری زیارت کرے گا قیامت کے دن تین جگہوں پر اس کے پاس آؤں گا اور اس کو اس دن کے خوفناک ماحول سے نجات دلاؤں گا جب داہنے اور بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا، جب پل صراط سے گزارا جائے گا اور جب ترازوئے اعمال تولا جائے گا۔ سعد کا بیان ہے کہ بعد میں اس حدیث کو صالح بن محمد ہمدانی سے بھی سنا تھا۔(۲)

ح ۵۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے ابراہیم بن ریان سے انہوں نے یحییٰ بن حسن حسینی سے اور انہوں نے علی بن عبداللہ بن قطرب سے روایت کی ہے، علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۵، امالی صدوق ص ۱۰۵، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۵۹

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۰، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۵۱، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۶، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۵، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۵۵، امالی ص ۱۰۶، خصال صدوق، ج ۱، ص ۱۶۷، مقنعہ، ص ۷۵، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۸۵۔

Presented by Ziaraat.Com

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس سے آپ کا ایک جوان فرزند گزرا آپ کے دیگر فرزند بھی آپ کے پاس موجود تھے، حضرتؑ نے اس جوان (آٹھویں امامؑ) کو دیکھ کر فرمایا: "ان ابنی هذا یموت فی ارض غربة، فمن زاره مسلما لا مره عارفاً بحقه کان عند اللّٰه عزوجل کشهداء بدر" میرا یہ بیٹا پردیس میں اس دنیا سے رخصت ہوگا جو شخص معرفت کے ساتھ اس کی زیارت کرے گا وہ پیش خدا شہدائے بدر کے مانند محسوب ہوگا۔(۱)

ح ٦۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم سے اور انہوں نے حمدان بن اسحاق سے روایت کی ہے، حمدان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا یا ایک شخص نے امام محمد تقی علیہ السلام کے توسط سے مجھ سے بیان کیا، شک علی بن ابراہیم کی طرف سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: "من زار قبر ابی بطوس غفر اللّٰه له ماتقدم من ذنبه و ما تاخر ...و انه اذا کان یوم القیامة نصب له منبر بحذاء منبر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و علی علیه السلام حتی یفرغ اللّٰه من حساب الخلائق" جو شخص طوس (مشہد مقدس) میں میرے باپ کی زیارت کرے گا خدا اس کے ماضی و مستقبل کے سارے گناہ معاف کر دے گا اور اس کے لئے منبر رسولؐ و علیؑ کے سامنے ایک منبر بنایا جائے گا یہاں تک کہ خدا لوگوں کے حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد ایوب بن نوح کو زیارت کرتے ہوئے دیکھا ایوب نے کہا کہ (زیارت کے لئے) آیا ہوں تا کہ منبر حاصل کر سکوں۔(۲)

ح ۷۔ مجھ سے میرے والد، محمد بن حسن بن الحسین نے بیان کیا ان سب نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے انہوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے حسین بن سیف بن عمیرہ سے انہوں نے محمد بن اسلم جبلی سے اور انہوں نے محمد بن سلیمان سے روایت کی ہے، ابن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۵۱۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۵۱، کافی، ج ۴، ص ۵۸۵، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۵۰، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۵۵، امالی، ص ۱۰۶، خصال، ص ۱۶۷، مقنعہ، ص ۴۷، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۸۵۔

Presented by Ziaraat.Com

امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا کہ وہ حج تمتع کے لئے مکہ میں داخل ہوا اور خدا نے اس حج وعمرہ کی انجام دہی میں مدد کی، پھر وہ شخص مدینہ آیا اور اس نے رسول خداؐ کو سلام کیا پھر آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کو سلام کیا، وہ آپ کی معرفت رکھتا تھا اور جانتا تھا کہ آپ مخلوق پر خدا کی طرف سے حجت ہیں اور ایسا در ہیں جس سے داخل ہوا جاتا ہے پھر قبر حسینؑ پر آیا اور سلام کیا پھر بغداد (کاظمین) آیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سلام کیا پھر اپنے شہر کی طرف پلٹ آیا جب حج کا زمانہ آیا تو پھر خدا نے اس کے حج کے وسائل مہیا کر دیئے، اب اس کے لئے کون سا عمل افضل ہے حجۃ الاسلام انجام دینے کے بعد دوبارہ حج کرنا یا یہ کہ خراسان (مشہد مقدس) جا کر آپ کے پدر بزرگوار (آٹھویں امام) علی بن موسیٰ الرضا کو سلام کرنا؟

حضرتؑ نے فرمایا: خراسان (مشہد مقدس) میں آکر (آٹھویں امامؑ) ابوالحسنؑ کو سلام کرنا افضل ہے، البتہ یہ عمل ماہ رجب میں انجام دینا چاہیئے، ان دنوں ایسا کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ہمیں اور تمہیں بادشاہ کا خوف ہے۔(۱)

ح ۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عباس بن معروف سے اور انہوں نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے، علی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا جو شخص قبر رضاؑ (آٹھویں امام) کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا خدا کی قسم اس کے لئے جنت ہے۔(۲)

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے روایت کی ہے، بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کے خط میں پڑھا کہ "**ابلغ شیعتی ان زیارتی تعدل عند اللّٰہ الف حجۃ، قال: فقلت**

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۶۵، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۹، کافی، ج ۴، ص ۵۸۴، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۵۸، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۸۴۔

۲۔ ثواب الاعمال، ص ۱۲۳، بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۳۹، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۶۰۔

Presented by Ziaraat.Com

430

لابی جعفر علیه السلام :الف حجة، قال: ای واللّٰه و الف الف حجة لمن زاره عارفاً بحقه " میرے شیعوں کو خبر دے دو کہ میری زیارت ہزار حج کے برابر ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے (تعجب سے) امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا ایک ہزار حج کے برابر حضرتؑ کی زیارت ہے؟ فرمایا خدا کی قسم ایسا ہی ہے (بلکہ) جو آپ کے حق کی معرفت کے ساتھ آپ (آٹھویں امام) کی زیارت کرے اس کو ہزار ہزار (دس لاکھ) حج کا ثواب ملے گا۔(۱)

ح ۱۰۔ مجھ سے میرے والد، علی بن الحسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے زید نرسی سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے امام علی رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جو شخص میرے اس بیٹے کی زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔(۲)

ح ۱۱۔ مجھ سے محمد بن یعقوب اور علی بن الحسین وغیرہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے، ابن مہزیار کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ زیارت امام علی رضاؑ افضل ہے یا زیارت امام حسینؑ؟ جواب دیا: "زیارة ابی افضل، و ذاک ان ابا عبد اللّٰه علیه یزوره کل الناس و ابی لا یزوره الا الخواص من الشیعة " میرے باپ کی زیارت افضل ہے اس لئے کہ امام حسینؑ کی زیارت تو سبھی کرتے ہیں مگر میرے باپ کی زیارت شیعوں کا ایک خاص طبقہ کرتا ہے۔(۳) (علامہ مجلسی بحار الانوار میں اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ افضیلت سارے امام کو شامل ہوگی جب کہ اس امام کی کم زیارت کی جائے، اور امامؑ نے جو ایک خاص طبقہ کی بات کی ہے وہ اس لئے کہ امام حسینؑ کی زیارت غیر شیعہ اثنا عشری بھی کرتے تھے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۳۳، وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۵۵۱، ثواب الاعمال، ص ۱۲۳، امالی، ص ۶۴، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۵۷، بشارۃ المصطفیٰ نمبر ۳۷۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۱، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۵۱۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۳۹، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۶۳، کافی ج ۴، ص ۵۸۴، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

جب کہ زیارت امام رضاؑ صرف شیعہ کرتے تھے، بلکہ ان میں بھی وہ افراد زیارت کرتے تھے جو آپ کی زیارت کی فضیلت سے واقف اور سارے اماموں کی امامت کے قائل تھے۔ مترجم)

ح ۱۲۔ مجھ سے محمد بن یعقوب اور علی بن الحسین وغیرہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم سے اور انہوں نے حمدان بن اسحاق سے روایت کی ہے، حمدان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا یا یا ایک شخص نے مجھ سے نقل کیا کہ امام محمد تقیؑ سے فرمایا شک علی (بن ابراہیم) کی طرف سے ہے، پوری حدیث ایوب بن نوح جیسی ہے جو اسی باب (۱۰۱ حدیث ۶) میں بیان ہوئی۔(۱)

ح ۱۳۔ مجھ سے محمد بن یعقوب نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے انہوں نے علی بن الحسین نیشاپوری سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سعید مکی سے اور انہوں نے یحییٰ بن سلیمان مازنی سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص میرے بیٹے کی قبر کی زیارت کرے گا اس کے نامۂ اعمال میں ستر حج کا ثواب لکھا جائے گا، راوی نے (حیرت سے) پوچھا ستر حج کا ثواب؟ فرمایا ہاں، (بلکہ) سات سو حج کا ثواب ملے گا، راوی نے (تعجب سے) پوچھا سات سو حج کا ثواب؟ فرمایا: ہاں، (بلکہ) ستر ہزار حج کا ثواب ملے گا، راوی نے (حیرت کا مجسمہ بن کر) پوچھا ستر ہزار حج کا ثواب؟ فرمایا ہاں ستر ہزار حج کا ثواب ملے گا، البتہ ہوسکتا ہے کہ حج قبول نہ ہو، (مگر اس زیارت کا ملنے والا ثواب قبول شدہ حج کا ہوگا) جو شخص اس (آٹھویں امامؑ) کی قبر کے پاس رات بھر رہے گا گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہوگی (پھر حیرت سے) پوچھا یعنی یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہوگی؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن نمودار ہوگا تو عرش الٰہی پر ایک وسیع دسترخوان، بچھایا جائے گا اور جو کوئی بھی ائمہ کی قبروں کی زیارت کئے ہوگا ہمارے پاس اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کے ہمراہ (انبیاء) اولین میں سے نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اور (انبیاء و اولیاء کے) آخرین میں سے محمد و علی و حسن و حسین علیہم السلام بھی ہوں گے، آگاہ ہو جاؤ کہ میرے فرزند علی (امام رضاؑ) کے زائروں کا مرتبہ

۱۔ کافی، ج ۴، ص ۵۸۵۔

Presented by Ziaraat.Com

طوس

سب سے بلند ہوگا اور اس کی پاداش سب سے پہلے ملے گا۔(۱)

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے علی بن الحسین نیشاپوری سے اور انہوں نے ابراہیم بن رئاب سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

باب ۱۰۲

امام علی رضاؑ کی زیارت

ح ۱۔ مجھ سے حکیم بن داؤد بن حکیم نے بیان کیا انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے عبد اللہ بن احمد سے انہوں نے بکر بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ہشام سے اور انہوں نے ایک محدث شیعہ سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے فرمایا: جب (قبر امام ہشتم) کے پاس آؤ تو کہو: (۲)

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضىٰ، اَلْإِمٰامِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلىٰ مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ، اَلصِّدِّيقِ الشَّهِيدِ، صَلاٰةً كَثِيرَةً نٰامِيَةً زٰاكِيَةً مُتَوٰاصِلَةً مُتَوٰاتِرَةً مُتَرٰادِفَةً، كَأَفْضَلِ مٰا صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيٰائِكَ.

ح ۲۔ بعض ائمہ معصومین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جب امام علی رضاؑ کی قبر کی زیارت کرنے طوس کے لئے گھر سے نکلو تو پہلے غسل کرو اور غسل کرتے وقت کہو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلىٰ لِسٰانِي مِدْحَتَكَ وَالثَّنٰاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لاٰ قُوَّةَ إِلاّٰ بِكَ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي طَهُوراً وَشِفٰاءً وَنُوراً.

اور جب گھر سے نکلو تو کہو:

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۴۲، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۶۴، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۵۸، کافی، ج ۴، ص ۵۸۵، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۵۹، امالی ص ۱۰۵، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۸۴۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۵۰، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۴۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَإِلَى اللهِ، وَإِلَى ابْنِ رَسُولِهِ، حَسْبِيَ اللهُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَإِلَيْكَ قَصَدْتُ، وَمَا عِنْدَكَ أَرَدْتُ.

اور جب گھر سے نکل جاؤ تو دروازے پر کھڑے ہو کر کہو:

أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي، وَعَلَيْكَ خَلَّفْتُ أَهْلِي وَمَالِي، وَمَا خَوَّلْتَنِي، وَبِكَ وَثِقْتُ فَلاَ تُخَيِّبْنِي، يَا مَنْ لاَ يَخِيبُ مَنْ أَرَادَهُ، وَلاَ يَضِيعُ مَنْ حَفِظَهُ، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ، فَإِنَّهُ لاَ يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَ.

اور جب صحیح وسالم پہنچ جاؤ تو غسل کرو اور غسل کرتے وقت کہو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَىٰ لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قُوَّةَ دِينِي اَلتَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ وَالاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَالشَّهَادَةُ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي شِفَاءً وَنُوراً، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

پھر پاک وصاف لباس پہن کر پابرہنہ آرام وسکون کے ساتھ تکبیر (اللہ اکبر) وتہلیل (لا الہ الا اللہ) وتسبیح (سبحان اللہ) وتحمید (الحمد للہ) وتمجید کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ حرم کی سمت جاؤ اور جب داخل ہو تو کہو:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللهِ.

پھر قبر کی طرف اشارہ کرو اور حضرتؑ کے چہرے کی طرف اپنا رخ کرو اور قبلہ کو دونوں کاندھوں کے درمیان قرار دے کر (یعنی پشت بہ قبلہ ہو کر) کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ، صَلاَةً لاَ يَقْوَىٰ عَلَىٰ إِحْصَائِهَا

Presented by Ziaraat.Com

غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بنِ أَبي طَالِبٍ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ لِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالاتِكَ، وَدَيّانَ يومِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلَ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَزَوجَةِ وَلِيِّكَ، وَأُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحسَيْنِ، سَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، الطُّهْرَةِ الطّاهِرَةِ، الْمُطَهَّرَةِ النَّقِيَّةِ[1] الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ، سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ وَسَيِّدَةِ نِساءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ صَلاةً لاٰ يَقْوىٰ عَلىٰ إِحْصائِها غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ وَسَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، الْقائِمَيْنِ فِي خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَيْنِ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانَي الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعابِدِينَ، عَبْدِكَ وَالْقائِمِ فِي خَلْقِكَ، وَخَلِيفَتِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلِ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ، وَخَلِيفَتِكَ فِي أَرْضِكَ، باقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّينَ، الْقائِمِ بِعَدْلِكَ، وَالدّاعِي إِلىٰ دِينِكَ وَدِينِ آبائِهِ الصّادِقِينَ، صَلاةً لاٰ يَقْوىٰ عَلىٰ إِحْصائِها غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ، عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ، وَحُجَّتِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ، الصّادِقِ الْبارِّ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْكاظِمِ، الْعَبْدِ الصّالِحِ، وَلِسانِكَ فِي خَلْقِكَ،

Presented by Ziaraat.Com

النّٰاطِقِ بِعِلْمِكَ، وَالْحُجَّةِ عَلىٰ بَرِيَّتِكَ، صَلاٰةً لاٰ يَقْوىٰ عَلىٰ إِحْصٰائِهٰا غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضٰا الرَّضِيِّ الْمُرْتَضىٰ، عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ، الْقٰائِمِ بِعَدْلِكَ، وَالدّٰاعِي إِلىٰ دِينِكَ وَدِينِ آبٰائِهِ الصّٰادِقِينَ، صَلاٰةً لاٰ يَقْدِرُ[1] عَلىٰ إِحْصٰائِهٰا غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقٰائِمَيْنِ بِأَمْرِكَ وَالْمُؤَدِّيَيْنِ عَنْكَ، وَشٰاهِدَيْكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، وَدَعٰائِمِ دِينِكَ، وَالْقِوٰامِ عَلىٰ ذٰلِكَ، صَلاٰةً لاٰ يَقْوىٰ عَلىٰ إِحْصٰائِهٰا غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، الْعٰامِلِ بِأَمْرِكَ، وَالْقٰائِمِ فِي خَلْقِكَ، وَحُجَّتِكَ الْمُؤَدِّي عَنْ نَبِيِّكَ، وَشٰاهِدِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، الْمَخْصُوصِ بِكَرٰامَتِكَ، الدّٰاعِي إِلىٰ طٰاعَتِكَ وَطٰاعَةِ رَسُولِكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، صَلاٰةً لاٰ يَقْوىٰ عَلىٰ إِحْصٰائِهٰا غَيْرُكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ وَالْقٰائِمِ فِي خَلْقِكَ، صَلاٰةً نٰامِيَةً بٰاقِيَةً، تُعَجِّلُ بِهٰا فَرَجَهُ، وَتَنْصُرُهُ بِهٰا، وَتَجْعَلُهُ مَعَهٰا فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ.

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِزِيٰارَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ، وَأُوٰالِي وَلِيَّهُمْ، وَأُعٰادِي عَدُوَّهُمْ، فَارْزُقْنِي بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ نَفْسِي فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ وَأَهْوٰالَ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ.

پھر سرہانے بیٹھ کر کہو:

۱۴س

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا حُجَّةَ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وَلِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا نُورَ اللّٰهِ فِي ظُلُمٰاتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا عَمُودَ الدِّينِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ إِبْرٰاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ مُوسىٰ كَلِيمِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وٰارِثَ عِيسىٰ

Presented by Ziaraat.Com

رُوحِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ وَلِيِّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعابِدِينَ(۱) اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ باقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ الْبارِّ التَّقِيِّ النَّقِيِّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْكاظِمِ.

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبارُّ التَّقِيُّ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتاكَ الْيَقِينُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

پھر قبر پر اپنے کو گرا کر کہو:

أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي، وَقَطَعْتُ الْبِلادَ رَجاءَ رَحْمَتِكَ، فَلا تُخَيِّبْنِي وَلا تَرُدَّنِي بِغَيْرِ قَضاءِ حَوائِجِي، وَارْحَمْ تَقَلُّبِي عَلىٰ قَبْرِ ابْنِ أَخِي نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَتَيْتُكَ زائِراً وافِداً، عائِذاً مِمّا جَنَيْتُ بِهِ عَلىٰ نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلىٰ ظَهْرِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً إِلىٰ رَبِّكَ يَوْمَ فَقْرِي وَفاقَتِي، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَحْمُوداً وَأَنْتَ وَجِيهٌ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ.

پھر داہنے ہاتھ کو بلند کر کے اور بائیں ہاتھ کو قبر پر رکھ کر کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَبِمُوالاتِهِمْ وَأَتَوَلّىٰ آخِرَهُمْ بِما تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَهُمْ، وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَهُمْ، أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ، وَاتَّهَمُوا نَبِيَّكَ، وَجَحَدُوا آياتِكَ، وَسَخِرُوا بِإِمامِكَ، وَحَمَلُوا النّاسَ عَلىٰ أَكْتافِ آلِ مُحَمَّدٍ، أَللّٰهُمَّ

Presented by Ziaraat.Com

إِنّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا رَحمانُ يا

پھر پائنتی آ کر کہو:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبَا الْحَسَنِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، صَبَرْتَ وَأَنْتَ الصّادِقُ الْمُصَدَّقُ، قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ.

اس کے بعد قاتل امیر المومنینؑ، قاتلان حسینؑ اور قاتلان اہلبیتؑ پیغمبر پر لعنت بھیجو، پھر آپ کی پشت کی طرف سے سرہانے کی طرف آؤ اور دو رکعت نماز پڑھو جس کی پہلی رکعت میں (سورۂ الحمد کے بعد) سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں (سورۂ الحمد کے بعد) سورۂ رحمٰن پڑھو، پھر کثرت سے اپنے لئے دعائیں کرو اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے حق میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو، اور جتنی دیر چاہو وہاں قیام کرو لیکن نماز قبر کے پاس پڑھو۔(۱)

باب۱۰۳

سامرا میں امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ کی زیارتیں

ح۱۔ بعض ائمہ معصومین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جب امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ کی زیارت کرنا چاہو تو غسل کے بعد اگر ان دونوں کی قبر تک پہنچ سکو تو وہاں پر جا کر ورنہ سڑک سے حرم کی کھڑکیوں کی طرف اشارہ کر کے کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَّيِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا حُجَّتَيِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا نُورَيِ اللهِ فِي ظُلُماتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا مَنْ بَدا لِلّٰهِ فِي شَأْنِكُما، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا حَبِيبَيِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا إِمامَيِ الْهُدىٰ، أَتَيْتُكُما عارِفاً بِحَقِّكُما مُعادِياً لِأَعْدائِكُما، مُوالِياً لِأَوْلِيائِكُما، مُؤْمِناً بِما آمَنْتُما بِهِ، كافِراً بِما كَفَرْتُما بِهِ،

۱۔ بحار الانوار، ج۱۰۲،ص ۴۸، مستدرک الوسائل، ج۱۰،ص ۳۶۱، عیون اخبار الرضا، ج۲،ص ۲۶۷، من لایحضرہ الفقیہ، ج۲،ص ۶۰۳، مزار شیخ مفید،ص ۱۲۹، تہذیب الاحکام، ج۶،ص ۸۶، مزار شہید،ص ۱۹۶، المزار الکبیر،ص ۶۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا اور ان سب نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے انہوں نے علی بن حسان سے انہوں نے شعیب عقرقوفی کے بھتیجے عروہ بن اسحاق سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جب قبر حسینؑ بن علیؑ پر آؤ تو کہو، اور اسی کو ہر امام کی قبر پر پڑھ سکتے ہو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ وَالسَّلاٰمُ عَلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَمِينِ اللهِ عَلىٰ وَحْيِهِ وَعَزٰائِمِ أَمْرِهِ، الْخٰاتِمِ لِمٰا سَبَقَ، وَالْفٰاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هٰادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلىٰ مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسٰالاٰتِكَ وَكُتُبِكَ، وَدَيّٰانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلَ قَضٰائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلىٰ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكٰاتُهُ.

اگر امیر المومنینؑ کی زیارت کر رہے ہو تو کہو: **اللھم صل علی امیر المومنین عبدک و اخی رسولک (الذی انتجبته ....)** ، اور اگر جناب فاطمہؑ کی زیارت کر رہے ہو تو کہو: **اللھم صل علی امتک و بنت رسولک (الذی انتجبته .....)** اور اگر دیگر ائمہؑ کی زیارت کر رہے ہو تو کہو: **اللھم صل علی ابناء رسولک (الذی انتجبته ....)** اس کے بعد کہو:

أَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوىٰ، وَبٰابُ الْهُدىٰ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقىٰ وَالْحُجَّةُ الْبٰالِغَةُ عَلىٰ مَنْ فِيهٰا وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ، وَأَشْهَدُ أَنَّ أَرْوٰاحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ مِنْ طِينَةٍ وٰاحِدَةٍ، طٰابَتْ وَطَهُرَتْ مِنْ نُورِ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ، وَأُشْهِدُ اللهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي لَكُمْ تَبَعٌ بِذٰاتِ نَفْسِي وَشَرٰائِعِ دِينِي وَخَوٰاتِيمِ عَمَلِي، أَللّٰهُمَّ فَأَتْمِمْ لِي ذٰلِكَ، بِرَحْمَتِكَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا أَبٰا عَبْدِاللهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ مٰا أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ، غَيْرَ وٰاهِنٍ وَلاٰ مُوهِنٍ، فَجَزٰاكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْراً عَنْ رَعِيَّتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهٰادَ مَعَكَ جِهٰادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَلَكَ، وَأَنْتَ مَعْدِنُهُ، وَمِيرٰاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ

Presented by Ziaraat.Com

وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَدَعَوتَ إِلىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى أَتاكَ الْيَقِينُ.

پھر کہو:

اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُسَوَّمِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُنْزَلِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الْمُرْدِفِينَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللهِ الَّذِينَ هُمْ فِي هٰذَا الْحَرَمِ بِإِذْنِ اللهِ مُقِيمُونَ.

اس کے بعد کہو:

أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلاٰ نِعْمَتَكَ، وَخَالَفَا كِتابَكَ، وَجَحَدَا آياتِكَ، وَاتَّهَمَا رَسُولَكَ، أُحْشُ قُبُورَهُمَا وَأَجْوافَهُمَا ناراً، وَأَعِدَّ لَهُمَا عَذاباً أَلِيماً، وَاحْشُرْهُمَا وَأَشْياعَهُمَا وَأَتْباعَهُمَا إِلىٰ جَهَنَّمَ زُرْقاً، واحْشُرْهُمَا وَأَشْياعَهُمَا وَأَتْباعَهُمَا يَومَ الْقِيامَةِ عَلىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْياً وَبُكْماً وَصُمّاً، مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ، كُلَّما خَبَتْ زِدْناهُمْ سَعِيراً. أَللّٰهُمَّ لاٰ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً،

یہ زیارت ہر امام کی قبر پر پڑھی جا سکتی ہے۔(۱)

ح ۳۔ ہر امام کی زیارت کرتے وقت اس زیارت کو پڑھ سکتے ہو۔(۲)

تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ، وَتَقْتُلُ بِهِ عَدُوَّكَ، فَإِنَّكَ وَعَدْتَهُ ذٰلِكَ، وَأَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لاٰ تُخْلِفُ الْمِيعادَ.

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۱۶۲۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۱۶۲۔

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ الْمُؤمِنِينَ، وَوارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ، وَسُلالَةَ الْوَصِيِّينَ، وَالشَّهِيدَ يَوْمَ الدِّينِ.

أَشْهَدُ أَنَّكَ وَآباءَكَ الَّذِينَ كانُوا مِنْ قَبْلِكَ، وَأَبْناءَكَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكَ مَوالِيَّ وَأَوْلِيائِي وَأَئِمَّتِي، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْفِياءُ اللهِ وَخَزَنَتُهُ وَحُجَّتُهُ الْبالِغَةُ، اِنْتَجَبَكُمْ بِعِلْمِهِ أَنْصاراً لِدِينِهِ، وَقُوّاماً بِأَمْرِهِ، وَخُزّاناً لِعِلْمِهِ، وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ، وَتَراجِمَةً لِوَحْيِهِ، وَمَعْدِناً لِكَلِماتِهِ، وَأَرْكاناً لِتَوحِيدِهِ، وَشُهُوداً عَلىٰ عِبادِهِ، وَاسْتَوْدَعَكُمْ خَلْقَهُ، وَأَوْرَثَكُمْ كِتابَهُ، وَخَصَّكُمْ بِكَرائِمِ التَّنْزِيلِ، وَأَعْطاكُمُ التَّأْوِيلَ، وَجَعَلَكُمْ تابُوتَ[۱] حِكْمَتِهِ، وَمَناراً فِي بِلادِهِ، وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُورِهِ، وَأَجْرىٰ فِيكُمْ مِنْ عِلْمِهِ، وَعَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ، وَبِكُمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ، وَاجْتَمَعَتِ الْفِرْقَةُ، وَائْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ، وَلَزِمَتِ الطّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ، وَالْمَوَدَّةُ الْواجِبَةُ، فَأَنْتُمْ أَولِياؤُهُ النُّجَباءُ، وَعِبادُهُ الْمُكْرَمُونَ.

أَتَيْتُكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ عارِفاً بِحَقِّكَ، مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكَ، مُعادِياً لِأَعْدائِكَ، مُوالِياً لِأَوْلِيائِكَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسلِيماً، أَتَيْتُكَ وافِداً زائِراً، عائِذاً مُسْتَجِيراً مِمّا جَنَيْتُ عَلىٰ نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلىٰ ظَهْرِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَعْلُوماً، وَأَنْتَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهٌ، آمَنْتُ بِاللهِ وَبِما أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ، وَأَتَوَلّىٰ آخِرَكُمْ بِما تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ، وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطّاغُوتِ وَاللّاتِ وَالْعُزّىٰ.

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۰۵

مومن کی زیارت کی فضیلت اور طریقۂ زیارت

ح ۱۔ مجھ سے ابو العباس محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی نے بتایا انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسن بن ابی الخطاب سے اور انہوں نے عمرو بن عثمان رازی سے روایت کی ہے، عمرو کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "**من لم يقدر ان يزورنا فليزر صالحي موالينا يكتب له ثواب زيارتنا، و من لم يقدر على صلتنا فليصل صالحي موالينا يكتب له ثواب صلتنا**" جو شخص ہماری زیارت نہ کر سکتا ہو وہ ہمارے نیک چاہنے والوں کی زیارت کرے اس کے نامۂ اعمال میں ہماری زیارت کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص ہمارے ساتھ صلۂ رحم نہ کر سکتا ہو وہ ہمارے نیک چاہنے والے کے ساتھ صلۂ رحم کرے، اس کے نامۂ اعمال میں ہمارے ساتھ صلہ رحم کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن مہران سے اور انہوں نے عمرو بن عثمان سے روایت کی ہے، عمرو کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ کر سکتا ہو وہ ہمارے صالح ماننے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اس کے نامۂ اعمال میں ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص ہماری زیارت نہ کر سکتا ہو وہ ہمارے ماننے والے صالح بندوں کی زیارت کرلے اس کے نامۂ اعمال میں ہماری زیارت کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے میرے والد، محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے بیان کیا

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۸۵، ثواب الاعمال، ص ۱۲۴، مصادقۃ الاخوان، ص ۵۶، مقنعہ، ص ۷۶، تہذیب، ج ۶، ص ۱۰۴۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۵۔

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے محمد بن یحییٰ سے اورانہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے روایت کی ہے،محمد کا بیان ہے کہ میں (مکہ اور کوفہ کے درمیان ایک قصبہ) ''فید'' میں تھا پس علی بن بلال کے ساتھ محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف چلا،راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے علی بن بلال نے بتایا کہ اس صاحب قبر نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا کہ ''من اتی قبر اخیہ المومن ثم وضع یدہ علی القبر وقراء انا انزلناہ سبع مرات،امن یوم الفزع الاکبر '' جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورۂ ''انا انزلناہ'' پڑھے قیامت کے ہولناک ماحول سے امان پائے گا۔(۱)

ح۴۔مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا اورانہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے روایت کی ہے،محمد کا بیان ہے کہ میں (مکہ اور کوفہ کے بیچ کا ایک قصبہ) ''فید'' میں تھا ایک دن محمد بن علی بن بلال کے ہمراہ محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف سے گزرا،انہوں نے کہا مجھ سے اس صاحب قبر (بن بزیع) نے ان دو اماموں (آٹھویں یا نویں امام) میں سے کسی ایک سے نقل کیا کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور قبلہ رخ ہو کر قبر پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے وہ فزع اکبر (قیامت کے خوفناک ماحول) سے امان پائے گا۔(۲)

ح۵۔مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے علی بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابان سے اورانہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے،عبدالرحمٰن کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں مومنوں کی قبروں پر کس طرح ہاتھ رکھوں؟ حضرتؑ نے اپنے ہاتھوں سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس کو اس پر رکھا اس وقت آپ قبلہ رخ تھے۔(۳)

ح۶۔مجھ سے محمد بن حسین بن مت جوہری نے بیان کیا انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ حجال سے اورانہوں نے صفوان جمال سے روایت کی ہے،صفوان کا بیان ہے

۱۔ بحارالانوار،ج۱۰۲،ص۲۹۵۔
۲۔ بحارالانوار،ج۱۰۲،ص۲۹۵۔
۳۔ بحارالانوار،ج۱۰۲،ص۲۹۵۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول خداؐ ہر جمعرات کو عشا کے وقت اپنے اصحاب کے ہمراہ مدینہ سے نکل کر قبرستان بقیع کی طرف جاتے تھے اور تین مرتبہ فرماتے تھے "السلام علیکم یا اهل الدیار" اور تین مرتبہ فرماتے تھے "رحمکم الله" اور پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے تھے یہ (اہل قبور) تم سے بہتر ہیں، اصحاب کہتے تھے "یارسول اللہ وہ کیوں ہم سے بہتر ہیں، وہ بھی ایمان لائے اور ہم بھی، انہوں نے بھی جہاد کیا اور ہم نے بھی، یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا وہ (اہل قبور) ایمان لائے مگر اپنے دامن پر ظلم کا دھبہ نہ لگنے دیا اور اسی سلامتی ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اس پر میں گواہی دیتا ہوں، لیکن تم میرے بعد بھی رہو گے مگر نہیں معلوم کہ میرے بعد کیا گل کھلاؤ گے۔ (۱)

ح ۷۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہارون بن مسلم سے انہوں نے مسعدہ بن زیاد سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے آباء واجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ اپنے اصحاب کے ہمراہ ایک قبرستان میں داخل ہوئے اور (قبروں میں سوئے مردوں کو مخاطب کر کے) بہ آواز بلند کہا اے مٹی پر سونے والو، اے غربت کی زندگی گزارنے والو، اے شہر خموشاں میں رہنے والو، تم سے متعلق خبر میرے پاس یہ ہے کہ تمہارے اموال تقسیم ہو گئے، تمہاری بیویوں نے شادیاں کرلیں اور تمہارے گھروں میں دوسرے رہنے لگے، اب تم اپنی خبر سناؤ؟ پھر اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر کہا: خدا کی قسم اگر انہیں بات کرنے کی اجازت دی جائے تو وہ یہی کہیں گے کہ تقویٰ سے بہتر کوئی توشہ نہیں ہے، بہترین توشۂ آخرت تقویٰ ہے۔ (۲)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے، اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ سے عرض کیا کیا مومن جانتا ہے کہ کون اس کی قبر پر آیا؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں، اور جب تک وہ قبر پر رہتا ہے (مردہ) خوش رہتا ہے اور جب وہ قبر سے پلٹتا

۱۔ بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۲۰۳، ج ۱۰۲، ص ۲۹۵۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے تو صاحب قبر اس کے پلٹنے کی وجہ سے وحشت کرتا ہے۔(۱)

ح ۹۔ مجھ سے حسن بن عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ) سے انہوں نے اپنے والد (اور حسن کے دادا محمد) سے انہوں نے عبد اللہ بن مغیرہ سے اور انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مردوں کو کس طرح سلام کروں؟ فرمایا کہو:(۲)

اَلسَّلاَمُ عَلىٰ أَهْلِ الدِّيٰارِ مِنَ الْمُؤمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنَحْنُ إنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاٰحِقُونَ.

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے ابی نجران سے انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے اور انہوں نے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح ۱۰۔ مجھ سے حسن بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عمرو بن ابی المقدام سے اور انہوں نے اپنے والد (ابی المقدام) سے روایت کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ قبرستان بقیع میں کوفہ کے ایک شیعہ کی قبر سے گزرا، میں نے حضرتؑ سے عرض کیا آپ پر فدا ہو جاؤں یہ قبر ایک شیعہ کی ہے، راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ وہاں کھڑے ہوئے اور کہا:(۳)

أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتَهُ، وَصِلْ وَحْدَتَهُ، وَآنِسْ وَحْشَتَهُ، وَآمِنْ رَوْعَتَهُ، وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ ما يَسْتَغْنِي بِهِ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِواكَ، وَأَلْحِقْهُ بِمَنْ كانَ يَتَوَلّاهُ.

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۶۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۷، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۶۶، کافی، ج ۳، ص ۲۹، وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۲۲۵، المحجۃ البیضا، ج ۳، ص ۴۱۸، مشکاۃ الانوار، ص ۲۰۰۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۶۲، ج ۸۲، ص ۵۵، ج ۱۰۲، ص ۲۹۷، کافی، ج ۳، ص ۲۲۹، تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۵، وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۱۹۹، جامع الاحادیث، ج ۱، ص ۳۸۳، دعوات راوندی، ص ۲۷۱، مزار شیخ مفید، ص ۱۸۷۔

Presented by Ziaraat.Com

ح۱۱۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے حسین بن سعید سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے قاسم بن سلیمان سے اور انہوں نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے، جراح کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اہل قبور (مردوں) کو کس طرح سلام کروں؟ فرمایا کہو: (۱)

اَلسَّلاٰمُ عَلٰی أَهْلِ الدِّیٰارِ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُسْلِمِینَ، رَحِمَ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِینَ مِنْكُمْ وَالْمُسْتَأْخِرِینَ، وَإِنّٰا إِنْ شٰاءَ اللهُ بِكُمْ لاٰحِقُونَ.

برقی نے اپنے والد سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے قاسم بن سلیمان سے انہوں نے جراح مدائنی سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مانند حدیث کی روایت کی ہے۔

ح۱۲۔ میں (مؤلف) نے بعض کتابوں میں دیکھا کہ محمد بن سنان نے مفضل سے روایت کی ہے کہ جس نے کسی مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھا خدا ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کی قبر کے پاس خدا کی عبادت کرے گا اور اس کا ثواب اس شخص اور میت کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور جب خدا اس کو قبر سے اٹھائے گا تو اس فرشتے کے توسط سے اس کے خوف و ترس کو دور کرے گا یہاں تک کہ وہ اس فرشتہ کے ہمراہ داخل بہشت ہو جائے گا۔ (قبر پر) الحمد کے بعد سات مرتبہ " انا انزلناہ" اور " قل اعوذ برب الناس" ، "قل اعوذ برب الفلق" ، "قل هو الله" اور آیۃ الکرسی تین تین مرتبہ پڑھو۔ (۲)

ح۱۳۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد سے انہوں نے حسین بن حسن بن ابان سے انہوں نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے نضر بن سوید سے انہوں نے عاصم بن حمید سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے، محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول خداؐ مومنین کی قبروں سے گزرتے تھے تو فرماتے تھے: (۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۷، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۶۶، کافی، ج ۳، ص ۲۲۹، وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۲۲۵، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۷۸۔ ۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۸۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۸، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۶۶، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۷۹، وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۲۲۵، المحجۃ البیضاء، ج ۳، ص ۴۱۹۔

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ مِنْ دِيارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ.

ح ۱۴۔ حسین بن حسن بن ابان نے محمد بن اورمہ سے انہوں نے علی بن حکم سے اور انہوں نے ابن عجلان سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک قبر پر کھڑے ہو کر کہا: (۱)

أَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ، وَآنِسْ وَحْشَتَهُ، وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ ما يَسْتَغْنِي بِهِ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِواكَ.

ح ۱۵۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن محمد ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے حسن بن علی وشاء سے اور انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے، علی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مردوں کو کس طرح سلام کروں؟ فرمایا کہو: (۲)

اَلسَّلامُ عَلىٰ أَهْلِ الدِّيارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِماتِ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَإِنّا بِكُمْ إِنْ شاءَ اللهُ لاحِقُونَ.

ح ۱۶۔ مجھ سے میرے والد اور علی بن الحسین وغیرہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہارون بن جہم سے انہوں نے مفضل بن صالح سے انہوں نے سعد بن طریف سے اور انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام قبروں سے گزرے اور بیچ راستے میں کھڑے ہو کر داہنی طرف رخ کر کے فرمایا:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنْ أَهْلِ الْقُصُورِ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنّا إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ.

پھر بائیں جانب رخ کر کے فرمایا: (۳)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۸، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۴۰، کافی، ج ۳، ص ۲۰۰۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۶، ۲۹۷، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۶۶، کافی، ج ۳، ص ۲۲۹، المحجۃ البیضاء، ج ۳، ص ۴۱۸۔

۳۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۹، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۶۷۔

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ الْقُبُورِ

ح ۱۷۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعدان بن مسلم سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قبروں کی طرف سے گزرے تو پہلے سلام کرے اور پھر کہے:

اَلسَّلامُ عَلىٰ أَهْلِ الْقُبُورِ، اَلسَّلامُ عَلىٰ مَنْ كانَ فِيها مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنّا بِكُمْ لاحِقُونَ، وَإِنّا لِلّٰهِ وَإِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ. يا أَهْلَ الْقُبُورِ بَعْدَ سُكْنَى الْقُصُورِ، يا أَهْلَ الْقُبُورِ بَعْدَ النِّعْمَةِ وَالسُّرُورِ، صِرْتُمْ إِلَى الْقُبُورِ، يا أَهْلَ الْقُبُورِ، كَيْفَ وَجَدْتُمْ طَعْمَ الْمَوْتِ، ثمّ يقول: ويل لمن صار إلى النار، ثمّ

پھر کہے: "ویل لمن صار الی النار" اس کے بعد حضرتؑ نے گریہ کیا اور پھر قبرستان سے پلٹ آئے۔ (۱)

ح ۱۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے اپنی اسناد سے انہوں نے برقی سے انہوں نے بعض محدثین شیعہ سے انہوں نے عباس بن عامر قصبانی سے انہوں نے یقطین سے اور انہوں نے ربیع بن محمد بن مسلمی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب مقبرہ میں داخل ہوتے تھے تو فرماتے تھے: "السلام علی اهل الجنة" (۱)

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۹، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۶۷۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۹۹، من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۸۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۱۰۶

معصومہ قم کی زیارت کی فضیلت

ح ۱۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے سعد بن سعد سے روایت کی ہے، سعد کا بیان ہے کہ میں نے (آٹھویں امام) ابوالحسن رضاؑ سے فاطمہ بنت موسیٰؑ (معصومہ قم) کی زیارت کے بارے میں سوال کیا حضرتؑ نے جواب دیا:"من زارها فله الجنة" جو اس کی زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔(۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد، میرے بھائی اور محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس وغیرہ سے انہوں نے عمرکی بن علی بوفکی سے انہوں نے اس سے جس نے ان سے بیان کیا تھا اور انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا:"من زار قبر عمتی بقم فله الجنة" قم میں میری پھوپھی کی جو شخص زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔(۲)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۶۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۷۴، ثواب الاعمال، ص ۱۲۴، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۲۶۷۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۶۵، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۷۴۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۰۷

شہر رے میں شاہ عبدالعظیم حسنی کی زیارت کی فضیلت

ح ۱۔ مجھ سے علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور انہوں نے شہر رے (تہران سے متصل شہر) کے ایک رہنے والے سے روایت کی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرتؑ نے پوچھا تم کہاں تھے؟ عرض کیا حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لئے گیا تھا، حضرت نے فرمایا: "اما انک لو زرت قبر عبد العظیم عندکم لکنت کمن زار الحسین علیه السلام" آگاہ ہو جاؤ! اگر تم اپنے سے قریب عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کرتے تو اس شخص کے مانند ہو جاتے جس نے حسینؑ کی زیارت کی ہو۔ (۱)

باب ۱۰۸

نادر زیارتیں

ح ۱۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن خالد سے اور انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تمہارے پاس ایک ایسی فضیلت ہے جس کے مانند کوئی اور فضیلت نہیں ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کی پوری معرفت تم کو ہوگی، تم اس کی حفاظت نہیں کرتے، اس کے انجام دینے پر دھیان نہیں دیتے، خاص افراد اس کے اہل ہیں، انہیں یہ فضیلت خدا کی رحمت و عنایت سے حاصل ہوئی ہے۔

(راوی کا بیان ہے کہ) میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں بتایئے وہ کون ہیں جنہیں یہ فضیلت

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۲، ص ۲۶۸، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۷۵، ثواب الاعمال، ص ۱۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

حاصل ہوئی ہے؟ فرمایا میرے جد غریب حسینؑ بن علیؑ کی زیارت جو عالم غربت میں محو خواب ہیں، جو ان کی زیارت کرتا ہے گریہ کرتا ہے اور جو زیارت نہیں کر پاتا وہ غمگین ہوتا ہے، جو بھی ان کے روضے کو نہیں دیکھ پاتا گھلتا رہتا ہے اور اس صحرا میں جہاں کوئی نہ دوست ہے نہ آشنا جب ان کے پائنتی ان کے بیٹے کی قبر پر نظر کرتا ہے تو اس کا دل پسیج جاتا ہے، آپ اپنے مسلّم حق سے روکے گئے اور پھر مرتد و دین سے خارج افراد نے آپ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی یہاں تک کہ آپ کو قتل کر ڈالا اور اس پانی سے روکا جس سے کتا جیسا جانور بھی سیراب ہو رہا تھا، ان کے دشمنوں نے ان کے اور ان کے اہلبیت کے بارے میں رسول خداؐ کی وصیت کو فراموش کر دیا۔ جس دن عصر کے وقت آنحضرتؑ ظلم وستم کے ساتھ قتل کئے گئے اپنے اعزّاء و اقربا اور چاہنے والوں کے درمیان ایک نشیب میں خاک پر پڑے ہوئے تھے تو آپ کے اہلبیت اس بیابان میں تنہا اور اپنے آباء و اجداد اور اپنے خانہ و کاشانہ سے دور تھے اس آزمائش میں وہی مبتلا ہوتا ہے جس کا خدا امتحان لے لیتا ہے اور اس کا قلب ایمان کی دولت سے مالا مال اور ہمارے حق سے آگاہ ہوتا ہے۔

(راوی کا بیان ہے کہ) میں نے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں میں پہلے آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے جاتا تھا مگر جب بادشاہ کی زیادتیوں کا شکار ہوا تو تقیۃً اس کو چھوڑا کیونکہ بحیثیت زائر میری شہرت ہو چکی تھی جب کہ جانتا ہوں کہ وہاں جانے میں کیا خیر و برکت ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: کیا جانتے ہو جو شخص آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس کی ہماری نظر میں کیا قدر و منزلت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس کا مرتبہ یہ ہے کہ آسمان میں فرشتے اس پر فخر و مباہات کرتے ہیں اور ہماری طرف سے اس کو یہ پاداش ملتی ہے کہ ہر صبح و شام اس کے لئے خدا سے طلب رحمت کرتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا تھا کہ جب سے آنحضرتؑ کا قتل ہوا ہے اس وقت سے آج تک آپ کی بارگاہ میں آپ پر درود و صلواۃ بھیجنے والے جن وانس اور ملائکہ سے خالی نہیں رہی ہے، ہر شئی آپ کے زائر پر غبطہ کرتی ہے اور اس سے مس کر کے برکت حاصل کرتی ہے اور اس پر نظر کر کے خیر کی امید رکھتی ہے کیونکہ زائر کی نظر قبر حسینؑ پر پڑی ہوتی ہے۔

اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ کوفہ کے اطراف کی ایک قوم اور ان کے علاوہ دوسرے

Presented by Ziaraat.Com

لوگ نیمۂ شعبان کو وہاں آئے اور ان کی عورتیں گریہ وبکا کر رہی تھیں، بعض افراد قرآن پڑھ رہے تھے، ایک شخص آنحضرتؑ کی سرگذشت بیان کر رہا تھا دوسرا شخص آپ کی خوبیاں بیان کر کے رو رہا تھا اور تیسرا شخص مرثیہ پڑھ رہا تھا۔ میں (راوی) نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں جن چیزوں کو آپ نے بیان کیا ہے ان میں بعض چیزوں کو میں نے دیکھا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: حمد اس خدا کے لئے ہے جس نے لوگوں کے درمیان ایسے افراد کو قرار دیا جو دور دراز سے ہمارے پاس آتے ہیں، ہماری مدح وثنا کرتے ہیں، ہم پر گریہ کرتے ہیں اور ہمارا مرثیہ پڑھتے ہیں، ہمارے رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں میں ان افراد کو ہمارا دشمن قرار دیا جو ہمارے زائروں کی عیب جوئی کرتے ہیں اور ان کے اچھے کاموں کو غلط بنا کر پیش کرتے ہیں۔ (۱)

ح ۲۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ہم مکہ یا مدینہ یا حائر یا دوسرے اماکن متبرکہ میں ہیں، ایک شخص وضو کے لئے اٹھ کر جاتا ہے اور دوسرا اس جگہ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے، حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پہلے بیٹھ جائے وہ اس جگہ کے لئے ایک شب وروز کے لئے دوسروں کے بہ نسبت زیادہ مستحق ہے۔ (۲)

ح ۳۔ مجھ سے ابو العباس محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے منیع سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے صفوان بن مہران جمال سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زائر حسینؑ کو ایک حسنہ کے مقابلے جو کمترین صلہ ملے گا وہ یہ کہ ہر حسنہ کے عوض ہزار ہزار حسنہ اور ایک سیئہ کے عوض صرف ایک سیئہ ملے گا۔ کہاں ایک (اور اس کے عوض) کہاں ہزار؟ پھر حضرتؑ نے فرمایا: اے صفوان! تم کو بشارت ہو کہ نور کی شمشیر لئے خدا کے کچھ فرشتے ہیں جو زائر حسینؑ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۷۴، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۹۹، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۵۱۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۰، بحار الانوار، ج ۸۳، ص ۳۵۵، ج ۱۰۰، ص ۱۲۹، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۹۲، مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

کے برے اعمال کو لکھنے والے فرشتوں سے جب وہ ان برائیوں کو لکھنا چاہتا ہے، کہتے ہیں: اپنے ہاتھ کو روک لو اور جب وہ ہاتھ روک لیتے ہیں اور جب زائر حسینؑ اچھے اعمال انجام دیتا ہے تو وہ فرشتے ان (کاتبین) سے کہتے ہیں، اس کو لکھو، یہ وہ افراد ہیں جن کے سیئات کو حسنات سے خدا نے بدل دیا ہے۔(۱)

ح ۴۔ مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو یحیٰی واسطی سے اور انہوں نے ابوالحسن حذاء سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم سے قریب ایک مقبرہ ہے جس کو براثا کہتے ہیں (بغداد و کاظمین کے درمیان یہ بڑی بافضیلت مسجد ہے) یہاں سے شہدائے بدر کے مانند ایک لاکھ بیس شہید محشور ہوں گے۔(۲)

ح ۵۔ محمد بن مروان کا کہنا ہے کہ ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ میں (بن فضیل) نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "من زار قبر الحسين عليه السلام في شهر رمضان و مات في الطريق لم يعرض و لم يحاسب و يقال له : ادخل الجنة امناً" جو شخص ماہ رمضان میں قبر حسینؑ کی زیارت کرے اور وہ راستے میں مر جائے تو اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا اور اس سے کہا جائے گا کہ اطمینان و سکون کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔(۳)

ح ۶۔ مجھ سے میرے والد اور محمد بن حسن رحمھم اللہ نے بیان کیا ان سب نے حسین بن سعید سے انہوں نے علی بن سخت خزاز سے انہوں نے حفص مزنی سے انہوں نے عمرو بن بیاض سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے، ابان کا بیان ہے کہ مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے پوچھا: کب سے زیارت حسینؑ نہیں کی؟ جواب دیا: خدا کی قسم ایک مدت گزر گئی ہے کہ آپ کی زیارت نہ کر سکا، فرمایا تعجب کی بات ہے کہ تم روسائے شیعہ میں ہوتے ہوئے حسینؑ کی زیارت ترک کر رہے ہو! جو شخص حسینؑ کی زیارت کرتا ہے خدا ہر اٹھنے والے قدم کے عوض ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک سیئہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ماضی و آئندہ کے

۱۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۴۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۵۲، تاویل الآیات، ج ۱، ص ۳۸۳۔

۲۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۱۳۲۔

۳۔ بحارالانوار، ج ۱۰۱، ص ۹۷، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۴۷۳۔

Presented by Ziaraat.Com

گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اے ابان جب حسینؑ قتل کر دیئے گئے تو ستر ہزار بال بکھرائے گرد میں اٹے فرشتے زمین پر نازل ہوئے جو قیامت تک آپ پر گریہ وزاری اور نوحہ وشیون کرتے رہیں گے۔(۱)

ح ۷۔ مجھ سے حسین بن محمد بن عامر نے بیان کیا انہوں نے معلّٰی بن محمد بصری سے انہوں نے علی بن اسباط سے اور انہوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کون شخص افضل ہے وہ جو مکہ آتا ہے مگر مدینہ نہیں آتا یا وہ جو مدینہ آتا ہے مگر مکہ نہیں آتا؟ حضرتؑ نے پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ (یعنی کس کو افضل سمجھتے ہو؟) عرض کیا ایسا تو (امام) حسینؑ کے بارے میں کہتے ہیں (یعنی آنحضرت کی زیارت کو مکہ جانے سے افضل سمجھتے ہیں) چہ جائیکہ نبیؐ کی زیارت کے لئے جانا۔ فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر ایسا نظریہ رکھتے ہو تو یہ صحیح ہے کیونکہ ایک مرتبہ ابوعبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) عید کے دن مدینہ میں تھے آپ نے قبر نبیؐ پر جا کر سلام کیا اور وہاں موجود لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! رسول خدا کو سلام کرنے کی وجہ سے ہمیں سارے لوگوں پر خواہ مکہ کے ہوں یا دوسری جگہوں کے، پر برتری حاصل ہو گئی ہے۔(۲)

ح ۸۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے بعض محدثین سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم مکہ یا مدینہ یا حائر حسینی (حرم امام حسینؑ) یا دیگر اماکن متبرکہ میں ہیں، ایک شخص وضو کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتا ہے اور دوسرا شخص اس جگہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے (اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں) فرمایا جو شخص کسی جگہ پہلے بیٹھ جاتا ہے وہ اس جگہ کے لئے ایک رات دن کے لئے دوسروں کے بہ نسبت زیادہ مستحق ہے۔(۳) (ایک دن رات کا ذکر اس لئے ہے کہ عام طور سے اس سے زیادہ دیر تک ایک جگہ کوئی نہیں رہتا۔ مترجم)

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۷، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۵۸۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۴۴۔

۲۔ تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۰۰، بحار الانوار، ج ۸۳، ص ۳۵۵، ج ۱۰۰، ص ۱۲۹، وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۵۹۲، مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ح ۹۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن محمد بن سالم سے انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب پیغمبر اسلامؐ معراج پر تشریف لے گئے تو آپ سے کہا گیا کہ خدا تین چیزوں سے آپ کا امتحان لے گا تا کہ دیکھے کہ آپ کا پیمانۂ صبر کتنا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے حکم کے سامنے سر نیاز خم کروں گا۔ البتہ صبر پر قادر نہیں ہوں مگر تیری مدد سے۔ بتا وہ کونسی چیزیں ہیں جن سے امتحان لینا چاہتا ہے؟ آواز آئی پہلا امتحان بھوک کے ذریعہ ہوگا کہ آیا اپنے اور اپنے اہل وعیال پر حاجتمندوں کو ترجیح دیتے ہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے پروردگار قبول ہے اور تیری مرضی پر راضی ہوں، صبر و توفیق تیری ہی جانب سے ہے۔

دوسرا امتحان تکذیب، خوف شدید اور اہل کفر سے جان و مال کے ذریعے نیز کافروں اور منافقوں کی طرف سے جو آزار و اذیت پہنچے اس پر صبر اور جنگ میں رنج والم اور زخم پڑے اس پر تحمل کے ذریعے ہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے پروردگار میں نے یہ امتحان قبول کیا اور تیری مرضی پر راضی ہوں، صبر و توفیق تجھ ہی سے چاہتا ہوں۔

تیسرا امتحان تمہارے اہلبیتؑ کے قتل کے ذریعے ہوگا، تمہارے بھائی علیؑ کو تمہاری امت برا بھلا کہے گی، اس کی سرزنش کرے گی، اس کو اس کے حق سے محروم کر دے گی، اس پر ظلم وستم کرے گی اور آخر میں اس کو قتل کر دے گی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے پروردگار یہ امتحان بھی قبول ہے اور تیری اس مرضی پر بھی راضی ہوں اور توفیق وصبر تجھ ہی سے چاہتا ہوں۔

رہی تمہاری بیٹی، تو اس پر ظلم کیا جائے گا اور جو حق تم اس کو دے کر جاؤ گے چھین لیا جائے گا، وہ حاملہ ہوگی اور اس کو کوڑوں سے وہ ماریں گے، بغیر اجازت اس کے گھر میں داخل ہوں گے اور اس کے ساتھ بدسلوکی کریں گے مگر وہ کوئی مددگار نہیں پائے گی یہاں تک کہ اس کے شکم کا بچہ ساقط ہو جائے گا اور اسی کوڑوں کی مار کی وجہ سے وہ مر جائے گی۔ میں (پیغمبر اسلامؐ) نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اے میرے پروردگار میں نے قبول کیا اور تیرے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا، توفیق وصبر کو تجھ ہی سے مانگتا ہوں۔ تمہاری بیٹی کے دو بیٹے ہوں گے ان میں سے ایک غداری کے ذریعے قتل کیا جائے گا اور اس کے لباس کو تاراج کیا جائے گا اس عمل کو

Presented by Ziaraat.Com

تمہاری امت انجام دے گی۔ میں نے کہا اے پروردگار یہ بھی قبول ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون، اور توفیق و صبر تیرا ہی عطیہ ہیں۔

اور دوسرے بیٹے کو تمہاری امت جہاد کی دعوت دے گی اور اس کا ہر طرف سے محاصرہ کر کے اس پر حملہ کر کے بڑی بے دردی سے قتل کرے گی اور اس کی اولاد اور اس کے قرابتدروں کو بھی قتل کر دے گی پھر اس کی حرمت کو پامال کرے گی، وہ مجھ سے مدد طلب کرے گا، مگر میں اس کی اور اس کے ساتھیوں کی شہادت چاہوں گا، جو ہو کر رہے گی، اس کا قتل مشرق و مغرب والوں کے لئے حجت قرار پائے گا، اہل آسمان اور اہل زمین اس پر بیتابی کر کے گریہ کریں گے اور جو فرشتے اس کی نصرت کے لئے نہ پہنچ پائیں گے وہ اس پر گریہ کریں گے، اس کے صلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا جس کے ذریعہ تمہاری مدد کروں گا، اس کے مشابہ میرے پاس عرش کے نیچے ایک شخص ہے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور دشمنوں کے دلوں میں رعب و دبدبہ پیدا کرے گا انہیں قتل کرے گا یہاں تک کہ اس کے حجت خدا ہونے کے بارے میں شک ہونے لگے گا۔ میں نے کہا، انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر کہا گیا کہ اپنے سر کو بلند کر و اس وقت ایک خوبصورت مرد کو دیکھا جس کے جسم سے خوشبو آرہی تھی اور اسکی پیشانی، بالائے سر اور پائین پا سے نور ساطع تھا، اس کو اپنی جانب بلایا وہ جب کہ نور کے ہالے میں تھا میرے پاس آیا اور میری پیشانی کا بوسہ دیا اتنی تعداد میں فرشتوں کو اس کا احاطہ کئے ہوئے دیکھا جنہیں سوائے خدا کے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔

میں نے کہا اے پروردگار! یہ شخص کس پر غضبناک ہوتا ہے، اور انہیں کس کے لئے جمع کیا ہے جب کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے اہلبیتؑ کی مدد کرے گا اور انہیں کامیاب بنائے گا۔ پس میں اس مدد اور کامیابی کا منتظر ہوں، یہ میرے آل واہلبیتؑ ہیں تو نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے بعد وہ کن مشکلات سے دوچار ہوں گے، جو ان پر ستم کرے تو اس کے مقابلے اگر چاہنا تو ان کی مدد کرنا، میں تیرے حکم کے سامنے تسلیم ہوں اور توفیق و رضا اور صبر و مدد کا تجھ ہی سے خواستگار ہوں۔

(پیغمبرؐ فرماتے ہیں) مجھ سے کہا گیا کہ تمہارے بھائی کے صبر کی پاداش جنت کو قرار دوں گا، قیامت کے دن اس کو مخلوقات پر حجت قرار دوں گا، اس کو حوض کوثر کا مالک قرار دوں گا جو تیرے دوستوں کو سیراب کرے گا اور دشمنوں کو اس سے منع کرے گا اور جہنم کی آگ کو اس پر ٹھنڈی کر دے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی

Presented by Ziaraat.Com

تمہاری مودت ومحبت ہوگی وہ سلامتی کے ساتھ وہاں جائے گا اور وہاں سے (جنت میں) آئے گا اور جنت میں اسے (تمہارے ساتھ) ایک درجہ میں قرار دوں گا۔

تمہارا بے یارو مددگار بیٹا جس کو قتل کیا جائے گا اور دوسرا بیٹا جس کو دغا دے کر چاروں طرف سے گھیر کر بے دردی کے ساتھ قتل کیا جائے گا ان لوگوں میں ہیں جن سے میں عرش کو زینت دیتا ہوں اور ان مصیبتوں کی وجہ سے ان دونوں کی قدر و قیمت اتنی زیادہ ہے جنہیں انسان سوچ بھی نہیں سکتا، لہذا صرف مجھ پر بھروسہ کرو، لوگوں میں جو حسینؑ کی زیارت کے لئے آتا ہے وہ صاحب عزت وکرامت ہے اس لئے کہ اس کا زائر تمہارا زائر ہے اور تمہارا زائر میرا زائر ہے اور مجھ پر ضروری ہے کہ اپنے زائر کا اکرام کروں اور جو مانگے اسے عطا کروں، اس کو ایسی عظیم پاداش دوں گا کہ جو دیکھے گا اس کا زائر کی کتنی تعظیم کر رہا ہوں اور اس کو کتنی عزت دے رہا ہوں تو وہ غبطہ کرے گا۔

تمہاری بیٹی کو عرش کے پاس روکوں گا، اس سے کہا جائے گا کہ خدا نے مخلوقات کے درمیان فیصلہ کرنے کا تمہیں اختیار دیا ہے لہذا جس نے بھی تم پر تمہاری اولاد پر ظلم وستم کیا ہے اس کے بارے میں تم خود فیصلہ کرو، ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار میں نے تمہیں حق دیا ہے، چنانچہ وہ (تمہاری بیٹی) عرصۂ محشر میں حاضر ہوگی اور جب اس پر ظلم کرنے والے کو اس کے سامنے لایا جائے گا تو وہ حکم دے گی کہ اس کو جہنم میں لے جایا جائے، یہ سن کر ظالم کہے گا ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اہلبیتؑ کے توسط سے خدا کی بارگاہ کا تقرب حاصل کرنے میں کی (اقتباس از سورۂ زمر/۵۶) وہ دنیا میں دوبارہ بازگشت کی آرزو کرے گا اور افسوس کے مارے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹ کر کہے گا کاش رسول کے ساتھ میں بھی دین کا سیدھا راستہ پکڑتا ہائے افسوس میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا (اقتباس از سورۂ فرقان/۲۷، ۲۸،) اور جب ہمارے پاس آئے گا تو اپنے ساتھی شیطان سے کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا شیطان کتنا برا ساتھی ہے، جب تم نافرمانی کر چکے تو شیاطین کے ساتھ تمہارا عذاب میں شریک ہونا بھی آج تم کو عذاب کی کمی میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ (اقتباس از سورۂ زخرف/۳۸، ۳۹) اور ظالم کہے گا جن باتوں میں تیرے بندے آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو ہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا (اقتباس از سورۂ زمر/۴۶) یا کوئی اور فیصلہ کرے گا؟ انہیں جواب دیا جائے گا کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے جو خدا کے راستے سے لوگوں

Presented by Ziaraat.Com

کو روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

(اقتباس از سورۂ ھود / ۱۸، ۱۹)

سب سے پہلے محسن بن علیؑ اور ان کے قاتل کے بارے میں حکم سنایا جائے گا پھر قنفذ کے بارے میں اسکے بعد اس کو اور اس کے صاحب کو حاضر کیا جائے گا اور انہیں آگ کے تازیانے سے مارا جائے گا کہ اس تازیانہ کو دریا پر مارا جائے تو مشرق سے مغرب تک کا پانی کھولنے لگے اور اگر پہاڑوں پر مارا جائے تو وہ جل کر راکھ ہو جائیں، پھر ان دونوں کو اسی تازیانے سے مارا جائے گا، پھر چوتھے کے بارے میں حضرت علیؑ پیش خدا شکایت کریں گے وہ تینوں ایک گہرے کنویں میں ڈال دیئے جائیں گے کہ پھر نہ وہ کسی کو دیکھیں گے نہ ہی انہیں کوئی دیکھے گا۔ اور جوان (دشمنان دین) کی ولایت کے قائل تھے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ایک نظر ان کو ہمیں دکھا دے کہ ہم ان کو پاؤں تلے روند ڈالیں تا کہ وہ خوب ذلیل ہوں (اقتباس از سورۂ حم سجدہ / ۲۹) خدا انہیں جواب دے گا جب تم نافرمانیاں کر چکے تو شیاطین کے ساتھ تمہارا عذاب میں شریک ہونا بھی آج تم کو عذاب کی کمی میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا (اقتباس از سورۂ زخرف / ۳۹) یہ سن کر وہ آہ وفغان کریں گے اور کہیں گے ہلاک ہو گئے پھر وہ (دشمنان دین) محافظ فرشتے کے ہمراہ حوض کوثر کے پاس آئیں گے اور امیر المومنینؑ سے کہیں گے ہمیں معاف کر دیجئے اور ہمیں سیراب کر کے اس مصیبت سے نجات دلایئے، انہیں جواب دیا جائے گا: جب یہ لوگ اسے قریب سے دیکھ لیں گے تو خوف کے مارے کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے لئے مومنین پر حکومت کے لئے تم خواستگار تھے (اقتباس از سورۂ ملک / ۲۷ / مومنین پر حکومت جزء آیت نہیں ہے) تم اسی پیاس کے عالم میں جہنم کی طرف پلٹ جاؤ، تم اسی حالت میں رہو گے، تمہارے پینے کی چیز سوائے گرم پانی اور جہنمیوں کے بدن سے نکلنے والے پیپ کے اور کچھ نہیں ہے، آج تمہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت بھی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

ح ۱۰۔ مجھ سے محمد بن حسن بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے، ان کے دادا کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں بتایئے

Presented by Ziaraat.Com

حج اور صدقہ میں کون افضل ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا اس سوال کا ربط ایک دوسرے سوال سے ہے اس کے بعد پوچھا بتاؤ مال کتنا ہے کیا صاحب مال کو حج تک پہنچاوے گا؟ راوی نے جواب دیا نہیں، فرمایا جب مال، صاحب مال کو حج کے لئے بھیج دے (یعنی اتنا مال ہو کہ حج کیا جاسکے) تو صدقہ، حج کے برابر نہیں کر سکتا اور حج افضل ہوگا لیکن اگر مال کم ہو (اتنا کہ حج نہ کیا جاسکے) تو صدقہ افضل ہے۔

راوی نے عرض کیا جہاد کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا جب اس کا وقت ہو تو واجبات میں سب سے افضل ہے مگر بغیر امام کے جائز نہیں ہے۔ راوی نے پوچھا زیارت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: پیغمبرؐ کی، اوصیاء کی، حمزہ کی اور عراق میں حسینؑ کی زیارت کرنی چاہئے۔ راوی نے پوچھا جو حسینؑ کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنے والا رحمت الٰہی میں داخل ہوتا ہے اور خدا کی رضا و خوشنودی کا مستحق قرار پاتا ہے، اس سے برائیاں کم ہوتی ہیں اور رزق زیادہ ہوتا ہے اور فرشتے اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور نور اس کا احاطہ کئے رہتا ہے فرشتۂ محافظ اسی علامت سے اس کو پہچانتے ہیں، اور محافظ فرشتوں میں کوئی بھی فرشتہ وہاں سے نہیں گزرتا مگر یہ کہ وہ اس کے لئے دعا دیتا ہے۔ (۱)

ح ۱۱۔ احمد بن جعفر بلدی نے محمد بن یزید بکرمی سے انہوں نے منصور بن نصر مدائنی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن مسلم سے روایت کی ہے، عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ زیارت حسینؑ افضل ہے یا زیارت امیر المومنینؑ یا فلاں فلاں کی زیارت اور ایک ایک امامؑ کا نام لیا۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن جس نے ہمارے پہلے (امامؑ) کی زیارت کی اس نے ہمارے آخری (امامؑ) کی زیارت کی اور جس نے ہمارے آخری فرد کی زیارت کی اس نے ہمارے پہلی فرد کی زیارت کی اور جس نے ہمارے پہلی فرد کو اپنا ولی قرار دیا اس نے ہمارے آخری فرد کو اپنا ولی قرار دیا اور جس نے ہمارے آخری فرد کو اپنا ولی قرار دیا اس نے ہمارے پہلی فرد کو اپنا ولی قرار دیا اور جس نے ہمارے محبوں میں سے کسی ایک کی حاجت پوری کی اس نے گویا ہم سبھی کی حاجت پوری کی۔

اے عبدالرحمٰن ہمیں دوست رکھو اور اس کو دوست رکھو جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہماری راہ میں دوست رکھو اور ہمارے لئے دوست رکھو، ہم سے محبت کرو اور جو ہم سے محبت کرے اس سے محبت کرو اور جو ہم سے

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۲۲۔

Presented by Ziaraat.Com

دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کرو۔ آگاہ ہو جاؤ ہم کو قبول نہ کرنے والا اس شخص کے مانند ہے جس نے ہمارے جدرسولؐ خدا کو قبول نہیں کیا اور جس نے رسولؐ خدا کو قبول نہیں کیا اس نے خدا کو قبول نہیں کیا۔

اے عبدالرحمٰن آگاہ ہو جاؤ! جس نے ہم سے دشمنی کی اس نے محمدؐ سے دشمنی کی اور جس نے محمدؐ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے خدا سے دشمنی کی تو اس پر ضروری ہے کہ اس کو واصل جہنم کرے، اس وقت اس کا کوئی یاور و مددگار نہیں ہوگا۔

ح ۱۲۔ مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے عباس بن معروف سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے انہوں نے حسین سے اور انہوں نے حلبی سے روایت کی ہے۔ حلبی کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حسینؑ قتل کئے گئے تو ہمارے گھر والوں نے سنا کہ مدینہ میں کہنے والا کہہ رہا ہے کہ آج کے دن سے اس امت پر ایک بلا نازل ہوگی، یہ کوئی خوشی نہیں دیکھے گی یہاں تک کہ قائم قیام کرے گا اس وقت تمہارے زخموں پر مرہم رکھے گا اور تمہارے دشمنوں کو قتل کر دے گا، اس کے انتقام میں بہت زیادہ خونریزی ہوگی۔ اس آواز کو سن کر ہمارے گھر والے رونے لگے اور کہہ رہے تھے کہ یہ کسی ایسے دلخراش واقعے کی حکایت کر رہا ہے جس سے ہم بے خبر ہیں، چنانچہ جب قتل حسینؑ کی خبر پہنچی اور انہوں نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دن اسی رات کا تھا جس رات میں انہوں نے یہ آواز سنی تھی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں کب تک ہم لوگ اس قتل کی وجہ سے جلتے رہیں گے اور خوف و وحشت کی زندگی گزارتے رہیں گے؟ فرمایا: جدا جدا ستر فرج کے بعد یہاں تک کہ ستر واں فرج ہو جائے اور جب ستر واں فرج ہوگا تو مرواریدکی لڑی کی مانند پشت در پشت پرچم نظر آئیں گے اور جو اس وقت زندہ رہے گا وہ اس منظر کو دیکھ کر خوش ہوگا۔

جب حسینؑ قتل کئے گئے تو ایک شخص دشمن کے لشکر کے پاس آیا اور اتنی زور سے چیخا کہ جو جہاں تھا وہیں رک گیا، اور کہا کہ میں کیوں نہ چیخوں جب کہ رسولؐ خدا ایک مرتبہ زمین کی طرف نگاہ کر رہے ہیں اور ایک مرتبہ تمہاری طرف اور مجھے ڈر ہے کہ اہل زمین کے لئے بددعا کر دیں اور خدا انہیں ہلاک کر دے، یہ سن کر ان میں سے بعض نے بعض سے کہا یہ شخص دیوانہ ہے، تو ابین نے کہا: خدا کی قسم جوانان جنت کے سردار کو ہم

Presented by Ziaraat.Com

نے اپنے لئے قتل نہیں کیا ہے ابن زیاد کی خوشی کے لئے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ابن زیاد پر خروج کیا اور اس کے بعد وہ سارے واقعات رونما ہوئے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں یہ چیخنے والا کون تھا؟ حضرتؑ نے فرمایا جبرئیل، آگاہ ہو جاؤ اگر انہیں اجازت مل جاتی تو ایسی آواز میں چیختے کہ ان سب کی روحیں ان کے جسموں سے نکل کر جہنم میں پہنچ جاتیں۔ مگر انہیں (جبرئیل کو) اجازت نہیں ملی، تا کہ وہ سب کچھ اور گناہ کریں اور دردناک عذاب کا مزہ چکھیں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہو جاؤں جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود آنحضرتؑ (امام حسینؑ) کی زیارت ترک کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا اس نے رسول خداؐ اور ہم پر جفا کیا اور زیارت کے حکم کو جو خود اس کے حق میں مفید تھا بے اہمیت سمجھا، جو شخص آنحضرتؑ کی زیارت کرتا ہے خدا اس کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور دنیا کے وہ امور جو دنیا میں اندوہ و اضطراب کے باعث بنتے ہیں کفایت کرے گا۔ وہ زیارت خدا رزق و روزی کو بندے کی طرف کھینچتی ہے اور زیارت میں خرچ ہونے والی چیز کو باقی رکھتی ہے اور پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب وہ اپنے اہل و عیال کی طرف پلٹتا ہے تو گناہوں سے اس کا نامۂ اعمال پاک و صاف ہوتا ہے، اور اگر راستے میں مر جائے تو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اس کو غسل دیتے ہیں اور اس کے لئے بہشت کی جانب ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ وہ زندہ ہو، اور اگر صحیح و سالم رہا تو اس دروازے کو اس کی طرف کھولا جاتا ہے جس سے رزق بٹتا ہے، اور زیارت کے سلسلے میں ایک درہم خرچ کرنے کے عوض دس ہزار درہم اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا، اور جب وہ محشور ہوگا تو اس سے کہا جائے گا کہ ہر درہم کے عوض دس ہزار درہم تمہارے لئے ہیں جن کو خدا نے تمہارے لئے ذخیرہ کر لیا تھا۔(۱)

الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد و آلہ الطاھرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین .

❁❁❁

۱۔ تہذیب الاحکام، ج ٦، ص ۴۵، بحار الانوار، ج ۱۰۱، ص ۲، مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۵۷۔

Presented by Ziaraat.Com

463

ثمرات، عصارۂ کامل الزیارات

از

سید شجاعت حسین رضوی گوپالپوری

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

باب۱

رسول خداؐ، امیر المومنین، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کی زیارتوں کا ثواب

معلیٰ بن ابوشاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ کی زندگی میں یا آپ کے مرنے کے بعد آپ کی زیارت کرنے کا ثواب جنت ہے، یہی اجر حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی زیارت کرنے کا ہے، بلکہ ان افراد کی زیارت کرنے والے سے پیغمبر اسلامؐ قیامت میں ملاقات کریں گے اور اس کو عذاب سے نجات دلائیں گے اور محمد بن علی کی روایت میں ہے کہ پیغمبرؐ اس کو اپنا ہم درجہ قرار دیں گے۔

باب۲

زیارت رسول خداؐ کا ثواب

جو آپ کی زیارت کرے گا قیامت میں آنحضرتؐ اس کی شفاعت کریں گے اور اس کی پاداش جنت قرار پائے گی، نزدیک سے حضرتؐ لوگوں کے سلام کی آواز سنتے ہیں اور دور سے سلام کرنے والے کے سلام کو آنحضرتؐ تک پہنچایا جاتا ہے، مکہ یا مدینہ میں مر جانے والے کا حساب و کتاب نہیں ہوتا اور مہاجر الی اللہ محسوب ہوتا ہے اور قیامت کے دن اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا اور آپ کا ہمسایہ قرار پائے گا۔ حضرتؐ کی زیارت کا ثواب اس مقبول حج کے برابر ہے جو آنحضرتؐ کے ساتھ کیا جائے اور وہ اس شخص کے مانند ہو جاتا ہے جس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہو۔

باب۳

زیارت رسول خداؐ اور وہاں کی دعائیں

آپ کی قبر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، قبر نبی پر زیادہ سے زیادہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے زیارتوں اور دعا کے مقام کی راہنمائی کی گئی ہے اور ان کے طریقے بیان کیے گئے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔ان سب کو ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

باب ۴

مسجد النبیؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

مسجد النبی میں ایک نماز کا پڑھنا ایک ہزار نماز کے برابر ہے، بعض روایتوں میں وہاں پڑھی جانے والی ایک نماز دس ہزار نماز کے برابر بتائی گئی ہے۔

باب ۵

حضرت حمزہؑ اور دیگر شہداء کی زیارتیں

وہاں پڑھی جانے والی زیارتوں، دعاؤں اور ان کے طریقوں کو ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں بیان کیا ہے۔

باب ٦

مدینہ کے مشاہدۂ مشرفہ کی فضیلت اور ان کی زیارتوں کا ثواب

وہاں مسجد قبا ہے جس کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، اسی مسجد میں ابراہیمؑ (فرزند رسول خداؐ) کی ماں کا حجرہ تھا، مسجد فضیخ (مسجد شمس) قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ یہی مسجد فتح ہے کی زیارت کا حکم دیا گیا ہے، مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ ہے، اگر تین دن مدینۂ منورہ میں رہنا ہو تو پوری نماز پڑھے اور یہی حکم مکۂ معظّمہ کا ہے، اگر تین دن مدینۂ منورہ میں رہنا ہو تو تینوں دن روزہ رکھے مگر اس طرح سے کہ روزہ کا آغاز چہارشنبہ (بدھ کے دن) سے کرے اور شب چہارشنبہ میں ستون توبہ کے پاس نماز پڑھے (ستون توبہ وہی ستون ہے جس سے ابولبابہ نے گناہوں سے توبہ کی خاطر اپنے کو باندھ کر تضرع و زاری کیا تھا یہاں تک کہ پیغمبرؐ کے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے قبول توبہ کی بشارت دی تھی) چہارشنبہ کے دن بھی روزہ کی حالت میں اس ستون کے پاس بیٹھے، اتمام روزہ کے بعد شب پنجشنبہ میں ستون ابولبابہ کے بعد کے ستون جو مقام نبیؐ کے پاس ہے، جائے اور اس شب اور پنجشنبہ (جمعرات) کے دن وہاں بیٹھے

Presented by Ziaraat.Com

اور پنجشنبہ کو روزہ رکھے اور وہیں اس کو پورا کرے پھر شب جمعہ مقام نبیؐ کے بعد کے ستون کے پاس جائے اور وہاں اس شب اور جمعہ کے دن قیام کرے اور جمعہ کے دن روزہ رکھے اور وہیں روزہ پورا کرے۔

اگر ہو سکے تو ان تین دنوں میں کسی سے بات چیت نہ کرے اور اگر مجبور ہو جائے تو ضرورت بھر بات کرے۔ نیز اگر ضرورت نہ ہو تو مسجد سے باہر نہ نکلے اور شب و روز بیداری میں گزارے، جمعہ کے دن خدا کی حمد و ثنا کرے، پیغمبرؐ پر درود بھیجے اور خدا سے حاجت مانگنے کے بعد اس دعا "اللھم ما کانت لی...." کو پڑھے (جس کو ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں بیان کیا ہے)۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب مدینہ کے اطراف کی مساجد کی زیارت کے لئے جانا چاہو تو پہلے مسجد قبا جاؤ اور اس کے صحن میں زیادہ نمازیں پڑھو کیونکہ مسجد قبا وہ مسجد ہے جس میں رسول خداؐ نے سب سے پہلے نماز پڑھی تھی۔ پھر مادر ابراہیمؑ (فرزند رسولؐ خدا) کے حجرے میں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو کیونکہ یہی رسول خداؐ کا مسکن اور نماز پڑھنے کی جگہ تھی، پھر مسجد فضیخ جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو کیونکہ رسول خداؐ نے وہاں نماز پڑھی تھی، جب ان وظائف کو انجام دے لو تو "احد" کی طرف جاؤ اور پہلے "حمزہ" کے بغل کی مسجد میں نماز پڑھو اور پھر جناب حمزہ کی قبر پر جاؤ.....

باب ۷
قبر رسولخداؐ سے وداع

امام علی رضا علیہ السلام نے جب قبر رسول خداؐ کو وداع کہنا چاہا تو مغرب کے بعد قبر نبیؐ کے سرہانے آئے، آپ کو سلام کیا، پھر قبر سے لپٹ گئے، اس کے بعد منبر کے پاس آئے اور پھر قبر کے پاس، اور اپنے بائیں ہاتھ کو قبر کے اس حصے سے ملایا جو بالائے سر کے ستون سے قریب ہے، اور پھر چھ یا آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے رکوع اور سجود میں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ سبحان اللہ کہا مگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب سجدہ میں گئے تو سجدے کو اتنا طول دیا کہ زمین آپ کے پسینے کے قطروں سے نم ہوگئی، اور بعضوں نے دیکھا کہ حضرتؑ کا رخسار مبارک زمین پر تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۸

مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کا ثواب

کوفہ میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہوں پر سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر سو رکعت نماز پڑھنے کے مساوی ہے۔ یہاں ایک واجبی نماز پڑھنا ایک حج کے برابر اور ایک نافلہ نماز پڑھنا ایک عمرہ کے مساوی ہے۔ اس مسجد میں ایک ہزار نبیوں اور ایک ہزار ان کے وصیوں نے نماز پڑھی ہے۔ جب رسول خداؐ معراج پر تشریف لے جا رہے تھے تو جبرئیل نے پوچھا آپ کیا جانتے ہیں کہ اس وقت کہاں ہیں، فرمایا نہیں، جبرئیل نے عرض کیا اس وقت آپ مسجد کوفہ کے اوپر ہیں، حضرتؐ نے خدا سے وہاں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی، اجازت ملنے پر آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس مسجد میں ایک واجبی نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے اور ایک نافلہ نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر پانچ سو نماز پڑھنے کے مساوی ہے، اس مسجد کا قبلہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اس مسجد کا داہنا حصہ بھی بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ، اسی طرح اس مسجد کا بایاں حصہ بھی بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اس کے پشت کا حصہ بھی بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (ہوسکتا ہے کہ داہنے حصے سے مراد روضۂ حضرت علی علیہ السلام اور پشت کے حصے سے مراد روضۂ امام حسین علیہ السلام ہو) اس مسجد میں صرف بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ اگر لوگ اس مسجد کی فضیلت کو جان جائیں تو یہاں ضرور آئیں خواہ انہیں بچوں کے مانند گھٹنیوں چلنا پڑے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام ہی سے منقول ہے کہ مکہ، خدا اور رسولؐ اور علی بن ابی طالبؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور وہاں ایک درہم انفاق کرنا ایک لاکھ درہم انفاق کرنے کے برابر ہے، اور مدینہ، خدا اس کا رسولؐ اور امیر المومنین حضرت علیؑ کا حرم ہے، اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس میں ایک درہم انفاق کرنا دس ہزار درہم انفاق کرنے کے برابر ہے، اور کوفہ خدا اس کا رسولؐ اور امیر المومنین حضرت علیؑ کا حرم ہے، اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو حمزہ ثمالی سے فرمایا کہ مسجد سہلہ میں جناب ابراہیمؑ رہتے تھے اور یہیں

Presented by Ziaraat.Com

سے وہ عمالقہ (قوم عاد کے سر پھروں) کو راہ حق کی دعوت دینے کے لئے جاتے تھے،اسی مسجد میں جناب ادریس رہتے تھے اور خیاطی کا کام انجام دیتے تھے،اسی میں سبز پتھر ہے جس پر انبیاء کی صورتیں نقش ہیں،اسی پتھر کے نیچے ایک خاص مٹی ہے جس سے خدا نے انبیاء کو خلق کیا ہے،اسی جگہ سے (پیغمبر اسلام کو) معراج ہوئی تھی،اس میں ایک جگہ ہے جس کا نام فاروق اعظم ہے،یہیں سے لوگ محشر کی طرف جائیں گے اور یہ کوفہ کا ایک حصہ ہے،یہیں سے صور پھونکا جائے گا،یہیں سے محشر کا راستہ ہوگا اور یہیں پر ستر ہزار افراد محشور ہوں گے جو بغیر کسی حساب و کتاب کے بہشت میں جائیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے کامیاب قرار دیا ہے اور ان کو اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے،یہ جنت میں داخل ہونے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے اور خدا کی رحمت سے لو لگائے ہوں گے،یہ کوشش کریں گے کہ کبر و نخوت پاس نہ آنے پائے اور لقائے الٰہی کے وقت عدل الٰہی سے خوف زدہ ہوں گے،ان لوگوں کی دوسری خصلتوں میں سے یہ ہے کہ یہ اطاعت الٰہی اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں تساہلی کے بجائے سرعت سے کام لیں گے اور یہ جانتے ہوں گے کہ خدا ان کے اعمال سے باخبر ہے،ان سے نہ حساب و کتاب ہوگا نہ ہی مواخذہ و عذاب (علامہ مجلسی نے اس حدیث کے بعض الفاظ کے بارے میں شک و شبہ کا اظہار کیا ہے)۔

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر اس نے مسجد سہلہ میں نماز پڑھی،اسی سرزمین سے عدل الٰہی ظاہر ہوگا اور قائم حق یہاں قیام کرے گا اور اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا،یہ سرزمین انبیاء،اوصیاء اور صالحین کی قیام گاہ رہی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مسجد کوفہ میں نماز پڑھنا ترک نہ کرو خواہ تمہیں (بچوں کی طرح گھٹنیوں) آنا پڑے۔

ایک مرتبہ امیر المومنینؑ مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ،حضرتؑ نے اس کے سلام کا جواب دیا،اس شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں میں مسجد الاقصیٰ جانا چاہ رہا ہوں رخصتی کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں،حضرتؑ نے پوچھا وہاں جانے کا کیا مقصد ہے؟ اس نے جواب دیا وہاں کی فضیلت حاصل کرنا،فرمایا پھر اپنی سواری بیچ دو اور زاد راہ کھا کر ختم کر دو اور اسی مسجد (کوفہ) میں نماز پڑھو وہاں (مسجد اقصیٰ) جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس مسجد

Presented by Ziaraat.Com

میں ایک واجبی نماز پڑھنا ایک مقبول حج کے برابر ہے اور ایک نافلہ نماز کا پڑھنا ایک مقبول عمرہ کے برابر ہے، اس کی برکتیں بارہ میل تک کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اس کے داہنی طرف برکت وخوشبختی ہے اور بائیں طرف مکر وفریب اور اس کے وسط میں روغن کا چشمہ ہے، دودھ کا چشمہ ہے، اور پانی کا چشمہ ہے، جو مومنین کے لئے شراب ہے، اور پانی کا ایک چشمہ ہے جو مومنین کے لئے پاک وپاکیزہ ہے، اسی جگہ سے کشتی نوح نے حرکت کی تھی، اسی مسجد میں تینوں بت یعنی نسر ویغوث ویعوق تھے (البتہ حدیث میں ان تینوں بتوں کے ذکر سے مسجد کی قدامت کو بیان کرنا ہے نہ کہ اس کی قداست کو) اسی مسجد میں ستر پیغمبروں اور ستر وصیوں (اوصیاء) نے جن میں ایک میں بھی ہوں، نمازیں پڑھی ہیں۔ پھر حضرت (علیؑ) نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا: کسی محزون ومغموم نے یہاں حاجت طلب نہیں کی مگر یہ کہ خدا نے اس کی حاجت پوری کی اور اس کے غم کو دور کیا۔

اور مسجد سہلہ کے بارے میں بھی حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی محزون ومغموم اس میں نہیں آیا جس نے اس میں نماز پڑھی اور اس کے بعد اس نے خدا سے دعا کی مگر یہ کہ خدا نے اس کی دعا قبول نہ کی ہو اور اسکے حزن وغم کو دور نہ کیا ہو۔

باب ۹
قبر امیر المومنین علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے جب آنحضرتؑ کی قبر کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؑ نے جواب دیا کہ جب امیر المومنینؑ نے رحلت کی تو (امام) حسن شہر کوفہ سے دور ایک ایسی جگہ لے کر آئے جو نجف سے نزدیک ہے اور اس کے بائیں ''غری'' اور داہنے ''حیرہ'' ہے اور آپ کو چمکتے ہوئے ریت میں دفن کیا، راوی کا بیان ہے کہ میں اس جگہ اس خیال سے گیا کہ یہ امیر المومنینؑ کی قبر ہے اور (زیارت کے بعد) پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر وہاں کی پوری منظر کشی کی، حضرتؑ نے تین مرتبہ فرمایا: خدا تم پر رحمت نازل کرے جس جگہ تم گئے تھے وہی قبر امیر المومنینؑ ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول یزید بن عمر کی روایت کے مطابق قبر امیر المومنینؑ کے پاس شام سے مخفی طور پر لایا گیا سر امام حسینؑ، دفن کیا گیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۰

امیر المومنینؑ کی زیارت کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ کی زیارت ملائکہ کے ہمراہ خدا کرتا ہے (یعنی خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے) اس کے انبیاء کرتے ہیں اور مومنین کرتے ہیں، ائمہ میں سب سے افضل امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور ان (ائمہؑ) کے اعمال کے ثواب کی بازگشت بھی آپ کی طرف ہوتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا جب امیر المومنینؑ کی زیارت کرنا چاہو تو یہ سمجھو کہ تم آدم کی ہڈیوں، نوح کے بدن اور علی بن ابی طالبؑ کے جسم کی زیارت کر رہے ہو، مفضل نے عرض کیا آدم تو سر ندیب (بحر الہند کا جزیرہ) میں جہاں سے آفتاب طلوع کرتا ہے اترے تھے اور عام طور سے لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی ہڈیاں بیت اللہ الحرام میں دفن ہیں، حضرتؑ نے فرمایا: جب نوح کشتی میں تھے تو ان پر وحی نازل ہوئی کہ خانۂ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرو، نوح نے تعمیل حکم کیا، پھر کشتی سے اترے اور اپنے زانو تک پانی میں گئے اور جس تابوت میں آدم کی ہڈیاں تھیں اس کو پانی سے نکال کر اپنی کشتی میں رکھا اور مرضی الٰہی کے مطابق اس کو خانہ کعبہ کا طواف کرایا اور پھر دروازۂ کوفہ میں جو مسجد کوفہ کے وسط میں ہے آئے اور اس وقت زمین کو حکم ہوا اپنا پانی جذب کرے (سورۂ ہود ۴۴) پس زمین نے مسجد کوفہ کے پانی کو جذب کر لیا جب کہ چشمہ اسی مسجد سے پھوٹا تھا اور جو لوگ نوح کے ہمراہ کشتی میں تھے وہ متفرق ہو گئے اور نوح نے اس تابوت کو ''غریٰ'' میں دفن کیا، اور غریٰ پہاڑ کی وہ چوٹی ہے جس پر جا کر موسیٰ نے خدا سے کلام کیا، عیسیٰ منزل تقدیس کو پہنچے، ابراہیم منصب خلت پر فائز ہوئے، محمد حبیب خدا ہوئے اور یہی پہاڑ انبیاء کا مسکن رہا، مگر خدا کی قسم پیغمبر اسلام کے آباء و اجداد یعنی آدم و نوح کے بعد امیر المومنینؑ سے زیادہ مکرم و معزز کوئی بھی یہاں نہیں آیا۔

(امام فرماتے ہیں) لہذا جب نجف جاؤ تو آدم کی ہڈیوں، نوح کے بدن اور علی بن ابی طالبؑ کے جسم کی زیارت کرو تا کہ تم آباء اولین (آدم و نوح) اور محمد خاتم النبیین اور علی سید الوصیین کے زائر ہو جاؤ اور اس بات کا خیال رکھو کہ آنحضرتؐ کے زائر کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، پس اس اجر عظیم سے غافل نہ رہو۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۱

زیارت قبر امیر المومنینؑ، اس کا طریقہ اور وہاں کی دعا

امام زین العابدین علیہ السلام قبر امیر المومنینؑ کے پاس کھڑے ہو کر روتے ہوئے کہتے تھے "السلام علیک یا امیر المومنین ......"

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، قبر امیر المومنینؑ کی زیارت کرتے وقت کہتے تھے "السلام علیک یا ولی اللہ ...." امام علی نقی علیہ السلام نے بھی اسی زیارت کی تعلیم فرمائی ہے۔ ابن قولویہ نے ان زیارتوں کو کامل الزیارات کے اسی باب میں بیان کیا ہے۔

باب ۱۲

قبر امیر المومنینؑ سے وداع

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جب قبر امیر المومنینؑ کو وداع کرنا چاہو تو کہو: "السلام علیک و رحمة اللہ و برکاته ...." پوری زیارت وداع کو ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں ذکر کیا ہے۔

باب ۱۳

آب فرات کے پینے اور اس سے غسل کرنے کی فضیلت

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ دنیا اور آخرت میں پینے والی چیزوں میں سب سے اہم پانی ہے، اور جنت کی چار نہریں دنیا میں ہیں: ا۔ فرات، ۲۔ نیل، ۳۔ سیحان، ۴۔ جیحان۔ فرات پانی ہے، نیل شہد ہے، سیحان شراب ہے اور جیحان دودھ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: فرات کے پانی کو اپنی گردن پر پھیرنے والا اور اس کو پینے والا ہم اہلبیتؑ کے محبوں میں سے ہے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا اگر ہمارے اور فرات کے درمیان میلوں کا فاصلہ ہوتا (یعنی بہت دور ہوتی) تب بھی ہم وہاں جاتے اور اس کا پانی پیتے اور اس سے شفا طلب

Presented by Ziaraat.Com

کرتے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرات، دنیا اور آخرت کے پانیوں کی سردار ہے۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: فرشتہ ہر شب تین مثقال بہشتی مشک لے کر زمین پر آتا ہے اور اس کو فرات میں ڈالتا ہے اور مشرق و مغرب میں کوئی بھی نہر ایسی نہیں ہے جو فرات سے زیادہ با برکت ہو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر روز فرات میں جنت کے پانی کا ایک قطرہ گرتا ہے۔ آپؑ ہی نے فرمایا: اگر لوگ اس پانی کی برکت کو جان جائیں تو اس کے اطراف میں خیمہ لگا کر رہنے لگیں، اس کے بعد فرمایا: اس نہر میں جانے والا اگر گناہگار نہ ہو تو وہ ہر مرض سے شفا پائے گا۔ نیز آپ نے فرمایا: دو مومن نہریں ہیں اور دو کافر نہریں۔ کافر نہریں نہر بلخ و دجلہ ہیں اور مومن نہریں رود نیل اور نہر فرات ہیں، لہذا آب فرات کو اپنی اولاد کی گردن پر پھیرو۔

باب ۱۴
امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے رسول خداؐ کی محبت

رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی ان دونوں بچوں یعنی حسن و حسین علیہما السلام نے میرے دل کو کسی اور کی محبت سے روک دیا ہے (یعنی حسن و حسین کے بعد کوئی اور اچھا نہیں لگتا) میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں انہیں اور جو انہیں دوست رکھے اس کو دوست رکھوں۔ عمران نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ حسنؑ و حسینؑ کی محبت نے آپ کے پورے دل کا احاطہ کر رکھا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: ان سے محبت کرنے کا خود خدا نے حکم دیا ہے۔

ابوذر کا کہنا ہے کہ مجھے رسول خداؐ نے حسن و حسینؑ سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا میں ان کو اور جو ان کو دوست رکھتا ہے دوست رکھتا ہوں، کیونکہ انہیں خود رسول خداؐ دوست رکھتے ہیں، ابوذر کا بیان ہے کہ رسول خداؐ نے حسنؑ و حسینؑ کا بوسہ لے کر فرمایا: جو انہیں اور ان کی ذریت کو خلوص سے دوست رکھے جہنم کی آگ اس کو جلا نہیں سکتی، خواہ اس کے گناہ بیابان کی ریت کے برابر ہوں بشرطیکہ اس کا گناہ ایمان سے خارج نہ کر دے۔ آنحضرتؐ ہی نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ ان دو بچوں (حسنؑ و حسینؑ) سے محبت کرے اس لئے کہ ان دونوں سے محبت کرنے کا مجھے بھی خدا نے حکم دیا ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا: جو شخص

Presented by Ziaraat.Com

عروۃ الوثقیٰ کو پکڑنا چاہتا ہے کہ جس کے تھامنے کا خدا نے حکم دیا ہے وہ علی بن ابی طالبؑ، حسن اور حسینؑ کو دوست رکھے کیونکہ خدا ان دونوں (حسنؑ وحسینؑ) کو عرش پر دوست رکھتا ہے۔ آپؐ ہی نے فرمایا: جو شخص حسن وحسینؑ کا بغض لے کر قیامت میں آئے گا اس کے چہرے پر بالکل گوشت نہیں ہوگا اور میری شفاعت اس کے شامل حال نہیں ہوگی۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حسن وحسین علیہما السلام گلدستۂ رسالت کے دو پھول ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: جن کی ولایت کا اقرار کرنا چاہئیے ان ہی میں میری امت کے نواسے حسن وحسین ہیں جو حقیقت میں میرے بیٹے ہیں، اور حسینؑ کی نسل سے ہدایت کرنے والے ائمہ ہیں کہ ان ہی میں قائم مہدیؑ ہے۔ لہٰذا ان کو دوست رکھو اور ان کے دشمنوں کو دوست نہ رکھو ورنہ غضب الٰہی کے مستحق اور دنیا میں ذلیل وخوار ہوگے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے حسن وحسینؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: جو شخص ان دونوں بچوں اور ان کے ماں باپ کو دوست رکھے گا، قیامت کے دن وہ میرا ہم درجہ اور ہم مقام ہوگا۔

باب ۱۵
امام حسنؑ اور دیگر ائمہؑ بقیع کی زیارتیں

مروی ہے کہ محمد بن علی بن حنیفہ، قبر امام حسنؑ کے پاس آکر کہتے تھے: السلام علیک.........'' اور امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ جب ائمہؑ بقیع کی زیارت کے لئے جاؤ تو قبر کے پاس اس طرح کھڑے ہو کہ پشت قبلہ کی طرف اور قبر سامنے ہو اور پھر کہو: ''السلام علیکم ائمة الهدیٰ.....'' اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ (چوتھے امام) امام زین العابدین علیہ السلام کی قبر پر جب جاؤ تو جو پڑھنا چاہو پڑھو۔ ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں وہاں کی زیارت نقل کی ہے۔

باب ۱۶
جبرئیل کا قتل امام حسینؑ کی خبر دینا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جبرئیل نے رسول خداؐ کو جب خبر شہادت دی تو آپ نے علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

کا ہاتھ پکڑا اور کافی دیر تک دونوں خلوت میں روتے رہے، اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے یہاں تک کہ جبرئیل دوبارہ نازل ہوئے اور عرض کیا کہ آپ دونوں کا پروردگار، آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کو صبر کرنے کا حکم دے رہا ہے، تب جا کر ان دونوں (محمدؐ و علیؑ) نے صبر کیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حسینؑ شکم مادر میں تھے تو جبرئیل نے رسول خداؐ کو بتایا کہ عنقریب فاطمہؑ کو ایک بیٹا ہوگا جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کر دے گی، چنانچہ جب حسینؑ شکم مادر میں تھے تو جناب فاطمہؑ رنجیدہ رہتی تھیں، اور جب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو اس وقت بھی آپ رنجیدہ تھیں، اس کے بعد امام فرماتے ہیں کہ تم نے دنیا میں کسی ماں کو دیکھا ہے جو بیٹے کی ولادت کے وقت رنجیدہ ہوئی ہو، جناب فاطمہ زہراؑ کی یہ رنجیدگی صرف اس وجہ سے تھی کہ آپ جانتی تھیں کہ عنقریب یہ بچہ قتل کر دیا جائے گا، اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ووصینا الانسان بوالدیه ...." (سورۂ احقاف/۱۵) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب جبرئیل نے پیغمبر اسلامؐ سے کہا کہ کیا میں آپ کو ایسے فرزند کے پیدا ہونے کی بشارت دوں جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی؟ حضرتؐ نے فرمایا: ضرورت نہیں ہے، جبرئیل آسمان کی طرف گئے اور دوبارہ آ کر اسی بات کی تکرار کی مگر آنحضرتؐ نے وہی جواب دیا تو جبرئیل نے کہا کہ خدا نے اسی کی نسل سے اوصیاء کو قرار دیا ہے، یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں ایسا فرزند چاہئے، اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی "حملته امه کرها و وضعته کرها" حملته کرها یعنی حاملہ ہوئیں مگر بچے کے قتل ہونے کی وجہ سے (فاطمہؑ) رنجیدہ تھیں، ووضعته کرها، یعنی بچے کو آغوش میں تو لیا مگر رنجیدہ تھیں اس لئے کہ جبرئیل نے قتل کی خبر دی تھی۔ جب وہ سن بلوغ اور پھر چالیس سال کے ہوئے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: پروردگارا! مجھے وہ الفاظ عطا کر جن سے تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جس کو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا کیا ہے، اور ایسا عمل انجام دوں جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور میری ذریت کو صالح قرار دے۔ اگر آپ (امام حسینؑ) بجائے "اصلح في ذریتي" کے "اصلح لي ذریتي" فرماتے تو یقیناً آپ کی ساری ذریت امام ہوتی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب جناب فاطمہؑ، پیغمبر اسلامؐ کے پاس آئیں تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، جناب فاطمہؑ نے رونے کا سبب پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے

Presented by Ziaraat.Com

جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میری امت، حسینؑ کو قتل کر دے گی، یہ سن کر فاطمہ رونے لگیں اور جب فرمایا کہ اسی مولود کی نسل سے ایک (امام زمانہؑ) اس خون کا انتقام لے گا تو فاطمہؑ خوش ہو گئیں اور آپ کے دل کو قرار آ گیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلامؐ نماز پڑھ رہے تھے، جب آخری سجدہ میں گئے تو چیخ مار کر رونے لگے، آپ کی عظمت و جلالت کی وجہ سے ہم میں سے کسی میں جرأت نہیں تھی کہ رونے کی علت دریافت کرے لیکن حسینؑ کھڑے ہوئے اور آغوش پیغمبرؐ میں بیٹھ کر کہا، اے بابا آپ کے آنے سے ہم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، لیکن آپ کے رونے نے ہم کو مغموم کر دیا ہے، اس رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا بیٹا ابھی جبرئیل آئے تھے انہوں نے خبر دی کہ تم کو قتل کیا جائے گا اور تمہاری (شہداء کی) قبریں مختلف جگہوں پر ہوں گی، امام حسینؑ نے پوچھا جو ان قبروں کی زیارت کرے گا اس کا کیا ثواب ہوگا؟ فرمایا تمہارے زائر میری امت کی ایک جماعت ہوگی جو تمہاری زیارت کر کے برکت حاصل کرے گی، اور مجھ پر حق بنتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے پاس جاؤں اور قیامت کے ہولناک ماحول اور ان کے گناہوں کے عذاب سے نجات دلاؤں، تاکہ خدا انہیں جنت میں جگہ عنایت فرمائے۔

باب ۱۷
جبرئیل کا رسول خداؐ کو قتل حسینؑ کی خبر دینا اور قتل گاہ کی مٹی دیکھانا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل، رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حسینؑ آپ کے سامنے کھیل رہے تھے، جبرئیل نے آنحضرتؐ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اس حسین کو قتل کر دے گی، آپ رونے لگے، جبرئیل نے کہا کیا میں آپ کو وہ زمین دکھاؤں جہاں حسینؑ قتل کئے جائیں گے، چنانچہ خانہ پیغمبرؐ اور مقتل کے درمیان کی جگہیں نیچی اور مقتل کی زمین بلند ہوگئی، جبرئیل نے وہاں کی تھوڑی مٹی اٹھائی اور فوراً وہ جگہیں پہلی حالت کی طرف پلٹ گئیں، جبرئیل وہاں سے چلے اور ان کی زبان پر یہ کلمات تھے: اے خاک کربلا تو کتنی خوش نصیب ہے اور کتنا خوش نصیب ہے وہ جو اس سرزمین پر قتل کیا جائے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ قتل حسینؑ کی خبر سن کر خود پیغمبرؐ نے فرمایا مجھے اس مٹی کو دکھاؤ جس پر اس کا خون بہے گا، جبرئیل نے وہاں کی ایک مٹھی خاک اٹھائی اور چاہا کہ

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ کو دکھائیں کہ وہ مٹی سرخ ہوگئی، نیز امامؑ ہی سے مروی ایک اور روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ یہ خاک ام سلمٰی کے پاس آخر عمر تک رہی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلام کو حسینؑ کی خبر شہادت جس فرشتہ نے سنائی تھی وہ جبرئیل تھے، خبر سناتے وقت ان کے پر کھلے تھے اور نوحہ وفریاد کررہے تھے اور ہاتھ میں تربت لئے ہوئے تھے جس سے مشک کی خوشبو آرہی تھی، پیغمبرؐ نے پوچھا میری امت میرے بچے کو قتل کرکے کامیاب ہوگی؟ جبرئیل نے جواب دیا خدا ان (قاتلین) کو ٹکڑوں میں بانٹ دے گا اور ان کے دل بٹ کر رہ جائیں گے ۔

سلیمان سے مروی ہے کہ آسمان میں کوئی بھی فرشتہ ایسا نہیں تھا جس نے آکر رسول خداؐ کو پرسہ نہ دیا ہو اور اس ثواب کی خبر نہ دی ہو جسے خدا عنایت کرے گا، وہ فرشتے اس تربت کو لئے خدمت پیغمبر میں آئے تھے جس پر ان کا سر بریدہ زخمی بدن پڑا ہوا تھا، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: بارالہا جو اس (حسینؑ) کی مدد نہ کرے تو اس کی مدد نہ کر اور جو اس کو قتل کرے تو اس کو قتل کر، جو اس کا سر قلم کرے تو اس کا سر قلم کر اور اس قتل کے پیچھے جو مقصد ہو اس میں اس کو کامیاب نہ کر۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم قتل حسینؑ کے بعد یزید ملعون جو چاہتا تھا وہ اس کو حاصل نہ ہوسکا، رات میں مستی کے عالم میں وہ سویا اور صبح میں مردہ حالت میں اس طرح پایا گیا کہ منھ تارکول کی طرح سیاہ ہوگیا تھا، امام حسینؑ کے قتل میں جس نے بھی اس کی پیروی کرکے امام حسینؑ سے جنگ کی وہ یا مجذوم مرا یا مبروص یا مجنون اور اس کا سلسلہ ان سب کی نسل میں بھی رہا۔

باب ۱۸
قتل حسینؑ اور آپ کے قاتلین سے الٰہی انتقام سے متعلق آیتیں

امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت" **وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدنّ فی الارض مرتین و لتعلنّ علوا کبیرا فاذا جاء و وعدأولٰهما بعثنا علیکم عباداً لکم لنا اولیٰ باس شدید فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولاً**" (اسراء/۵) کے ذیل میں ارشاد فرماتے تھے کہ "مرتین" سے مراد ایک شہادت امیرالمومنینؑ اور دوسرے امام حسنؑ پر طعن و تشنیع ہے، "**ولتعلن علوا کبیرا**" سے مراد قتل حسین بن علی ہے، "**فاذا جاء وعد اولیهما**" سے مراد خون حسینؑ کے انتقام اور آپ کی نصرت

ومدد کا زمانہ ہے اور "بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید فجاسوا خلال الدیار" سے مراد یہ ہے کہ خدا، قیام قائم علیہ السلام سے پہلے قوم مبعوث کرے گا جو روئے زمین پر کسی دشمن اہلبیت کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اس کو آگ میں ڈال دے گی، اور یہ وعدۂ الٰہی یقیناً انجام پائے گا، "وکان وعد اللہ مفعولا"۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت "انا لننصر رسلنا و الذین آمنوا فی الحیاۃ الدنیا و یوم یقوم الاشھاد" (سورۂ غافر/۵۱) کی تلاوت کی اور فرمایا حسینؑ بن علیؑ ان ہی افراد میں ہیں جن کی مدد نہیں کی گئی، پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا گیا مگر کسی نے اس خون کا بدلہ نہیں مانگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "و اذا المؤودۃ سئلت ،بای ذنب قتلت" (تکویر/۹) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: حسینؑ بن علیؑ کی شان میں یہ نازل ہوئی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت "اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علی نصرھم لقدیر" (سورۂ حج/۳۹) کے ذیل میں فرمایا: اس سے مراد علی حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "و من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا" (سورۂ اسراء/۳۳) کے بارے میں فرمایا "ولی" سے مراد قائم آل محمدؐ ہے، وہ خروج کرے گا اور خون حسینؑ کا بدلہ لے گا، اور جو بھی قتل کرنے میں شریک رہا یا اس قتل پر راضی رہا ہے اس سے چن چن کر انتقام لے گا اور "فلا یسرف فی القتل" کا مطلب یہ ہے کہ وہ (امام زمانہ) کسی کو ناحق قتل نہیں کرے گا، پھر امام فرماتے ہیں کہ وہ (امام زمانہ) خون حسین کا بدلہ لینے کے لئے قاتلین حسین کی نسلوں کو تہ تیغ کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت " لاعدوان الا علی الظالمین "(سورۂ بقرہ/۱۴۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد قاتلین امام حسینؑ کی اولادیں ہیں۔

باب ۱۹
انبیاء کا قتل حسینؑ سے باخبر ہونا

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت "و اذکر فی الکتاب اسماعیل

Presented by Ziaraat.Com

انہ کان صادق الوعد و کان رسولاً نبیاً" (سورۂ مریم/۵۴) میں اسماعیل کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون اسماعیل ہیں کیا جناب ابراہیمؑ کے بیٹے ہیں؟ حضرتؑ نے جواب دیا کہ اسماعیل کا انتقال جناب ابراہیمؑ سے پہلے ہو گیا تھا اور جناب ابراہیمؑ، حجت خدا اور صاحب شریعت تھے پھر کس کے لئے اسماعیل کو مبعوث کیا جاتا؟ راوی نے پوچھا اس آیت میں اسماعیل سے مراد کون سے اسماعیل ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا وہ اسماعیل بن حزقیل ہیں جو نبی تھے اور انہیں خدا نے ان کی قوم میں مبعوث کیا مگر قوم نے ان کو جھٹلایا، ان کو قتل کیا اور پھر ان کے چہرے کی کھال کھینچ لی، ان کی اس حرکت سے خدا غضبناک ہوا اور اس نے فرشتۂ عذاب اسطاطائیل کو ان کے پاس بھیجا، اس فرشتے نے کہا اے اسماعیل میں فرشتۂ عذاب اسطاطائیل ہوں خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر تم کہو تو تمہاری قوم پر مختلف قسم کا عذاب نازل کروں، اسماعیل نے جواب دیا نہیں، اس وقت وحی الٰہی ہوئی اے اسماعیل تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا پروردگار اتو نے اپنے بندوں کو تو نے خبر دی ہے کہ پیغمبرؐ اسلام کے بعد ان کی امت حسین بن علیؑ کے ساتھ کیا سلوک کرے گی اور تو نے حسینؑ سے اس دنیا میں دوبارہ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے تا کہ وہ اپنی قوم جفا کار سے انتقام لیں، لہذا اے میرے پروردگار میری حاجت یہ ہے کہ مجھے بھی اس دنیا میں دوبارہ بھیج تا کہ ظالمین سے اپنا انتقام اسی طرح لے سکوں جس طرح حسینؑ اس دنیا میں آ کر اپنا انتقام لیں گے چنانچہ خدا نے اسماعیل بن حزقیل سے امام حسینؑ کے ساتھ اس دنیا میں بھیجنے کا وعدہ کیا۔

باب ۲۰
قتل حسینؑ سے ملائکہ کا باخبر ہونا

ابراہیم بن شعیب کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حسینؑ بن علیؑ پیدا ہوئے تو خدا نے جبرئیل کو حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کے ہمراہ خدمتِ پیغمبرؐ میں جائیں اور میری اور اپنی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کریں، جبرئیل ایک جزیرہ میں اترے، وہاں فطرس نامی فرشتے کو دیکھا جو نافرمانی کی وجہ سے بے بال و پر کا تھا اور وہ چھ سو سال سے اس جزیرہ میں خدا کی عبادت کر رہا تھا یہاں تک کہ حسینؑ بن علیؑ پیدا ہوئے، فطرس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ جبرئیل نے جواب دیا خدا نے محمدؐ کو نعمت

Presented by Ziaraat.Com

سے نوازا ہے اور مجھے بھیجا ہے تا کہ اپنی طرف سے اور خدا کی طرف سے ان کو مبارکباد دوں، فطرس نے کہا اے جبرئیل مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو تا کہ محمدؐ میرے لئے دعا کر دیں، امامؑ فرماتے ہیں کہ جبرئیل فطرس کو اپ نے ہمراہ جب پیغمبرؐ کی خدمت میں پہنچے اور خدا اور اپنی طرف سے مبارکباد دی تو فطرس کے متعلق آنحضرتؐ سے کہا، پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا اس کو بلاؤ، جبرئیل نے فطرس کو بلایا، فطرس نے درد دل کیا، آنحضرتؐ نے اس کے حق میں دعا کی اور فرمایا جاؤ اپنے پَر کو اس مولود (حسینؑ) سے مس کرلو اور پھر چلے جاؤ، امامؑ فرماتے ہیں کہ فطرس نے اپنے ٹوٹے ہوئے بال وپَر کو (امام حسینؑ سے) مس کیا اور اس کو شفا مل گئی اور وہ پرواز کرنے لگا، اور جاتے وقت اس نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ یقیناً آپ کی امت اس (امام حسینؑ) کو عنقریب قتل کرے گی اور اس مولود کے حق کی ادائیگی کی خاطر مجھ پر واجب ہے کہ جو زائر اس کی زیارت کو آئے گا اس کی زیارت کو، جو اس پر سلام کرے گا اس کے سلام کو اور جو اس پر صلوات بھیجے گا اس کے صلوات کو اس (مولود) تک پہنچاؤں، یہ کہہ کر فطرس آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔

باب ۲۱
قاتل حسینؑ پر خدا اور انبیاء کی لعنتیں

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خانۂ فاطمہؑ میں آغوش پیغمبرؐ میں حسینؑ بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرتؐ نے گریہ کیا اور سر سجدہ میں رکھ دیا، سجدے سے سر اٹھا کر فرمایا: اے فاطمہؑ اے بنت محمدؐ! ابھی جبرئیل حسین وجمیل صورت میں آئے اور کہا اے محمدؐ! کیا آپ حسینؑ کو چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں وہ میری آنکھ کی ٹھنڈک، میرا پھول، میرا میوۂ دل اور میری آنکھوں کی پلک ہے، جبرئیل نے حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اے محمدؐ یہ کتنا بابرکت مولود ہے اس پر میرا درود وسلام ہو اور اس کے قاتلوں، دشمنوں اور مخالفوں پر میرا خشم وغضب۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ (حسینؑ) دنیا وآخرت میں اولین وآخرین کیلئے سید الشہداء ہے۔

کعب سے مروی ہے کہ قاتل حسینؑ پر سب سے پہلے ابراہیم خلیل نے لعنت بھیجی تھی، انہوں نے اپنی اولاد سے لعنت بھی بھجوائی اور ان سے اس بات کا عہد و میثاق بھی لیا۔ پھر موسیٰ نے قاتل حسینؑ پر لعنت بھیجی اور اپنی امت کو بھی لعنت بھیجنے کا حکم دیا، پھر عیسیٰ نے قاتل حسینؑ پر لعنت بھیجی اور بنی اسرائیل کو بھی قاتلِ حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

پر زیادہ سے زیادہ لعنت بھیجنے کا حکم دیا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم حسینؑ کا زمانہ پاؤ تو ان کو تنہا نہ چھوڑنا کیونکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والا، انبیاء کے ساتھ شہید ہونے والے جیسا ہے۔

ہشام سے مروی ہے کہ بہشتی فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے سمندر پر اتر کر اپنے بال و پر پانی پر پھیلا دیئے اور با آواز بلند کہا اے سمندر میں رہنے والو سوگ کا لباس پہن لو اس لئے کہ فرزند پیغمبرؐ کا سر قلم کر دیا گیا ہے، پھر اس نے کربلا کی مٹی اپنے پروں پر اٹھائی اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا، اور آسمان میں شاید ہی کوئی ایسا فرشتہ ہوگا جس نے اس مٹی کی خوشبو نہ سونگھی ہو اور وہ غمگین نہ ہوا ہو اور قاتلین حسینؑ پر اور جنہوں نے اس قتل میں ساتھ دیا ان پر لعنت نہ کی ہو۔

باب ۲۲
رسول خداؐ کا قتل حسینؑ کی خبر دینا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک دن آغوش پیغمبرؐ میں حسینؑ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ان سے کھیل رہے تھے اور دونوں ہنس رہے تھے، عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس بچے کو بہت زیادہ چاہتے ہیں!؟ حضرتؐ نے فرمایا وائے ہو تم پر ارے کیوں نہ اس کو چاہوں کہ یہ میرا میوۂ دل اور نور چشم ہے، یقیناً میری امت اس کو عنقریب قتل کرے گی، پس اس کی شہادت کے بعد جو شخص اس کی زیارت کرے گا خدا اس کے نامۂ اعمال میں میرے حجوں میں سے ایک حج کا ثواب لکھے گا، عائشہ نے تعجب کیا تو آپ نے فرمایا میرے دو حجوں کا ثواب ملے گا، جوں جوں عائشہ کا تعجب بڑھتا رہا حضرتؐ حجوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اپنے حج کی تعداد عمرہ کے ہمراہ نوے تک پہنچا دی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک دن پیغمبر اسلامؐ نے حسینؑ کو ماں کی گود سے لے کر اپنی آغوش میں بٹھایا اور فرمایا: لعنت ہو تیرے قاتل پر، لعنت ہو اس شخص پر جو تیرا لباس اتارے گا، خدا ہلاک کرے ان افراد کو جو تیرے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں۔

امام محمد باقر علیہ السلام مروی روایت میں پیغمبر اسلامؐ نے حضرتؑ کی فضیلتوں کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: میں خدا سے اپنی امت کے ان افراد کی شکایت کروں گا جنہوں نے ان سے دشمنی کی، ان کی فضیلتوں سے

Presented by Ziaraat.Com

انکار کیا اور ان سے صلۂ رحم کرنے کے بجائے ان سے قطع تعلق کیا، خدا کی قسم یہ میرے بیٹے (حسین) کو قتل کریں گے اور خدا میری شفاعت ان کے شامل حال نہیں کرے گا۔

امام محمد باقر علیہ السلام ہی سے مروی ہے کہ رسول خداؐ کے پاس جب بھی حسینؑ جاتے تھے تو حضرتؐ آپ کو سینے سے لگا کر بوسہ دیتے تھے اور گریہ کرتے تھے، اور جب حسینؑ گریہ کی علت پوچھتے تھے تو فرماتے تھے بیٹا جہاں خنجر چلے گا اس جگہ کا بوسہ لے رہا ہوں، حسینؑ پوچھتے کیا میں قتل کیا جاؤں گا؟ حضرتؐ فرماتے ہاں بیٹا تو بھی قتل کیا جائے گا، تیرا باپ بھی اور تیرا بھائی بھی۔

عمر بن ہبیرہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ پیغمبر اسلام حسن و حسینؑ کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے ہیں اور کبھی حسنؑ کا بوسہ لے رہے ہیں اور کبھی حسینؑ کا، اور حسینؑ سے کہہ رہے ہیں جو تجھ کو قتل کرے اس پر وائے ہو۔

باب ۲۳

شہادت حسینؑ کے بارے میں حضرت علیؑ کا ارشاد

راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، امام حسینؑ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے امام حسینؑ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ قتل کیا جائے گا اور اس کی کوئی مدد نہیں کرے گا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ اے امیر المومنینؑ خدا کی قسم زندگی کے لئے تو یہ خبر بہت بری ہے، حضرت نے فرمایا ایسا ہو کر رہے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے امام حسینؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے میرے بیٹے قبل اس کے کہ وہ بلائیں تم پر ٹوٹیں مجھ سے سنو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بنی امیہ تجھے قتل کر کے رہیں گے مگر تم کو تیرے دین سے جدا نہیں کر پائیں گے اور تمہارے دل سے یاد خدا کو نہیں مٹا پائیں گے۔ امام حسینؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میرے لئے یہی بس کہ جو چیز خدا کی طرف سے نازل ہوئی اس کا اقرار کیا، جو خدا کے نبی نے کہا اس کی تصدیق کیا اور اپنے باپ کی بات کی تکذیب نہیں کروں گا۔

Presented by Ziaraat.Com

ہانی کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: حسینؑ ضرور قتل کیا جائے گا اور میں اس سرزمین کو جانتا ہوں جہاں اس کا خون بہایا جائے گا، وہ سرزمین دو نہروں کے بیچ میں ہے۔

جب حضرت علیؑ نے سلونی کا دعویٰ کیا تو سعد بن وقاص کھڑا ہوا اور کہا بتایئے میرے سر اور داڑھی کے کتنے بال ہیں، حضرتؑ نے جواب دیا تو نے ایسا سوال کیا ہے جس کے بارے میں رسول خداؐ پہلے ہی سے مجھ کو آگاہ کر چکے ہیں، تیرے سر اور داڑھی میں کوئی ایسا بال نہیں ہے جس کی جڑ میں شیطان نہ بیٹھا ہو، تیرے گھر میں بکری کا ایک بچہ (عمر بن سعد) ہے جو میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کرے گا، ان دنوں عمر بن سعد اپنے باپ کی انگلی پکڑ کر چلتا تھا۔

باب ۲۴

قتل حسینؑ کی وجہ سے دیگر شہروں میں رونما ہونے والے عجائب وغرائب

ہشام بن عبدالملک نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا بتایئے جس رات علی بن ابی طالبؑ قتل کئے گئے، بیرون کوفہ والے کیسے سمجھے کہ علیؑ قتل کر دیئے گئے، نیز کیا وہی علامت علیؑ کے علاوہ کسی اور کے قتل ہونے پر دیکھی گئی؟ امامؑ نے فرمایا: جس رات علیؑ قتل کئے گئے زمین سے جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے تازہ خون نظر آتا تھا، اسی طرح جس رات موسیٰ کے بھائی ہارون قتل کئے گئے، جس رات یوشع بن نون قتل کئے گئے، جس رات عیسیٰ بن مریم آسمان پر گئے اور جس رات شمعون بن حمون صفا قتل کئے گئے تو ایسا ہی ہوا تھا، اور ایسا ہی اس رات ہوا جس میں حسین بن علیؑ قتل کئے گئے تھے، اس وقت جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے تازہ خون نظر آتا تھا۔

ابونضرہ نے اہلبیتؑ کی ایک فرد سے روایت کی جب ان سے پوچھا گیا کہ قتل حسینؑ سے کس طرح آگاہ ہوئے تو انہوں نے جواب دیا کہ جس پتھر کو اٹھایا اس کے نیچے جوش مارتا خون دیکھا اور دیواریں گاڑھے خون کے مانند لال ہو گئیں، تین دن تک خون کی بارش ہوئی اور رات میں منادی ندا دیتا تھا: "اترجوا امة قتلت حسینا شفاعة جده یوم الحساب ..." تین دن تک سورج کو گہن لگا رہا اور ستارے نمایاں ہو گئے، قتل کے دوسرے دن بہت زیادہ طبیعت گھبرانے لگی، تھوڑی دیر کے بعد خبر ملی کہ حسینؑ قتل کر دیئے گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

اورابو معشر زھری کا بیان ہے کہ جب حسینؑ قتل کیے گئے تو بیت المقدس میں کوئی ایسا سنگریزہ نہیں تھا جس کے نیچے تازہ خون نہ ہو۔

باب ۲۵
قاتل حسینؑ اور قاتل یحییٰؑ سے متعلق حدیثیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قاتل یحییٰ بن زکریا بھی ولد الزنا تھا اور قاتل حسینؑ بھی ولد الزنا تھا اور سوائے ان دونوں (امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ) کے کسی پر آسمان نہیں رویا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی نہیں جائے گا سوائے قاتل حسین بن علی علیہما السلام اور قاتل یحییٰ بن زکریاؑ کے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم قاتل حسینؑ کی اولادیں اپنے آباء واجداد کے کرتوت کی وجہ سے قتل کی جائیں گی۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے اُمم سابقہ میں اولاد انبیاء کے قتل کو اولاد الزنا کے ہاتھوں قرار دیا تھا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرعون کی اس بات "ذرونی اقتل موسیٰ" (مومن/۲۶) کے بارے میں جب پوچھا گیا کہ موسیٰ کو قتل کرنے سے کون لوگ فرعون کو روکتے تھے، آپ نے جواب دیا: حلال زادے اس لئے کہ انبیاء اور حجت خدا کو زنا زادے اور حرام زادے قتل کرتے ہیں۔

باب ۲۶
امام حسین علیہ السلام پر ساری مخلوقات کا گریہ کرنا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جن وانس اور وحوش وطیور نے حسینؑ بن علیؑ پر اتنا گریہ کیا کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: حسین پشت کوفہ (کربلا میں) قتل کیا جائے گا، خدا کی قسم گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وحوش اپنی گردنوں کو اس کی قبر پر رکھ کر رو رہے ہیں اور شب سے صبح تک اس پر مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ جب وحوش کا یہ عالم ہے تو اے انسانو تم اس پر ظلم کرنے سے ہوشیار رہنا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حسینؑ بن علیؑ شہید ہوئے تو ساتوں آسمان اور زمین کے ساتوں طبقے اور جو ان میں اور ان کے درمیان تھے اور جو مخلوقات ان میں چلتی پھرتی ہیں اور جنت وجہنم بلکہ ساری مخلوقات جن کو

Presented by Ziaraat.Com

پروردگار نے خلق کیا ہے خواہ وہ دیکھی جا سکتی ہوں یا نہ دیکھی جا سکتی ہوں سب کے سب آپ پر روئے تھے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام ہی نے فرمایا: جب حسین بن علی شہید کر دیئے گئے تو آپ پر ساری مخلوقات خدا روئیں سوائے بصرہ، دمشق اور آل عثمان کے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زرارہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: آسمان نے چالیس دن خون برسا کر حسینؑ پر گریہ کیا اور زمین نے چالیس دن تیرہ و تاریک رہ کر گریہ کیا اور سورج نے چالیس دن گہن لگ کر اور سرخ ہو کر گریہ کیا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر کر اور دریاؤں میں راستے بن گئے اور ملائکہ نے چالیس دن تک آپ پر گریہ کیا تھا اور ہماری عورتوں نے نہ خضاب لگایا نہ سر پر تیل لگایا نہ سرمہ لگایا نہ کنگھی کی یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیاد کا سر ہمارے پاس بھیجا گیا، حضرتؑ کی شہادت کے بعد ہماری آنکھیں اشک آلود تھیں، میرے جد جب بھی آنحضرتؑ کو یاد کرتے تھے آپ کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھی اور جو بھی آپ کو دیکھتا تھا وہ آپ کے رونے پر رونے لگتا تھا، جو ملائکہ آپ کی قبر کے پاس ہیں سب کے سب گریہ کرتے رہتے ہیں اور ان کے گریہ کرنے پر آسمان و زمین کے ملائکہ گریہ کرتے ہیں.....

ابو بصیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو بصیر جب بھی فرزندان حسینؑ کو دیکھتا ہوں تو ان مصیبتوں کو سوچ کر جو ان کے باپ اور خود ان پر پڑیں بے اختیار ہو جاتا ہوں۔ اے ابو بصیر: فاطمہؑ آپ پر گریہ کرتی ہیں اور سسکیاں لیتی ہیں جس کی وجہ سے جہنم کے شعلہ ور ہونے کی صدا سنائی دیتی ہے اور چونکہ خطرہ ہوتا ہے کہ جہنم کی چنگاری یا اس کا دھواں پراکندہ ہو اور اہل زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لے لہٰذا اس سے بچانے کے لئے محافظین آمادہ رہتے ہیں، اور جب تک جناب فاطمہؑ کی آواز خاموش نہیں ہو جاتی جہنم کو قرار نہیں آتا اور قریب تھا کہ دریا میں شگاف آ جائے اور ایک دریا دوسرے دریا سے مل جائے، اس کا کوئی قطرہ نہیں ہے جس پر ملک موکل نہیں ہے، جب ملک، شور دریا کو سنتا ہے تو اس ڈر سے کہ کہیں دنیا و مافیہا نابود نہ ہو جائیں اس کو اپنے پروں سے خاموش کرتا ہے اور اس کو طغیانی سے روکتا ہے، فرشتے ہمیشہ خوف زدہ رہتے ہیں اور جناب فاطمہؑ کے گریہ کرنے کی وجہ سے گریہ کرتے ہیں، خدا سے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حضور میں تضرع و زاری کرتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر اہل عرش اور ان کے اطرافی بھی تضرع و زاری کرتے ہیں اور اہل زمین کی نابودی کے خوف سے فرشتوں کی آواز، تقدیس الٰہی کے ساتھ اس

Presented by Ziaraat.Com

طرح بلند ہوتی ہے کہ اگر وہ آواز زمین تک پہنچ جائے تو اہل زمین بے ہوش ہو جائیں، پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور زمین اہل زمین کے ساتھ لرز جائے.....

باب ۲۷
حسین بن علی علیہما السلام پر ملائکہ کا گریہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم قبر حسینؑ پر نہیں جاتے، کیونکہ چار ہزار فرشتے ہیں جو قبر حسینؑ پر ہیں اور وہ قیامت تک گریہ کرتے رہیں گے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام ہی نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کے ہمراہ جنگ کرنے کے لئے چار ہزار فرشتے آئے مگر انہیں اجازت نہیں ملی، اور جب دوبارہ اجازت لینے کے لئے زمین پر آئے تو حسینؑ قتل کئے جا چکے تھے، لہذا محزون و مغموم قبر حسینؑ ہی پر رہ گئے اور قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے، ان فرشتوں کا سردار منصور ہے۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے ستر ہزار فرشتوں کو خلق کیا ہے جو حسینؑ کے قتل ہونے کے وقت سے لے کر قیام قائم (ظہور امام زمانہؑ) تک آپ پر صلوات بھیجتے رہیں گے۔

ربعی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ شہداء کی قبریں کہاں ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا کیا تمہارے پاس افضل الشہداء نہیں ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس شہید کی قبر کے اطراف میں چار ہزار محزون و مغموم فرشتے ہیں جو قیامت تک اس پر روتے رہیں گے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ چار ہزار محزون و مغموم فرشتے ہیں جو حسینؑ پر گریہ کرتے ہیں اور ان کے گریہ کا سلسلہ قیامت تک رہے گا۔ آنحضرتؐ کی زیارت کے لئے جب کوئی زائر آتا ہے تو یہ اس کا استقبال کرتے ہیں، جب وہ مریض ہوتا ہے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ مر جاتا ہے تو اس کے سرہانے یہ حاضر ہوتے ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے چار ہزار مغموم و محزون فرشتوں کو قبر حسینؑ پر معین کیا ہے جو طلوع آفتاب سے زوال تک روتے رہتے ہیں، اور جب زوال آفتاب ہوتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور چار ہزار دوسرے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو طلوع آفتاب تک حضرت پر گریہ کرتے ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا جب حسینؑ شہید ہوئے تو ہر شئی نے گریہ کیا حتی شہروں نے آپ پر گریہ کیا،

Presented by Ziaraat.Com

پس خدا نے چار ہزار مغموم فرشتوں کو معین کیا جو قیامت تک آپ پر گریہ کرتے رہیں گے۔امام جعفر صادق علیہ السلام ہی نے فرمایا: خدا نے قبر حسینؑ پر ستر ہزار فرشتے معین کئے ہیں جو سب کے سب مغموم ومحزون ہیں اور گریہ کرتے رہتے ہیں اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا،اور وہ قبر حسینؑ کے پاس نماز پڑھتے ہیں کہ ان کی ایک نماز انسانوں کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور اس کا ثواب ان کے لئے ہے جو آنحضرتؑ کی زیارت کرتے ہیں۔عبدالملک بن مقرن کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب زیارت حسینؑ کے لئے جاؤ تو وہاں صرف اچھی باتیں زبان پر لاؤ،اس لئے کہ شب وروز کے فرشتے جو حرم کے محافظین میں سے ہیں،حائر حسینی میں موجود فرشتوں کے پاس آتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں مگر وہ شدت گریہ کی وجہ سے ان کا جواب نہیں دیتے،اسی لئے وہ (شب وروز کے فرشتے) انتظار کرتے ہیں کہ زوال آفتاب ہو جائے اور صبح طلوع کر جائے،ان دو وقتوں میں وہ ان سے بات کرتے ہیں اور آسمان سے متعلق سوال کرتے ہیں،ان دونوں وقتوں (صبح وظہر) کے درمیان بات نہیں کرتے اور گریہ ودعا میں کوتاہی نہیں کرتے....اس کے بعد امامؑ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ جان جائیں کہ زیارت حسینؑ میں کتنا خیر وبرکت ہے تو آپ کی زیارت کے لئے ایک دوسرے کے خلاف شمشیر نکال لیں اور اپنی جائیداد بیچ کر زیارت کے لئے جائیں۔جب جناب فاطمہؑ کی زائرین پر نظر پڑتی ہے تو آپ کے پاس موجود ہزار نبی،ہزار صدیقین، ہزار شہداء اور دس لاکھ کروبین آپ کے ساتھ گریہ کرتے ہیں،اور آپ اس طرح فریاد کرتی ہیں کہ آسمان میں کوئی بھی فرشتہ نہیں ہوتا جو آپ کی فریاد پر گریہ نہ کرے،اور اس وقت تک آپ کو چین نہیں آتا جب تک پیغمبر آکر آپ سے یہ نہیں کہتے: اے بیٹی تم نے اہل سماء کو رُلا دیا ہے اور انہیں خدا کی تسبیح وتقدیس سے روک دیا ہے،لہٰذا چپ ہو جاؤ تا کہ یہ فرشتے،تسبیح وتقدیس الٰہی میں مشغول ہو جائیں۔

حریز نے جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ اہلبیتؑ کی عمر اتنی کم کیوں ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ ساری باتیں لکھی ہوتی ہیں جنہیں انجام دینا ہوتا ہے،جب انہیں انجام دے لیتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ زندگی ختم ہونے والی ہے،اس وقت پیغمبر اسلام تشریف لاتے ہیں اور موت کی خبر دیتے ہیں اور پیش خدا اس کے مرتبے سے باخبر کرتے ہیں۔حسینؑ نے جب اپنا صحیفہ پڑھا تو اس میں ان باتوں کی وضاحت تھی جو آپ کو پیش آنے والی تھیں اور ان

Presented by Ziaraat.Com

باتوں کی بھی جو آپ کے بعد رونما ہونے والی تھیں۔ امام حسینؑ (ان باتوں کو پڑھ کر) میدان کارزار میں جنگ کرنے آئے اور اس کے بعد جو واقعات رونما ہونے والے تھے رونما ہوئے۔ ملائکہ نے آپ کی مدد کرنے کے لئے خدا سے اجازت مانگی، خدا نے ان کو اجازت دی، مگر جب وہ زمین پر پہنچے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے، ملائکہ نے اس منظر کو دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا معبود تو نے مدد کرنے کی اجازت دی مگر جب زمین پر پہنچے تو ان کی روح قبض کر لی؟ وحی الٰہی ہوئی اب تم اس کی قبر کے مجاور بن جاؤ اور جب صاحب قبر رجعت کرے تو اس کی مدد کرنا اور اس مدد کی محرومی کا جبران گریہ کے ذریعے کرو اور گریہ اور نصرت تم ہی سے مخصوص ہیں، پس حسینؑ کی مدد نہ کرنے کی وجہ سے ملائکہ گریہ کرنے لگے اور جب آپؑ رجعت کریں گے تو یہ ملائکہ آپ کے انصار ہوں گے۔

باب ۲۸
امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ پر آسمان وزمین کا گریہ کرنا

راوی کا بیان ہے کہ سرزمین رحبہ پر حضرت علیؑ کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا "فما بکت علیھم السماء و الارض و ما کانوا منظرین" (سورۂ دخان/۲۹) اتنے میں حسینؑ مسجد میں داخل ہوئے، حضرتؑ نے حسینؑ کو دیکھ کر فرمایا: عنقریب یہ قتل کیا جائے گا اور اس پر آسمان وزمین گریہ کریں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ کی شہادت پر آسمان وزمین روئے اور وہ دونوں سرخ ہو گئے، اور آسمان وزمین کسی پر نہیں روئے سوائے یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی علیہم السلام کے۔ اور جب حضرتؑ سے پوچھا گیا کہ آسمان نے کس طرح گریہ کیا؟ فرمایا: آسمان پر چالیس دن تک سورج طلوع نہیں ہوا اور جب سورج نکلا تو سرخ رنگ لے کر اور جب ڈوبا تب بھی سرخ رنگ کے ساتھ ڈوبا۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جب سے آسمان کا شامیانہ بچھایا گیا وہ کسی پر نہیں رویا سوائے یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی علیہم السلام کے، راوی نے پوچھا اس کا رونا کیسا تھا؟ فرمایا جب اس کے سامنے کوئی کپڑا اڈالا جاتا تھا تو اس پر پسّو کے خون جیسی چھینٹیں نظر آتی تھیں۔

ابومعشر زہری کا بیان ہے جب حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی اور بیت المقدس

Presented by Ziaraat.Com

سے جس پتھر کو اٹھایا گیا اس کے نیچے تازہ خون نظر آتا تھا۔

باب ۲۹
امام حسینؑ پر جنوں کے نوحے

ام سلمٰی کا بیان ہے کہ نبیؐ کی قبض روح ہونے تک میں نے جنوں کے نوحے کی آواز نہیں سنی مگر اس شب جس میں آپ نے رحلت فرمائی، اور طائفۂ جن کو نہیں دیکھا مگر اس وقت جب میرا لال حسینؑ قتل کیا گیا، ام سلمٰی کا کہنا ہے کہ اسی وقت طائفۂ جن سے ایک جنیہ آئی اور وہ یہ نوحہ پڑھنے لگی: ''ایا عینای فانھملا بجھد ......'' میثمی کا بیان ہے کہ پانچ کوفی حسین بن علی علیہما السلام کی نصرت کے لئے چلے، جب وہ شاہی نامی دیہات میں پہنچے تو ان کے پاس دو آدمی ایک بوڑھا اور ایک جوان آئے اور انہیں سلام کیا، بوڑھے نے کہا میں طائفہ جن سے ایک مرد ہوں اور یہ جوان میرا بھتیجا ہے، ہم اس مظلوم (امام حسینؑ) کی نصرت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر میری تجویز یہ ہے کہ میں اڑتے ہوئے جاؤں اور ان لوگوں کے بارے میں تم کو خبر دوں تا کہ آگاہی کے ساتھ منزل کی طرف بڑھو، سب نے تائید کی اور وہ وہاں سے اڑا، راوی کا بیان ہے وہ ایک دن اور ایک رات نظر نہیں آیا، دوسرے دن لوگوں نے ایک آواز سنی لیکن کسی کو نہیں دیکھا وہ یہ کہہ رہا تھا '' واللہ ماجئتکم حتی بصرت بہ .....'' ابوزیاد قندی کا کہنا ہے کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو گچ فروش قبرستان میں سحر کے وقت جنوں کے اس نوحے کی آواز سنتے تھے: ''مسح الرسول جبینہ ....'' ولید بن غسان کا بیان ہے کہ طائفہ جن، حسینؑ بن علیؑ پر اس طرح نوحہ پڑھتے تھے: ''لمن الابیات بالطف علی کرہ بنینہ ....'' لیلی کا کہنا ہے کہ میں نے حسین بن علیؑ پر جنوں کو یہ نوحہ پڑھتے ہوئے سنا: ''یا عین جودی بالدموع فانما..........'' امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حسینؑ رات کی تاریکی میں عراق کی جانب چلے تو راستے میں ایک شخص کو یہ رجز پڑھتا دیکھا: ''یا ناقتی لا تزعری من زجو ......'' عبداللہ بن حسان کنانی کا کہنا ہے کہ طائفہ جن نے یہ کہتے ہوئے گریہ کیا: ''ماذا تقولون اذ قال النبی لکم ....'' امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امام حسینؑ اپنے کنبے کے ہمراہ مدینہ سے جانے لگے تو آپ کے پاس کی رشتہ دار کچھ عورتیں آئیں اور روتے

Presented by Ziaraat.Com

ہوئے کہنے لگیں: اے حسینؑ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے جنوں کی آواز سنی جو آپ پر اس طرح نوحہ کر رہے تھے: "فان قتیل الطف من آل هاشم ......" (امام جعفر صادقؑ کے صحابی) عمر بن عکرمہ کا کہنا ہے کہ جس دن حسینؑ قتل ہوئے اس کے دوسرے دن ہمارے غلام نے کہا کہ ہم نے گذشتہ شب منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا: "ایها القاتلون جهلاً حسیناً ...." داؤد رقی کا کہنا ہے کہ مجھ سے میری دادی نے نقل کیا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو جنوں نے ان اشعار کو پڑھ کر گریہ کیا: "یا عین جودی بالعبرة ...." ان سارے نوحوں کو ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں نقل کیا ہے۔

باب ۳۰
کبوتروں کا قاتل حسینؑ پر لعنت کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آواز نکالنے والے کبوتر کو اپنے گھر میں پالو کیونکہ یہ قاتلین حسینؑ پر لعنت کرتا ہے۔ داؤد کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر میں بیٹھا تھا کہ میری نظر آواز نکالنے والے کبوتر پر پڑی، وہ لمبی لمبی آواز نکال رہا تھا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے داؤد کیا تم جانتے ہو کہ یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا آپ پر فدا ہو جاؤں، نہیں۔ فرمایا: یہ حسینؑ بن علیؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیج رہا ہے، اس پرندے کو لے کر اپنے گھروں میں پالو۔

باب ۳۱
امام حسینؑ پر الوؤں کا نوحہ و ماتم

حسین بن ابی غندر نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اُلّو کے بارے میں پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو دن میں دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں صرف رات میں نظر آتا ہے، حضرتؑ نے فرمایا اس کے ویران جگہ پر رہنے کی علت یہ ہے کہ جب سے امام حسینؑ شہید ہوئے اس پرندے نے قسم کھائی کہ آبادی میں نہیں رہے گا، وہ دن میں بھوکا اور غمگین رہتا ہے اور رات میں امام حسینؑ پر نوحہ و مرثیہ پڑھتا ہے۔ امام علی رضا علیہ السلام کے قبر کے مجاور حسین بن علی کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے نقل کیا کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرتؑ نے پوچھا لوگ اُلّو کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا اسی

Presented by Ziaraat.Com

بارے میں پوچھنے کے لئے آیا ہوں، حضرتؑ نے فرمایا: میرے جد رسول خداؐ کے زمانے میں یہ اُلّو منازل، محلات اور گھروں میں رہتا تھا اور جب لوگ کھانا کھاتے تھے تو اس کے سامنے بھی کھانا رکھتے تھے، مگر جب حسینؑ قتل کیے گئے تو اس نے آبادی کو چھوڑ کر سنسان جگہ، پہاڑوں اور بیابانوں کو اپنے رہنے کی جگہ بنالیا اور (مسلمانوں سے خطاب کر کے) کہا: تم بڑی خراب امت ہو، تم نے جب اپنے پیغمبر کے نواسے کو قتل کر ڈالا تو پھر مجھ کو بھی تم سے امان نہیں ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اُلّو دنوں میں روزہ رکھتا ہے اور جب وہ افطار کرتا ہے تو اس کا دل غم حسینؑ میں محزون وافسردہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

باب ۳۲
امام حسینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مومن قتل حسینؑ بن علیؑ پر گریہ کرے اور اس کے آنسو اس کے رخسار تک پہنچ جائیں تو خدا جنت میں اس کو ایک گھر دے گا جس میں مدتوں وہ رہے گا، جو مومن ان ایذاء وآزار پر گریہ کرے جو دنیا میں دشمنوں کی طرف سے ہم کو پہنچے اور اس کے آنسو اس کے رخسار تک پہنچ جائیں تو خدا جنت میں اس کے شایان شان اس کو مقام دے گا، جس مومن کو ہماری راہ میں اذیت وآزار پہنچے جس کی وجہ سے گریہ کرے اور اس کے آنسو اس کے رخسار تک پہنچ جائیں تو خدا اس سے اس کی اذیتوں کو دور کرے گا اور قیامت کے دن اپنے غضب اور جہنم کی آگ سے امن وامان میں رکھے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کے لئے سارے امور میں جزع فزع اور گریہ کرنا مکروہ ہے سوائے حسین بن علی علیہما السلام پر جزع فزع اور گریہ کرنے کے، اس لئے کہ اس میں اجر وثواب ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس کے سامنے ذکر حسینؑ ہو اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پَر کے برابر آنسو نکلے، خدا اس کو اجر دے گا اور اجر میں کم سے کم جنت دے گا۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کی دونوں آنکھوں سے ہماری مصیبت پر آنسو نکل پڑے خدا اس کو جنت میں ایک گھر عطا کرے گا جس میں مدتوں رہے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جس دن ذکر حسینؑ ہوتا تھا پورے دن مسکراتے نہیں تھے، آپؑ ہی نے فرمایا: ہماری مصیبت پر کوئی گریہ نہیں کرتا مگر یہ کہ آنکھوں سے آنسو نکلنے سے پہلے خدا اس پر اپنی

Presented by Ziaraat.Com

رحمت نازل کرتا ہے اور جب اس کے رخسار پر آنسو پہنچتا ہے تو اگر اس کا ایک قطرہ جہنم میں گر جائے تو اس کی آگ کو خاموش اور حرارت کو ختم کر دے گا۔ نیز فرمایا کہ امام حسینؑ رونے والوں پر نظر کرتے ہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ان کی مغفرت کے لئے اپنے پدر بزرگوار سے درخواست کرتے ہیں، ان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اے گریہ کرنے والے اگر تم جان جاؤ کہ اس کا اجر خدا نے کیا رکھا ہے تو تمہاری خوشی تمہارے غم پر غالب ہو جائے گی اور اس آنسو کے طفیل میں خدا تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا: جس کے سامنے ہمارا ذکر ہو اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے خدا جہنم کو اس پر حرام قرار دے گا۔

باب ۳۳
غم حسینؑ میں شعر پڑھنے اور رونے رُلانے کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہارون سے فرمایا: اے ہارون جس نے حسینؑ کی مصیبت پر شعر پڑھا اور خود بھی رویا اور دس آدمیوں کو بھی رُلایا تو خدا اس پر جنت کو واجب قرار دے گا اور جس نے حسینؑ کی مصیبت پر شعر پڑھا اور خود بھی رویا اور پانچ آدمیوں کو بھی رُلایا تو خدا جنت کو اس پر واجب قرار دے گا، اور جس نے حسینؑ کی مصیبت پر شعر پڑھا اور خود بھی رویا اور ایک آدمی کو رُلایا تو خدا دونوں پر جنت کو واجب قرار دے گا، اور جس کے سامنے حسینؑ کو یاد کیا جائے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پَر کے برابر آنسو نکل آئے تو اس کا اجر و ثواب خدا پر ہے اور خدا اس کو اجر میں کم سے کم جنت عطا کرے گا۔ نیز آپ نے ابو عمارہ سے فرمایا جو حسینؑ کی مظلومیت پر ایک شعر پڑھے اور پچاس آدمیوں کو رُلائے اس کے لئے جنت ہے، جو حسینؑ کی مصیبت پر ایک شعر پڑھے اور چالیس آدمیوں کو رُلائے اس کے لئے جنت ہے، جو حسینؑ کی مصیبت پر ایک شعر پڑھے اور تیس آدمیوں کو رُلائے اس کے لئے جنت ہے، جو حسینؑ کی مظلومیت پر ایک شعر پڑھے اور بیس آدمیوں کو رُلائے اس کے لئے جنت ہے، جو حسینؑ کے غم میں ایک شعر پڑھے اور دس آدمیوں کو رُلائے اس کے لئے جنت ہے، جو حسینؑ کی مظلومیت میں شعر پڑھے اور ایک آدمی کو رُلائے اس کے لئے جنت ہے، جو مصیبت حسینؑ میں شعر پڑھے اور خود روئے اس کے لئے جنت ہے، جو حسینؑ کی مصیبت پر شعر

Presented by Ziaraat.Com

پڑھے اور رونے والے کی صورت بنائے اس کے لئے جنت ہے۔امام جعفر صادق علیہ السلام ہی نے فرمایا: ہر اچھے عمل کا ثواب اور اس کا اجر معین ہے سوائے ہماری مصیبتوں پر رونے کے، کہ اس کے اجر و ثواب کی کوئی حد نہیں ہے۔

باب ۳۴
پانی پینے کے بعد حسینؑ کو یاد کرنے اور آپ کے قاتل پر لعنت بھیجنے کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے داؤد رقی سے فرمایا: اے داؤد، قاتل حسینؑ پر خدا لعنت کرے، کوئی بندہ نہیں ہے جو پانی پیئے اور حسینؑ کو یاد کرے اور آپ کے قاتل پر لعنت بھیجے مگر یہ کہ خدا اس کو ایک لاکھ حسنہ دے گا اور ایک لاکھ گناہ معاف کردے گا اور اس کے مقام کو ایک لاکھ درجہ بلند کردے گا گویا ایک لاکھ غلام اس نے آزاد کیا ہے اور قیامت کے دن خدا اس کو مطمئن دل کے ساتھ محشور کرے گا۔

باب ۳۵
علیؑ بن الحسینؑ کا حسینؑ بن علیؑ پر گریہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امام زین العابدینؑ بیس سال یا چالیس سال تک اپنے باپ حسینؑ پر روتے رہے، اور جب بھی آپ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا آپ اپنے باپ (حسینؑ) پر رونے لگتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے غلام نے عرض کیا یا بن رسول اللہ آپ پر فدا ہو جاؤں مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز نہ کر جائے، حضرتؑ نے اس کو جواب دیا: اپنا درد صرف خدا سے کرتا ہوں اور اس کے لطف و کرم سے کچھ ایسی چیزیں میں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے، جب بھی فرزندان فاطمہؑ کی قتل گاہ یاد آتی ہے دم گھٹنے لگتا ہے۔امام زین العابدین علیہ السلام اپنے حجرے میں گریہ اور سجدے میں مشغول تھے کہ آپ کا غلام آپ کے قریب آیا اور کہا آپ کب تک روئیں گے؟ حضرتؑ نے فرمایا: وائے ہو تم پر، جو ہم نے دیکھا ہے اس کے مقابلے میں یعقوب کا غم بہت چھوٹا ہے پھر بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں یوں گلہ کیا: یوسف کے فراق پر افسوس ہے۔جب کہ انہوں نے صرف ایک فرزند کھویا تھا، مگر میرے سامنے

Presented by Ziaraat.Com

میرے باپ اور میرے خاندان کے سروں کو تن سے جدا کیا گیا۔

باب ۳۶
حسینؑ کو جب بھی مومن یاد کرے گا روئے گا

حضرت علی علیہ السلام نے امام حسینؑ کی طرف نگاہ کر کے فرمایا: اے ہر مومن کے آنسو، امام حسینؑ نے پوچھا بابا وہ میں ہوں؟ فرمایا ہاں بیٹا تم ہو۔ جس دن امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ذکر حسینؑ ہوتا تھا اس دن سے رات تک آپ مسکراتے تک نہیں تھے اور فرماتے تھے حسینؑ ہر مومن کے آنسو ہیں (یعنی یاد حسین ہر مومن کے لئے گریہ کا سبب ہے)، امام حسینؑ نے فرمایا: میں رولا رولا کر مارا گیا ہوں کوئی بھی مومن مجھے یاد نہیں کرے گا مگر یہ کہ روئے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا: "انا قتیل العبرۃ" یعنی میں رُلا رُلا کر مارا گیا ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسینؑ نے فرمایا: میں رُلا رُلا کر مارا گیا ہوں، مجھے بڑے کرب کے عالم میں مارا گیا ہے، خدا کے لئے سزاوار ہے کہ میری زیارت میں پیش آنے والے زائر کے غم واندوہ کو خوشی وسرور میں بدل دے۔

باب ۳۷
حسینؑ، سید الشہداء ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ کی زیارت کرو اور ان پر جفانہ کرو اس لئے کہ وہ جوانان جنت کے سردار اور سید الشہداء ہیں۔ ربعی کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا شہداء کی قبریں کہاں ہیں؟ حضرتؑ نے کہا کیا تمہارے پاس افضل شہداء نہیں ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آنحضرتؑ کی قبر کے اطراف میں چار ہزار بال بکھرائے گرد میں اٹے فرشتے ہیں جو قیامت تک روتے رہیں گے۔ ام سعید کا بیان ہے کہ میں خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں تھی اور کسی کو کرایہ پر خچر لینے کے لئے بھیجا تھا تا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں، حضرتؑ نے فرمایا: تم کیوں نہیں سید الشہداءؑ کی زیارت کرتی ہو، میں (ام سعد) نے پوچھا سید الشہداء کون ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

حضرتؑ نے فرمایا: سید الشہداء حسینؑ ہیں، میں نے عرض کیا جوان کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ فرمایا: قبول شدہ حج وعمرہ اور فلاں فلاں اعمال خیر کا ثواب ملے گا۔ ابو بصیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی بھی شہید نہیں ہے مگر یہ کہ وہ چاہتا ہے کہ امام حسینؑ کے ساتھ رہے تا کہ آپ کے ساتھ جنت میں جائے۔

باب ۳۸
انبیاء کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین وآسمان میں کوئی نبی نہیں ہے مگر وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ اسے زیارت حسینؑ کی اجازت ملے، پس ان کا ایک گروہ آسمان سے آکر زیارت کرتا ہے اور ایک گروہ زیارت کر کے آسمان کی طرف واپس جاتا ہے۔ ابوحمزہ ثمالی کے نواسے حسین کا بیان ہے کہ بنی مروان کے آخری دور حکومت میں شامیوں سے چھپ کر کوفہ سے زیارت حسینؑ کے لئے کربلا پہنچا اور ایک جگہ چھپ گیا، آدھی رات کے بعد قبر کی طرف چلا، جب قبر کے نزدیک پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تم پلٹ جاؤ تم کو اجر وثواب مل گیا کیونکہ قبر تک تم نہیں پہنچ سکتے، میں مایوس ہو کر روتا ہوا واپس ہوا اور پھر قبر کی جانب جانے کا رادہ کیا مگر پھر اس نے منع کیا، اصرار کرنے پر اس نے کہا اچھا صرف تھوڑی دیر رک جاؤ اس لئے کہ موسیٰ بن عمران اذن الٰہی کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ زمین پر آئے ہیں اور زیارت حسینؑ میں مشغول ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا میں ایک فرشتہ ہوں جو قبر حسینؑ کی حفاظت اور زائروں کے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام حیرہ تشریف لائے تو صفوان نے آپ سے پوچھا کیا آپ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں؟ حضرتؑ نے جواب دیا میں کیوں نہ ان کی زیارت کروں جب کہ ہر شب جمعہ خدا، انبیاء، ملائکہ اور اوصیا کے ساتھ زمین پر آتا ہے اور ان کی زیارت کرتا ہے (خدا کی زیارت سے مراد آنحضرتؐ پر اور آپ کے زائروں پر اس کی خاص رحمت کا نازل کرنا ہے) البتہ حضرت محمدؐ، افضل انبیاء اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۳۹
ملائکہ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ خدا سے قبر حسینؑ کی زیارت کی اجازت مانگتا ہے، چنانچہ ان کی ایک فوج آسمان سے اتر کر حضرتؑ کی زیارت کرتی ہے اور ایک فوج زیارت کر کے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ داؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ خدا نے فرشتوں سے زیادہ کسی مخلوق کو خلق نہیں کیا، ہر شب ستر ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور اول شب سے طلوع صبح تک بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، طلوع صبح کے بعد قبر نبی پر جا کر حضرتؐ کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر امیر المومنینؑ پر آ کر آپ کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر حسینؑ پر حاضری دے کر آپ کو سلام کرتے ہیں اور سورج نکلنے سے پہلے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ ان کے بعد دن کے فرشتے کہ ان کی بھی تعداد ستر ہزار ہوتی ہے، زمین پر آتے ہیں اور پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور اس عمل کو دن بھر انجام دیتے ہیں اور سورج ڈوبنے سے پہلے قبر رسول اللہ پر آتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں پھر قبر امیر المومنینؑ پر آتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں پھر قبر حسینؑ پر آتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں اور قبل اس کے کہ تاریکی چھائے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ قبر حسینؑ اور آسمان کے درمیان ملائکہ کی رفت و آمد کی جگہ ہے۔ اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ شب عرفہ حائر حسینی (حرم امام حسینؑ) میں نماز پڑھ رہا تھا وہاں تقریباً پچاس ہزار افراد کو دیکھا جو بڑے ہی خوبصورت تھے اور ان کے بدن سے خوشبو آ رہی تھی، وہ پوری رات وہاں نماز پڑھ رہے تھے، جب صبح ہوئی اور میں سجدے میں گیا اور سر کو سجدے سے اٹھایا تو کسی کو وہاں نہیں پایا۔ حضرتؑ نے فرمایا: جب حسینؑ مقتول پڑے تھے تو وہاں سے پچاس ہزار فرشتوں کا گزر ہوا، جب وہ آسمان پر پہنچے تو حکم الٰہی ہوا میرے حبیب کے مقتول فرزند کی طرف سے تم گزرے اور تم نے اس کی کوئی مدد نہیں کی، زمین پر جاؤ اور قیامت تک بال بکھیرے گرد آلود اس کی قبر کے پاس رہو۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۴۰
زائرحسینؑ کے لئے رسول خداؐ، امیرالمومنینؑ، جناب فاطمہؑ اور ائمہ علیہم السلام کی دعائیں

امام جعفرصادق علیہ السلام نے معاویہ بن وہب سے فرمایا کہ خوف کی وجہ سے قبرحسینؑ کی زیارت ترک نہ کرنا اس لئے کہ جو خوف کی وجہ سے آنحضرتؑ کی زیارت ترک کرے گا وہ اتنا پچھتائے گا کہ اس کے دل میں یہ آرزو کروٹ لینے لگے گی کہ اس زیارت کی وجہ سے قتل کردیا جاؤں تا کہ میری قبر آنحضرتؑ کے پاس ہو (یا یہ کہ آنحضرتؑ کی قبر اس کے پاس ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ زیارت کرسکے) اے معاویہ (بن وہب) کیا تم چاہتے ہو کہ خدا ان لوگوں میں تمہیں دیکھے جن کے لئے رسول خداؐ، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ اور دیگر ائمہ علیہم السلام نے دعا کی ہے۔ دوسری روایت میں مذکورہ باتوں کے علاوہ اس کا بھی اضافہ ہے: کیا تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جن کا مغفرت کی وجہ سے نامۂ اعمال بدل جائے اور ستر سال کا گناہ معاف ہو جائے؟ کیا تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ کہ جب اس دنیا سے جاؤ تو اس کی گردن پر کوئی گناہ نہ ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جن سے رسول خداؐ نے مصافحہ کیا ہے۔ معاویہ بن وہب ہی سے حضرتؑ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ زائرحسینؑ کے لئے زمین سے زیادہ آسمان میں دعا کی جاتی ہے۔ داؤد بن کثیر سے مروی ہے کہ امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ (جناب فاطمہ زہراؑ) اپنے بیٹے حسینؑ کے زائروں کے لئے طلب مغفرت کرتی ہیں۔

باب ۴۱
زائرحسینؑ کے لئے ملائکہ کی دعائیں

امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قبرحسینؑ کے پاس چار ہزار بال بکھیرے گرد میں اٹے ملائکہ ہیں جو قیامت تک روتے رہیں گے، ان سب کے سردار کا نام منصور ہے۔ جب بھی کوئی زائر زیارت کے لئے جاتا ہے تو وہ اس کا استقبال کرتا ہے اور جب زائر واپس ہوتا ہے تو وہ رخصت کرتا ہے اور اگر زائر مریض ہو جائے تو وہ اس کی عیادت کرتا ہے اور اگر زائر مرجائے تو اس پر نماز پڑھتا ہے اور اس کے لئے استغفار کرتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے ستر ہزار ملائکہ قبر حسینؑ پر معین کئے ہیں وہ سب کے سب بال بکھیرے گرد میں اٹے روزانہ آنحضرتؐ پر صلوات بھیجتے ہیں اور آپ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: پروردگار ایہ حسینؑ کے زائر ہیں ان کے ساتھ ایسا ایسا کر، اور معاویہ بن وہب سے حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ حسینؑ کی زیارت ترک نہ کرنا، کیا نہیں چاہتے ہو کہ تم ان لوگوں میں ہو جاؤ جن کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔

باب ۴۲
ملائکہ کی نمازوں کا ثواب زائر حسینؑ کے نام

عنبسہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے ستر ہزار ملائکہ قبر حسینؑ پر معین کئے ہیں جو آپ کی قبر کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں، ان کی ایک نماز انسان کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور اس کا ثواب زائر حسینؑ کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا اور آپ کے قاتل کے نامۂ اعمال میں خدا، ملائکہ اور انسانوں کی لعنت لکھی جاتی رہے گی۔

باب ۴۳
امام حسینؑ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت ہر مومن پر واجب ہے

محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو قبر حسینؑ کی زیارت کا حکم دو کیونکہ آنحضرتؐ کی زیارت ہر اس مومن پر فرض ہے جو آپ کی امامت کے منجانب اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہر امام کا اس کے دوستوں اور شیعوں کی گردن پر ایک حق ہے اور ان کی قبروں کی زیارت وفا بہ عہد اور فریضہ کی ادائیگی شمار ہوتی ہے، لہٰذا جو شخص شوق اور قلبی لگاؤ کی وجہ سے ان کی زیارت کے لئے جائے گا تو قیامت کے دن وہ اس کی شفاعت کریں گے۔ام سعید کا بیان ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا: اے ام سعید کیا تم زیارت حسینؑ کو جاتی ہو؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا: زیارت کیا کرو اس لئے کہ قبر حسینؑ کی زیارت مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے۔امام جعفر صادق

Presented by Ziaraat.Com

علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص پوری زندگی حج کرے لیکن حسینؑ بن علیؑ کی زیارت نہ کرے تو خدا اور رسول کے حقوق میں سے ایک حق کو ترک کیا ہے، اس لئے کہ حقِ حسینؑ، خدا کی طرف سے ایسا فریضہ ہے جو ہر مسلمان پر واجب ہے۔

باب۴۴
امام حسینؑ کی خود زیارت کرنے یا دوسروں کو زیارت کے لئے بھیجنے کا ثواب

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارتِ حسینؑ کے بعد تقرب الٰہی کی نیت سے ایک نماز پڑھے تو جس دن خدا سے ملاقات کرے گا اس کو ایک نور احاطہ کئے ہوگا اور جو بھی اس کو دیکھے گا وہ صرف نور کا مشاہدہ کرے گا، خدا زائر حسینؑ کو مورد احترام قرار دے گا اور آتش جہنم کو اس تک آنے نہیں دے گا، حوض کوثر پر زائر حسینؑ کا مرتبہ بہت بلند ہوگا، امیر المومنینؑ اس حوض کے کنارے کھڑے ہو کر اس سے مصافحہ کریں گے اور اس کو اس کے پانی سے سیراب کریں گے۔ اس سے پہلے کوئی بھی حوض تک نہیں پہنچ سکتا، پہنچے گا بھی تو اس (زائر) کے بعد اور سیراب بھی ہوگا تو اس (زائر) کے بعد۔ پھر وہ (زائر) جنت میں اپنی جگہ پہنچے گا اور اس کے ہمراہ امیر المومنینؑ کی جانب سے ایک فرشتہ ہوگا اور وہ صراط کو حکم دے گا کہ اس کی وجہ سے نیچے آئے اور آتش جہنم کو حکم دے گا کہ اپنی حرارت کو اس سے دور رکھے تاکہ وہ گزر جائے اور اس کو کوئی گزند نہ پہنچے اور اس کے ساتھ بھی ایک فرستادہ ہوگا جس کو امیر المومنینؑ نے بھیجا ہوگا۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اے فرزند رسولخداؐ جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر و ثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا اس کا اجر جنت ہے بشرطیکہ آنحضرتؑ کی پیروی کرے، راوی نے پوچھا جو کسی کو زیارت کے لئے بھیجے مگر کسی وجہ سے خود نہ جاسکے اس کا کیا اجر ہے؟ فرمایا: خدا ہر درہم کے عوض کو وہ احد کے برابر حسنات اس کے لئے منظور کرے گا۔ اور جتنا خرچ کیا ہے اس کا کئی گنا اس کو عطا کرے گا اور جو مصیبت یقیناً اس تک پہنچنے والی تھی اسے دور کر دے گا اور اس کے مال و دولت کی حفاظت کرے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن بکیر سے فرمایا: خدا نے پوری زمین سے چھ جگہوں کا انتخاب کیا بیت الحرام، حرم، انبیاء کی قبریں، اوصیاء کی قبریں، شہداء کی قبریں اور وہ مساجد جہاں خدا کا ذکر ہو۔ اے ابن بکیر تم کیا جانتے ہو کہ جو

Presented by Ziaraat.Com

شخص اباعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے؟ ہر صبح وشام آنحضرتؑ کی قبر کے سرہانے ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے: اے طالبان خیر برگزیدۂ خدا کی طرف رخ کرو اور عظیم المرتبت شخصیت کی طرف کوچ کرو تا کہ ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس ندا کو کبھی سنیں گے اور جب سویا رہتا ہے تو زمین پر کوئی بھی فرشتہ باقی نہیں بچتا ہے مگر یہ کہ قبر مطہر کی طرف دوڑ تا ہے تا کہ وہاں پر خدا کی تسبیح کرے اور بارگاہ الٰہی میں درخواست کرے کہ وہ اس سے راضی ہو جائے۔ اور ہوا میں کوئی فرشتہ نہیں بچے گا جو ہاتف کی آواز سنے گا اور اس کے جواب میں خداوند عالم کی تقدیس نہ کرے گا، اس طرح فرشتوں کی آوازیں بلند ہوں گی جن کو سن کر پہلے آسمان کے رہنے والے جواب دیں گے، اوران فرشتوں اور پہلے آسمان کے رہنے والوں کی آوازیں مل کر اتنی تیز ہو جائیں گی کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جائیں گی، اس طرح یہ آواز انبیاء تک پہنچے گی، پس وہ حسینؑ پر صلواۃ بھیجیں گے اور آپ کے زائروں کے لئے دعا کریں گے۔

باب ۴۵
خوف کے عالم میں زیارت امام حسینؑ کا ثواب

زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جس نے خوف کے عالم میں آپ کے جد کی زیارت کی اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا جس دن نفسا نفسی کا عالم ہوگا خدا اس کو امان دے گا اور فرشتے اس کو بشارت دیتے ہوئے کہیں گے کہ نہ ڈرو نہ غمگین ہو آج کے دن تم کامیاب ہو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ہماری راہ میں خوف زدہ ہوتا ہے اس کو خدا عرش کے سائے میں جگہ دے گا اور عرش کے نیچے امام حسینؑ کا ہمنشین ہوگا اور خدا اس کو قیامت کے جزع فزع سے امان دے گا، جس دن سب جزع فزع کریں گے وہ ایسا نہیں کرے گا، اور اگر کیا تو فرشتے بشارت دے کر اس کے دھڑکتے دل کو سکون دیں گے۔ یونس بن ظبیان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تقیہ میں کس طرح قبر حسینؑ کی زیارت کی جائے؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب فرات پر پہنچو تو غسل کرو اور پاک و پاکیزہ لباس پہنو پھر قبر کے سامنے آ کر کہو: ''صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ، صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ'' اس طرح تمہاری زیارت ہو جائے گی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: زیارت میں جتنا زیادہ خوف و ہراس ہوگا اتنا

Presented by Ziaraat.Com

ہی ثواب میں اضافہ ہوگا، جو شخص خوف کے عالم میں زیارت کرے گا جس دن لوگ حساب کے لئے اٹھائے جائیں گے اس دن خدا اس کو امان میں رکھے گا اور اس سے خوف و وحشت کو دور کر دے گا اور اس کو مغفرت کے بعد اٹھائے گا اور اس کو ملائکہ سلام کریں گے اور پیغمبر اسلامؐ اس کی زیارت کریں گے اور اس کے لئے دعا کریں گے اور جو نعمت الٰہی اس کے شامل حال ہوگی اس کی وجہ سے اس میں تبدیلی آجائے گی اور ایسا فضل اس کے شامل حال ہوگا کہ آزار و اذیت اس کے قریب نہیں آسکتی اور پھر رضایت خدا اس کو نصیب ہوگی۔

باب ۴۶
زیارت امام حسینؑ میں انفاق کرنے کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے قبر حسینؑ کی زیارت کی اس نے رسول خداؐ اور ہم اہلبیتؑ پر احسان کیا، اس کی غیبت حرام اور اس کا بدن آتش جہنم سے محفوظ ہوگا اور خدا ہر درہم کے عوض جس کو اس نے خرچ کیا ہے دس ہزار شہر جس کا ذکر کتاب میں ہے عطا کرے گا اور خدا اس کے حوائج کو پورا کرے گا اور جو چھوڑ کر جائے اس کی حفاظت کرے گا اور خدا سے جو مانگے گا اس کو عطا کرے گا خواہ اس وقت یا بعد میں۔ نیز آپ نے فرمایا: اس راہ میں جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے باقی رہتا ہے اور پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور ایک درہم کے عوض دس ہزار درہم عطا ہوگا، حضرت ہی نے فرمایا: اس راہ میں خرچ ہوئے ہر درہم کے عوض کوہ احد کے برابر حسنات دیئے جائیں گے اور جتنا خرچ کیا ہے اس کے کئی گنا رقم اس کے لئے ذخیرہ کی جائے گی اور نازل ہونے والی بلاؤں کو اس سے دور کیا جائے گا اور اس کے مال و دولت کی حفاظت کی جائے گی۔

باب ۴۷
زیارت حسینؑ کے لئے جاتے وقت لے جانے والی مکروہ چیزیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو المضا سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتے وقت اپنے ہمراہ رنگ برنگ کی کھانے کی چیزیں بھی لے کر جاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، فرمایا اگر تم اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے جاتے تو یقیناً یہ چیزیں اپنے ہمراہ نہیں لے جاتے، ابو المضا نے پوچھا پھر وہاں کیا

Presented by Ziaraat.Com

کھاؤں، فرمایا: روٹی اور دودھ۔ مفضل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیارت کے لئے جانا، زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے، اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے۔ راوی نے پوچھا آپ کیا فرما رہے ہیں؟ فرمایا خدا کی قسم تم میں سے جب کوئی اپنے باپ کی قبر پر جاتا ہے تو اس پر حزن واندوہ طاری رہتا ہے مگر زیارت حسینؑ کے لئے لذیذ غذا کے ساتھ جاتے ہو، دیکھو اس طرح آنحضرتؑ کی زیارت کو نہ جاؤ، اس طرح جاؤ کہ حزن وغم تم پر طاری ہو۔

باب ۴۸
زائر حسینؑ کو انجام دینے والے امور

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب زیارت حسینؑ کے لئے جاؤ تو تم پر یہ چیزیں لازم ہیں: اپنے ساتھیوں کی مدد کرو، کم بولو اور جو بولو وہ اچھی بات ہو، خدا کو زیادہ یاد کرو، پاک صاف لباس پہنو، حائر حسینی (حرم) میں آنے سے پہلے غسل کرو، خاشع رہو اور زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھو اور محمد وآل محمد پر صلواۃ بھیجو اور جو چیز تمہاری نہ ہو دوسرے کی ہو اس کا احترام کرو، جو چیزیں حلال نہ ہوں ان کی طرف نگاہ نہ کرو اور اس سے چشم پوشی کرو، جب برادر ایمانی کو نیاز مند دیکھو اور متوجہ ہو جاؤ کہ نفقہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ وہاں نہیں رہ سکتا تو اس کی احوال پرسی کرو اور اس کی مدد کرو، تقیہ کی رعایت کرو کہ اس پر دین قائم ہے، جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سے اپنے کو روکو اور لڑائی جھگڑے، زیادہ قسم کھانے اور ایسی گفتگو سے اجتناب کرو جس کے درمیان قسم کی ضرورت پڑتی ہے۔ نیز آپؑ نے فرمایا: جب حسینؑ کی زیارت کرنا چاہو تو حزن و اندوہ کے ساتھ، بال بکھیرے اور بھوکے پیاسے زیارت کرو، اس لئے کہ آنحضرتؑ محزون ومغموم اور بھوکے پیاسے قتل کئے گئے تھے، آنحضرتؑ سے طلب حاجت کرو اور وہاں سے پلٹ آؤ اس کو وطن نہ بناؤ۔

باب ۴۹
سواری یا پیادہ زیارت حسینؑ کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص حسین بن علیؑ کی زیارت کے لئے گھر سے باہر نکلے تو اگر وہ

Presented by Ziaraat.Com

پا پیادہ ہوگا تو خدا ہر قدم کے عوض ایک حسنہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ایک گناہ مٹا دے گا یہاں تک کہ وہ حرم تک پہنچ جائے ،اور جب وہ حرم میں پہنچے گا تو خدا اسے کامیاب اور نجات یافتگان میں قرار دے گا اور جب اعمال زیارت انجام دے لے گا تو فائزین میں شمار کرے گا اور جب وہ واپسی کا ارادہ کرے گا تو ایک فرشتہ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا: رسول خداؐ نے تم کو سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ آج سے اپنے عمل کا آغاز کرو تمہارے ماضی کے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔حضرتؑ نے ہی فرمایا: جب ایک شخص زیارت حسینؑ کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے اور اپنے اہل وعیال سے جدا ہوتا ہے تو جیسے ہی پہلا قدم اٹھاتا ہے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور پھر ہر قدم پاک و پاکیزہ اٹھتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر تک پہنچ جاتا ہے اور جب وہاں پہنچتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تاکہ تجھے عطا کروں، مجھے پکارتا کہ تیری آواز پر لبیک کہوں، مجھ سے طلب کرتا کہ تجھے عطا کروں، مجھ سے حاجت طلب کرتا کہ اس کو پوری کروں، راوی کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: خدا پر واجب ہے کہ جو کچھ زائر نے خرچ کیا ہے اس کو عطا کرے۔

حارث بن مغیرہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے قبر حسینؑ پر فرشتے معین کر رکھے ہیں جب کوئی زیارت کا ارادہ کرتا ہے تو خدا اس کے گناہوں کو فرشتے کے حوالے کرتا ہے اور جیسے ہی اس کا پہلا قدم اٹھتا ہے فرشتے اس کے سارے گناہ مٹا دیتے ہیں اور جب دوسرا قدم اٹھتا ہے تو اس کی نیکیاں دوگنی کر دیتے ہیں اور جوں جوں قدم بڑھاتا ہے اس کی نیکیوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے، پھر فرشتے اس کی گرد جمع ہو کر اس کو پاک وصاف کریں گے اور آسمان کے فرشتے ندا دیں گے کہ دوستِ خدا کے دوست کے زائر کی تقدیس کرو، جب زوّار غسل کرلیں گے تو پیغمبر اسلامؐ ندا دیں گے ،اے مسافران خدا! تم کو بشارت ہو کہ تم بہشت میں میرے ساتھ ہو، پھر امیر المومنینؑ ان کو ندا دیں گے اور کہیں گے کہ میں تمہاری حاجتوں کو پورا کرنے کا اور تم سے دنیوی اور اخروی بلا ومصیبت کو دفع کرنے کی ضمانت لیتا ہوں، پھر پیغمبرؐ ان کے داہنی اور بائیں طرف سے ان سے ملاقات کریں گے یہاں تک کہ وہ زوار اپنے اہل وعیال کی طرف پلٹ آئیں۔نیز آپ ہی نے فرمایا: جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے پیدل جاتا ہے خدا اس کے لئے ہر قدم پر ایک ہزار حسنہ ثبت کرتا ہے اور ہزار

Presented by Ziaraat.Com

گناہ محو کرتا ہے اور اس کا مرتبہ ہزار درجہ بلند کرتا ہے۔ اور ابو سعید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے پیدل جائے خدا زمین سے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض اولاد اسماعیل سے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا کرے گا، اور جو شخص کشتی کے ذریعے آنحضرتؑ کی زیارت کو جائے اور اثنائے راہ کشتی ڈوب جائے تو منادی آسمان سے ندا دے گا: جنت تم کو مبارک ہو۔

باب ۵۰
زائر حسینؑ پر خدا کی عنایتیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت میں کوئی شخص نہ ہوگا جو تمنا نہ کرتا ہوگا کہ زائر حسینؑ میں سے ہو، اس لئے کہ وہ دیکھے گا کہ زائر کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے اور خدا اس پر کیسی عنایت کر رہا ہے، نیز آپ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن نور کے دسترخوان پر بیٹھے اسے چاہیے کہ وہ حسینؑ بن علیؑ کے زائروں میں سے ہو۔ مفضل سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ فرشتے اور مومنین، حسینؑ کی قبر پر بھیڑ لگائے ہیں، مفضل نے پوچھا کیا مومنین، فرشتوں کو دیکھیں گے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: خدا کی قسم وہ مومنین کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہیں، اس کے بعد امامؑ نے فرمایا: خدا زائر حسینؑ کے لئے ہر صبح و شام بہشتی کھانا بھیجتا ہے اور فرشتے اس کی خدمت کرتے ہیں۔ بندگان خدا میں سے کوئی بھی بندہ حوائج دنیا و آخرت میں سے کوئی بھی حاجت خدا سے نہیں مانگتا مگر یہ کہ خدا اس کو عطا کرتا ہے، مفضل نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو عنایت ہے، حضرت نے فرمایا کچھ اور کہوں؟ مفضل کا بیان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: میں ایک نور کا تخت دیکھ رہا ہوں جس پر یاقوت سرخ کا قبہ ہے اور اس کو جواہرات سے مزین کیا گیا ہے اور حسینؑ اس پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آنحضرتؑ کے اطراف میں نوے ہزار سبز قبے ہیں اور مومنین آپ کی زیارت کر رہے ہیں اور سلام کر رہے ہیں اور خداوند عالم کہہ رہا ہے: اے میرے ماننے والو مجھ سے مانگو، تم بہت اذیتوں، سختیوں اور ذلت و خواری میں رہے ہو، آج کا دن وہ ہے کہ دنیا و آخرت کی جو حاجت مانگو گے پوری کروں گا، ان کا کھانا پینا بہشت میں ہوگا (کھانا پینا اور قبہ کا ربط برزخ اور رجعت سے ہے) پس خدا کی یہ ایسی عنایت ہے جس کو زوال نہیں ہے اور اس کی انتہا کو درک نہیں کر سکتے۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۵۱

زیارتِ حسینؑ کے ایام، زائر کی عمر میں شمار نہیں ہوتے

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ کی زیارت کے ایام، زائر حسینؑ کی عمر میں شمار نہیں کیے جاتے اور وہ ایام، موت کی مدت میں محسوب نہیں ہوتے۔

باب ۵۲

زائر حسینؑ، رسول خداؐ، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کے جوار میں ہوں گے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص چاہتا ہے کہ وہ رسول خداؐ اور علیؑ و فاطمہؑ کے جوار میں رہے وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت ترک نہ کرے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوشخص چاہتا ہے کہ اس کی جایگاہ بہشت ہو وہ مظلوم کی زیارت ترک نہ کرے، میں نے پوچھا مظلوم کون ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: مظلوم، حسین بن علیؑ صاحب کربلا ہیں، جوشخص آپ کے شوق و اشتیاق اور رسول خداؐ، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے محبت کی وجہ سے آپ کی زیارت کرے خدا بہشتی دسترخوان پر ان حضرات کے ہمراہ بیٹھائے گا جب کہ لوگ اپنا حساب دیتے ہوں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ پر خدا نے فرشتے معین کیے ہیں، جب کوئی شخص زیارتِ حسینؑ کے لئے غسل کرتا ہے تو پیغمبر اسلامؐ با آواز بلند فرماتے ہیں: اے راہ خدا میں سفر کرنے والے تم کو بشارت ہو کہ بہشت میں میرے ہمراہ ہو گے۔

باب ۵۳

زائر حسینؑ، سب سے پہلے داخل بہشت ہوں گے

عبداللہ بن زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن زائر حسینؑ کو سب پر فضیلت حاصل ہوگی، میں نے پوچھا کس طرح کی فضیلت حاصل ہوگی؟ حضرتؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے جواب دیا: دوسروں سے چالیس سال پہلے زائرِ حسینؑ داخل بہشت ہوں گے جب کہ لوگ حساب و کتاب کی صف میں کھڑے ہوں گے۔

باب ۵۴
معرفت کے ساتھ زیارتِ حسینؑ کا ثواب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے معرفت کے ساتھ حسینؑ کی زیارت کی خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ اس مضمون کی حدیث امام زین العابدین اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہیں، اور امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص معرفت کے ساتھ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کرے اس کا ان لوگوں میں شمار کیا جائے گا جس نے بالائے عرش خدا سے صحبت کی پھر اس آیت کی تلاوت کی: "ان المتقین فی جناب و نهر ،فی مقعد صدق عند ملیکٍ مقتدر" (قمر/۵۵-۵۴)

باب ۵۵
رسول خداؐ، امیر المومنینؑ اور جناب فاطمہؑ کی محبت میں زیارت حسینؑ کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قیامت آئے گی تو منادی ندا دے گا حسینؑ بن علیؑ کے زائر کہاں ہیں؟ یہ سن کر بہت ساری گردنیں بلند ہوں گی جن کی تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہوگا، خدا ان سے پوچھے گا تم نے کیوں حسینؑ کی زیارت کی تھی؟ وہ جواب دیں گے رسول خداؐ، حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ سے محبت اور جو حسینؑ پر گزری ہے اس سے اظہار ہمدردی کی وجہ سے زیارت کی تھی، ان سے کہا جائے گا یہ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں ان سے ملحق ہو جاؤ، تم ان کے ہم درجہ ہو، پرچم رسول خداؐ کے سائے میں جاؤ پس وہ آنحضرتؐ کے پرچم کے نیچے جائیں گے وہ پرچم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا یہاں تک کہ وہ سب کے سب اس پرچم کے سائے میں داخل ہو جائیں گے۔ باب ۵۲ میں ایک روایت نقل ہوئی ہے کہ جو شخص حسینؑ کے اشتیاق میں اور محمد و علی و فاطمہ علیہم السلام سے محبت کی وجہ سے زیارت حسینؑ کرے خدا اسے ان کے ہمراہ بہشتی دسترخوان پر بیٹھائے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا جس کے لئے بھلائی

Presented by Ziaraat.Com

چاہتا ہے اس کے دل میں حسینؑ کی محبت اور زیارت حسینؑ کا شوق پیدا کر دیتا ہے اور خدا جس کے لئے برائی چاہتا ہے اس کے دل میں حسینؑ اور آپ کی زیارت کا بغض پیدا کر دیتا ہے۔

باب ۵۶
عشق حسینؑ میں زیارت حسینؑ کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص عشق حسینؑ میں زیارت حسینؑ کرے خدا قیامت کے دن اس کو امان پانے والوں میں قرار دے گا اور اس کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دے گا اور جنت میں داخل ہونے تک پرچم حسینؑ کے سائے میں وہ رہے گا اور بہشت میں آپ کا ہم درجہ ہوگا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص آپ کے عشق میں آپ کی زیارت کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار عمرۂ مبرور اور ایک ہزار شہداء بدر کے مانند شہید کا اجر ایک ہزار روزہ دار کا اجر ایک ہزار صدقۂ مقبول کا ثواب، راہ خدا میں خلوص نیت کے ساتھ ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا۔ اور اس سال کی ہر طرح کی بلا سے کہ ان میں سب سے چھوٹی بلا شیطان ہے، سے محفوظ رکھے گا اور اس کے لئے ملک کریم معین کرے گا جو اس کے سامنے، پیچھے، داہنے، بائیں، بالائے سر اور پائین پا سے حفاظت کرے گا اور اگر اسی سال مر جائے تو فرشتۂ رحمت اس کے جنازے پر آئیں گے اور اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کے لئے طلب مغفرت کریں گے اور قبر تک اس کی تشیع جنازہ میں شریک ہوں گے اور اس کے لئے تا حد نظر قبر کشادہ کر دی جائے گی، خدا اس کو فشار قبر اور منکر و نکیر کے خوف سے محفوظ رکھے گا، اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولے گا، اس کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دے گا، قیامت میں اس کو ایسا نور عطا کرے گا جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ساری چیزیں سامنے نظر آئیں گی، منادی ندا دے گا یہ وہ شخص ہے جس نے عشق حسینؑ میں زیارت حسینؑ کیا تھا، قیامت میں اس آواز کو سن کر سبھی آرزو کریں گے کہ اے کاش ہم بھی قبر حسینؑ کے زائر ہوتے، اور ایک روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا زائر حسینؑ پر فخر و مباہات کرتا ہے اور خدا کے مقرب فرشتے اور حاملین عرش زائر کے پاس آتے ہیں اس وقت خدا ان سے کہتا ہے تم نے زائرین حسینؑ کو دیکھا کہ وہ عشق حسینؑ اور فاطمۂ بنت محمدؐ سے محبت کی وجہ سے زیارت کو آئے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں، آگاہ ہو جاؤ میری عزت وجلال کی قسم میں نے اپنے کرم و بخشش کو ان پر واجب کر دیا ہے اور یہ افراد اس جنت میں جائیں گے جس کو اپنے اولیاء، انبیاء اور رسولوں کے لئے بنایا ہے۔ اے میرے ملائکہ، زائرین حسینؑ میرے رسول، محمدؐ کے محبوب ہیں اور محمدؐ میرا محبوب ہے، جو شخص مجھے دوست رکھتا ہوگا میرے محبوب کو بھی دوست رکھتا ہوگا اور جو میرے محبوب کو دوست رکھتا ہوگا وہ میرے محبوب کے محبوب کو بھی دوست رکھتا ہو گا، اور جو میرے محبوب سے بغض رکھتا ہوگا وہ مجھ سے بھی بغض رکھتا ہوگا اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہوگا اس کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کروں گا، اس کو آگ میں جلاؤں گا اور اس کا مسکن و ماویٰ جہنم کو قرار دوں گا اور ایسے عذاب کا مزہ چکھاؤں گا کہ کائنات میں کسی کو اس عذاب کا مزہ نہیں چکھایا ہوگا۔

باب ۵۷
اجر الٰہی کی خاطر زیارت حسینؑ کا ثواب

جو شخص خدا سے اجر کی امید پر حسینؑ کی زیارت کرے اور اس زیارت میں نہ کبر ونخوت ہو نہ ریا وشہرت تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جس طرح گندہ کپڑا پانی سے پاک صاف ہوتا ہے اور اس کو ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ دوسری جگہ حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دے گا، اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار قبول شدہ عمرہ لکھا جائے گا، اور اگر وہ شقی ہوگا تو اس کو سعید کی صف میں لایا جائے گا اور وہ ہمیشہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہو گا اور گھر واپس آنے تک جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اس کے ساتھ ساتھ رہیں گے، خدا اس کو آتش جہنم سے آزاد کر دے گا اور قیامت کے خوف سے امان دے گا اور دنیا وآخرت کی جو حاجت خدا سے طلب کرے گا اس کو وہ عطا کرے گا۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس کے سارے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور وہ ایسا ہو جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو، فرشتے اس کے ساتھ ساتھ رہیں گے اور منزل تک پہنچنے تک اپنے پروں کا اس پر سایہ کریں گے، فرشتے اس کے لئے خدا سے طلب مغفرت کریں گے اور رحمت الٰہی اس کو اپنے احاطے میں لے لے گی اور فرشتے اس کو آواز دے کر کہیں گے کہ تو پاک ہو گیا کیونکہ جس کی تو نے زیارت کی وہ پاک ہے، اس کی، اس کے اہل وعیال کے درمیان حفاظت کی جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۵۸
زیارتِ حسینؑ، برترین عمل ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب پوچھا گیا کہ زیارت حسینؑ کیسا عمل ہے تو آپ نے فرمایا یہ برترین عمل ہے، دوسرے موقع پر فرمایا کہ خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل زیارت امام حسینؑ ہے اور برترین عمل مومنین کو خوش کرنا ہے اور خدا سے نزدیک ترین بندہ وہ ہے جو سجدے میں گریہ کرتا ہے۔

باب ۵۹
زیارتِ حسینؑ، زیارت خدا کے مانند ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب زیارت حسینؑ کے ثواب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے (گویا) عرش پر خدا کی زیارت کی ہو۔ راوی نے پوچھا جو آپ اہلبیتؑ میں سے کسی کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے رسول خداؐ کی زیارت کی ہو۔ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جس نے کنار فرات قبر حسینؑ کی زیارت کی گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی۔ (اس سے مراد تقرب الٰہی ہے کیونکہ خدا جسم وجسمانیت سے منزہ ہے مترجم) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے گا خدا اس کو اعلیٰ علیین میں قرار دے گا۔ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بغداد (کاظمین) میں میرے باپ کی زیارت کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ کی زیارت کی، البتہ زیارت رسول خداؐ اور زیارت امیر المومنینؑ کا اپنا فضل و مرتبہ ہے، اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: اور جو شخص فرات کے کنارے زیارت حسینؑ کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے بالائے کرسی خدا کی زیارت کی۔

باب ۶۰
زیارت حسینؑ اور زیارت ائمہؑ، زیارت رسول خداؐ کے برابر ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زائر حسینؑ، زائر رسول خداؐ ہے۔ آپ نے دوسرے موقع پر فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

زائر حسینؑ اس شخص کے مانند ہے جس نے عرش پر رسول خداؐ کی زیارت کی۔ اور بعض محدثین سے مروی ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا کو دیکھے (یعنی اس کی رحمت کو) اور جاں کنی کی سختی سے محفوظ رہے تو اسے چاہئے کہ وہ زیارت حسینؑ کرے، اس لئے کہ آپ کی زیارت، رسول خداؐ کی زیارت ہے۔

باب ۶۱
زیارت حسینؑ، عمر و رزق میں زیادتی اور ترکِ زیارت ان میں کمی کی باعث ہے

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کو زیارت حسینؑ کا حکم دو، کیونکہ آپ کی زیارت رزق میں زیادتی، عمر میں اضافہ اور بلاؤں کو دور کرتی ہے، اور جو مومن آپ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ زیارت حسینؑ کرے۔ اور معصومؑ نے فرمایا ہے کہ سال گزرنے کے بعد جو شخص زیارت حسینؑ نہ کرے خدا اس کی عمر سے ایک سال کم کر دیتا ہے، اور اگر یہ کہوں کہ تم میں سے ایک اپنی طبعی عمر سے تیس سال پہلے مر جائے گا تو یہ بات صحیح ہوگی کیونکہ زیارت حسینؑ کو ترک کرتے ہو، لہذا اس زیارت کو نہ چھوڑنا تاکہ خدا تمہاری عمریں بڑھائے اور روزی میں برکت دے، اور اگر اس زیارت کو چھوڑو گے تو تمہاری عمر اور رزق میں کمی ہو جائے گی۔ لہٰذا اس کو نہ چھوڑنا بلکہ اس کو انجام دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنا تاکہ اس بارے میں خدا، رسول خداؐ، فاطمہ زہراؑ اور امیر المومنینؑ کے حضور میں حسینؑ گواہی دے سکیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت حسینؑ نہیں کرے گا وہ خیر کثیر سے محروم ہو جائے گا اور اس کی ایک سال عمر کم ہو جائے گی۔ نیز آپ نے فرمایا: حسینؑ کی زیارت کرو اگرچہ سال میں ایک مرتبہ، اس لئے کہ جو آپ کے حق کی معرفت اور آپ کی ولایت کا انکار کئے بغیر زیارت کرے گا اس کا عوض سوائے بہشت کے اور کچھ نہیں ہوگا اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور خدا اسی دنیا میں اس کو فرح و سرور عطا کرے گا۔

باب ۶۲
زیارت حسینؑ، گناہوں کو مٹا دیتی ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زائر حسینؑ، اپنے دروازے کے سامنے گناہوں کے پل سے اسی

Presented by Ziaraat.Com

طرح گزر جائے گا جس طرح تم (دنیا کے) پل سے گزرتے ہو اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہو (یعنی زیارت حسینؑ گناہوں کے مٹنے کا سبب بنتا ہے) نیز آپ نے فرمایا: جب وہ اپنے اہل وعیال سے جدا ہوتا ہے تو ہر قدم پر اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور وہ ان سے پاک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ آنحضرتؑ کی قبر پر پہنچتا ہے اور جب وہاں پہنچتا ہے تو خدا اس سے بڑے پیارے انداز میں کہتا ہے اے میرے بندے مجھ سے سوال کرتا کہ عطا کروں، مجھ سے مانگ تاکہ تجھے دوں، مجھ سے طلب کرتا کہ عنایت کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ خدا پر واجب ہے کہ جن چیزوں کا اس نے وعدہ کیا ہے ان کو پورا کرے۔ چھٹے امامؑ ہی نے فرمایا کہ جب زائر غسل کرتا ہے تو پیغمبرؐ اسلام اس سے فرماتے ہیں کہ اے مسافر راہ بشارت ہو کہ تم جنت میں میرے ہمراہ ہوگے، پھر امیر المومنینؑ اس کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تمہاری حاجتوں کو پوری کرنے اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے محفوظ رکھنے کی میں ضمانت لیتا ہوں۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا کہ جب زیارت حسینؑ سے پلٹتے ہو تو منادی ندا دیتا ہے کہ اگر اس کی آواز سن لو تو پوری عمر قبر حسینؑ کے پاس گزار دو، وہ منادی کہتا ہے: اے بندے خوشا نصیب تم کو بہت بڑا غنیمت ہاتھ آیا ہے اور تم نے سلامتی پائی ہے، تمہارے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں، اب پھر سے اپنے عمل کا آغاز کرو، چھٹے امامؑ ہی نے فرمایا میرے باپ نے میرے دادا (چوتھے امام) سے نقل کیا ہے کہ جو شخص صرف رضائے خدا کی خاطر زیارت حسینؑ کرے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اسی وقت پیدا ہوا ہے اور پورے سفر میں فرشتے اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور اپنے پروں کا اس پر سایہ کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اہل و عیال تک پہنچ جاتا ہے، فرشتے اس کے لئے خدا سے طلب مغفرت کرتے ہیں اور آسمان سے رحمت الٰہی اس کو اپنے گھیرے میں لیتی ہے اور فرشتے اس کو پکار کر کہتے ہیں کہ تو پاک ہو گیا کیونکہ اس کی زیارت کی جو پاک تھا اور اس کی اور اس کے اہل وعیال کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

باب ۶۳
زیارت حسینؑ، عمرہ کے برابر ہے

بعض محدثین نے امام علی رضا علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

زیارت حسینؑ، ایک عمرہ کے برابر ہے، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بھی قبول شدہ عمرہ کا ثواب بتایا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: فرزند رسول خداؐ کی زیارت کے لئے جاؤ کیونکہ وہ پاکترین، منزہ ترین اور نیکوترین فرد ہیں۔ جب تم زیارت کرلو گے تو بائیس عمرے کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔ بعض روایتوں میں حضرتؑ نے اس کی بھی تصریح کی ہے کہ اس زیارت سے چار سال سے زیادہ محروم نہیں رہنا چاہیے۔

باب ۶۴
زیارت حسینؑ، حج کے برابر ہے

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت قبر حسینؑ، زیارت رسول خداؐ اور زیارت قبور شہداء، رسول خداؐ کے ہمراہ قبول شدہ حج کے برابر ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی حج پر جانا چاہو مگر مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکو تو زیارت حسینؑ کے لئے جاؤ تمہارے نامۂ اعمال میں ایک حج لکھا جائے گا۔ اور جب عمرہ کا ارادہ ہو مگر وہاں نہ جاسکو تو زیارت حسینؑ کرو تمہارے نامہ اعمال میں ایک عمرہ لکھا جائے گا۔

باب ۶۵
زیارت حسینؑ، حج وعمرہ کے برابر ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت حسینؑ ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ فلاں فلاں کار خیر کے برابر ہے۔ حضرتؑ نے ایک شخص سے زیارت حسینؑ کا ثواب ایک حج وعمرہ بتایا پھر اس کی تعداد دس تک پہنچا دی۔ ایک مرتبہ جب امام علی رضا علیہ السلام نے زیارت حسینؑ کا ثواب حج وعمرہ بتایا تو راوی نے پوچھا کیا حجۃ الاسلام (حج واجب) اس سے ساقط ہو جائے گا؟ حضرتؑ نے فرمایا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ضعیفوں (فقراء) کا حج ہے یہاں تک کہ وہ قوی (مالدار) ہو جائیں اور پھر حج بیت اللہ کے لئے جائیں، کیا تم نہیں جانتے ہو کہ ہر روز صبح سے شب تک ستر ہزار فرشتے بیت اللہ (خانہ کعبہ) کا طواف کرتے ہیں اور جب رات آتی ہے تو یہ سب کے سب آسمان کی

Presented by Ziaraat.Com

طرف چلے جاتے ہیں اور فرشتوں کا دوسرا گروہ آتا ہے اور وہ صبح تک بیت اللہ کا طواف کرتا ہے؟ جب کہ خدا کی نظر میں حسینؑ، بیت اللہ سے زیادہ محترم ومعزز ہیں، ہر نماز کے وقت گرد میں اٹے ستر ہزار فرشتے آپ کی قبر پر نازل ہوتے ہیں اور اس کا طواف کرتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں اور قیامت تک ان کی نوبت نہیں آتی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک گروہ کے بارے میں پوچھا کہاں جارہے ہیں بتایا گیا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے، حضرت نے پوچھا شہید غریب کی زیارت سے کس چیز نے انہیں روک رکھا ہے؟ یہ سن کر ایک عراقی نے حضرتؑ سے پوچھا کیا زیارت حسینؑ واجب ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا: زیارت حسینؑ ایک حج اور ایک عمرہ سے بہتر ہے یہاں تک کہ حضرتؑ نے بیس حج وعمرہ کے برابر قرار دیا اور پھر فرمایا: بیس قبول شدہ حج وعمرہ۔ راوی کا بیان ہے کہ ابھی حضرتؑ ہی کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آکر کہنے لگا میں نے انیس حج کئے ہیں آپ خدا سے دعا کیجئے کہ ایک اور حج کرلوں تاکہ میرے بیس حج ہو جائیں، حضرتؑ نے پوچھا کیا زیارت حسینؑ کے لئے گئے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، حضرتؑ نے فرمایا: زیارت حسینؑ، بیس حج سے بہتر ہے۔

باب ۶۶
زیارت حسینؑ، کئی حج کے برابر ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے زیارت حسینؑ کی خدا اس کے نامۂ اعمال میں اسّی حج لکھے گا، اور دوسری روایت میں آپ نے فرمایا کہ وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے رسول خداؐ کے ساتھ سو مرتبہ حج کیا ہو۔

باب ۶۷
زیارت حسینؑ، عتق رقبہ کے برابر ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے گا خدا اس کے نامۂ اعمال میں اس شخص کا اجر لکھے گا جس نے ہزار غلام آزاد کئے ہوں (غلام آزاد کرنے کو عتق رقبہ کہتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں) اور یہ زائر اس شخص کے مانند ہو جائے گا جس نے ہزار گھوڑے راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے مجاہدین کو دیئے ہوں۔ دوسری روایتوں میں دیگر تعداد کا ذکر ہے۔

باب ۶۸
حسینؑ کے زائر شفاعت کریں گے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا اہل عرفہ سے پہلے زائر حسینؑ پر نظر کرتا ہے اور ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے اور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے اور پھر اہل عرفہ کی طرف نظر کرتا ہے اور ان کی مذکورہ باتیں پوری کرتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ زائر حسینؑ کی شفاعت ایسے سو آدمیوں کے بارے میں قبول کی جائے گی جو یقینی طور پر جہنم میں جانے والے تھے، دوسری روایت میں ایک ہزار افراد کی شفاعت کا ذکر ہے۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا کہ خدا ہر روز و شب ایک لاکھ مرتبہ اہل زمین کی طرف نگاہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معاف کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب میں مبتلا کرتا ہے، خاص طور سے زائر حسین، اس کے خاندان والے نیز جس کی وہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا خدا اس کی مغفرت کرے گا گرچہ اس کی شفاعت ان سے مربوط ہو جن کے لئے جہنم لازم قرار دے دی گئی ہو، بشرطیکہ وہ ناصبی اور دشمن اہلبیت نہ ہو۔ نیز آپؑ نے فرمایا کہ قیامت کے دن منادی ندا دے گا زوّار قبر حسینؑ کہاں ہیں؟ یہ سن کر بہت سارے لوگ کھڑے ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کو چاہو ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لے جاؤ، چنانچہ وہ ایسا ہی کریں گے، یہاں تک کہ ایک شخص ایک زائر سے کہے گا اے فلانی تم مجھے نہیں پہچانتے ؟ میں وہ ہوں جس نے فلاں نشست میں کھڑے ہو کر تمہاری تعظیم کی تھی، چنانچہ زائر اس کو بھی بہشت میں لے کر جائے گا اور کوئی اس کو نہیں روکے گا۔

باب ۶۹
زیارت حسینؑ، غم کو برطرف اور حوائج برآوردہ کرتی ہے

فضیل بن یسار کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تمہاری طرف ایک قبر ہے جس

Presented by Ziaraat.Com

کی زیارت کو کوئی بھی غمگین نہیں آیا مگر خدا نے اس کے غم کو برطرف اور حاجتیں پوری کیں۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا: حسینؑ بڑی اذیت کے بعد مارے گئے لہذا جب بھی کوئی اذیت کا مارا ان کی زیارت کو آئے تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ اس کو خوش وخرم پلٹائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ مدفون بہ کربلا، مظلومانہ، دلسوختہ اور حزن واندوہ کے ساتھ پیاسے قتل کئے گئے تھے، لہذا جو بھی محزون ومغموم، تشنہ اور آفتوں میں گھرا آپ کی زیارت کو آئے گا اور اس کے جوار میں دعا کرے گا خدا اس کی پریشانیوں کو دور، حاجتوں کو روا، گناہوں کی مغفرت، عمر کو طولانی اور روزی میں برکت دے گا۔ آپ ہی نے فرمایا: ہم اہلبیتؑ کی ولایت سارے شہروں کے سامنے پیش کی گئی مگر کسی نے اہل کوفہ کے مانند قبول نہیں کیا، اس لئے کہ وہاں قبر علیؑ ہے اور اسی کے نزدیک ایک اور قبر ہے یعنی قبر حسینؑ، جس کی کسی بھی زائر نے زیارت نہیں کی اور وہاں دو یا چار رکعت نماز پڑھ کر حاجت نہیں مانگی مگر یہ کہ خدا نے پوری کی۔ ہر روز اس قبر کی ایک ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں اپنی جائداد بیچ کر کہیں اور بسنا چاہتا ہوں فرمائیے کس جگہ کا انتخاب کروں؟ وہاں بیٹھے ایک شخص (راوی) نے کہا مکہ جا کر رہو، حضرتؑ نے فرمایا ایسا نہ کرو، اہل مکہ علناً خدا پر کفر باندھتے ہیں، آنے والے نے پوچھا حرم پیغمبرؐ (مدینہ) میں جا کر رہوں؟ حضرتؑ نے فرمایا وہ اہل مکہ سے بدتر ہیں۔ آنے والے نے پوچھا پھر کہاں جا کر رہوں؟ فرمایا عراق میں کوفہ جا کر رہو کیونکہ وہاں سے برکتوں کے چشمے پھوٹتے ہیں اور بارہ میل کی جگہوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اس کے ایک جانب ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے جس کی زیارت کو کوئی بھی محزون ومغموم نہیں گیا مگر یہ کہ خدا نے اس کے حزن وغم کو دور کر دیا۔

باب ۷۰
روز عرفہ، زیارت حسینؑ کا ثواب

بشیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کبھی حج کرنے سے محروم رہا ہوں، مگر انہیں دنوں عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تھا، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا تم نے بہت اچھا عمل انجام دیا، جو مومن عید کے علاوہ کسی بھی دن زیارت حسینؑ کے لئے جائے اور وہ آپ کے حق کی معرفت

Presented by Ziaraat.Com

516

رکھتا ہو تو خدا اس کے نامہ اعمال میں قبول شدہ بیس حج اور بیس عمرہ کا ثواب اور پیغمبرؐ یا امام عادل کی معیت میں بیس بار جنگ کرنے کا اجر لکھے گا، اور جو شخص عید کے دن زیارت حسینؑ کے لئے جائے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں سو حج، سو عمرہ اور پیغمبرؐ یا امام عادل کی معیت میں دشمنان خدا سے سو بار جنگ کرنے کا اجر لکھے گا، اور جو شخص عرفہ کے دن حقِ حسینؑ کی معرفت کے ساتھ زیارتِ حسینؑ کرے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرہ اور پیغمبرؐ یا امام عادل کے معیت میں دشمنان خدا سے ایک ہزار بار جنگ کرنے کا ثواب لکھے گا۔ بشیر نے کہا کس طرح ان اجر و ثواب کا تعلق مجھ سے ہو سکتا ہے جب کہ موقف کو ترک کیا ہے؟ یہ سن کر غصے میں بھری نظروں سے دیکھ کر حضرتؑ نے فرمایا: عرفہ کے دن جب مومن زیارت حسینؑ کے لئے جاتا ہے اور فرات میں غسل کرنے کے بعد آپ کی قبر کی طرف بڑھتا ہے تو خدا ہر قدم کے عوض سارے مناسک کے ساتھ ایک حج کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے، نیز فرمایا کہ ایک غزوہ کا ثواب بھی لکھتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام ہی نے فرمایا کہ خدا عرفہ کے دن عصر کے وقت زائر حسینؑ کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ راوی نے پوچھا اہل موقف (حاجیوں) سے پہلے؟ فرمایا ہاں، اس لئے کہ حاجیوں کے درمیان زنا زادے بھی ہوتے ہیں، جب کہ زائر حسینؑ میں کوئی بھی زنا زادہ نہیں ہوتا، (شاید زنا زادے سے مراد دشمن علی ہو جیسا کہ متفق علیہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے، اور حج کے لئے محب علی بھی آتے ہیں اور دشمن علی بھی، جب کہ زیارت حسینؑ کے لئے آنے والا دشمن علی نہیں ہو سکتا، مترجم) حضرتؑ نے ہی فرمایا کہ جو شخص ایک ہی سال میں شب نیمۂ شعبان، شب عید فطر اور شب عرفہ زیارت حسینؑ کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ایک ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھتا ہے اور دنیا اور آخرت کی ایک ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جس نے عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کی گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی۔ یونس بن ظبیان کا بیان ہے کہ چھٹے امامؑ نے فرمایا کہ جس نے عرفہ کے دن زیارت حسینؑ کی خدا اس کے نامۂ اعمال میں حضرت قائمؑ کے ہمراہ انجام دیئے ہزار ہزار (دس لاکھ) حج، رسول خداؐ کے ہمراہ انجام دیئے ہزار ہزار (دس لاکھ) عمرہ، آزاد کئے ہوئے ہزار ہزار (دس لاکھ) غلام اور راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے ہزار ہزار (دس لاکھ) گھوڑے دینے کا ثواب لکھے گا اور خدا اس کو "عبدی الصدیق امن بوعدی" (اے میرے سچے بندے تو میرے وعدے پر ایمان لایا ہے) سے یاد کرے گا اور فرشتے کہیں

Presented by Ziaraat.Com

گے یہ ایسا سچا ہے جس کو خدا نے بالائے عرش سے پاک ومنزہ کیا ہے اور زمین میں اس کو "کروب" (فرشتہ مقرب) پکارا جائے گا۔

باب ۷۱
عاشور کے دن زیارت حسینؑ کا ثواب

جابر جعفی کا بیان ہے کہ عاشور کے دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: یہ گروہ (زائرین حسینؑ) زائرین خدا ہیں اور مزور (جس کی زیارت کی جائے) پر واجب ہے کہ زائر کا اکرام کرے، جو شخص شب عاشور قبر حسینؑ کے پاس رہے وہ قیامت میں اس طرح خون آلود خدا سے ملاقات کرے گا گویا وہ (خدا) حسینؑ کی معیت میں قتل کیا گیا ہے۔ معصومؑ نے فرمایا ہے کہ جس نے عاشور کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کی وہ اس شخص کے مانند ہے جو آنحضرتؐ کے حضور میں اپنے خون میں آلودہ ہوا۔ محمد بن ابی سیار نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ جس نے عاشور کے دن قبر حسینؑ کے پاس کسی کو پانی پلایا وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے لشکر حسینؑ کو پانی پلایا اور حضرتؑ کے ساتھ شہید ہوا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے عاشور کے دن زیارتِ حسینؑ کی اس نے گویا عرش پر خدا کی زیارت کی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عاشور کے دن حسینؑ کی زیارت کرے اور دن ڈھلنے تک وہاں روتا رہے تو قیامت کے دن خدا اس کو بیس لاکھ حج، بیس لاکھ عمرہ اور بیس لاکھ مرتبہ جہاد کرنے کا ثواب عطا کرے گا اور یہ حج وعمرہ وجہاد کا ثواب اس شخص کے حج وعمرہ وجہاد کے مانند ہوگا جس نے رسول خداؐ اور ائمہ راشدین علیہم السلام کی معیت میں انہیں انجام دیا ہو۔

باب ۷۲
نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب شب نیمۂ شعبان آتی ہے (بعض نسخوں میں نیمۂ شعبان) تو افق اعلیٰ سے ایک منادی ندا دیتا ہے اے زائر حسین پلٹ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، اس کا

Presented by Ziaraat.Com

اجر خدا کے ذمے ہے، جو تمہارا پروردگار ہے اور محمدؐ کے ذمے ہے جو تمہارا نبی ہے۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کرے، کیونکہ آنحضرتؐ کی زیارت کے لئے انبیاء کی روحیں جن میں پانچ اولوالعزم انبیاء بھی ہیں خدا سے زیارت کے لئے اجازت مانگتی ہیں، راوی نے پوچھا اولوالعزم نبی کون ہیں؟ فرمایا، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد علیہم السلام، راوی نے پوچھا اولوالعزم کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو شرق وغرب اور جن و انس کے لئے مبعوث کئے گئے تھے، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نیمۂ شعبان میں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس سال اس کی کوئی لغزش لکھی نہیں جاتی یہاں تک کہ یہ سال گزر جائے اور دوسرا سال آجائے، اگر اس سال بھی زیارت کرے تو اس سال کے بھی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ایک ہی سال میں شب نیمۂ شعبان، شب عید الفطر اور شب عرفہ میں حسینؑ کی زیارت کرے خدا اس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھے گا اور اس کی ایک ہزار دنیا اور آخرت کی حاجتیں پوری کرے گا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے شب نیمۂ شعبان حسینؑ کی زیارت کی خدا اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کردے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو شب نیمۂ شعبان میں زیارت حسینؑ کی فضیلت سے باخبر کردوں تو اس میں کسی طرح کی سستی نہیں کریں گے بلکہ اپنی جان تک دے ڈالیں گے۔

باب ۷۳
رجب میں زیارت حسینؑ کا ثواب

امام علی رضا علیہ السلام نے احمد بن محمد سے فرمایا کہ ۱۵ رجب اور ۱۵ شعبان کو زیارت حسینؑ کیا کرو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے معرفت کے ساتھ عرفہ کے دن زیارت حسینؑ کی خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرہ اور نبی مرسل کی معیت میں ایک ہزار جنگ کرنے کا ثواب لکھے گا، اور جس نے پہلی رجب کو حضرتؑ کی زیارت کی خدا یقیناً اس کے گناہ معاف کردے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۷۴
عیداور عرفہ کے علاوہ دنوں میں زیارت حسینؑ کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن عیداور عرفہ کے علاوہ دنوں میں معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کرے خدااس کے نامۂ اعمال میں قبول شدہ بیس حج ،بیس عمرہ اور نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں کیئے بیس جہاد کا ثواب لکھے گا ،حضرتؑ ہی نے فرمایا کہ زیارت حسینؑ کا کمترین اجر یہ ہے کہ خدااس کے اوراس کے اہل وعیال کی حفاظت کرے گا یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے پاس پہنچ جائے ،اور قیامت کے دن خدااس کا محافظ ہوگا۔آپ ہی نے فرمایا جوشخص ہر جمعہ زیارت حسینؑ کرے خدااس کے گناہ معاف کردے گا اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوگا تو کوئی حسرت لے کرنہیں جائے گا اور جنت میں وہ امام حسین کے ساتھ ہوگا۔نیز آپ نے فرمایا جوشخص ہرمہینہ امام حسینؑ کی زیارت کرے گا اس کو شہدائے بدر کے مانند ایک لاکھ شہید کا ثواب ملے گا۔نیز فرمایا کہ شب قدر منادی ندا دیتا ہے کہ جوشخص آج کی رات زیارت حسینؑ کرے خدااس کے گناہ معاف کردے گا۔

باب ۷۵
فرات میں غسل کرنے کے بعد زیارت حسینؑ کا ثواب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے بشیر سے فرمایا: جب کوئی مومن معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اور فرات میں غسل کرنے کے بعد قبر کی طرف بڑھتا ہے تو خدا ہر اٹھنے والے قدم کے عوض قبول شدہ ایک حج ،ایک عمرہ اور نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں کیا گیا ایک جہاد کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔حضرتؑ ہی نے فرمایا: جب کوئی فرات میں غسل کرنے کے بعد معرفت کے ساتھ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے قدم بڑھاتا ہے تو ہر اٹھنے والے قدم کے عوض خدا قبول شدہ سو حج ،سو عمرہ اور نبی مرسل کی معیت میں دشمنان خدا سے سوبار جنگ کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے.....

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ جوشخص زیارت حسینؑ کے ارادے سے گھر سے نکلے اور فرات میں آکر غسل کرے تو خدااس کو مفلحین (رستگاروں) میں شمار کرے گا اور جب امام حسینؑ کو سلام کرے گا تو خدا

Presented by Ziaraat.Com

اس کو فائزین (کامیاب ہونے والوں) میں شمار کرے گا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوگا تو ایک فرشتہ اس کے نزدیک آ کر کہے گا تم کو رسول خداؐ نے سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں اب نئے سرے سے اپنے اعمال انجام دو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت حسین بن علی علیہما السلام کے لئے جائے اور وضو کرنے کے بعد فرات میں غسل کرے، وہ کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ خدا ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اسے عطا کرے گا۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا جو شخص معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کے لئے جائے اور فرات میں غسل کرے وہ جیسے ہی پانی سے نکلے گا اس شخص کے مانند ہو جائے گا جو گناہوں سے پاک ہوا ہو، اور قبر حسینؑ کی طرف جانے کے لئے کوئی بھی قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ خدا ہر قدم پر دس حسنات لکھے گا اور دس سیئات (گناہ) مٹا دے گا۔

باب ۷۶
غسل زیارتِ حسینؑ واجب نہیں ہے

جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو شخص زیارتِ حسینؑ کے لئے جائے کیا اس پر غسل واجب ہے؟ تو فرمایا: نہیں۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا جب قبر حسینؑ سے نزدیک ہو جاؤ تو اگر غسل کر سکتے ہو تو غسل کرو ورنہ وضو کر کے زیارت کے لئے جاؤ۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب زیارت حسینؑ کے لئے جاتا ہوں تو کبھی سردی وغیرہ کی وجہ سے غسل کرنا مشکل ہوتا ہے بتائیے کیا کروں؟ فرمایا جس نے فرات میں غسل کرنے کے بعد حسینؑ کی زیارت کی اس کو اتنا اجر و ثواب ملے گا کہ شمار نہیں کیا جا سکتا، اور جب اس جگہ واپس جائے جہاں غسل کیا تھا مگر اس مرتبہ وضو کرے اور پھر حسینؑ کی زیارت کرے تو اس کو وہی اجر و ثواب ملے گا۔

باب ۷۷
فرشتوں کا زائر حسینؑ کا استقبال، عیادت اور تا قیامت استغفار کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے معین کر رکھا ہے، جو بال

Presented by Ziaraat.Com

بکھیرے گریہ کرتے ہیں یہاں تک کہ قیامت آجائے، جو شخص معرفت کے ساتھ آنحضرتؑ کی زیارت کرے گا یہ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور جب تک اپنی منزل تک نہ پہنچ جائے یہ اس کے ساتھ ساتھ رہیں گے، اگر زائر مریض ہو جائے تو یہ صبح وشام اس کی عیادت کریں گے اور اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہوں گے اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بال بکھرائے گرد میں اٹے چار ہزار فرشتے ہیں جو قیامت تک حسینؑ پر روتے رہیں گے، آنحضرتؑ کے پاس کوئی بھی نہیں آتا مگر یہ اس کا استقبال کرتے ہیں، کوئی بھی زائر مریض نہیں ہوتا مگر یہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور کوئی بھی زائر اس دنیا سے رخصت نہیں ہوتا مگر یہ اس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی شخص زیارت حسینؑ کے قصد سے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس کے بالائے سر، پائین پا، داہنی طرف، بائیں طرف، سامنے اور پشت سے سات سو فرشتے اس کے ہمراہ چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد تک پہنچ جائے، اور جب وہ آنحضرتؑ کی زیارت کرتا ہے تو منادی ندا دیتا ہے کہ تیرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، اب نئے سرے سے اعمال کا آغاز کر، اور جب وہ اپنے گھر واپس ہوتا ہے تب بھی وہ اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اور جب وہ اپنی منزل پر پہنچتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں خدا کے حوالے کیا اور مرتے وقت تک آکر اس کا دیدار کرتے ہیں اور مرنے کے بعد وہ (فرشتے) قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں اور اس کا ثواب اس شخص کو ہدیہ کرتے ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ چار ہزار فرشتے امام حسینؑ کے ہمرکاب ہو کر جنگ کرنے کے لئے زمین پر آئے مگر انہیں اجازت نہیں ملی، چنانچہ اجازت کے لئے وہ آسمان کی طرف گئے لیکن جب واپس ہوئے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے اسی وجہ سے وہ بال بکھرائے آنحضرتؑ کی قبر پر قیامت تک روتے رہیں گے، ان فرشتوں کا سردار منصور ہے، کوئی بھی زائر نہیں جاتا مگر وہ اس کا استقبال کرتے ہیں، کوئی زائر وداع نہیں کرتا مگر وہ اس کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں، کوئی زائر مریض نہیں ہوتا مگر وہ اس کی عیادت کرتے ہیں، کوئی زائر نہیں مرتا مگر وہ اس کے جنازے پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور وہ سب کے سب (بارہویں امام) قائمؑ کے قیام کے منتظر ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۷۸
زیارتِ حسینؑ کے ترک کے نقصانات

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں میں جو زیارت حسینؑ کے لئے نہ جائے اس کا ایمان اور دین ناقص ہے اور اگر داخل بہشت ہوگا تو اس کا مرتبہ دیگر مومنین کے مقابلے بہت کم ہوگا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص زیارت حسینؑ کے لئے نہ جائے اور وہ گمان کرتا ہو کہ ہمارا شیعہ ہے اور وہ مر جائے تو وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے، اور اگر وہ اہل بہشت سے ہوگا بھی تو اہل بہشت کے مہمانوں میں اس کا شمار ہوگا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص جاننا چاہتا ہے کہ اہل بہشت سے ہے یا نہیں تو وہ ہماری محبت کو اپنے دل کے سامنے پیش کرے، اگر اس کا دل قبول کرلے تو وہ مومن ہے، اور جو ہمارا محبّ ہوگا وہ زیارت حسینؑ کی طرف میل و رغبت پیدا کرے گا، لہذا جو زائر حسینؑ ہوگا اس کو ہم اپنا محبّ سمجھیں گے اور وہ اہل بہشت سے ہوگا اور جو زائر حسینؑ نہیں ہوگا اس کا ایمان ناقص ہوگا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسے شخص کے بارے میں جو بغیر کسی مجبوری کے زیارتِ حسینؑ ترک کرتا ہے، فرمایا: ایسا شخص جہنمی ہے۔ نیز آپ نے فرمایا: اگر ایک شخص ایک ہزار حج کرے لیکن قبر حسینؑ کی زیارت نہ کرے اس نے حقوق الٰہی میں سے ایک حق کو ترک کیا ہے اور قیامت میں اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، پھر حضرتؑ نے فرمایا: حق حسینؑ سارے مسلمانوں پر فرض ہے، جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو شخص بے رغبتی کی وجہ سے آنحضرتؑ کی زیارت ترک کرے اس کا کیا انجام ہوگا؟ فرمایا: حسرت در روز حسرت۔

باب ۷۹
امام حسینؑ کی زیارتیں

یونس بن ظبیان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بنی عباس کی مجلس (نشست) میں جاتا ہوں وہاں کیا کہوں؟ حضرتؑ نے فرمایا جب ان کی مجلس میں جانا اور وہ ہمارا ذکر کریں تو کہنا: ''**اللھم ارنا الرخا و السرور فانک تاتی علی ما ترید**'' یونس نے کہا میں ذکر حسینؑ بہت زیادہ کرتا ہوں آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہو: ''**السلام علیک یا ابا عبد الله**'' اور اس کی

Presented by Ziaraat.Com

تین بار تکرار کرو کیونکہ آپ تک سلام پہنچتا ہے خواہ قریب سے بھیجا جائے یا دور سے۔
ابن قولویہ نے اس باب (۷۹) میں بیس زیارتیں مختلف طور طریقے سے نقل کی ہیں۔

باب ۸۰
قبر حسینؑ کے پاس نماز پڑھنے کا طریقہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کے سرہانے نماز پڑھا کرو، آپ ہی نے فرمایا: جب شہداء پر سلام کرنے سے فارغ ہو جاؤ تو قبر حسینؑ پر آؤ اور اس کے برابر میں کھڑے ہو کر جو نماز پڑھنا چاہو پڑھو، ابو یسع کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جب نماز پڑھوں تو کیا قبر کو قبلہ قرار دوں؟ حضرتؑ نے فرمایا اس کے کنارے کھڑے ہو کر نماز پڑھو، نیز آپ نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے، آگے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

باب ۸۱
حرم حسینیؑ، اور دیگر مشاہدۂ مشرفہ میں واجبی نماز قصر ہے اور مستحبی نماز پڑھنا جائز ہے

علی بن ابی حمزہ نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے زیارت حسینؑ کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا اس کو ترک نہ کرو، انہوں نے پوچھا آنحضرتؐ کی بارگاہ میں قصر نماز پڑھتا ہوں اس صورت میں کیا وہاں مستحبی نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: مسجد الحرام، مسجد النبی اور قبر حسینؑ کے پاس جتنی مستحبی نمازیں پڑھ سکتے ہو پڑھو کیونکہ وہاں مستحبی نماز پڑھنے کو میں دوست رکھتا ہوں، دوسروں نے بھی جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مستحبی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسا کرو کیونکہ یہ نیک عمل ہے، اس باب میں چھ روائتیں ہیں جن میں واجبی نماز کے قصر پڑھنے کا تذکرہ ہے۔

باب ۸۲
قبر حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھنا

ابو شبل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤں؟ فرمایا جاؤ اور

Presented by Ziaraat.Com

اس طیب وطاہر شخص کی زیارت کرو اور وہاں پوری نماز پڑھو؟ ابوشبل نے تعجب سے پوچھا آنحضرتؑ کی قبر کے پاس پوری نماز پڑھوں؟ جواب دیا وہاں پوری نماز پڑھو، ابوشبل نے کہا بعض راویوں نے روایت کی ہے کہ وہاں شکستہ (قصر) نماز پڑھنی چاہئے؟ فرمایا: ضعفا شکستہ نماز پڑھتے ہیں۔ (ضعفاء سے مراد یا جسمانی ضعف والے ہیں یا حکم سے عدم واقفیت والے) حضرتؑ ہی نے فرمایا تین جگہوں پر پوری نماز پڑھو مسجد الحرام میں، مسجد النبی میں اور قبر حسینؑ کے پاس۔ اور دوسری روایت میں حضرتؑ نے فرمایا کہ چار جگہوں پر پوری نماز پڑھو مسجد الحرام میں، مسجد النبی میں، مسجد کوفہ میں اور حرم حسین میں۔ (ایک روایت میں مسجد کوفہ کے بجائے حرم امیر المومنینؑ کا ذکر ہے) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے بھی، تم دونوں حرموں (حرم خدا اور حرم رسول خداؐ) میں، کوفہ میں اور قبر حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھو، حضرتؑ ہی سے جب پوچھا گیا کہ مسجد الحرام میں قصر نماز پڑھی جائے یا پوری تو فرمایا کہ قصر نماز پڑھ سکتے ہو، لیکن اگر پوری نماز پڑھو تو بہتر ہے کیونکہ عمل خیر کو زیادہ انجام دینا خود خیر ہے۔

باب ۸۳

حرم حسینؑ میں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے

امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا قبر حسینؑ کے پاس آکر چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کیوں حاجت طلب نہیں کرتے؟ اس لئے کہ یہاں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کے پاس پڑھی جانے والی نماز کی ہر رکعت کا ثواب اس شخص کے مانند ہے جس نے ایک ہزار بار حج اور ایک ہزار بار عمرہ اور ایک ہزار غلام آزاد کیا ہو۔ اور وہ اس شخص کے مثل ہے جس نے نبی مرسل کی معیت میں راہ خدا میں ایک ہزار بار جنگ کیا ہو۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے اور اس کی زیارت کرے اور وہاں دو یا چار رکعت نماز پڑھے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج وعمرہ کا ثواب لکھے گا۔ راوی نے حضرتؑ سے پوچھا جو شخص ہر اس امام کی زیارت کو جائے جس کی اطاعت واجب ہے کیا اس کا بھی یہی اجر وثواب ہے؟ فرمایا کہ یہی اجر وثواب ہر اس امام کی

Presented by Ziaraat.Com

زیارت کا ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔شعیب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص زیارت قبر حسینؑ کے لئے جائے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟ فرمایا: آنحضرتؑ کی قبر کے نزدیک کوئی بھی شخص نماز نہیں پڑھتا مگر یہ کہ خدا اس کو قبول کرتا ہے، کوئی بھی شخص وہاں دعا نہیں مانگتا مگر یہ کہ دنیا وآخرت سے متعلق اس کی دعا قبول کرتا ہے، اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا: اے شعیب! حسین بن علی علیہما السلام کے زائر کو سب سے چھوٹی جو بشارت دی جائے گی یہ ہوگی کہ اے بندۂ خدا تیری مغفرت ہوگئی، اب نئے سرے سے اپنے اعمال کا آغاز کر۔

باب۸۴
زیارت وداع امام حسینؑ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آنحضرتؑ سے وداع کرنا چاہو تو زیادہ سے زیادہ زیارت کرو اور تمہاری اقامتگاہ (کربلا سے نزدیک دو قریے) نینوا یا غاضریہ ہو، وہاں سے زیارت کے لئے جاؤ اور جب قصدِ زیارت کرو تو پہلے غسل کرو پھر زیارت وداع کرو۔

ابن قولویہ نے اس باب (۸۴) کی دو روایتوں میں ان دعاؤں اور زیارتوں کو ذکر کیا ہے۔

باب۸۵
زیارت حضرت عباسؑ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قبر عباسؑ بن علیؑ کی زیارت کا قصد کرو جو فرات کے کنارے حائر کے مقابل میں ہے تو دروازۂ سقیفہ پر کھڑے ہو کر دعا پڑھو۔(ابن قولویہ نے اس باب میں اس دعا اور روضہ میں داخل ہونے کے بعد قبر سے لپٹ کر پڑھنے والی دعا کو ذکر کیا ہے)۔

باب۸٦
وداع حضرت عباسؑ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت عباسؑ سے رخصت ہونا چاہو تو قبر کے قریب آکر

Presented by Ziaraat.Com

اس دعا کو پڑھو (جس کو ابن قولویہ نے اسی باب میں نقل کیا ہے) پھر اپنے لئے، اپنے ماں باپ کے لئے، اپنی اولاد کے لئے اور مومنین و مسلمین کے لئے دعا کرو اور اس کے لئے جس دعا کا انتخاب کرنا چاہو انتخاب کرو۔

باب ۸۷
کربلا اور زیارتِ حسینؑ کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک چاہنے والے سے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں زیارت حسینؑ کی فضیلت اور آپ کے قبر کی فضیلت کو بیان کر دوں تو تم بالکل سے حج کرنا چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی بھی حج کے لئے نہیں جائے، کیا تم نہیں جانتے کہ اس قبر کی فضیلت کی وجہ سے قبل اس کے کہ مکہ کو خدا حرمِ امن قرار دے، کربلا کو حرمِ امن قرار دیا؟ چاہنے والے نے کہا کہ خدا نے لوگوں پر حج بیت اللہ کو تو واجب قرار دیا ہے جب کہ زیارت حسینؑ کو واجب قرار نہیں دیا ہے (پھر کس طرح آپ ایسا کہہ رہے ہیں) فرمایا کیا تم نے میرے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ کا کلام نہیں سنا ہے کہ پیر کے مسح کے لئے اس کے ظاہری حصے سے اس کا باطنی حصہ سزاوار تر ہے، لیکن خدا نے پیر کے ظاہری حصے پر مسح قرار دیا ہے، نیز کیا نہیں جانتے کہ موقف (صحرائے عرفات اور مشعر الحرام) اگر حرم میں ہوتا تو حرم کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا وہاں ہونا افضل و بہتر تھا، لیکن خدا نے اس کو غیر حرم میں قرار دیا ہے۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا کہ کعبہ کی زمین نے فخر سے کہا کون سی زمین میرے مثل ہو سکتی ہے، کیونکہ خدا نے اپنا گھر یہاں بنایا، دور دراز سے لوگ میرے پاس آتے ہیں اور خدا کا حرم اور جائے امن قرار دی گئی ہوں؟! خدا نے اس پر وحی نازل کی کہ زیادہ نہ اتراؤ، اپنی عزت و جلال کی قسم جن فضیلتوں کی وجہ سے تجھے برتری حاصل ہوئی ہے وہ کربلا کو عطا ہوئی فضیلتوں کے مقابلے میں اس قطرہ کے مانند ہے جو دریا سے نکلنے والی سوئی میں لگا ہوتا ہے (یعنی فضیلتوں کے اعتبار سے زمین کعبہ قطرہ ہے اور زمین کربلا دریا) اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو یہ فضیلت بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتی اور اگر اس خاک میں سونے والا (حسینؑ) نہ ہوتا تو نہ تجھے خلق کرتا نہ اس گھر کو جس پر تو فخر و مباہات کر رہی ہے، لہٰذا اترانا چھوڑ دو اور متواضع ہو جاؤ اور زمینِ کربلا کے ہوتے ہوئے غرور نہ کرو اور اپنے کو بزرگ نہ سمجھو ورنہ تجھے جہنم میں ڈال دوں گا، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے کعبہ سے ۲۴ ہزار سال پہلے کربلا کو خلق کیا اور اس کو مقدس و

Presented by Ziaraat.Com

بابرکت قرار دیا، وہ مخلوقات کی خلقت سے پہلے بھی مقدس و بابرکت تھی اوران کی خلقت کے بعد بھی، خدا نے جنت میں اس کو افضل و برتر زمین قرار دیا ہے۔

باب ۸۹
حائر حسینی کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب سے حسینؑ بن علیؑ دفن ہوئے ہیں اس وقت سے آپ کی قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، نیز فرمایا: قبر حسینؑ، بہشت کے مرتفع باغوں میں سے ایک مرتفع باغ ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کے ہر طرف سے ایک ایک فرسخ تک حائر حسینی ہے اور دوسری روایت میں قبر کے ہر طرف سے پانچ پانچ فرسخ تک حائر حسینی کے حدود اربعہ کو بیان کیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے چاہنے والے سے پوچھا کہ روضہ حسین بن علی علیہما السلام (حائر حسینی) کا حدود اربعہ تمہیں معلوم ہے؟ جو شخص اس کو جانے اور وہاں پناہ لے اس کو پناہ ملے گی، اس نے پوچھا اس کے حدود اربعہ سے آگاہ کیجئے، فرمایا: ۲۵ ذراع آنحضرتؑ کے پائینتی سے، ۲۵ ذراع آپ کے چہرے کے سامنے سے ۲۵ ذراع آپ کی پشت کی طرف سے اور ۲۵ ذراع آپ کے سرہانے کی جانب سے اس کے حریم کے حدود اربعہ ہیں۔ جس دن سے آپ دفن ہوئے ہیں وہ جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، وہاں ایک زینہ نصب ہے جس کے ذریعے زوّار کے اعمال آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں۔ آسمان میں کوئی فرشتہ یا پیغمبر نہیں ہے جو زیارتِ حسینؑ کے لئے خدا سے اجازت نہ مانگتا ہو، پس ایک گروہ زیارت کے لئے آتا ہے اور ایک گروہ زیارت کر کے واپس جاتا ہے۔

باب ۹۰
دعا کے لئے خدا کی پسندیدہ جگہ حائر حسینی ہے

ابو ہاشم کا بیان ہے کہ جب امام علی نقی علیہ السلام مریض ہوئے تو مجھے اور محمد بن حمزہ کو بلوایا، وہ (محمد) مجھ سے پہلے پہنچ گئے تھے انہوں نے مجھ سے نقل کیا کہ آنحضرتؑ کی زبان پر صرف یہی جملہ تھا کہ کسی کو حائر

Presented by Ziaraat.Com

(حرم امام حسینؑ) بھیجو تا کہ میرے لئے وہ دعا کرے، میں (ابو ہاشم) اجازت لے کر چلا مگر راستے میں علی بن بلال سے ملاقات ہوئی ان سے امامؑ کی فرمائش کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا امامؑ کو حائر بھیجنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو خود حائر ہیں؟ جب سامرا آیا اور حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تھوڑی دیر بیٹھ کر جانا چاہ رہا تھا کہ حضرتؑ نے فرمایا بیٹھو، جب آنحضرتؑ کے لطف وعنایت کو دیکھا تو علی بن بلال کی بات نقل کی، حضرتؑ نے فرمایا کیا تم نے جواب نہیں دیا کہ رسول خداؐ، خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور حجر الاسود کا بوسہ لیتے تھے جب کہ پیغمبر اسلامؐ اور مومن کی عظمت، بیت اللہ سے زیادہ ہے، نیز خدا نے پیغمبرؐ کو حکم دیا کہ عرفات میں وقوف کریں جب کہ پیغمبرؐ کا مرتبہ عرفہ سے زیادہ ہے۔ اس کا راز یہ ہے کہ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں خدا چاہتا ہے کہ اس کو یاد کیا جائے، اور میں بھی چاہتا ہوں کہ ایسی جگہ میرے لئے دعا کی جائے جہاں خدا چاہتا ہے کہ دعا کی جائے اور حائر حسینی انہیں جگہوں میں سے ایک ہے۔

باب ۹۱
قبر حسینؑ کی مٹی، خاک شفا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی میں ہر مرض کے لئے شفا ہے اور وہ بڑی اہم دوا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ خاک قبر حسینؑ میں شفا ہے اگر چہ اس کو قبر سے ایک میل کے فاصلے سے اٹھا یا جائے۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا: جو شخص مریض ہو جائے اور وہ کسی دوا کو کھانے سے پہلے تربت حسینؑ (خاک شفا) کھائے تو خدا اس کو شفا دے گا مگر یہ کہ وہ بیماری موت کا سبب بن رہی ہو۔ آپ ہی نے فرمایا: اگر امام حسینؑ کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھنے والا مومن مریض، آنحضرتؑ کی قبر سے انگلی کے سرے کے برابر مٹی اٹھائے تو وہی اس کے لئے دوا ہے۔

باب ۹۲
قبر حسینؑ کی مٹی، خاک شفا بھی ہے اور باعث امان بھی

راوی کا بیان ہے کہ خراسان سے امام علی رضا علیہ السلام نے میرے پاس کچھ کپڑے بھیجوائے جن کے

Presented by Ziaraat.Com

درمیان تھوڑی مٹی بھی تھی، لانے والے سے (مٹی کے بارے میں) میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب دیا قبر حسینؑ کی مٹی ہے، آپ (آٹھویں امامؑ) لباس یا کوئی چیز نہیں بھیجتے مگر یہ کہ اس میں یہ مٹی رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ (مٹی) خدا کے اذن سے حفظ وامان کا باعث ہے۔

حسین بن علاء کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے بچوں کو منھ کے تالو میں قبر حسینؑ کی مٹی (خاک شفا) ملو کیونکہ یہ ان کے لئے حفظ وامان کا باعث ہے۔ نیز آپ نے فرمایا حائر حسینی کی مٹی میں جس میں حسینؑ دفن ہیں ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور یہ ہر خوف سے امان کا باعث ہے۔ حضرتؑ ہی نے فرمایا اگر ایک صاحب ایمان مریض کے لئے جو امام حسینؑ کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہے آنحضرتؑ کی قبر کے ایک میل کے فاصلے ہی سے تھوڑی مٹی اٹھائی جائے تب بھی وہ اس کے لئے دوا اور شفا کی باعث ہے۔

باب ۹۳
قبر حسینؑ کی مٹی کہاں سے اور کیسے اٹھائی جائے

یونس بن ربیع کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کے سرہانے سرخ رنگ کی مٹی ہے جس میں ہر مرض کے لئے شفا ہے سوائے موت کے، راوی (یونس) کا بیان ہے کہ اس حدیث کو سننے کے بعد قبر کے پاس آیا اور سرہانے کی طرف کھودنا شروع کیا، جب ایک ذراع کھودا تو ایک درہم بھر ریت کی مانند سرخ مٹی نظر آئی جس کو لے کر کوفہ گیا اور اس میں پانی ملا کر مخفی کر دیا پھر لوگوں کو دیتا رہا تا کہ وہ اپنا علاج کر سکیں۔ نیز حضرتؑ نے فرمایا: قبر حسینؑ سے ستر ذراع تک کے فاصلے سے مٹی اٹھائی جا سکتی ہے (حضرتؑ نے قبر سے مٹی اٹھاتے اور اس کو کھاتے وقت کی دعا کی بھی تعلیم فرمائی ہے جس کا اصل کتاب کے باب ۹۳ میں ذکر ہوا ہے) ابوحمزہ ثمالی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مکہ میں پوچھا کہ کچھ لوگ شفا کی نیت سے حائر حسینی کی مٹی لے کر جاتے ہیں کیا اس میں شفا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا جو مٹی آنحضرتؑ کی قبر سے چار میل تک کے فاصلے سے اٹھائی جائے اس میں شفا ہے، نیز (دوسرے امام) حسنؑ، (چوتھے امام) علی بن الحسینؑ اور (پانچویں امام) محمد بن علی کے قبر کی مٹی کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (البتہ سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کسی اور

Presented by Ziaraat.Com

کے قبر کی مٹی کھا کر شفا حاصل کرنے کی روایتوں میں اجازت نہیں دی گئی ہے، مترجم) پس وہاں کی مٹی اٹھاؤ کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے وہ سپر ہے، جن چیزوں کے ذریعے شفا حاصل کی جاتی ہے کوئی بھی اس کے برابر نہیں ہے سوائے دعا کے، اور برتنوں کے بنانے والی مٹی کو مخلوط کرنے کہ جس کی وجہ سے وہ خالص خاک شفا نہ رہے اور یقین کی کمی کے باعث اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے، لیکن اس مٹی میں شفا کے یقین کی صورت میں اس سے علاج کرنے پر اذن الٰہی سے ان تمام چیزوں سے انسان بے نیاز ہو جاتا ہے جن سے علاج ہوتا ہے، اور حسد کی وجہ سے شیاطین اور کافر جن اس مٹی سے اپنے کو مس کر کے اس کی خوشبو ختم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ جیسے ہی وہ مٹی حائر سے باہر لائی جاتی ہے ان میں کے بے شمار اس کی طرف بڑھتے ہیں تاکہ اپنے کو مس کر کے مٹی کے اثر کو ختم کر دیں کیونکہ وہ فرشتوں کے ہمراہ حائر (حرم) میں داخل نہیں ہو سکتے، اب اگر وہاں کی تھوڑی سی خالص مٹی ہو (جس سے نہ شیاطین نے اپنے کو مس کیا ہو نہ ہی دوسری مٹی اس سے مخلوط ہوئی ہو) اور اس سے کوئی شخص علاج کرے تو اس کو اسی وقت شفا مل جائے گی، لہٰذا جب اس مٹی کو اٹھاؤ تو اس کو چھپا لو اور اس پر زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کرو، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ بعض مٹی اٹھانے والے اس کو اتنی کم اہمیت دیتے ہیں کہ اس کو جانوروں کو چارہ دینے والے ظرف میں رکھتے ہیں یا گندے ہاتھ سے چھوتے ہیں اور یا بال وریشم سے بنے کیسہ میں رکھتے ہیں، پس جس کی نظر میں اس کی اتنی کم اہمیت ہو وہ کس طرح اسے شفا پا سکتا ہے!؟ کم اہمیت جاننے کی وجہ سے یقین سے خالی قلب اس مٹی کی تاثیر کو ختم کر دیتا ہے۔

نیز مروی ہے کہ قبر حسینؑ کی مٹی کو جنوں اور شیطانوں کے نقصان سے بچانے کے لئے اس پر سورۂ "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" کی تلاوت کرنی چاہئے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام ہی سے مروی ہے کہ حائر حسینی قبر کے ہر طرف سے ایک فرسخ ہے۔

باب ۹۴
خاک شفا کھاتے وقت پڑھی جانے والی دعا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کے لئے شفا ہے، اور جب اس کو کھاؤ، تو

Presented by Ziaraat.Com

کہو: ''بسم اللّٰہ و باللّٰہ ،اللھم اجعلہ رزقاً واسعاً ،علماً نافعاً، وشفاءً من کل داءٍ ،انک علی کل شئی قدیر''۔

ابن قولویہ نے اس سلسلے میں دو اور روایتیں نقل کی ہیں جن میں اس سے مفصل تر دعائیں ہیں۔

باب ۹۵
بجز خاک شفا ہر مٹی کا کھانا حرام ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مٹی کا کھانا سور کے گوشت کی طرح حرام ہے، اگر کوئی شخص مٹی کھائے اور اس کے سبب اس کی موت ہو جائے تو میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے، کیونکہ اس میں ہر درد کی دوا ہے، لیکن خواہش کی بنیاد پر کھانے پر شفا نہیں ملے گی، حضرتؑ ہی نے فرمایا کہ جس نے قبر حسینؑ کی مٹی بیچی اس نے (امام) حسینؑ کے گوشت کی خرید و فروخت کی۔

باب ۹۶
دور سے زیارت حسینؑ کا طریقہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کربلا سے دور ہو وہ ایک بلند جگہ پر جائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہماری قبروں کی طرف اشارہ کر کے سلام کرے، وہ ہم تک پہنچ جائے گا، حضرتؑ ہی نے سدیر سے فرمایا اے سدیر تم پر واجب ہے کہ جمعہ کے دن پانچ مرتبہ اور ہر روز ایک مرتبہ قبر حسینؑ کی زیارت کرو، سدیر نے عرض کیا میں تو کربلا سے فرسخوں دور رہتا ہوں (پھر کس طرح یہ زیارت ممکن ہے) فرمایا: اپنے گھر کی چھت پر جاؤ اور داہنے بائیں دیکھنے کے بعد آسمان کی طرف اپنے سر کو بلند کرو (تاکہ دشمن تمہارے عمل سے واقف نہ ہو سکے) اور پھر قبر حسینؑ کا رخ کر کے کہو: ''السلام علیک یا ابا عبد اللہ، السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ'' اگر تم نے یہ عمل انجام دے لیا تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک زیارت اور ایک حج و عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا، سدیر کا بیان ہے کہ پھر میں اس عمل کو دن میں پچیس مرتبہ انجام دیتا تھا۔ سلیمان بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ میرے باپ (عیسیٰ) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جب آپ تک نہ پہنچ سکوں تو کس

Presented by Ziaraat.Com

طرح آپ کی زیارت کروں؟ فرمایا: جب مجھ تک نہ پہنچ سکو تو جمعہ کے دن غسل یا وضو کرو اور اپنے گھر کی چھت پر جا کر دو رکعت نماز پڑھو اور پھر میری جانب متوجہ ہو اس لئے کہ جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اس نے (گویا) میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی اور جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی اس نے (گویا) میری زندگی میں میری زیارت کی۔

باب ۹۷
قبر حسینؑ کی زیارت کا ترک کرنا جفا ہے

امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص سے پوچھا تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے جواب دیا سولہ فرسخ کا، پوچھا کیا قبر حسینؑ پر جاتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا: تم جفا کرتے ہو۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے ماں باپ حسینؑ پر قربان ہوں جس کو پشت کوفہ (کربلا میں) قتل کیا جائے گا، خدا کی قسم گویا میں مختلف وحشی جانوروں کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی گردن دراز کئے ہوئے اس کی قبر پر گریہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، جب ان کا یہ عالم ہے تو تم ترک زیارت نہ کرنا، ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؑ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ جواب دیا کوفہ سے اور آپ کے محبوں میں سے ہوں، حضرتؑ نے پوچھا کیا تم ہر جمعہ کو قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں، پوچھا کیا ہر مہینہ زیارت کرتے ہو؟ جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا پھر تم ایک عمل خیر سے محروم ہو۔ فضیل بن یسار سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے فضیل تم زیارت حسینؑ نہ کر کے آنحضرتؐ پر کتنا جفا کرتے ہو، کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے چار ہزار غبار آلود، گرد میں اٹے فرشتے خلق کئے ہیں جو حسینؑ پر گریہ کرتے ہیں جس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو گمان تو کرتے ہیں کہ ہمارے شیعہ ہیں مگر ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی عمر تمام ہوگئی اور وہ بے توجہی اور سستی کی وجہ سے زیارت حسینؑ کے لئے نہیں گئے، آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم اگر وہ جان جاتے کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو اس عمل کے انجام دینے میں کوتاہی نہیں کرتے، راوی نے پوچھا اس کی کیا فضیلت

Presented by Ziaraat.Com

ہے؟ فرمایا بہت زیادہ فضیلت و برکت ہے پہلی برکت تو یہ ہے کہ زائر سے کہا جائے گا کہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے، اب شروع سے اپنے اعمال کا آغاز کرو۔

باب ۹۸
امیر وغریب سال میں کتنی بار زیارت حسینؑ کریں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے امیر و مالدار سال میں دو مرتبہ اور غریب ایک مرتبہ آئے۔ حضرت ہی سے جب حلبی نے زیارت حسینؑ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ زیارت کرو، میں شہرت کو پسند نہیں کرتا، (کیونکہ زیادہ زیارت کرنے والے کا ذکر زیادہ ہوتا ہے مترجم) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: زیارت حسینؑ سے بے اعتنائی نہ کرو، ثروتمند چار مہینے میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کے لئے آئے اور تنگدست کے بارے میں صرف اتنا کہوں گا کہ خدا توانائی سے زیادہ تکلیف (ذمہ داری) نہیں دیتا۔ عیص بن قاسم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا زیارت حسینؑ کے لئے واجب نماز ہے؟ حضرتؑ نے جواب دیا اس کے لئے واجبی نماز نہیں ہے، عیص بن قاسم نے پوچھا کتنے دنوں میں آنحضرت کی زیارت کی جائے؟ فرمایا: جتنے دنوں میں چاہو زیارت کرو۔ علی بن میمون صائغ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے علی! مجھے خبر ملی ہے کہ ایک دو سال گزر جاتا ہے اور ہمارے بعض شیعہ زیارت حسینؑ کو نہیں جاتے! علی نے کہا بہت ساروں کو پہچانتا ہوں جو ایک دو سال گزر جانے کے بعد بھی زیارت حسینؑ کو نہیں جاتے، حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم وہ لوگ خیر و سعادت سے محروم، ثواب خدا سے منحرف اور جوار محمد سے دور ہو گئے ہیں۔ علی بن میمون نے پوچھا کتنے دنوں پر زیارت حسینؑ کرنا لازم ہے؟ فرمایا: اے علی اگر تم ہر ماہ زیارت کر سکتے ہو تو زیارت کرو، علی نے کہا ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ اپنا کام میں خود سے انجام دیتا ہوں اور لوگوں کے امور میرے ہاتھوں میں ہیں، حتی ایک دن کے لئے بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا، حضرتؑ نے فرمایا تم اور تم جیسے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، میری مراد وہ افراد ہیں جو خود سے اپنا کام نہیں کرتے اور ہر جمعہ کو زیارت حسینؑ کے لئے گھر سے نکلنا ان کے لئے آسان ہے،

Presented by Ziaraat.Com

ایسے افراد قیامت کے دن پیش خدا اور سول معذور نہیں ہوں گے۔ صفوان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص زیارت حسینؑ سے واپس آئے وہ دوبارہ کتنی مدت میں زیارت حسینؑ کے لئے جائے، اور کتنے دنوں میں آنحضرتؑ کی زیارت کرنی ضروری ہے اور لوگ کتنے دنوں تک آنحضرتؑ کی زیارت ترک کر سکتے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا ایک مہینہ سے زیادہ ترک نہیں کر سکتا، لیکن اگر کربلا سے دور ہو تو تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کرے، لہذا جس نے تین سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ نہیں کی اس نے رسول خداؐ پر جفا اور ان کی حرمت کو پامال کیا، مگر یہ کہ کوئی مجبوری پیش آجائے، اور ابی ناب سے حضرتؑ نے فرمایا تھا کہ زیارت حسینؑ ایک عمرہ کے برابر ہے لہذا اس کو چار سال سے زیادہ ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔ ایک مرتبہ صفوان جمال نے مکہ کے راستے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ کیوں محزون و مغموم ہیں؟ فرمایا جو میں سن رہا ہوں اگر تم بھی سنتے تو یہ سوال نہیں کرتے، میں بارگاہ الٰہی میں فرشتوں کی گریہ وزاری، قاتلان امیر المومنینؑ اور قاتلان حسینؑ پر لعنت ونفرین، جنوں کا ان دونوں (حضرت علیؑ اور امام حسینؑ) پر نوحہ پڑھنا اور فرشتوں کا بے تابی سے گریہ کرنے کی آواز سن رہا ہوں، صفوان جمال نے پوچھا کتنے دنوں میں زیارت حسینؑ کرنی چاہئے؟ فرمایا جو نزدیک رہتے ہیں وہ مہینے میں ایک مرتبہ زیارت کریں اور جو دور رہتے ہیں وہ تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کریں، اور جس نے تین سال میں زیارت نہ کی اس نے رسول خداؐ پر جفا اور آپ سے قطع رحم کیا مگر یہ کہ کوئی عذر پیش آجائے، اگر زائر حسینؑ جان جائے کہ دنیا وآخرت میں اس زیارت کا کیا ثواب ہے اور پیش خدا کتنا ذخیرہ ہوتا ہے تو وہ چاہے گا کہ وہاں مکان بنا کر اپنی بچی ہوئی زندگی کو وہیں گزار دے۔ جب زائر حسینؑ گھر سے نکلتا ہے تو جس چیز پر اس کا سایہ پڑتا ہے وہ اس کے لئے دعا دیتی ہے، اور جب سورج کی کرنیں اس پر پڑتی ہیں تو اس کے گناہوں کو اسی طرح جلا کر راکھ کر دیتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو، اور جب وہ پلٹتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک بھی گناہ نہیں ہوتا ہے، اور اس کے درجات اتنے بلند ہوتے ہیں کہ اس تک راہ خدا میں خون آغشتہ (یعنی خدا کی راہ میں خون بہا کر خون آلودہ) بھی نہیں پہنچ سکتا، ایک فرشتہ اس کے قائم مقام بنتا ہے جو اس کے لئے طلب مغفرت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ زیارت سے واپس آجائے یا تین سال گزر جائیں یا اس کا انتقال ہو جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

باب ۹۹
امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام کی زیارت کا ثواب

حسن بن علی وشاء نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت قبر حسینؑ کی زیارت کے مانند ہے؟ فرمایا: ہاں۔ حسین بن یسار واسطی نے امام علی رضا علیہ السلام سے آپ کے والد کی قبر کی زیارت کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا اس زیارت کی فضیلت آپ کے جد رسول خداؐ کی زیارت کے مانند ہے؟ حسین بن یسار نے پوچھا اگر خوف پیدا ہو جائے اور حرم میں داخل ہو کر زیارت نہ کر سکوں تو کیا کروں؟ فرمایا پشت دیوار سے سلام کرو۔ نیز حضرتؑ نے حسین بن محمد اشعری قمی سے فرمایا: جس نے بغداد میں میرے باپ کی زیارت کی اس نے گویا رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ کی زیارت کی، البتہ رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ کی زیارت کا مرتبہ زیادہ ہے۔ ابراہیم بن عقبہ نے امام علی نقی علیہ السلام سے خط کے ذریعے امام حسینؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارتوں کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب میں لکھا امام حسینؑ کی زیارت افضل و مقدم اور یہ (کاظمین کی) زیارت جامع تر اور اجر عظیم کی حامل ہے۔ (کیونکہ یہاں دو اماموں کی زیارتیں ہیں اور شیعہ اثنا عشری ہی آپ کی زیارت کرتے ہیں)۔

باب ۱۰۰
امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ کی زیارتیں

ابن قولویہ نے امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ سے متعلق امام علی نقی علیہ السلام سے منقول تین زیارتیں نقل کی ہیں جن میں ایک زیارت ایسی ہے جس کو ساری زیارتی جگہوں پر پڑھ سکتے ہیں۔

باب ۱۰۱
امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب

داؤد صرمی سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میرے باپ کی قبر کی زیارت کرے گا اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔ حمدان دسوائی نے امام محمد تقی علیہ السلام سے امام علی رضا علیہ السلام کی

Presented by Ziaraat.Com

زیارت کے ثواب کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دے گا، حمران کا بیان ہے کہ جب ایوب بن نوح بن دراج سے ملاقات ہوئی اور حضرتؑ کی حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مزید کچھ کہوں؟ میں نے کہا ہاں، ایوب نے کہا کہ حضرتؑ سے اس کے علاوہ یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اس (زائر امام رضاؑ) کے لئے منبر رسول کے سامنے ایک منبر نصب کیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ حساب وکتاب سے فارغ ہو جائیں۔ ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے مروی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دوری کے باوجود میری زیارت کرے گا قیامت کے دن تین جگہوں پر اس کے پاس آؤں گا اور اس کو اس دن کے خوفناک ماحول سے نجات دلاؤں گا۔ جب داہنے اور بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، جب پل صراط سے گزارا جائے گا اور جب ترازو پر اعمال تولا جائے گا۔ علی بن عبداللہ بن قطرب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس سے آپ کا ایک جوان فرزند گزرا، آپ کے دیگر فرزند بھی آپ کے پاس موجود تھے، حضرتؑ نے اس جوان (آٹھویں امام) کو دیکھ کر فرمایا: یہ میرا بیٹا پردیس میں اس دنیا سے رخصت ہو، جو شخص معرفت کے ساتھ اس کی زیارت کرے گا وہ پیش خدا شہدائے بدر کے مانند محسوب ہوگا۔

محمد بن سلیمان نے امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا کہ وہ حج تمتع کے لئے مکہ آیا اور حج کرنے کے بعد مدینہ آیا اور رسول خداؐ کو سلام کیا پھر آپ (نویں امام) کی خدمت آیا اور آپ کو سلام کیا کیونکہ وہ آپ کی معرفت رکھتا تھا اور جانتا تھا کہ آپ مخلوق پر خدا کی طرف سے حجت ہیں اور ایسا باب ہیں جس سے داخل ہوا جاتا ہے، پھر قبر حسینؑ پر آیا اور سلام کیا پھر بغداد (کاظمین) آیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سلام کیا پھر اپنے شہر کی طرف پلٹ گیا، جب حج کا زمانہ آیا تو پھر خدا نے اس کے حج کے وسائل مہیا کر دیئے، اب اس کے لئے کونسا عمل افضل ہے حج واجب کرنے کے بعد دوبارہ حج کرنا یا خراسان (مشہد مقدس) جا کر آپ کے پدر بزرگوار (آٹھویں امام) علی بن موسیٰ الرضاؑ کو سلام کرنا؟ حضرتؑ نے جواب دیا: خراسان (مشہد مقدس) میں آکر (آٹھویں امام) ابوالحسنؑ کو سلام کرنا افضل ہے، البتہ یہ عمل رجب میں انجام دینا چاہئے، ان دنوں ایسا کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ہمیں اور تمہیں بادشاہ کا خوف ہے۔ (رجب میں آٹھویں امام کی زیارت کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ مترجم) بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے امام علی رضا

Presented by Ziaraat.Com

علیہ السلام کے خط میں پڑھا کہ میرے شیعوں کو خبر دے دو کہ میری زیارت ہزار حج کے برابر ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے (تعجب سے) امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: ایک ہزار حج کے برابر حضرتؑ کی زیارت ہے؟ فرمایا خدا کی قسم ایسا ہی ہے بلکہ جو آپ کے حق کی معرفت کے ساتھ آپ (آٹھویں امام) کی زیارت کرے اس کو ہزار ہزار (دس لاکھ) حج کا ثواب ملے گا، علی بن مہز یار نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ زیارت امام علی رضا علیہ السلام افضل ہے یا زیارت امام حسینؑ؟ جواب دیا: میرے باپ کی زیارت افضل ہے اس لئے کہ امام حسینؑ کی زیارت تو سبھی کرتے ہیں مگر میرے باپ کی زیارت شیعوں کا ایک خاص طبقہ کرتا ہے۔ (علامہ مجلسی بحار الانوار میں اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ افضیلت سارے اماموں کو شامل ہوگی جب کہ اس امام کی کم زیارت کی جائے اور امام نے جو ایک خاص طبقہ کی بات کہی ہے وہ اس لئے کہ امام حسینؑ کی زیارت غیر شیعہ بھی کرتے تھے جب کہ زیارت امام علی رضا علیہ السلام صرف شیعہ کرتے تھے بلکہ ان میں بھی وہی افراد زیارت کرتے تھے جو آپ کی زیارت کی فضیلت سے واقف اور سارے اماموں کی امامت کے قائل تھے۔ مترجم)

یحییٰ بن سلیمان مازنی کا بیان ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص میرے بیٹے کی قبر کی زیارت کرے گا اس کے نامۂ اعمال میں ستر حج مقبول کا ثواب لکھا جائے گا، راوی نے (حیرت سے) پوچھا ستر حج کا ثواب؟ فرمایا: ہاں، بلکہ سات سو حج کا ثواب ملے گا، راوی نے (تعجب سے) پوچھا سات سو حج کا ثواب؟ فرمایا: ہاں، بلکہ ستر ہزار حج کا ثواب ملے گا، راوی نے (حیرت کا مجسمہ بن کر) پوچھا ستر ہزار حج کا ثواب؟ فرمایا: ہاں، ستر ہزار حج کا ثواب ملے گا، البتہ ہوسکتا ہے کہ حج قبول نہ ہو (مگر اس زیارت کے عوض ملنے والا ثواب قبول شدہ حج کا ہوگا) جو شخص اس (آٹھویں امامؑ) کی قبر کے پاس رات بھر رہے گا گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہوگی (پھر حیرت سے) پوچھا یعنی یہ اس شخص کے مانند ہے جس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہوگی؟ حضرتؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن نمودار ہوگا تو عرش الٰہی پر چار افراد اولین سے اور چار افراد آخرین سے ہوں گے، اولین کے چار افراد نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہوں گے اور آخرین سے چار افراد محمد، علی، حسن اور حسین علیہم السلام ہوں گے پھر ایک وسیع دستر خوان بچھایا جائے گا اور جو کوئی بھی ائمہ کی قبروں کی زیارت کئے ہوگا ہمارے پاس وہاں بیٹھے گا، آگاہ ہو جاؤ میرے فرزند علی

Presented by Ziaraat.Com

(امام رضاؑ) کے زائروں کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا اور اس کی پاداش سب سے پہلے ملے گی۔

باب ۱۰۲
امام علی رضاؑ کی زیارت

ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں حضرتؑ کی دو زیارتیں، طریقۂ زیارت اور طریقۂ نماز کو بیان کیا ہے۔

باب ۱۰۳
امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارتیں

ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام سے متعلق زیارت کو ائمہ معصومین علیہم السلام کے توسط سے نقل کیا ہے، نیز اس جگہ کی نشاندہی کی ہے جہاں نماز پڑھنی چاہیئے۔

باب ۱۰۴
ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت

ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں ائمہ معصومین علیہم السلام سے متعلق تین زیارتیں نقل کی ہیں جنہیں کسی بھی امام کی قبر کے پاس پڑھا جا سکتا ہے۔

باب ۱۰۵
زیارت مومن کی فضیلت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہماری زیارت نہ کر سکتا ہو وہ ہمارے نیک چاہنے والے کی زیارت کرلے اس کے نامۂ اعمال میں ہماری زیارت کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور جو شخص ہمارے ساتھ صلۂ رحم نہ کر سکتا ہو وہ ہمارے نیک چاہنے والے کے ساتھ صلۂ رحم کرے اس کے نامۂ اعمال میں

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے ساتھ صلۂ رحم کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ"انا انزلناہ " پڑھے قیامت کے حولناک ماحول سے امان پائے گا۔عبدالرحمٰن نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں مومنوں کی قبروں پر کس طرح ہاتھ رکھوں؟ حضرت نے اپنے ہاتھوں سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس کو اس پر رکھا، اس وقت آپ قبلہ رخ تھے۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا ہر جمعرات کو عشاء کے وقت اپنے اصحاب کے ہمراہ مدینہ سے نکل کر قبرستان بقیع کی طرف جاتے تھے اور تین مرتبہ فرماتے تھے "السلام علیکم یا اهل الدیار "اور تین مرتبہ فرماتے تھے "رحمکم الله "اور پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے ان قبروں میں سونے والے تم سے بہتر ہیں، اصحاب کہتے تھے یا رسول اللہ وہ کیوں ہم سے بہتر ہیں وہ بھی ایمان لائے اور ہم بھی، انہوں نے بھی جہاد کیا اور ہم نے بھی، یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا ان قبروں میں سونے والے ایمان لائے مگر اپنے دامن پر ظلم کا دھبہ لگنے نہیں دیا اور اسی سلامتی ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اس پر میں گواہی دیتا ہوں، لیکن تم میرے بعد بھی رہو گے مگر نہیں معلوم کہ میرے بعد کیا گل کھلاؤ گے۔اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن مرنے والا جانتا ہے کہ کون اس کی قبر پر آیا؟ حضرتؑ نے فرمایا ہاں، اور جب تک وہ قبر پر رہتا ہے مردہ خوش رہتا ہے اور جب وہ قبر سے پلٹتا ہے تو صاحب قبر وحشت کرتا ہے۔محمد بن سنان نے مفضل سے روایت کی ہے کہ جس نے کسی مومن کی قبر پر سات مرتبہ"انا انزلناہ " پڑھا خدا ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کی قبر کے پاس خدا کی عبادت کرے گا اور اس کا ثواب اس شخص اور میت کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور جب خدا اس کو قبر سے اٹھائے گا تو اس فرشتے کے توسط سے اس کے خوف و ترس کو دور کرے گا یہاں تک کہ وہ اس فرشتہ کے ہمراہ داخل بہشت ہو جائے گا۔قبر پر الحمد کے بعد سات مرتبہ"انا انزلناہ" اور سورہائے"قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق ، قل هو اللہ اور آیة الکرسی"تین تین مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

ابن قولویہ نے کامل الزیارات کے اسی باب میں مردوں کو سلام کرنے کے متعدد طریقے بیان کئے ہیں۔امام جعفر صادق علیہ السلام جب مقبرہ میں داخل ہوتے تھے تو فرماتے تھے:"السلام علی اهل الجنة "

Presented by Ziaraat.Com

باب ۱۰۶
معصومہؑ قم کی زیارت کی فضیلت

سعد بن سعد نے امام علی رضا علیہ السلام سے فاطمہ بنت موسیٰ (معصومہؑ قم) کی زیارت کے بارے میں سوال کیا، حضرتؑ نے جواب دیا: جو اس کی زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔ امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں: قم میں میری پھوپھی کی جو شخص زیارت کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔

باب ۱۰۷
شاہ عبدالعظیم حسنی کی زیارت کی فضیلت

شہر رے (تہران سے متصل شہر) کا ایک رہنے والا امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا تم کہاں تھے؟ اس نے کہا حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لئے گیا تھا، حضرتؑ نے فرمایا: اگر تم اپنے سے قریب عبدالعظیم کی زیارت کرتے تو اس شخص کے مانند ہو جاتے جس نے حسینؑ کی زیارت کی ہے۔

❁❁❁

Presented by Ziaraat.Com